

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا
 اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو (سورۃ الحجرات)

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ
 1 ضعیف اور موضوع روایات

ضعیف اور من گھڑٹ
 روایات کا ذخیرہ

موضوعات کبیرہ (اردو)

اردو ترجمہ

الْمَسْأَلَةُ الْمَرْفُوعَةُ فِي الْأَخْبَارِ الْمَوْضُوعَةِ نَزَلَ الدِّعْوَى لِمَنْ سَلَّطَ الْبُخْلُ عَلَى الْقَارِي

تحقیق و تخریج

ابوہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول

ترجمہ و تہذیب و اضافہ

حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کادوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور من گھڑٹ
طلیحات کا ذخیرہ



موضوعات کبیر (اردو)



جملہ حقوق بحق فیضانِ کتب خانہ محفوظ ہیں

نام کتاب
موضوعات کبیرہ (اردو)

ذوالفقار علی خان مجتبیٰ

اردو ترجمہ

ابو ہاجر محمد السعید بن یسیونی دغلول

تحقیق و تخریج

حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

ترجمہ و تہذیب و اضافہ

نومبر ۲۰۰۸ء

تاریخ اشاعت

چاچا حمید پرنٹرز لاہور

مطبوعہ

فیضانِ کتب خانہ
اردو بازار لاہور

ناشر

COPY RIGHT (All rights reserved)

Exclusive rights by Nomani Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 7321865

E-Mail: nomania2000@hotmail.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا
اَللّٰهُمَّ! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو (سورۃ الحجرات)

1

سلسلہ

ضعیف اور موضوع روایات

ضعیف اور من گھڑت
روایات کا ذخیرہ

موضوعات کبیرہ (اردو)

اردو ترجمہ

الاسلام المرفوع عن الاخبار الموضوعة في الدين عن سلطان بن علي الفارابي

تحقيق وتخریج

ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی ذغلول

ترجمہ و تہذیب و اضافہ

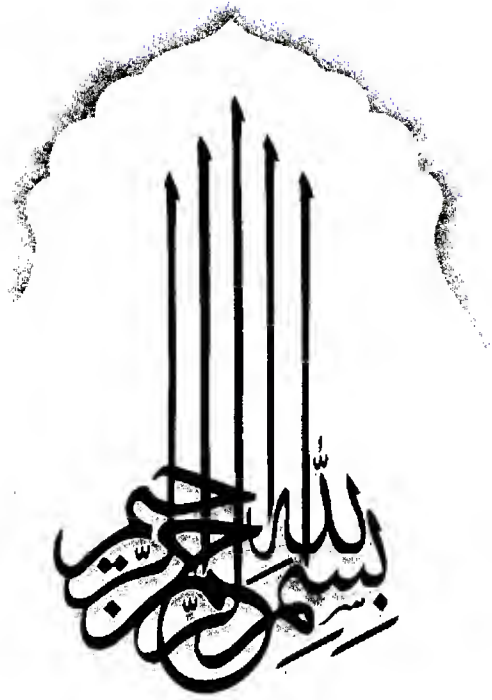
حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

حق سنٹیٹ
اردو بازار لاہور
7321865

نعمانی کتب خانہ

E-Mail: nomania2000@hotmail.com





شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عنوان

۶

حدیث نمبر

- (۱۶۰) میری امت کا اختلاف رحمت ہے
- (۱۶۱) میرے صحابہ کا اختلاف رحمت ہے
- (۱۶۳) میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی
- (۱۶۷) جن کو اللہ نے پیچھے رکھا تم بھی پیچھے رکھو
- (۱۶۸) ختنوں کو پوشیدہ اور نکاح کا اعلان کرو
- (۱۶۹) جب میں دنیا کو خراب کرنے کا پروگرام بناتا ہوں تو.....
- (۱۷۰) جب اللہ آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتے ہیں تو.....
- (۱۷۱) جھوٹا کھانا اور پینا
- (۱۷۳) ارض حصیب اور حور عین
- (۱۷۵) جب شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے تو
- (۱۷۶) نماز کا وقت اور کھانا
- (۱۷۸) نیک لوگوں کے ذکر سے عمر میں برکت ہوتی ہے
- (۱۷۹) قاری، علماء اور بادشاہوں کی خوشامد
- (۱۸۰) عالم امیروں کے دروازے پر اور فقیر خجی کے دروازے پر
- (۱۸۱) جب سچی محبت ہو جائے تو شرائط ادب ختم ہو جاتی ہیں
- (۱۸۲) خاص درود نہیں عام پڑھو
- (۱۸۳) نماز ظہر کا وقت
- (۱۸۴) جب تیرا لڑکا جوان ہو جائے تو اسے بھائی بنا لے
- (۱۸۵) لفظ ”بلغ“ شیطان کا نام ہے
- (۱۸۷) پانی میں بگل
- (۱۸۸) جب کبھی برتن میں گر جائے
- (۱۸۹) چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا
- (۱۹۰، ۱۹۱) چاول اور گوشت کی روایات
- (۱۹۲) زمین سمندر، خشکی اور اصطلیل
- (۱۹۳) سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں نبی ہیں

عنوان

- (۱۶۰) میری امت کا اختلاف رحمت ہے
- (۱۶۱) میرے صحابہ کا اختلاف رحمت ہے
- (۱۶۳) میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی
- (۱۶۷) جن کو اللہ نے پیچھے رکھا تم بھی پیچھے رکھو
- (۱۶۸) ختنوں کو پوشیدہ اور نکاح کا اعلان کرو
- (۱۶۹) جب میں دنیا کو خراب کرنے کا پروگرام بناتا ہوں تو.....
- (۱۷۰) جب اللہ آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتے ہیں تو.....
- (۱۷۱) جھوٹا کھانا اور پینا
- (۱۷۴) ارض حصیب اور حور عین
- (۱۷۵) جب شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے تو
- (۱۷۶) نماز کا وقت اور کھانا
- (۱۷۸) نیک لوگوں کے ذکر سے عمر میں برکت ہوتی ہے
- (۱۷۹) قاری، علماء اور بادشاہوں کی خوشامد
- (۱۸۰) عالم امیروں کے دروازے پر اور فقیر خجی کے دروازے پر
- (۱۸۱) جب سچی محبت ہو جائے تو شرائط ادب ختم ہو جاتی ہیں
- (۱۸۲) خاص درود نہیں عام پڑھو
- (۱۸۳) نماز ظہر کا وقت
- (۱۸۴) جب تیرا لڑکا جوان ہو جائے تو اسے بھائی بنالے
- (۱۸۵) لفظ ”بلغ“ شیطان کا نام ہے
- (۱۸۷) پانی میں بخل
- (۱۸۸) جب مکھی برتن میں گر جائے
- (۱۸۹) چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا
- (۱۹۰، ۱۹۱) چاول اور گوشت کی روایات
- (۱۹۲) زمین سندھ، خشکی اور اصطبل
- (۱۹۳) سات زمیں ہیں اور ہر زمین میں نبی ہیں

(۱۹۴)

(۱۹۵)

(۱۹۶)

(۱۹۸)

(۲۰۱)

(۲۰۲)

(۲۰۳)

(۲۰۴)

(۲۰۵)

(۲۰۶)

(۲۰۷)

(۲۰۸)

(۲۰۹)

(۲۱۰)

(۲۱۱)

(۲۱۳)

(۲۱۵)

(۲۱۶)

(۲۱۷)

(۲۱۸)

(۲۱۹)

(۲۲۰)

(۲۲۱)

(۲۲۳، ۲۲۲)

(۲۲۴)

* پاک زمین کسی کو پاک نہیں کر سکتی

* صدقات اور قرض کے ذریعے فتح حاصل کرو

* اپنے زمانے کے سردار کو سجدہ کیا کرو

* گواہ رہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں

* نیت صاف کرو اور آرام سے سو جا

* ہر بیماری کی بڑا نفس سے راضی ہو جانا ہے

* اعادہ کرنا سعادت مندی ہے

* بات کو تین بار دہرانا

* میں بہروں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

* بیچنے والے کی مدد کرو

* نصیحت پکڑو اور اصلاح کرو

* افضل عبادت وہ ہے جس میں مشقت ہو

* اجر و ثواب تکلیف کے اعتبار سے ہوتا ہے

* قریبی رشتہ دار، بھلائی کے زیادہ مستحق ہیں

* سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے حضرت علیؑ ہیں

* سب سے اچھے قاری ابی بن کعب ہیں

* رحم دل ابو بکرؓ، سخت مزاج عمرؓ، باحیاء عثمانؓ اور فیصل علیؓ ہیں

* عثمان سے فرشتوں کا حیا کرنا

* جنت میں اکثر بے وقوف جائیں گے

* علین صاحب عقل ہوں گے

* اپنی پاکی کی عزت کرو

* مردے کی عزت اس کا دفن کرتا ہے

* جنازوں کو جلدی لے جایا کرو

* میت کو جلد قبر تک پہنچاؤ

* جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے

عنوان

- (۲۲۵) ❁ روٹی کی عزت کرو
- (۲۲۸) ❁ گواہوں کی عزت کرو کیونکہ.....
- (۲۲۹) ❁ مٹی کھانا حرام ہے
- (۲۳۱) ❁ ہر رسہ کھانا
- (۲۳۲) ❁ زبان خلق نقارہ خدا
- (۲۳۶) ❁ اے اللہ دعوں میں سے ایک عمر سے اسلام کی مدد فرما
- (۲۴۰) ❁ غلام کی امان بھی امان ہے۔
- (۲۴۱) ❁ مجھے ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے
- (۲۴۳) ❁ کھانے میں چھوٹا لقمہ بنانا اور اچھی طرح چبانا
- (۲۴۴) ❁ شہد کی مکھیوں کے امیر حضرت علیؑ ہیں
- (۲۴۶) ❁ میں ضد بولنے میں فصیح ہوں
- (۲۴۹) ❁ میں ٹوٹے دلوں کے پاس ہوتا ہوں
- (۲۵۰) ❁ میں قبروں کے نشانوں کے قریب ہوتا ہوں
- (۲۵۲) ❁ میں علم کا شہر، علی اس کا دروازہ ہیں
- (۲۵۴) ❁ جو شخص اعتراف کرے، اس کے ساتھ صحیح انصاف کرو
- (۲۵۵) ❁ جو کچھ تیری جیب میں ہو، اسے خرچ کر ڈال.....
- (۲۵۶) ❁ اونٹوں کے پیشاب سے زمین چالیس دن تک ناپاک رہتی ہے
- (۲۵۷) ❁ بلالؓ کا شین کو سین سے بدلنا
- (۲۵۸) ❁ حضرت علیؑ کے لئے سورج کا لوٹنا
- (۲۶۱) ❁ عالم اور معلم کی برکت سے عذاب قبر میں تخفیف
- (۲۶۲) ❁ بندے کی شہرت مشرق سے مغرب تک اور.....
- (۲۶۳) ❁ چھوٹے قد کی عورت لمبی عورت پیدا کرتی ہے
- (۲۶۵) ❁ ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جنت میں داڑھی ہوگی
- (۲۶۶) ❁ جنت میں موسیٰ علیہ السلام کی داڑھی ہوگی
- (۲۶۷) ❁ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا.....

- (۲۶۸) ❀ اللہ تعالیٰ غلط دعا کو قبول نہیں کرتا
- (۲۶۹) ❀ فقراء کے کھانے کی عزت
- (۲۷۱) ❀ مومن، منافق اور بنفص
- (۲۷۲) ❀ ہر سال چھ لاکھ آدمی بیت اللہ کا حج کریں گے.....
- (۲۷۳) ❀ پسندیدہ مرد لمبے بالوں والے اور ناپسندیدہ عورتیں لمبے بالوں والی.....
- (۲۷۵) ❀ اللہ تعالیٰ بیکار آدمی کو ناپسند کرتا ہے
- (۲۷۶) ❀ کارگر مومن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے
- (۲۷۷) ❀ طلب حلال میں تکلیف
- (۲۷۸) ❀ فارغ آدمی ناپسندیدہ ہے
- (۲۷۹) ❀ زیادہ طلاق دینے والا آدمی ناپسندیدہ ہے
- (۲۸۰) ❀ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے
- (۲۸۲) ❀ دوسروں سے ممتاز رہنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے
- (۲۸۳) ❀ اللہ کے فرشتہ مردوں کو بدلتے رہتے ہیں
- (۲۸۵) ❀ عمل اور جنگ و جدل کا الہام
- (۲۸۷) ❀ یقین اور صبر کی حقیقت
- (۲۸۹) ❀ عرفہ کے قیام کی فضیلت
- (۲۹۰) ❀ عصمت میں سے یہ بھی ہے کہ گناہ کرنے کی طاقت نہ ہو
- (۲۹۲) ❀ مسافر اور اس کا مال
- (۲۹۳) ❀ مسافر پر اللہ کی رحمت
- (۲۹۶) ❀ مردہ اپنے گھر والوں کو سات دن تک دیکھتا ہے
- (۲۹۸) ❀ گلاب کا پھول حضور کے پسینے سے پیدا کیا گیا
- (۲۹۹) ❀ اگر بولنا چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے
- (۳۰۲) ❀ اگر علماء کرام اللہ کے ولی نہیں تو پھر کوئی ولی نہیں
- (۳۰۳) ❀ میں رحمت، یمن کی جانب سے پاتا ہوں
- (۳۰۴) ❀ سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا

عنوان

۱۰

حدیث نمبر

(۳۰۷)

✽ غلاظت کی سرسبزی سے بچو

(۳۰۸)

✽ قافیہ بندی سے بچو

(۳۱۳)

✽ ایمان کی حقیقت

(۳۱۶)

✽ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے

(۳۱۷)

✽ پیٹنگن کھانے کے لیے ہے

(۳۱۹)

✽ عورتوں اور مردوں کے سانسوں میں دوری کر دو

(۳۲۲)

✽ میری امت کے بخیل درزی ہیں

(۳۲۳)

✽ نیک لوگوں کا کام سلامی، نیک عورتوں کا کام سوت کا تنا ہے

(۳۲۶)

✽ سردی دین کی دشمن ہے

(۳۲۸)

✽ لڑکیوں میں برکت ہے

(۳۲۹)

✽ لڑکیوں کی موت عزت میں سے ہے

(۳۳۷)

✽ قاتل کو قتل کی بشارت دے دو

(۳۳۸)

✽ خربوزہ اور اس کے فضائل

(۳۴۱)

✽ دین اور پاکیزگی

(۳۴۸)

✽ مصیبت بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے

(۳۵۰)

✽ بیت المقدس سونے کا طشت ہے

(۳۵۱)

✽ گھر کا سلام طواف ہے

(۳۵۳)

✽ زبرد کی انگٹھی

(۳۵۴)

✽ یا قوت غریبی کو دور کرتا ہے

(۳۵۶)

✽ عقیق کی انگٹھی پہنو

(۳۵۷)

✽ عقیق کی انگٹھی مبارک ہے

(۳۶۰)

✽ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کی طرف لے جاتا ہے

(۳۶۳)

✽ تہتر فرقے زنا و قدور قدور یہ

(۳۶۹)

✽ بوڑھے ہونے سے قبل فقیہ بن جاؤ

(۳۷۰)

✽ ایک ساعت سوچنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے



- (۳۷۳) ❀ متکبر کے سامنے تکبر کرنا صدقہ ہے
- (۳۷۵) ❀ تکلف حرام ہے
- (۳۸۲) ❀ لالچی پر عیك لگانا انبیاء کی سنت ہے
- (۳۸۷) ❀ ہر ایک پر بھروسہ کرنا عا جزی ہے
- (۳۸۹) ❀ تین چیزوں پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا.....
- (۳۹۰) ❀ پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے
- (۳۹۳) ❀ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے
- (۳۹۵) ❀ اپنی مسجدوں کو بچوں سے بچاؤ
- (۳۹۷، ۳۹۸) ❀ مجبور کی جانب سے افضل صدقہ
- (۳۹۹) ❀ ترکوں کا ظلم نہ عرب کا انصاف
- (۴۰۰) ❀ بھوک کا فر ہے
- (۴۰۶) ❀ تین محبوب چیزیں
- (۴۰۹) ❀ کسی چیز کی محبت اندھا اور گونگا کر دیتی ہے
- (۴۱۱) ❀ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے
- (۴۱۳) ❀ وطن سے محبت ایمان میں داخل ہے
- (۴۱۵) ❀ عرب سے محبت ایمان کی نشانی ہے
- (۴۱۶) ❀ ملی سے محبت کرنا
- (۴۲۱) ❀ حج ہر ضعیف کا جہاد ہے
- (۴۲۲) ❀ مسجد میں گفتگو کرنا نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے.....
- (۴۲۶) ❀ حاسد سردار نہیں ہوتا
- (۴۲۷) ❀ عالم کی مجلس میں حاضر ہونا، ہزار رکعت سے افضل ہے
- (۴۲۸) ❀ بچپن میں حفظ کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے
- (۴۳۱) ❀ الحمد للہ اللہ کی چادر ہے
- (۴۳۲) ❀ علیؑ نے خیر کا دروازہ اٹھالیا
- (۴۳۳) ❀ وہ قوم ناکام ہوئی جس میں کوئی بیوقوف نہ ہو

سنتوں

- (۴۳۷) یہودیوں کی مخالفت کرو، عمامہ نہ باندھو
- (۴۳۸) اپنے دین کا آدھا حصہ حیر اسے حاصل کرو
- (۴۳۹) اللہ تعالیٰ گوشہ نشین اور صاف بندے کو پسند کرتا ہے
- (۴۴۰) بہترین عورتیں
- (۴۴۱) بہترین تجارت
- (۴۴۲) بہترین نیکی
- (۴۴۳) بہترین نام
- (۴۴۴) تین بہترین آدمی
- (۴۴۵) جس نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوا، اور جس نے مشورہ کیا.....
- (۴۴۶) ظالم کا گھر خراب ہوتا ہے، چاہے ایک مدت بعد ہو
- (۴۴۷) اپنے بیوقوفوں کی مدد کرو
- (۴۴۸) الدررۃ الرفیعة کے الفاظ کی حقیقت
- (۴۴۹) درہم کے برابر خون اور نماز کا اعادہ
- (۴۵۰) دنیا ایک گھڑی کی ہے اس میں اطاعت کر لو
- (۴۵۱) دنیا کی عمر سات ہزار سال کی ہے
- (۴۵۲) دنیا آخرت کی بھتی ہے
- (۴۵۳) سفید مرغ میرا دوست ہے
- (۴۵۴) سوال کرنا ذلت ہے، چاہے مسافر ہو
- (۴۵۵) زمین کی پاکی اس کا خشک ہو جانا ہے
- (۴۵۶) میں نے اپنے اللہ کو زرد اونٹ پر سوار دیکھا
- (۴۵۷) ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے
- (۴۵۸) جہاد اکبر اور جہاد اصغر
- (۴۵۹) اگر خضر زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے
- (۴۶۰) حضرت علیؓ پر سورج لوٹا دیا گیا
- (۴۶۱) مومن کا تھوک بھی شفا ہے



- (۴۹۲) تکلیف بھی رحمت ہے
- (۴۹۳) جاہ کی زکاۃ مظلوموں کی مدد کرنا ہے
- (۴۹۴) افضل صدقہ
- (۴۹۵) زیور کی زکاۃ ادھار دینا ہے
- (۴۹۶) زیور میں زکاۃ نہیں
- (۴۹۷) زید یہ فرقہ اس امت کا مجوس ہے
- (۴۹۸) قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں.....
- (۵۰۰) صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جس کی مغفرت نہیں
- (۵۰۲) آپ کی شہادت کی انگلی درمیانی انگلی سے بڑی تھی
- (۵۰۳) راز آزاد لوگوں کے پاس ہوتا ہے
- (۵۰۵) سفر آدمی کے اخلاق ظاہر کر دیتا ہے
- (۵۰۶) مکہ کے بیوقوف جنت کے پتے ہوں گے
- (۵۰۸) گوش نشینی میں سلامتی ہے
- (۵۱۱) بچہ جننے والی کالی عورت حسین بانجھ سے بہتر ہے
- (۵۱۲) مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے
- (۱۵۱۵، ۵۱۴، ۵۱۳) دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت اور چاول
- (۵۱۶) عرب کے سردار علیؑ ہیں
- (۵۱۹) اپنے کمزوروں کی سیرت پر چلو
- (۵۲۳) بلالؓ کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے
- (۵۲۵) عورتوں سے مشورہ کر دھڑاس مشورہ کے خلاف کرو
- (۵۲۷) عورتوں کی اطاعت باعث شرمندگی ہے
- (۵۳۰) منبر پر شکر کرنا قابلِ مذمت ہے
- (۵۳۸) شیخ اپنی قوم میں ایسے ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت میں
- (۵۵۲) ضرورت مند اندھا ہوتا ہے
- (۵۵۴) صبر جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے

- (۵۵۹) ❀ روٹی چھوٹی پکایا کرو اور تعداد میں زیادتی کیا کرو
- (۵۶۰) ❀ انگلی کے ساتھ نماز کا ثواب
- (۵۶۱) ❀ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنے کا ثواب
- (۵۶۵) ❀ عالم کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب
- (۵۶۶) ❀ جس نے نیک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی
- (۵۷۰) ❀ دن کی نماز گوئی ہے
- (۵۷۸) ❀ نماز دین کا ستون ہے
- (۵۷۹) ❀ علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہو گیا
- (۵۸۰) ❀ گوہ کا حضور کے لئے گواہی دینا
- (۵۸۱) ❀ ضامن تاوان بھی بھرتا ہے
- (۵۸۳) ❀ ضرورتیں منوعات کو مباح کر دیتی ہیں
- (۵۸۴) ❀ دو کمزور ایک طاقتور پر غالب آجاتے ہیں
- (۵۸۵) ❀ جو مہمان نوازی اہل دیہات کے ذمہ ہے وہ اہل شہر کے ذمہ نہیں
- (۵۸۹) ❀ بخیل کا کھانا بیماری اور بخی کا کھانا شفا ہے
- (۵۹۱، ۵۹۰) ❀ مومن طلاق کی قسم نہیں کھاتا
- (۵۹۲) ❀ ظالم زمین میں اللہ کا انصاف ہے
- (۵۹۵) ❀ مومن کی پشت قبلہ ہے
- (۵۹۷) ❀ ذلت و دوزخ کی آگ سے بہتر ہے
- (۵۹۹) ❀ مانگی ہوئی چیز واپس کی جائے
- (۶۰۳) ❀ عقل مند دشمن بے وقوف دوست سے بہتر ہے
- (۶۰۷) ❀ اہل عرب اہل عجم کے سردار ہیں
- (۶۱۲) ❀ خواتین کی عقلیں ان کی فوجوں میں ہوتی ہیں
- (۶۱۳) ❀ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں
- (۶۱۶) ❀ علم کی طرف دوڑا جاتا ہے
- (۶۱۷) ❀ علم دو ہیں ایک دین کا ایک بدن کا

❁ علم باطن کیا ہے؟

(۶۱۸)

❁ ہر بھلائی پر ایک مانع ہوتا ہے

(۶۲۰)

❁ بوڑھی عورتوں کے دین کو لازم پکڑو

(۶۲۱)

❁ نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے

(۶۲۳)

❁ اصحاب محمد کی مثال

(۶۲۸)

❁ غریاء انبیاء کے وارث ہیں

(۶۲۹)

❁ گانا دل میں نفاق کو ایسے اگاتا ہے جیسے پانی ترکاری کو

(۶۳۱)

❁ گانا زنا کا منتر ہے.....

(۶۳۲)

❁ فاتحہ جس کام کے لئے پڑھی جائے

(۶۳۳)

❁ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے

(۶۳۴)

❁ ہلکے کا میاب اور بھاری ہلاک ہوئے

(۶۳۶)

❁ ماہِ رجب کی فضیلت

(۶۴۲)

❁ فقر میرا فخر ہے

(۶۴۳)

❁ منہ خاموش ہے تو رب کا نئی ہے

(۶۴۴)

❁ اللہ اس کا دوست ہے جو خاموش رہے

(۶۴۵)

❁ حرکت میں برکت ہے

(۶۴۹)

❁ جبریل علیہ السلام اور زوالِ شمس

(۶۵۰)

❁ مسور کی دال

(۶۵۱)

❁ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں

(۶۵۱)

❁ ناخن کاٹنا

(۶۵۲)

❁ دل خدا کا گھر ہے

(۶۵۶)

❁ مومن کا دل میٹھا ہے اور مستحس کو پسند کرتا ہے

(۶۵۸)

❁ تھوڑا سا تقہ بہت سی عبادت سے بہتر ہے

(۶۶۱)

❁ شریف وہ ہے جب قادر ہو تو معاف کر دے

(۶۶۷)

❁ برائی سے روک تجھ سے بھی برائی روکی جائے گی

(۶۷۰)

تَنْوَان

- (۶۷۲) ❀ دست خوان پر بات کرنا
- (۶۷۶) ❀ تمام اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں اور مردود بھی مگر درود.....
- (۶۷۷) ❀ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی بہتا ہے
- (۶۷۸) ❀ میں ہی فاطمہ کا باپ اور قبیلہ ہوں
- (۶۷۹) ❀ ہر دوسرے کے لئے تیسرے کا وجود ضروری ہے
- (۶۸۰) ❀ تم ہر سال کم کئے جاتے ہو
- (۶۸۸) ❀ ایک قبیلہ کا مرجانا ایک عالم کے مرجانے سے زیادہ آسان ہے
- (۶۸۹) ❀ ایک فقیہ شیطان کے لئے ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے
- (۶۹۱) ❀ ہر بدعت گمراہی ہے سوائے عبادت میں بدعت کے
- (۶۹۲) ❀ ہر ممنوع چیز میٹھی ہوتی ہے
- (۶۹۳) ❀ میں نبی تھا اور آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے
- (۷۰۰) ❀ بہترین عورتوں سے ڈرو
- (۷۰۱) ❀ حضرت علی کا حسن بصری کو خرقہ پہنانا
- (۷۰۴) ❀ اہل جنت کی زبان عربی اور عمدہ فارسی ہوگی
- (۷۰۶) ❀ عرب سے تین وجوہ کی بنا پر محبت کرو
- (۷۰۸) ❀ وہ شریف نہیں جو سماع کے وقت کانپ نہ جائے
- (۷۰۹) ❀ کبوتر بازی غربی پیدا کرتی ہے
- (۷۱۵) ❀ اللہ تعالیٰ ان فرجوں پر لعنت کرتا ہے جو چراغوں پر ہوں
- (۷۱۶) ❀ اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرتا ہے چاہے مذاق میں ہو
- (۷۲۰) ❀ ہر حجرہ کے لئے اجرت ہے۔
- (۷۲۳) ❀ ہر گرنے والی چیز کے لئے پکڑنے والا ہوتا ہے۔
- (۷۲۸) ❀ سائل گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تب بھی اس کا حق ہے
- (۷۲۹) ❀ تمہاری قربانی کا دن تمہارے روزے کا دن ہے
- (۷۳۲) ❀ اللہ نے جب عقل کو پیدا کیا
- (۷۳۴) ❀ حضرت علی کے لئے اولین اور آخرین کا علم



- (۷۳۵) ❀ خانہ کعبہ کا ایک پتھر گرانا مسلمان کے قتل سے ہلکا ہے
- (۷۳۷) ❀ اگر کسی کا پتھر کے بارے میں حسن ظن ہو تو اللہ اس کے ذریعے اسے نفع دے گا
- (۷۴۰) ❀ اگر لوطی سمندر کے پانی سے غسل کرے تو بھی قیامت کے دن جہنمی حالت میں آئے گا
- (۷۴۱) ❀ اگر سائل سچ بولے تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا
- (۷۴۶) ❀ اگر مویٰ زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے
- (۷۴۸) ❀ چار آدمیوں کی قیامت کے دن اللہ پر واہ نہیں کرے گا
- (۷۵۰) ❀ اگر دنیا تازہ خون ہوتی
- (۷۵۱) ❀ اگر چاول آدمی ہوتا تو بردبار ہوتا
- (۷۵۳) ❀ اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا
- (۷۶۰) ❀ فاسق کی غیبت، غیبت نہیں
- (۷۶۱) ❀ جو حیاء کی چادر اتار دے اس کی غیبت نہیں
- (۷۶۲) ❀ مومن کے لئے اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے کوئی راحت نہیں
- (۷۶۷) ❀ میں نہیں جانتا میری اس دیوار کے پیچھے کیا ہے
- (۷۶۸) ❀ مونٹا آدمی کبھی کامیاب نہیں ہوا
- (۷۶۹) ❀ عیال دار کبھی کامیاب نہیں ہوا
- (۷۷۲) ❀ جس قوم کو منطق عطا کی گئی اس نے عمل چھوڑ دیا
- (۷۷۵) ❀ بدھ کے دن جو بھی کام شروع کیا جائے پورا ہو جاتا ہے
- (۷۷۶) ❀ بدھ کا دن نحس ہے
- (۷۷۹) ❀ قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ نہیں چھوڑا
- (۷۸۰) ❀ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے
- (۷۸۷) ❀ کوئی جسم حسد سے خالی نہیں
- (۷۸۹) ❀ کوئی پست قد حکمت اور کوئی لمبے قد والا حماقت سے خالی نہیں ہوتا
- (۷۹۰) ❀ میانہ قد میں بھلائی ہے
- (۷۹۱) ❀ اللہ تعالیٰ نے حماقت کو لمبائی میں رکھا ہے
- (۷۹۶) ❀ دلوں کو جوڑنا سب سے بڑی چیز ہے

عنوان

۱۸

حدیث نمبر

(۷۹۹)

✽ جس چیز کی زیادہ عزت کی گئی وہی فضیل ہوئی

(۸۰۱)

✽ تم پر ابو بکرؓ کی فضیلت نماز، روزے کی وجہ سے نہیں

(۸۰۲)

✽ زیادہ اذائیں دینے سے سردی کم ہو جاتی ہے

(۸۰۸)

✽ جو بھی نبی بنایا گیا چالیس سال کی عمر میں بنایا گیا

(۸۱۰)

✽ اللہ تعالیٰ مومن بندے کے دل میں سما جاتا ہے

(۸۱۴)

✽ کسی چیز کی محبت اوندھے منہ گرانے والی ہے

(۸۱۶)

✽ جس سے حسد کیا جائے، اسے رزق دیا جاتا ہے

(۸۱۷)

✽ علماء کی سیاحتی، شہداء کے خون سے افضل ہے

(۸۲۱)

✽ آدمی اپنی نیک بختی پر ہوتا ہے نہ کہ باپ دادا کی

(۸۲۵)

✽ بیماری ایک دم نازل ہوتی ہے اور شفا آہستہ آہستہ آتی ہے

(۸۲۶)

✽ مریض کا کراہنا تسبیح، چھٹا بکیر، سانس صدقہ، سونا عبادت.....

(۸۲۸)

✽ گردن کا مسح طوق سے امان ہے

(۸۲۹)

✽ حضور کا نام سن کر انگوٹھے چومنا

(۸۳۱)

✽ مصائب رزق کی کنجیاں ہیں

(۸۳۳)

✽ ابو جہل کا حضور سے کشتی لڑنا

(۸۳۹)

✽ گناہ نعمتوں کو زائل کر دیتے ہیں

(۸۴۰)

✽ معدہ بیماری کا گھر اور پرہیز علاج کی بنیاد ہے

(۸۴۱)

✽ پیٹ کی بیماری، بیماری کی جڑ ہے

(۸۴۲)

✽ معدہ جسم کا حوض ہے

(۸۴۵)

✽ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں

(۸۴۸)

✽ کھسی ڈبونے کی حدیث

(۸۵۱)

✽ جو بول میں زیادتی کرے اور مال نہ خریدے وہ ملعون ہے

(۸۵۲)

✽ جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے وہ آسان کو اختیار کرے

(۸۵۴)

✽ جس کی عمر چالیس سال کی ہو جائے اور شرارت غالب رہے

(۸۵۵)

✽ جو بڑھاپے کے وقت نہ ڈرا اور عیب سے نہ شرمایا

✽ نماز عصر کے بعد لکھنا

(۸۵۸)

✽ جو کسی عالم کو ناحق ذلیل کرے

(۸۶۰)

✽ جس نے چالیس دن خلوص اختیار کیا

(۸۶۱)

✽ جس کے ہاتھ پر ایک آدمی اسلام قبول کر لے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے

(۸۶۳)

✽ جو ظالم کی مدد کرے اس پر اللہ ظالم کو مسلط کر دیتا ہے

(۸۶۵)

✽ جس نے نماز چھوڑنے والے کی ایک لقمہ سے بھی مدد کی گویا.....

(۸۶۷)

✽ حلال طور پر غسل جنابت کا ثواب

(۸۶۸)

✽ جس نے اقامت مفرد کبھی وہ ہم میں سے نہیں

(۸۶۹)

✽ جو مسافر کی اس کے سفر میں مدد کرے

(۸۷۰)

✽ ذخیرہ اندوزی کا گناہ

(۸۷۲)

✽ جو اپنے بھائی کا کھانا اس کی خوشی سے کھائے

(۸۷۴)

✽ جو چھلکے سمیت لوہا کھائے

(۸۷۵)

✽ جو مغفور کے ساتھ کھانا کھائے اس کی بھی بخشش ہو جاتی ہے

(۸۸۲)

✽ جو دس محرم کے دن سرمہ لگائے

(۸۷۸)

✽ جو شخص بدعتی کو تھمڑ کے اس کا دل امن و امان سے بھر جاتا ہے

(۸۸۰)

✽ جس کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور لوگ موجود ہوں تو.....

(۸۸۱)

✽ جس کا عذر ظاہر ہو جائے اس پر صدقہ واجب ہے

(۸۸۳)

✽ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضیلت کی چیز ملے

(۸۸۴)

✽ جو مجھے صفر کے نکل جانے کی خبر دے گا

(۸۸۶)

✽ جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرے

(۸۸۹)

✽ جو صورت تبدیل کر لے پھر قتل کیا جائے اس کا خون رائیگاں ہے

(۸۹۱)

✽ جو شخص مسجد میں دنیاوی بات کرے اس کے چالیس سال کے عمل برباد ہو جاتے ہیں

(۸۹۲)

✽ جو شخص عالم دین کے پاس بیٹھا گویا وہ نبی کے پاس بیٹھا

(۸۹۵)

✽ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی قوم میں

(۸۹۶)

✽ جس شخص نے کوشش کی، اس نے پالیا

(۸۹۷)

- (۸۹۹) جس نے حرام طریقے سے مال جمع کیا اللہ اسے قطع رحمی میں لے جاتا ہے
- (۹۰۲) جو کوئی حدیث بیان کرے اور اس وقت اسے چھینک آجائے تو وہ حق ہے
- (۹۰۳) سب سے سچی بات وہ ہے جس کے کہتے وقت چھینک آجائے
- (۹۰۴) جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے وہ خود اس میں گرتا ہے
- (۹۰۵) جو اللہ کی سچی قسم کھائے تو گویا اس نے اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کی
- (۹۰۶) بازار میں داخل ہونے کی دعا
- (۹۰۸) جو اپنے ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کرے) اس کی نماز نہیں ہوتی
- (۹۰۹) جس نے میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک سال میں زیارت کی
- (۹۱۱) جو بوئے گا وہی کالے گا
- (۹۱۲) جس نے ایسی چیز کی طرف سبقت کی
- (۹۱۵) منیٰ میں جو پہلے پہنچ جائے وہ اس جگہ قیام کا زیادہ حقدار ہے
- (۹۱۶) جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرے، اللہ اسے خوش کرتا ہے
- (۹۲۰) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کا ثواب
- (۹۲۱) اذان کا جواب اور اس کا ثواب
- (۹۲۲) جو اپنی ضرورت کی شکایت کرے اس کی مدد واجب ہو جاتی ہے
- (۹۲۳) جو مکہ مکرمہ کی گرمی پر صبر کرے
- (۹۲۵) جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے، اس کے لئے کوئی اجر نہیں
- (۹۲۶) جس نے متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی
- (۹۲۷) جس نے مجھ پر درود پڑھا مگر میری اولاد پر نہ پڑھا اس نے مجھ پر ظلم کیا
- (۹۲۸) جو غنیمت کے دن بیت اللہ کا طواف کرے.....
- (۹۳۶) بغیر علم کے عبادت کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ چکی میں گدھا
- (۹۳۷) جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا
- (۹۳۸) جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے آرام پالیا
- (۹۳۹) جس نے عشق کیا پھر پاکدامن رہا اور چھپایا تو وہ شہید مرا
- (۹۴۱) عشق بغیر شک کے گناہوں کا کفارہ ہے

عنون

- (۹۴۲) جو سفر میں اللہ کی نافرمانی کرے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے گا
- (۹۴۳) جس نے اپنے بھائی کو قرآن کی ایک آیت کی تعلیم دی تو.....
- (۹۴۴) جو میرے اور میری اولاد کے درمیان علیؑ کے ذریعے فرق کرے.....
- (۹۴۵) جو ہمارے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات کہے اسے قتل کر دو
- (۹۴۶) جو اپنے بھائی کے وضو کے لئے لوٹا آگے کرے.....
- (۹۴۸) جو اَلنا قرآن پڑھے اسے اَلنا دوزخ میں ڈالا جائے گا
- (۹۴۹) جو صبح کی نماز میں اَلنا شرح اور اَلنا ترکیف پڑھے.....
- (۹۵۲) جو مخالف طور پر ناخن کاٹے اس کی آنکھیں کبھی درد نہیں ہوں گی
- (۹۵۳) جو ماہ رمضان کے آخری جمعہ میں سے کوئی نماز چھوڑ دے.....
- (۹۵۶) جس کی رات کی نمازیں زیادہ ہوں اس کا چہرہ دن میں حسین ہو جاتا ہے
- (۹۵۸، ۹۵۷) جو شخص زرد رنگ کا جوتا پہنے.....
- (۹۵۹) جو شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے
- (۹۶۰) جو ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی پابندی نہ کرے.....
- (۹۶۱) جو اللہ سے نہ ڈرے اس سے ڈرا جائے
- (۹۶۲) جس کی بھلائی اصلاح نہ کر سکے اس کی برائی اصلاح کر دیتی ہے
- (۹۶۳) جس کے پاس صدقہ نہیں تو اس کو چاہیے وہ یہود پر لعنت کرے
- (۹۶۴) جس کی گفتگو نرم ہو، اس کی محبت واجب ہے
- (۹۶۵) جسے علم نفع نہ پہنچائے اسے اس کی جہالت نقصان پہنچائے گی
- (۹۶۶) جو جاہل کو نصیحت کرے اسے دشمن بناتا ہے
- (۹۶۷) جو عا شورا کے روز اپنے گھر والوں پر کشادگی کرے
- (۹۶۸) جو حسین عورت کو پیغام دے تو اس کا مہر بھی دے
- (۹۷۰) موافقت کی دو تہی کتنی عمدہ ہے
- (۹۷۱، ۹۷۲) قیادت کی نشانی اور نماز کی امامت
- (۹۷۵) مرنے سے پہلے مر جاؤ
- (۹۷۶) موت ہر مسلم کا کفارہ ہے

(۹۷۷)

❁ مومن سچ بولتا ہے اور بات کی تصدیق کرتا ہے

(۹۷۹)

❁ مومن کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد ختم ہو جاتا ہے

(۹۸۲)

❁ مومن بلحاظ مونٹ آسان ہوتا ہے

(۹۸۴)

❁ مومن حلوہ خور اور کافرشراب خور ہوتا ہے

(۹۸۵)

❁ مومن کینہ پرور نہیں ہوتا

(۹۸۶)

❁ مومن ملاقات کرنے والا اور کافر بچنے والا ہے

(۹۸۸)

❁ مومن اپنے نسب پر امین ہوتا ہے

(۹۸۹)

❁ مومن کو دھوکہ دیا جاتا ہے

(۹۹۰)

❁ مومن سے رشک اور کافر سے حسد کیا جاتا ہے

(۹۹۲)

❁ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں

(۹۹۳)

❁ لوگ نیند سے ہمکنار رہتے ہیں، جب مرجائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے

(۹۹۷)

❁ جو پھینکنا نسیان پیدا کرتا ہے

(۹۹۸)

❁ نبی زمین کے نیچے ایک ہزار سال مکمل نہیں کرتا

(۱۰۰۰)

❁ بھول جانا انسان کی فطرت ہے

(۱۰۰۳)

❁ خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے

(۱۰۰۴)

❁ خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے

(۱۰۰۵)

❁ خوبصورت عورت اور گھاس کی طرف دیکھنا نظر کو تیز کرتا ہے

(۱۰۰۶)

❁ عالم دین کے چہرے کی طرف دیکھنا ساٹھ سال کے قیام اور روزوں سے بہتر ہے

(۱۰۰۸)

❁ آدمی کا اچھا داماد قبر ہے

(۱۰۱۰)

❁ ہاں قبریں اچھی بہنیں ہیں

(۱۰۱۳)

❁ معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے امام ہوں گے

(۱۰۱۶)

❁ عالم کا سونا بھی عبادت ہے

(۱۰۱۷)

❁ روزے دار کا سونا عبادت ہے اس کی خاموشی تسبیح.....

(۱۰۱۸)

❁ علم کی حالت میں سونا، جہالت کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے

(۱۰۱۹)

❁ مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے

(۱۰۲۲)

✽ ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے

(۱۰۲۳)

✽ میرا وحی میرا خلیفہ علیؑ ہے

(۱۰۲۶)

✽ وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے

(۱۰۲۸)

✽ لڑکا اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہے

(۱۰۲۹)

✽ ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا

(۱۰۳۰)

✽ میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا

(۱۰۳۲)

✽ تاجر کے لئے مصائب اور دستکار کے لئے تباہی ہے

(۱۰۳۷)

✽ میری امت کو ہلاک کرنے والا ایک گنہگار عالم اور ایک جاہل عابد ہے

(۱۰۳۸)

✽ میں آدھا علم نہیں جانتا

(۱۰۴۱)

✽ میں نہیں جانتا عزیر نبی تھے یا نہیں

(۱۰۴۳)

✽ خریدتے وقت چیز چکھ لینے میں کوئی حرج نہیں

(۱۰۴۴)

✽ جس میں پیشاب کرتے ہو اس برتن میں وضو نہ کرو

(۱۰۴۵)

✽ مجھے نماز میں سردار نہ بناؤ

(۱۰۴۷)

✽ فتنوں کو برانہ سمجھو وہ منافقوں کو کاٹتا ہے

(۱۰۴۸)

✽ تو اس کی عیادت نہ کر جو تیری عیادت نہ کرے

(۱۰۵۱)

✽ مسجد میں میری تعظیم نہ کرو

(۱۰۵۲)

✽ سانپ سانپ ہی جھٹتا ہے

(۱۰۵۳)

✽ تم جان کر بیمار نہ ہو ورنہ جی بچ بیمار ہو جاؤ گے

(۱۰۵۴)

✽ کہنے والے کی جانب نہ دیکھو یہ دیکھو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے

(۱۰۵۵)

✽ کھانے والے پر سلام نہیں

(۱۰۶۰)

✽ علیؑ کے علاوہ کوئی جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں

(۱۰۶۲)

✽ دس درہم سے کم مہر نہیں

(۱۰۶۵)

✽ زین کے غم کے علاوہ کوئی غم نہیں

(۱۰۶۶)

✽ عزت کا گدھے کے علاوہ کوئی انکار نہیں کر سکتا

(۱۰۶۷)

✽ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ فرائض و سنن سے جاہل رہے

عنوان

۲۲

حدیث نمبر

- (۱۰۶۹) ✽ شیخ علم حاصل کرنے سے نہیں شرماتا جیسے روٹی سے نہیں شرماتا
- (۱۰۷۲) ✽ اللہ تعالیٰ اس مسئلے پر عذاب نہیں دے گا جس میں اختلاف ہو
- (۱۰۷۳) ✽ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں.....
- (۱۰۷۶) ✽ وضو کی دعاء
- (۱۰۷۸) ✽ جس میں لفظ ”یا قیوم“ ہو وہ موضوع ہے
- (۱۰۸۲) ✽ اے علیؑ جب تو زاد سفر میں جائے تو پیاز کو نہ بھولنا
- (۱۰۸۳) ✽ پیاز نطفوں کو صاف کرتا ہے
- (۱۰۸۵) ✽ اے علیؑ کا غذا اور دوات لاؤ
- (۱۰۸۷) ✽ اس شخص پر افسوس ہے جسے فاقہ غنی کے بعد حاصل ہوا
- (۱۰۸۸) ✽ آدمی کو ناگ رگڑنے پر ابرو دیا جاتا ہے
- (۱۰۹۰) ✽ خوبصورت چہرے والا امامت کرائے
- (۱۰۹۳) ✽ سورت یاسین جس کام کے لئے پڑھی جائے
- (۱۰۹۵) ✽ ہر چھوٹی عمر والا مصر کی طرف چلا جائے گا
- (۱۰۹۷) ✽ گرمی سے وہی چیز بچاتی ہے جو سردی سے بچاتی ہے
- (۱۰۹۸) ✽ یقین پورا ایمان ہے
- (۱۱۰۰) ✽ ہفتہ مکروہ کو کھانا کادن ہے، اتوار تعمیر کا، پیر سفر اور طلب رزق کا، منگل لڑائی اور تکلیف کا، بدھ نہ کوئی چیز لینے کا اور نہ دینے کا، جمعرات حاجات طلب کرنے کا اور جمعہ نکاح کادن ہے
- (۱۱۰۱) ✽ سفر، نکاح اور بچے کے ختنے بدھ کو کئے جائیں
- (۱۱۰۲) ✽ جو کام بدھ کے دن شروع کیا جائے پورا ہوتا ہے
- (۱۱۰۶) ✽ حضور کے علاوہ کسی نبی کی قبر کا تعین اور حضرت علی کی قبر کی متعین جگہ کے بارے کوئی روایت صحیح نہیں
- (۱۱۰۷) ✽ وصایا علی کی تمام ردایات موضوع ہیں سوائے ایک روایت کے
- (۱۱۱۰) ✽ میری امت تمام امتوں میں ایسی ہے جیسے چاند تاروں میں
- (۱۱۱۹) ✽ حماقت اور عقل کے بارے میں موضوع ردایات
- (۱۱۲۸) ✽ جمعہ کی رات بارہ رکعت نماز پڑھنا
- (۱۱۳۲) ✽ صرد پہلا پرندہ تھا جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا تھا

(۱۱۳۳)

❀ اللھم انت السلام..... میں والیک ریح السلام کا اضافہ

❀ سنن صحیحہ کی معرفت کے اصول

(۱۱۳۹)

❀ جو شخص میت کو کفن دے اس کا ثواب

(۱۱۴۰)

❀ جو عید کے دن صبح روزہ رکھے اس کا ثواب

(۱۱۴۱)

❀ جو عاشوراء کے دن روزہ رکھے اس کا ثواب

(۱۱۴۳)

❀ جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے

(۱۱۴۴)

❀ جو اتوار کے دن ایک سلام سے چار رکعت پڑھے

(۱۱۴۵)

❀ جو اتوار کی رات چار رکعت نماز پڑھے

(۱۱۴۶)

❀ جو سوموار کی رات چھ رکعت نماز پڑھے

(۱۱۴۹)

❀ جو جمعہ کے دن ڈرتے ہوئے غسل کرے اس کا ثواب

(۱۱۵۰)

❀ ان امور کا ذکر جن کے ذریعے حدیث کے موضوع ہونے کا علم حاصل ہو جائے

(۱۱۵۹)

❀ وہ روایات جن کے ذریعے لوگوں کو سحر کیا جاتا ہے

(۱۱۸۲)

❀ وہ روایات جو فی نفسہ باطل ہیں

(۱۱۸۴)

❀ چھ چیزیں نسیان پیدا کرتی ہیں

(۱۱۸۶)

❀ دھوپ میں گرم ہوا پانی برص پیدا کرتا ہے

(۱۱۸۸)

❀ اپنا آدھا دین حمیرا سے حاصل کرو

(۱۱۹۱)

❀ جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا

(۱۱۹۲)

❀ جو بچہ کا نام محمد رکھے وہ بچہ اور اس کا والد جنت میں جائے گا

(۱۱۹۵)

❀ فصل: وہ روایات جو انبیاء اور صحابہ کے کلام سے مشابہت نہ رکھتی ہوں

(۱۲۰۵)

❀ فصل: وہ روایات جن میں یہ ہو کہ فلاں فلاں واقعہ فلاں مہینے اور فلاں سال پیش آئے گا

(۱۲۰۶)

❀ فصل: وہ روایات جو طبیبوں اور حکیموں کے اوصاف سے تعلق رکھتی ہوں

(۱۲۱۷)

❀ جو پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے لقمہ اٹھا کر اسے دھو کر کھائے اس کی مغفرت کر دی جائے گی

(۱۲۱۸)

❀ کھانے میں پھونک مارنے سے برکت ختم ہو جاتی ہے

(۱۲۱۹)

❀ جس کے کان بجنے لگیں وہ مجھ پر درود پڑھے

(۱۲۲۰)

❀ فصل: عقل کے متعلق تمام روایات من گھڑت ہیں

- ❁ فصل: جن احادیث میں خضر کی زندگی کا ذکر ہے وہ جھوٹی ہیں (۱۲۲۴)
- ❁ قصہ عوج بن عقیق اور وہ روایات کہ جن کے باطل ہونے پر شواہد صحیحہ دلالت کرتے ہوں۔ (۱۲۲۷)
- ❁ فصل: وہ تمام روایات باطل ہیں جن میں دنیا کی عمر سات ہزار سال یا کم و بیش بیان ہوئی ہے۔ (۱۲۳۴)
- ❁ فصل: وہ تمام روایات جس میں ہفتے کے دنوں کی نمازوں کی فضیلت کا بیان ہو موضوع ہیں۔ (۱۲۴۴)
- ❁ پندرہویں شعبان کی نمازیں (۱۲۵۱)
- ❁ فصل: موضوع روایات کی معرفت کا ایک اصول کہ روایت کے الفاظ رکیک اور گرے درجے کے ہوں ایسی روایات کے نمونے (۱۲۵۴)
- ❁ فصل: حبشیوں اور سوڈانیوں کی مذمت میں تمام روایات جھوٹی اور من گھڑت ہیں (۱۲۶۰)
- ❁ ترکوں کی مذمت میں تمام روایات موضوع ہیں (۱۲۶۴)
- ❁ فصل: وہ قرآن جن سے معلوم ہوتا ہو کہ روایت باطل ہے (۱۲۶۹)
- ❁ فصل: کبوتر بازی کے متعلق تمام روایات غیر صحیح ہیں (۱۲۷۰)
- ❁ فصل: مرغی پالنے کے متعلق روایات (۱۲۸۰)
- ❁ فصل: مذمت اولاد کی تمام روایات جھوٹ ہیں (۱۲۸۳)
- ❁ فصل: اسلامی مہینوں (رمضان، ذی قعدہ) کے متعلق پیشین گوئیاں (۱۲۸۶)
- ❁ فصل: عاشورہ کے متعلق روایات (۱۲۹۸)
- ❁ فصل: قرآنی سورتوں کی فضیلت کے متعلق روایات (۱۳۰۰)
- ❁ فصل: ابوبکر و عمر کے متعلق بعض من گھڑت روایات (۱۳۱۱)
- ❁ فصل: وضو، گردن کے مسح اور وضو کے متعلق من گھڑت روایات (۱۳۲۴)
- ❁ فصل: کنوارہ پن کی مدح میں تمام روایات باطل ہیں (۱۳۳۴)
- ❁ فصل: پھولوں کے بارے میں مثلاً زنگس، گلاب، زعفران کے متعلق تمام روایات جھوٹ ہیں (۱۳۳۴)
- ❁ فصل: خضاب اور مہندی کے متعلق روایات (۱۳۴۴)
- ❁ فصل: شطرنج کی حلت و حرمت کے بارے میں من گھڑت روایات (۱۳۴۹)
- ❁ فصل: رکوع جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے رفع الیدین کی مذمت میں تمام روایات باطل ہیں (۱۳۵۹)
- ❁ قیامت کے دن لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے۔ (۱۳۶۱)
- ❁ فصل: سماع و رقص کی تمام روایات جھوٹی ہیں۔ پتھر کے ساتھ حسن ظن اور نفع

موضوعات کبیر (۱۰)

۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفات اس اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے خاص ہیں جس نے قرآن عظیم کو جو کہ قدیم ہے نازل فرمایا اور اس قرآن کی نبی کریم ﷺ پر ان احادیث کے ذریعے وضاحت فرمائی جو صحابہ کرام، تابعین کرام، تبع تابعین، ائمہ دین اور مجتہدین کے ذریعہ صحیح طور پر نقل ہوئی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نبی ﷺ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ جو صاحب شرف و کرم ہیں اور آپ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بہت عظیم ہے۔ اس کے بعد کلام قدیم (قرآن مجید) کا یہ خادم اور صحیح حدیث کو اختیار کرنے والا علی بن سلطان محمد القاری جو اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلبگار ہے، کہتا ہے کہ کلام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر غلطی سے پاک اور محفوظ ہے۔ اس کا ایک ایک نقطہ اور رسم الخط بھی محفوظ ہے، اور اس کی حفاظت کا ثبوت اللہ رب العزت کا یہ فرمان ہے۔

﴿اَنَا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَا لَهُ لِحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

”بلاشبہ ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور اس کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔“

اور اس کی حفاظت کے لئے ایک جماعت کو قائم کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ نبی کریم ﷺ کو گزرے ہوئے ایک طویل عرصہ بیت گیا ہے لیکن یہ جماعت آج تک قائم ہے۔ نبی ﷺ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کئے ہوئے ایک ہزار سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ لمبا زمانہ گزرنے کی وجہ سے وہ احادیث رسول جن سے احکام شریعت کی وضاحت ہوتی ہے عوام الناس ان کو ظنی تصور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عوام میں موضوع احادیث عام ہو گئی ہیں، لیکن علمائے حق کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور اس جماعت نے صحیح، سقیم (کمزور)، حسن، ضعیف، مرفوع، موقوف، مقطوع اور موضوع کو الگ الگ کر دیا۔ (محدثین اور محققین نے ان کو جدا جدا کر کے وضاحت کر دی ہے)

حدیث: 01

اور اسی معنی کی روایتیں رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً مروی ہیں۔ اور وہ احادیث بھی متواتر مروی ہے۔

((ان الله عند كل بدعة كيد بها الاسلام ولما من اوليائه يذب عن دينه))

سورة الحجر، الآية: ۹

حلیۃ الاولیاء: ۴۰/۱۰، میزان الاعتدال للذہبی ۸۳۰۹۔ لسان المیزان لابن حجر ۱۹۳۱/۲۔ سلسلہ

موضوعات کبیر (اُردو) ۲۸

”اللہ تعالیٰ ہر اس بدعت کے اظہار کے وقت جس کے ذریعہ اسلام میں مکر کیا جاتا ہو۔ اپنے اولیا میں سے ایک ولی متعین کرتا ہے۔ جو اس کے دین کا دفاع کرتا ہے۔ اور ان چیزوں کو رد کرتا ہے۔ جو بعض اللہ تعالیٰ کے دشمنوں نے وضع کی ہیں۔“

تحقیق: یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث ۸۶۹۔

حدیث: 02 کہ جو شیخین امام بخاری و امام مسلم (اور حاکم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے:

((من کذب علی متعمدا فلیتوا مقعدہ من النار)) ①

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔“

حدیث: 03 نیز امام بخاری، امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ، و دارقطنی کی روایت میں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ مجھے جو چیز کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے روکتی ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

((من تعمد علی کذبا فلیتوا مقعدہ من النار)) ②

”جو آدمی مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

حدیث: 04 اور ان تمام محدثین نے حضرت علیؓ سے بھی یہ روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لا تکذبا علی؛ فانہ من کذب علی فلیلج النار)) ③

← الاحادیث الضعیفۃ حدیث رقم ۸۶۹۔ والحدیث فی فیض القدر شرح الجامع الصغیر رقم ۲۳۷۳ وقال المناوی رحمہ اللہ تغرد بہ عبدالغفار قال الحافظ العراقي فی ذیل المیزان: لم ار من تکلم فی زکریا بالضعف، وانما الآفة من شیخہ المذکور، وقرہ ابن حجر فی اللسان۔

① صحیح البخاری ۳۸/۱۔ مسلم المقدمة ۳ و ۴، الزہد ۷۲۔ مستدرک الحاکم ۱/۷۷، ۳/۶۲ و ۴۰۱۔

② الترمذی رقم (۲۶۶۱) کتاب العلم وقال حسن صحیح غریب من هذا الوجه من حدیث الزہری عن انس وقد روى هذا الحدیث من غیر وجه عن انس۔ ابن ماجہ ۳۲۔ المقدمة۔ صحیح ہے۔ الروض النضیر (۷۰۷)

③ الترمذی ۲۶۶۰ وقال حدیث علی حدیث حسن صحیح۔ ابن ماجہ رقم ۳۱۔ والحدیث فی البخاری عن علی رضی اللہ عنہ کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی الحدیث (۱۰۶) مسلم المقدمة حدیث ۲۰۱۔

موضوعات کبیر (اُردو)

۲۹

”مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا۔ وہ دوزخ میں داخل ہوگا“

حدیث: 05

بخاری، مسلم اور ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

((ان کذباً علی لیس ککذب علی احد، من کذب علی فلیتبا مقعده من النار)) ①

”مجھ پر جھوٹ بولنا عام لوگوں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جو مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرنا چاہیے۔“

حدیث: 06

بخاری، ابوداؤد، نسائی۔ ابن ماجہ اور دارقطنی نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے عرض کیا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ جو میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے روایات کرتے نہیں سنتا۔ آپ احادیث نبوی کیوں بیان نہیں کرتے جیسے کہ فلاں فلاں لوگ بیان کرتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں اسلام لایا کبھی آپ سے جدا نہیں ہوا۔ لیکن میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ:

((من کذب علی فلیتبا مقعده من النار)) ②

”جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔“

حدیث: 07

زاد الدارقطنی: واللہ ما قال: ((متعمدا)) وانتم تقولون: ((متعمدا)) ③

”دارقطنی میں راوی کے اتنے الفاظ اور زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعمداً نہیں فرمایا اور تم متعمداً کی شرط لگاتے ہو۔“ (متعمداً کے الفاظ صحیح بخاری میں موجود ہیں)

حدیث: 08

بخاری اور دارقطنی میں سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من یقل علی ما لم اقل فلیتبا مقعده من النار)) ④

”جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔“

① البخاری ۱۰۲/۲۔ الترمذی ۲۶۶۲ وقال حسن صحیح۔

② البخاری ۳۸/۱۔ ابوداؤد العلم باب التشدید فی الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

③ لفظة (متعمدا) ثابتہ کما فی حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فی البخاری ۳۸/۱۔

④ البخاری ۳۸/۱۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۰

حدیث: 09

بخاری، ترمذی، دارقطنی اور حاکم نے اپنی مدخل میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((حدثوا عني، ولا تكذبوا علي، فمن كذب علي فليتبوا مقعده من النار)) ①

”مجھ سے حدیث بیان کرو۔ لیکن مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 10

احمد، دارمی، ترمذی اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ②

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 11

احمد، دارمی، ابن ماجہ نے ابوقادہ سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے:

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ③

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

حدیث: 12

احمد، دارمی، ابن ماجہ نے ابوقادہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر فرماتے سنا ہے:

((اياكم وكثرة الحديث عني، فمن قال علي فلا يقل الا حقاً وصدقاً، ومن قال ما

لم اقل فليتبوا مقعده من النار)) ④

”مجھ سے بکثرت حدیثیں روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص میری جانب کسی بات کی نسبت کرے اسے حق اور جح کے علاوہ کچھ نہ کہنا چاہیے۔ اور جو شخص مجھ سے ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کی۔ اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

① البخاری ۲۰۷/۴۔ الترمذی ۲۶۶۹ وقال حسن صحيح۔ ② مسند احمد ۴۵۴/۱ وقال شاكر اسنادہ صحيح۔

الترمذی ۲۶۵۹۔ ابن ماجہ ۳۰ المقدمة۔ ③ مسند احمد ۳۰۳/۳۔ الدارمی المقدمة باب ۲۵۔ ابن ماجہ ۳۳ المقدمة۔

④ ابن ماجہ ۳۵۔ المقدمة۔ باب التغليظ في تعدد الكذب على رسول الله، مستدرک الحاكم ۱/۱۱۱۔

الموضوعات لابن الجوزی ۷۰/۱۔ اس کی سند ابن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

موضوعات کبیر (۱۳)

حدیث: 13 ابن ماجہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

((من کذب علی متعمداً فلیتوا مقعدہ من النار)) ①

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 14 امام مسلم ترمذی اور نسائی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ

((لا تکتبوا عنی شیئا سوی القرآن، فمن کتب عنی شیئا غیر القرآن فلیمحه، وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج، وحدثوا عنی ولا تکذبوا علی،

فمن کذب علی متعمداً فلیتوا مقعدہ من النار)) ②

”مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ نہ لکھو۔ اور جس نے سوائے قرآن کے کوئی چیز لکھ رکھی ہے اسے چاہیے کہ اس تحریر کو مٹا دے۔ بنی اسرائیل سے روایتیں بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھ سے بھی حدیثیں روایت کرو۔ لیکن مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 15 ابو یعلیٰ - عقیل اور طبرانی نے اوسط میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((من کذب علی متعمداً، او رد شیئا امرت بہ، فلیتوا بیتا فی جہنم)) ③

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔ یا جس چیز کا میں نے حکم کیا ہے اس کا رد کرے۔ اسے اپنا گھر دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“ (اس میں جاریہ بن الہرم مترک الحدیث ہے)

حدیث: 16 احمد اور ابویعلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی فهو فی النار)) ④

① ابن ماجہ ۳۷۔ المقدمہ۔ اس کی سند میں عطیہ عرفی ضعیف ہے۔ الموضوعات لابن الحوزی ۷/۱۔
 ② مسلم ۲۲۹۸/۴ الزہد ۷۲۔ قال ابن حجر فی فتح الباری ۲۰۸/۱ قبل النہی خاص بمن خشى منه الاتکال علی الکتابۃ دون الحفظ، والاذن لمن امن منه ذلك۔ ومنهم من اعل حدیث ابن سعید وقال: الصواب وقفه علی ابن سعید قاله البخاری وغیرہ۔

③ مجمع الزوائد ۱۴۲/۱۔ قال الہیثمی فیہ جاریہ بن الہرم الفقیہی وهو مترک الحدیث۔

④ مسند احمد ۴۷/۱۔ مجمع الزوائد ۱۴۲/۱ و ۱۴۳۔ قال الہیثمی رواہ احمد وابو یعلی الا انه قال ((من کذب علی متعمداً فلیتوا مقعدہ من النار)) وفیہ دحین بن ثابت ابو الضمن وهو ضعیف لیس بشی۔

موضوعات کبیر (۱۷۰)

۳۲

”جو مجھ پر جھوٹ بولے وہ آگ (جہنم) میں ہے۔“ (اس میں وجہیں راوی ضعیف ہے)

حدیث: 17

”احمد۔ بزار۔ ابویعلیٰ۔ دارقطنی اور حاکم نے مدخل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرمایا کرتے تھے۔ مجھے رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں بیان کرنے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ سوائے اس کے کہ میں آپ کے صحابہ میں آپ سے روایت کرنے میں زیادہ محفوظ رکھنے والا نہ ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔“

((من قال علی کذبا فلیتوبوا بیتا فی النار)) ①

”جو مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا گھر جہنم میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 18

”ابویعلیٰ اور طبرانی نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔“

((من کذب علی متعمدا فلیتوبوا مقعدہ من النار)) ②

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 19

”بزار۔ ابویعلیٰ۔ دارقطنی اور حاکم نے مدخل میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

((ان کذبا علی لیس ککذب علی احد، من کذب علی متعمدا فلیتوبوا

مقعدہ من النار)) ③

”مجھ پر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی مانند نہیں ہے۔ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا

ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 20

”احمد اور ہناد بن السری نے اپنی کتاب الزہد میں۔ بزار۔ طبرانی اور حاکم

① مسند احمد ۶۵/۱۔ مجمع الزوائد ۱۴۳/۱ وقال الہیثمی رواہ احمد وابو یعلیٰ والبخاری وفی رواية البزار قال رسول اللہ ﷺ ((من کذب علی متعمدا فلیتوبوا مقعدہ من النار)) وکذا ابو یعلیٰ وهو حدیث رجالہ رجال الصحیح والطریق الاول فیہا عبدالرحمن بن ابی الزناد وهو ضعیف وقد وثق۔

② مجمع الزوائد ۱۴۳/۱۔ قال الہیثمی رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن وفیہ الفضل بن دکین کذبہ یحییٰ بن معین۔ الطبرانی فی الکبیر ۳۴۰/۶ و ۲۱۵ و ۴۴۰/۶ و ۷/۸۰ و ۸۱۔

③ مجمع الزوائد ۱۴۳/۱ وقال الہیثمی رواہ البخاری وابو یعلیٰ وله عندهما اسناد ان احدهما رجالہ موثقون۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۳

نے اپنی مدخل میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((ان الذی یکذب علی ینیٰ له بیت فی النار)) ❶

”کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے جہنم میں ایک مکان بنایا جائے گا۔“

حدیث: 21 احمد۔ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معادیہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی فلیتوا مقعده من النار)) ❷

”جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 22 احمد۔ بزار۔ ابویعلیٰ۔ اور طبرانی نے خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا)) ❸ ولفظ البزار:

”جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے“ اور بزار کے الفاظ یہ ہیں:

((من قال علی ما لم اقل فلیتوا مقعده من النار))

”کہ جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ آگ (جہنم) میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 23 احمد۔ حارث بن ابی اسامہ، بزار۔ طبرانی۔ اور حاکم نے اپنے مدخل میں یحییٰ بن میمون الخضری سے روایت کی ہے۔ کہ ابو موسیٰ عافقی نے عقبہ بن عامر الجبلی رضی اللہ عنہما کو منبر پر رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث بیان کرتے سنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تمہارے ساتھی یا تو حافظ ہیں یا ہلاک کرنے والے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے جو آخری عہد ہم سے لیا تھا۔ وہ یہ تھا۔

((علیکم بکتاب اللہ، وسترجعون الی قوم یحبون الحدیث عنی، فمن قال

❶ مجمع الزوائد ۱/۱۴۳ قال الہیثمی رواہ احمد ۲/۲۲ و ۱۴۴ و البزار والطبرانی فی الکبیر و رجال احمد رجال الصحیح و له عند الطبرانی فی الکبیر و الاوسط ایضاً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((من کذب علی متعمداً بنی اللہ له بیتا فی النار)) و رجاله موثقون۔

❷ مجمع الزوائد ۱/۱۴۳ قال الہیثمی رواہ احمد ۴/۱۰۰ و الطبرانی فی الکبیر و رجاله ثقات۔

❸ مجمع الزوائد ۱/۱۴۳ قال الہیثمی رواہ احمد ۵/۲۹۲ و ابو یعلیٰ ولفظه عند البزار ((من قال علی ما لم اقل فلیتوا مقعده من النار)) رواہ الطبرانی فی الکبیر نحو احمد و فیہ مسلم مولیٰ خالد بن عرفطہ لم یرو عنه الا خالد بن سلمۃ۔

علی ما لم اقل فلیتبا مقعدہ من النار، ومن حفظ شیئا فلیحدث بہ)) ❶

”اللہ کی کتاب کو مضبوط پکڑ لو۔ اور تم ایسی قوم کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ جو مجھ سے حدیث کو زیادہ محبوب رکھے گی۔ تو جو شخص مجھ پر وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے اور جس نے کسی حدیث کو یاد رکھا اسے بیان کروینا چاہیے۔“

حدیث: 24 احمدؒ۔ ابویعلیٰؒ۔ اور طبرانیؒ نے عقبہ بن عامرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبا مقعدہ من النار)) ❷

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا چاہیے۔“

حدیث: 25 احمدؒ۔ بزارؒ اور طبرانیؒ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً یہی الفاظ روایت کئے ہیں۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبا مقعدہ من النار)) ❸

”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

حدیث: 26 احمدؒ نے قیس بن عبادہ الانصاری سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی کذبة متعمدا فلیتبا مضجعا من النار او بیتا فی جہنم)) ❹

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنی آرام گاہ یا اپنا مکان دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 27 بزارؒ اور عقیلیؒ نے کتاب الضعفاء میں عمران بن حصینؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی فلیتبا مقعدہ من النار)) ❺

❶ مجمع الزوائد ۱/۱۴۴، قال الہیثمی رواہ احمد ۴/۳۳۴ والبخاری والطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات۔

❷ مجمع الزوائد ۱/۱۴۴، قال الہیثمی رواہ والطبرانی فی الکبیر وابویعلی ورجالہم ثقات مسند الامام احمد ۴/۱۵۶۔

❸ مجمع الزوائد ۱/۱۴۴ وقال الہیثمی رواہ احمد ۴/۳۶۷ والطبرانی فی الکبیر والبخاری ورجالہ رجال الصحیح۔

☆ ساقط من المطبوعة۔

❹ مجمع الزوائد ۱/۱۴۴ وقال الہیثمی رواہ احمد ۳/۴۲۲ وفیہ ابن لہیعة ورجل لم یسم۔

❺ مجمع الزوائد ۱/۱۴۵ وقال الہیثمی رواہ البخاری وفیہ عبد المؤمن بن سالم لم یرو عنہ غیر مطرف بن محمد۔ کشف

موضوعات کبیر (۳۵)

”جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 28

طبرانیؒ نے اوسط میں عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ جیسا حلقہ پہنا۔ پھر مدینہ میں اہل بیت کے پاس گیا۔ اور ان سے کہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اہل بیت میں سے جسے چاہوں اس بات سے مطلع کروں کہ وہ آپ کے لئے ایک مکان تیار کریں اہل بیت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس قاصد بھیجا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا

((انطلقا الیہ، فان وجدتماہ حیا فاقتلاہ، ثم حرقاہ بالنار، وان وجدتماہ قد

کفیتماہ، ولا اراکما الا وقد کفیتماہ، فحرقاہ))

”جاؤ۔ اگر تم اسے زندہ پاؤ۔ تو قتل کر دو اور آگ میں جلا دو۔ اگر تم اس کو اس حالت میں پاؤ۔ کہ اسے موت

کفایت کر چکی ہو۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اسے موت ضرور کفایت کر چکی ہوگی۔ تو اسے آگ میں جلا دو۔“

ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما اس کے پاس آئے تو اسے اس حالت میں پایا۔ کہ وہ رات کو پیشاب کے لئے نکلا۔ اسے سانپ نے ڈس لیا جس سے وہ مر گیا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ نے اسے آگ میں جلا دیا۔ اور آکر رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ①

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“ (اس کا سیاق درست

نہیں۔ اس میں عطاء بن سائبؒ راوی مخطوط ہے)

حدیث: 29

ابن عدیؒ نے کامل میں بریدہؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ قبیلہ بنو لیث جو مدینہ سے دو میل پر واقع تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں نکاح کا پیغام دیا تھا۔ لیکن لڑکی والوں نے اس سے نکاح نہ کیا۔ وہ ان کے پاس ایک حلقہ پہن کر آیا۔ اور کہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حلقہ پہنایا ہے۔

① مجمع الزوائد ۱/۱۴۵ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط وفيہ عطاء بن السائب وقد اختلط وقد اخرج البخاری والترمذی من کذب علی..... الحدیث۔

وفی هامش المجموع فائدة: رواہ عن عطاء بن السائب وهيب بن خالد وقد ذکر ابو داود انه سمع منه بعد اختلاطه۔ وفی صحیح البخاری طرف من هذا الحدیث دون القصۃ کما فی هامش الاصل۔

موضوعات کبیر (۱۷)

۳۶

اور تمہارے خون اور تمہارے مالوں کا مجھے فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے پھر وہ اس عورت کے پاس گیا جسے اس نے پیغام دیا تھا۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا آپ نے فرمایا:

((كذب عدو الله)) ”اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا۔“

پھر آپ نے ایک شخص کو روانہ کیا اور فرمایا

((ان وجدته حيا فاضرب عنقه، وان وجدته ميتا فاحرقه))

”اگر اسے زندہ پاؤ تو قتل کر دو اور اگر اسے مردہ پاؤ۔ تو آگ میں جلا دو۔“

نوٹ: مذکورہ بالا قصے کے علاوہ حدیث صحیح ہے۔

وہ شخص جب اس کے پاس پہنچا۔ تو اسے سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اور وہ اس کے زہر سے مر چکا تھا۔ اس شخص نے اسے آگ میں جلا دیا۔ تو یہ تفسیر ہوئی رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی۔

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 30

طبرانی نے عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں اپنے والد کے ساتھ بنو اسلم کی جانب گیا۔ جو ہمارے داماد اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہوتے تھے۔ میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

((ارحنا بها يا بلال))

”اے بلال ہمیں نماز کے ذریعہ آرام پہنچاؤ۔“

میں نے عرض کیا کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اس پر وہ غضب ناک ہو گئے۔ اور یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو عرب کے ایک قبیلہ کی جانب بھیجا۔ جب وہ ان کے پاس پہنچا۔ تو اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ کہ میں تمہاری عورتوں کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو سنا اور اطاعت کی۔ اور ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے آکر عرض کیا۔ کہ فلاں شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے تمہاری عورتوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اگر یہ آپ کا حکم ہے تو ہم اسے سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور اس کے علاوہ

اگر کچھ اور ہے۔ تو ہم آپ سے معلوم کرنا پسند کرتے ہیں۔ نبی کریمؐ یہ سن کر سخت غصہ ہوئے اور ایک انصاری کو حکم دیا کہ

((اذھب، فاقتله ثم احرقه بالنار)) ”جاؤ اسے جا کر قتل کر دو۔ اور آگ میں جلا دو۔“

جب وہ انصاری اس کے پاس پہنچا۔ تو وہ مرچکا تھا۔ اور وفایا جا چکا تھا۔ آپ نے اس کی قبر اکھاڑنے اور آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ صحابی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعدہ من النار)) ❶

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا چاہیے۔“

تو کیا اس واقعہ کے بعد میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بول سکتا ہوں۔

(اس میں ابو حمزہ الشمالی ضعیف اور واہی الحدیث ہے۔)

حدیث: 31 طبرانیؒ نے اوسط میں زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعدہ من النار))

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے۔ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔“

حدیث: 32 نیز طبرانیؒ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعدہ من النار)) ❷

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔“

حدیث: 33 اور طبرانیؒ نے اوسط میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعدہ من النار)) ❸

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔“

❶ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۵ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ ابو حمزہ الشمالی وهو ضعیف واہی الحدیث۔

❷ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر وفیہ خالد بن نافع الاشعری ضعفہ ابو زرعة وغیرہ۔

❸ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجال الصحیح الا ان الطبرانی قال حدثنا احمد ثنا ابی ولا اعرھما۔ وفی هامش الاصل فائدة: قلت هو احمد بن عبيد الله بن جریر بن حيلة وعبيد الله ثقہ ولم یفرد به ابنه عنی فقد رواہ عنه ايضا احمد بن زهير التیستری احد الثقات عن عبيد الله مثله كما فی هامش الاصل۔

حدیث: 34 ((و للطبرانی عن عمرو بن مرة الجهنی بهذا اللفظ)) ❶

”طبرانی نے عمرو بن مرہ الجہنی سے انہی الفاظ سے روایت کی۔“ (اس میں ہاشم بن عدی کذاب راوی ہے)

حدیث: 35 ((و کذا للطبرانی فی الصغیر) عن نبط بن شریط)) ❷

”اسی طرح طبرانی نے اس کو صغیر میں عبط بن شریط سے روایت بیان کی۔“ (یہ روایت بھی ضعیف ہے)

حدیث: 36 ((و کذا للطبرانی عن عمار بن یاسر)) ❸

”اسی طرح طبرانی نے اس کو عمار بن یاسر سے روایت کیا۔“ (اس میں علی بن الحذور کو بخاری وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث: 37 ((و کذا له عن عمرو بن عبسہ)) ❹

”اسی طرح عمرو بن عبسہ سے روایت ہے۔“

حدیث: 38 ((و کذا له عن عمرو بن حرث)) ❺

”اسی طرح عمرو بن حرث سے روایت کیا۔“ (اس میں عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے)

حدیث: 39 ((و کذا له وللدارمی عن ابن عباس))

”اسی طرح دارمی نے ابن عباس سے اس کو روایت کیا۔“

❶ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۴۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاسوط والکبیر وفیہ الہشم بن عدی قال البخاری وغیرہ کذاب۔

❷ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الصغیر وشیعہ احمد بن اسحق بن ابراہیم بن نبط کذبہ صاحب المیزان وبقیۃ اسنادہ لم ار من ذکر احدا منهم الا الصحابی۔

❸ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ علی بن الحزور ضعفہ البخاری وغیرہ ویقال له علی بن ابی فاطمہ۔

❹ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن۔

❺ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ عبدالکریم بن ابی المخارق وهو ضعیف۔

موضوعاتِ کبیر (اردو)

۳۹

حدیث: 40 ((و کذا له عن عتبة بن غزوان)) ❶

”اسی طرح عتبہ بن غزوان نے اس کو روایت کیا۔“ (اس میں محمد بن زکریا ضعیف ہے)

حدیث: 41 ((و کذا له ولا بن عدی عن العرس بن عمیرة)) ❷

”اسی طرح ابن عدی نے اس کو عرس بن عمیرہ سے روایت کیا۔“ (یہ بھی ضعیف ہے)

حدیث: 42 ((و کذا له وللداری عن یعلی بن مرة)) ❸

”اسی طرح داری نے اس کو یعلیٰ بن مرہ سے روایت کیا۔“ (اس میں عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ متروک الحدیث ہے)

حدیث: 43

((و کذا له وللبزار عن ابی مالک الاشجعی عن ابیه واسمه طارق ابن اشیم)) ❹

”اور بزار نے ابو مالک الاشجعی کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کی ہے۔ (اور ان کے والد کا نام طارق بن اشیم ہے۔ (اس میں خلف بن خلیفہ کو بعض نے ضعیف قرار دیا ہے۔)

حدیث: 44

طبرانی، ابویعیم، اور اسلمعلیٰ نے اپنی ہجیم میں سلمان بن خالد الخزامی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتوا بیتا فی النار)) ❺

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا مکان ووزن میں بتالے۔“

❶ مجمع الزوائد ۱۴۷۱ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ محمد بن زکریا الغلانی وثقہ ابن حبان وقال الدارقطنی یضع الحدیث۔

❷ مجمع الزوائد ۱۴۷/۱ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ احمد بن علی الافطح عن یحییٰ بن زہد بن الحارث قال ابن عدی لا ادری البلاء منه او من شیخہ۔

❸ مجمع الزوائد ۱۴۷/۱ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ وھو متروک الحدیث۔

❹ مجمع الزوائد ۱۴۷/۱ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر والبزار وفیہ خلف بن خلیفہ وثقہ یحییٰ بن معین وغیرہ وضعفہ بعضهم۔

❺ مجمع الزوائد ۱۴۷/۱ قال الہیثمی الطبرانی فی الکبیر واسنادہ من قبل لھلال الوزان لم اجد من ذکرہم۔

موضوعات کبیر (اردو)

۴۰

حدیث: 45 طبرانیؒ نے عمرو بن دینارؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ بنو صہیب نے حضرت صہیبؓ سے عرض کیا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ اپنے آباء سے احادیث رسول بیان کرتے ہیں۔ (آپ بھی بیان کیا کریں) تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے

((من کذب علی متعمدا فلیتبعوا مقعده من النار)) ❶

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“ (اس کی سند بھی ضعیف ہے)

حدیث: 46 ((وللطبرانی بهذا اللفظ عن السائب بن یزید))

”انہی الفاظ کے ساتھ طبرانیؒ نے سائب بن یزیدؒ سے یہی روایت کیا ہے۔“

حدیث: 47 نیز طبرانیؒ نے ابوامامہؒ الباہلی سے یہی حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے

((من کذب علی متعمدا فلیتبعوا مقعده بین عینی جہنم)) ❷

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ کے سامنے بنالینا چاہیے۔“ (یہ بھی ضعیف ہے)

حدیث: 48 طبرانیؒ نے ابو قرفصافہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

((حدثوا عنی بما تسمعون، ولا یحل لرجل ان یکذب علی، فمن کذب علی۔ او

قال علی غیر ما قلت۔ بنی له بیت فی جہنم یرتفع فیه)) ❸

”مجھ سے جو تم سنتے ہو وہ بیان کیا کرو لیکن کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مجھ پر جھوٹ بولے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا۔ یا میری طرف نسبت کر کے وہ بات کہے گا جو میں نے نہیں کہی اس کے لئے جہنم میں گھر بنایا جائے گا۔ جس میں اسے ڈالا جائے گا۔“

حدیث: 49 طبرانیؒ ہی میں رافع بن خدیجؒ سے مرفوعاً مروی ہے۔

❶ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۷ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ عمرو بن دینار قهرمان آل الزبیر وهو متروک الحدیث۔

❷ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۷ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ لم ار من ترجمہم۔

❸ مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۸ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ لم ار من ترجمہم۔

موضوعات کبیر (اردو)

① ((لا تکذبوا علی، فانه لیس کذب علی ککذب علی احد))

”مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا دوسرے لوگوں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔“ (اس میں رفاعہ بن الہدیٰ کو ابن حبان نے ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث: 50 طبرانی نے اس بن اس الہیثمیؒ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

② ((من کذب علی نبیہ او علی عینیہ او علی والدیہ لم یرح رائحة الجنة))
”جو شخص اپنے نبی پر جھوٹ بولے یا نبی کے سامنے جھوٹ بولے یا نبی کے والدین پر وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔“

حدیث: 51 نیز طبرانی نے اوسط میں حذیفہ بن الیمانؒ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

③ ((لا تکذبوا علی، ان الذی یکذب علی لجرى))

”مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ بہت جری ہے۔“ (اس میں ابو بلال الاشعریؒ کو دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث: 52 نیز طبرانی نے اوسط میں ابو غلدہؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ میمونؒ

الکردی مالک بن دینار کے پاس بیٹھے تھے۔ مالکؒ نے عرض کیا شیخ کو کیا ہوا۔ کہ وہ اپنے والد سے احادیث روایت نہیں کرتے۔ حالانکہ آپ کے والد نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ بھی پایا۔ اور آپ سے احادیث بھی سنیں۔ میمونؒ نے فرمایا میرے والد رسول اللہ ﷺ سے حدیث اس خوف کے باعث بیان نہیں کیا کرتے تھے۔ کہ کہیں کلام میں کمی یا زیادتی نہ ہو جائے اور وہ فرماتے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

④ ((من کذب علی متعمداً فلیتبو مقعده من النار))

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔“

① مجمع الزوائد ۱/ ۴۸ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ رفاعہ بن الہدیٰ ضعفہ ابن حبان وغیرہ۔

② مجمع الزوائد ۱/ ۴۸ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن۔

③ مجمع الزوائد ۱/ ۴۸ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ ابو بلال الاشعری ضعفہ الدارقطنی۔

④ مجمع الزوائد ۱/ ۴۸ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن ان شاء اللہ۔

موضوعات کبیر

۳۲

حدیث: 53

طبرانی نے سعد بن مدحاش سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من علم شيئا فلا يكتمه، ومن كذب على فليتبوا بيتا في جهنم)) ❶

”جو شخص کسی بات کو جانتا ہو اسے نہ چھپائے اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا مکان جہنم میں بنالینا چاہیے۔“ (اس میں سلیمان بن عبد الحمید کونسا ئی نے کذاب کہا ہے)

حدیث: 54

ابو محمد الراہر مزی کتاب ”المحدث الفاضل“ میں مالک رحمہ اللہ بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حجۃ الوداع میں یہ عہد لیا تھا۔

((عليكم بالقرآن، وسترجعون الى اقوام يحدثون عني، فمن عقل شيئا

فليحدث به، ومن قال على ما لم اقل فليتبوا بيتا في جهنم)) ❷

”تم قرآن کو لازم پکڑ لو۔ اور غریب تم ایسی قوم کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ جو مجھ سے حدیثیں روایت کرے گی۔ جو کسی بات کو یاد رکھے اسے چاہیے کہ وہ اسے بیان کر دے اور جو مجھ پر ایسی بات کہے گا۔ جو میں نے نہیں کہی تو اسے اپنا گھر جہنم میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 55

طبرانی اور راہر مزی نے رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی

کریم ﷺ ایک روز ہمارے پاس سے گزرے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے آپ نے دریافت فرمایا ((ما تحدثون)) ”کیا باتیں کر رہے ہو۔“

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو ہم نے آپ سے سنی ہیں۔ آپ نے فرمایا

((تحدثوا، وليتبوا من كذب على متعمدا مقعده من جهنم)) ❸

”حدیثیں بیان کیا کرو اور جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

❶ مجمع الزوائد ۱/۱۶۳ و ۱۶۴ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیہ سلیمان بن عبد الحمید قال النسائی کذاب

وقال ابن ابی حاتم صدوق رثقه ابن حبان۔

❷ المحدث الفاضل بین الراوی والواعی صفحہ ۱۷۲۔

❸ مجمع الزوائد ۱/۱۵۱ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیہ ابو مدرک زوی عن رفاعۃ بن رافع وعنه بقیۃ ولم ار من ذکرہ۔

موضوعات کبیر (۲۳)

حدیث: 56

ابن سعد اور طبرانی نے مقفع التمیمی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ کہ میں اپنے اونٹوں کا صدقہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں دو اونٹنیاں آپ کے لئے ہدیہ ہیں۔ آپ نے ہدیہ کو صدقہ سے جدا کرنے کا حکم دیا۔ میں چند روز مدینہ میں ٹھہرا۔ لوگوں نے یہ باتیں شروع کیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مضر کی جانب صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا اللہ کی قسم ہم لوگوں کے پاس کوئی مال نہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے یہ بات بیان کی۔ آپ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا:

((اللهم لا اهل لهم ان يكذبوا علي))

”اے اللہ میں ان لوگوں کے لئے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔“

مقفع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی سوائے دو قسم کی احادیث کے یا تو وہ حدیث جس کی مطابقت میں کتاب اللہ ہو یا وہ سنت جاریہ ہو۔ کیونکہ جب اس معاملہ میں آپ کی حیات میں جھوٹ نہیں بولا جاسکتا۔ تو آپ کی موت کے بعد کیسے جھوٹ بولا جاسکتا ہے۔ ① (اس میں سیف بن ہارون متروک ہے)

حدیث: 57

دارقطنی نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ آپ سے فلاں فلاں بات روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

((ما قلتہ، ما اقول الا ما ينزل من السماء، ويحكم! لا تكذبوا علي، فانه ليس

كذب علي ككذب علي غیری)) ②

”میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہتا جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔ اور جس کا وہ حکم دیتا ہے۔ مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام لوگوں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔“

حدیث: 58

بزار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

① مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۰ و ۱۴۱ وقال الهیثمی رواه الطبرانی وفيه سيف بن هارون البرجمی وهو متروک۔

② تحذیر الخواص من اکاذیب القصاص صفحہ ۴۳۔

موضوعات کبیر (۳۳)

((من اقرى القرى من ارى عينيه ما لم تر، ومن اقرى القرى من قال على ما

لم اقل)) ❶

”کہ وہ شخص تہمت لگانے میں کتنا قوی ہے۔ جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔“

حدیث: 59 عقیلیؒ نے کتاب الضعفاء میں ابوکیفہ الانمارى سے ان الفاظ کے ساتھ

اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے“

حدیث: 60 ((وللعقيلي عن غزوان بهذا اللفظ))

”نیز عقیلیؒ نے انہی الفاظ کے ساتھ اسے غزوانؒ سے بھی روایت کیا ہے۔“

حدیث: 61 عقیلیؒ اور طبرانیؒ نے افراد میں ابورافعؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من كذب على فليتبوا مقعده من جهنم))

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 62 ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں وائل بن الاسقعؓ سے روایت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((ان من الكبائر ان يقول الرجل على ما لم اقل)) ❷

”کبیرہ (بڑے) گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسان وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔“

حدیث: 63 ابن عدیؒ اور حاکمؒ نے مدخل میں وائل بن الاسقعؓ سے مرفوعاً اس روایت

کو دوسرے طریقہ سے روایت کیا ہے۔

❶ كشف الاستار ۱/۱۱۵ - مجمع الزوائد ۱/۱۴۴ - قال الهیثمی رواه البزار ورجاله رجال الصحيح۔

❷ تحذیر الخواص۔

موضوعات کبیر (۱۲۰)

((ان امن افری الفری من قولنی ما لم اقله، او من ارى عينيه فى المنام ما لم

(تر) ①

”سب سے بڑی تہمت میرے قول میں وہ ہے۔ کہ انسان وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ یا یہ کہے۔ کہ اس نے خواب میں مجھے دیکھا ہے۔ حالانکہ اس نے نہ دیکھا ہو۔“

حدیث: 64 خلیبؓ نے اپنی تاریخ میں نعمان بن حارثؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((من کذب علی فلیتبوا مقعده من النار)) ②

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 65 طبرائی نے اسامہ بن زیدؓ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

((من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار)) ③

”جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 66 حاکمؒ نے مدخل میں جابر بن عبد اللہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((اشدد غضب اللہ علی من کذب علی متعمدا)) ④

”اللہ کا سخت غضب ہو اس شخص پر جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔“

حدیث: 67 حاکمؒ نے مدخل میں بہز بن حکیمؓ عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل

منه صرف ولا عدل))

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اس سے کسی قسم کا بدلہ قبول نہ کیا جائے گا۔“

① تحذیر الخواص صفحة ۵۷۔

② تاریخ بغداد ۱/۲۲۴ و ۲۲۵۔

③ تحذیر الخواص صفحة ۴۰۔

④ تحذیر الخواص صفحة ۴۰۔ جمع الحوامع للسيوطی رقم ۳۲۴۹۔

موضوعات کبیر (۴۶)

حدیث: 68 حاکمؒ نے مدخل میں حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعده من النار))

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 69 حاکمؒ نے مدخل میں عبداللہ بن زبیرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے

((من حدث عنی کذبا فلیتبو مقعده من النار))

”جو شخص مجھ پر جھوٹ بیان کرے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 70 بزارؒ اور ابن عدیؒ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((ثلاثة لا یریحون رائحة الجنة: رجل ادعی الی غیر ابیہ، ورجل کذب علی نبیہ،

ورجل کذب علی عینیہ))

”تین آدمی جنت کی خوشبو نہ پائیں گے۔ ایک وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ دوسروں کی طرف منسوب کرے۔ دوسرا وہ شخص جو اپنے نبی پر جھوٹ بولے تیسرا وہ شخص جو اپنے سامنے کے آدمی پر جھوٹ بولے۔“

حدیث: 71 احمدؒ، ہنادؒ اور حاکمؒ نے اپنی مستدرک میں ابو ہریرہؓ سے ان الفاظ کے

ساتھ روایت کیا ہے۔

((من تقول علی ما لم اقل فلیتبو مقعده من النار))

”جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

اور ایک روایت میں گھر کا لفظ ہے۔ ①

حدیث: 72 ابن صاعدؒ نے اپنی جمع میں اس حدیث کو مختلف اسناد کے ذریعہ سعد بن

ابی وقاصؓ سے انہی الفاظ سے روایت کیا ہے۔

((من قال علی ما لم اقل فلیتبو مقعده من النار))

”جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

موضوعات کبیر

۴۷

حدیث: 73 خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتوا مقعده من النار)) ❶

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔“

حدیث: 74 ابن عدیؒ نے صہیبؓ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔

((من کذب علی کلف یوم القیامة ان یعقد بین شعیرتین))

”جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا اسے قیامت کے روز دو جو کے درمیان گرہ لگانے کا عذاب دیا جائے گا۔“

صہیبؓ کہتے ہیں یہی وجہ ہے جو مجھے حدیث بیان کرنے سے روکتی ہے۔“

حدیث: 75

((و کذا للدارقطنی فی ((الافراد)) والخطیب فی ((التاریخ)) عن سلمان الفارسی))

”دارقطنیؒ نے ”الافراد“ میں اور خطیبؒ نے سلمان فارسیؓ سے ”التاریخ“ میں بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔“

حدیث: 76

((و کذا لابن الجوزی، والحافظ یوسف بن خلیل الدمشقی فی)) جمعه

لطرق هذا الحديث)) عن ابی ذر))

”اسی طرح ابن جوزیؒ اور حافظ یوسف بن خلیل الدمشقیؒ نے جمعہ میں مختلف طریقوں سے اسے ابو ذرؓ سے روایت کیا ہے۔“

حدیث: 77 ((و کذا لابن صاعد و غیرہ عن حذیفہ بن اسید))

”اسی طرح ابن صاعدؒ و غیرہ نے حذیفہ بن اسیدؓ سے روایت کیا ہے۔“

حدیث: 78 ابن عدیؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

موضوعات کبیر (اردو)

۴۸

((من احدث حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

وعلى من كذب على متعمدا))

”جو نئی بات (دین میں) پیدا کرے۔ تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اسی طرح اس شخص پر بھی جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے۔“

حدیث: 79 ابن قائلؒ نے اپنی معجم میں اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

((من تقول على ما لم اقل فليتبوا مقعده من النار))

”جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔“

اور اس کی تفسیر اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کسی کام کے لئے بھیجا اس نے آپ پر جھوٹ بولا۔ آپ نے اس کے لئے بدو عافرائی تو وہ مردہ پایا گیا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ اور اسے زمین قبول نہ کرتی تھی۔ دارقطنیؒ اور ابن جوزیؒ نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 80

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

”جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔“

حدیث: 81

نیز ابن جوزیؒ نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے ایک روز اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس حدیث کا کہ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے کیا مطلب ہے۔ ایک شخص کو ایک عورت سے عشق ہو گیا۔ وہ ایک روز شام کے وقت اس عورت کے گھر والوں کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں آپ نے مجھے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے۔ کہ میں تمہارے گھروں میں سے جس میں چاہے قیام کروں۔ اور وہ شام کا انتظار کرتا رہا۔ ان میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا فلاں شخص ہمارے پاس آیا اور یہ کہتا ہے۔ کہ آپ نے اسے حکم دیا ہے۔ کہ وہ ہمارے گھروں میں سے جس میں چاہے رات گزارے آپ نے فرمایا

((كذب. يا فلان! انطلق معه، فان امكنك الله منه فاضرب عنقه، واحرقه بالنار

ولا اراك الا قد كفيته))

”اس نے جھوٹ بولا۔ اے فلاں! اس شخص کے ساتھ جاؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس پر قدرت دے تو اسے

موضوعات کبیر

۴۹

قتل کروینا۔ اور آگ میں جلا دینا مگر میرا خیال ہے کہ اسے موت نے کفایت کی ہوگی۔“

((فجاءت السماء فصبّت، فخرج لیتوضأ، فلسعته افعی، فمات. فلما بلغ

ذلک النبی ﷺ قال: ((هو فی النار))

”آسمان سے بارش شروع ہوئی وہ وضو کرنے کے لئے باہر نکلا۔ تو اسے سانپ نے ڈس لیا۔ جب نبی کریم

ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔“

حدیث: 82 ابن قانع نے معجم الصحابہ میں اور ابن جوزی نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعدہ من النار))

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

حدیث: 83 ((و کذا لهما عن یزید بن اسد))

”اسی طرح ان دونوں اصحاب نے یزید بن اسد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔“

حدیث: 84 ((و کذا للحاکم عن عفان بن حبیب))

”اور حاکم نے عفان بن حبیب رضی اللہ عنہ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔“

حدیث: 85 جوزقانی اور ابن جوزی نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے۔

((من تقول علی ما لم اقل فلیتبو بین عینی جہنم مقعدا))

”جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ کے سامنے بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 86 ابن صاعد وغیرہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے

((من قال علی ما لم اقل فلیتبو مقعدہ من النار))

”جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 87 دارقطنی اور ابن الجوزی نے ام ایمن سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعدہ من النار))

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ آگ سے بنالینا چاہیے۔“

موضوعات کبیر (اردو) ۵۰

حدیث: 88 ابن الجوزیؒ نے حضرت علیؓ سے موقوفہ روایت کیا ہے:

((من کذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانما یدمث مجلسہ من

النار))

”جو شخص رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولے وہ اپنے بیٹھے کی جگہ آگ سے بناتا ہے۔“

حدیث: 89 ابن جوزیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم آپ کے لئے ایک چوبارہ بنادیں جس پر بیٹھ کر آپ لوگوں سے کلام فرمائیں اور لوگ آپ کی بات سنیں۔ آپ نے فرمایا

((لا ازال ہکذا یصیبنی غبارہم، ویطوون عقبی حتی یریحنی اللہ منہم،

فمن کذب علی فمقعدہ النار))

”میں ہمیشہ ایسے ہی رہنا چاہتا ہوں کہ ان کا غبار مجھے پہنچتا رہے۔ اور وہ میرے پیچھے چلتے رہیں (میری اتباع کرتے رہیں) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے آرام پہنچائے۔ جو مجھ پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔“

حدیث: 90 ابن عدیؒ نے شعبہؒ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من کذب علی متعمدا فلیتبو مقعدہ من النار))

”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 91 ((وکذا لابن خلیل عن زید بن ثابت))

”اسی طرح ابن خلیلؒ نے زید بن ثابتؓ سے روایت کیا۔“

حدیث: 92 ((وکذا له عن کعب بن قطبہ)) اسی طرح کعب

بن قطبہؓ سے روایت کیا۔“

حدیث: 93 ((وکذا له عن والد ابی العشراء))

”اور اسی طرح ابوالاشرءؓ کے والد سے بھی روایت کیا ہے۔“

حدیث: 94 ((وکذا له ولا بی نعیم عن عبد اللہ بن زغب))

موضوعات کبیر (۵۱)

”اور ابو نعیمؒ نے عبد اللہ بن زغبؓ سے روایت کیا۔“

حدیث: 95 اور ابو نعیمؒ نے جابر بن حابسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((من قال علی ما لم اقل فلیتوا مقعده من النار))

”جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔“

تنبیہ:

قال الحافظ السيوطي: روى هذا الحديث اكثر من مائة من الصحابة، وجمع

طرقه اليهم جمع من اهل النجابة.

وقد نقل ابن الجوزي عن ابى بكر محمد بن احمد بن عبد الوهاب

الاسفراييني: انه ليس فى الدنيا حديث اجتمع عليه العشرة المشهود

بالجنة غير حديث: ((من كذب على متعمدا...))

قال ابن الجوزي: ما وقعت لى رواية عبدالرحمن بن عوف الى الان ❶ انتهى.

”حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو سو سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے۔ اور ان سے روایت کرنے والے سب کے سب اہل نجابت ہیں۔“

اور ابن جوزیؒ نے ابو بکرؓ بن احمد بن عبد الوهاب الاسفراینی سے نقل کیا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی حدیث نہیں کہ جسے تمام عشرہ مبشرہ نے نقل کیا ہو۔ سوائے حدیث من کذب علی الی آخرہ کے۔

ابن جوزیؒ فرماتے ہیں میں آج تک عبدالرحمان بن عوفؓ کی روایت سے واقف نہ ہو سکا۔

حدیث: 96 اس حدیث میں ایک اور نکتہ بھی ہے۔ جو علامہ ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد

بن الفورانی صاحب التصانیف نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم سے ابو بکرؓ بن احمد بن محمد بن علی بن المودب نے بیان کیا ہے۔

اور انہوں نے ابوالمظفرؒ محمد بن عبد اللہ بن الحسام السمرقندی سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میں نے حضرت اور الیاسؒ سے سنا ہے اور وہ فرماتے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تھا:

((من قال علی ما لم اقل فلیتبرأ مقعده من النار))

”جو شخص مجھ پر جھوٹ وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔“
امام ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ابو عمرو بن الصلاح نے بیان کیا ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں۔ یہ نسخہ حضرت و
الیائسؒ میں موجود ہے۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس نسخہ کا وضع کرنے والا کون ہے۔

فائدہ:

شیخ المشائخ حافظ جلال الدین السیوطیؒ فرماتے ہیں۔ میں کسی ایسے کبیرہ گناہ سے واقف نہیں ہوں جس کے
مرتب کو اہل سنت میں سے کسی نے کافر قرار دیا ہو۔ سوائے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے۔
شیخ ابو محمد الجوبینی جو امام الحرمین کے والد ہیں اور شوافع میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جس شخص نے رسول
اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا۔ اسے کافر اور ملت سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اس فتویٰ میں ان کا ایک جماعت نے
ساتھ دیا ہے۔ جس میں مالکیہ میں سے امام ناصر الدین بن المنیر بھی ہیں۔

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ ان دونوں حضرات کی تائید میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے

حدیث: 97 ((لیس الکذب علی کالکذب علی غیری))

”مجھ پر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔“

((کذا امره بقتل من کذب علیه وامرقه بعد موته))

”اور اسی طرح آپ کا حکم اُس شخص کو قتل کرنے اور جلادینے کا جو آپ پر جھوٹ بولے۔“

وذلك لان الافتراء علیه افتراء علی الله فانه (ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحی

یوحی) ❶

ویقویہ قوله فیما تقدم:

((ما اقول الا ما نزل من السماء)) فاذا كان كذلك ((فمن اظلم ممن افتری

موضوعاتِ کبیر (۱۵۳)

۱ و ((انما یفتی الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ)) ۲

ای الکذب علی اللہ ورسولہ، فان الکذب علی غیرہما لا ینخرجه عن

الایمان باجماع اہل السنۃ والجماعۃ.

اسی طرح آپ نے اپنی ذات پر جھوٹ بولنے والے کو قتل کرنے اور آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ اور چونکہ آپ پر بہتان اللہ پر بہتان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”آپ اپنی جانب سے کچھ نہیں فرماتے۔ آپ تو وہی فرماتے ہیں جو آپ پر وحی کی جاتی ہے۔“ اور اس کی تائید میں وہ قول بھی ہے۔ جو اوپر گزرا ہے ”کہ میں تو وہی کہتا ہوں جو آسمان سے نازل کیا جاتا ہے“ اسی طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”اس سے زیادہ ظالم کون شخص ہو سکتا ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ بولے۔ اور اللہ پر جھوٹ وہی بولتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے“ یعنی اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنا۔ کیونکہ اللہ اور رسول کے علاوہ اوروں پر جھوٹ بولنا اسے ایمان سے خارج نہ کرے گا۔

حدیث: 98 امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

((من حدث عنی حدیثا وهو یری انہ کذب فهو احد الکاذبین)) ۳

”جو شخص مجھ سے حدیث بیان کرے اور اس کا یہ خیال ہو۔ کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔“
یہ جمع اور تشبیہ کے صیغہ سے روایت کی گئی ہے۔

حدیث: 99

((وکذا اخرج مسلم، وابن ماجہ عن سمرة بن جندب مرفوع))

”اسی طرح امام مسلم اور ابن ماجہ نے سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔“

① سورة الانعام، الآية ۱۴۴۔

② سورة النحل، الآية ۱۰۵۔

③ مسلم المقدمة ۹/۱۔ للترمذی ۲۶۶۲۔ کتاب العلم ابن ماجہ المقدمة ۴۱ و ۳۹۔

موضوعات کبیر (۵۴)

حدیث: 100

اور ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((من روى عنى حديثا وهو يرى انه كذب فهو احد الكذابين)) ❶

”جو شخص مجھ سے حدیث روایت کرے اور اس کا خیال یہ ہو کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“

حدیث: 101

بزار اور ابن عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من كذب على فى رواية حديث فليتبوا مقعده من النار))

”جو روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔“

حدیث: 102

ابن شاپین نے انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من كذب على فى حديث جاء يوم القيامة مع الخاسرين))

”جو مجھ پر حدیث میں جھوٹ بولے گا۔ وہ قیامت کے روز خاسرین کے ساتھ آئے گا۔“

حدیث: 103

دارقطنی نے افراد میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((والذى نفس ابى القاسم بیده لا يروى عنى احد ما لم اقله الا تبوا مقعده

من النار))

”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے جو شخص مجھ سے وہ بات روایت کرتا ہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بناتا ہے۔“

حدیث: 104

احمد اور ابن عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((اتقوا الحديث عنى الا ما علمتم، فانه من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده

من النار)) ❷

❶ ابن ماجہ: ۳۸، المقدمة۔

❷ مسند احمد ۱/۲۹۳ و ۳۲۳ و ۳۲۷۔

”مجھ سے حدیث بیان کرنے سے پرہیز کرو۔ سوائے اس کے جسے تم جانتے ہو۔ کیونکہ جو مجھ پر جان کر جھوٹ بولے گا۔ اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔“

حدیث: 105 طبرانی نے ابوامامہؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من حدث عني حديثا كذبا متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

”جو مجھ سے جان بوجھ کر ایک حدیث بھی جھوٹی بیان کرے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔“

تحقیق: امام نوویؒ شرح صحیح امام مسلمؒ میں فرماتے ہیں موضوع حدیث کا اس شخص پر جو یہ جانتا ہو کہ موضوع ہے یا اس کے موضوع ہونے کا گمان غالب ہو۔ روایت کرنا حرام ہے۔ تو جو شخص اس بات کو جانتا ہو کہ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ یا اس کے موضوع ہونے کا خیال ہو۔ وہ اس وعید میں داخل ہوگا۔ اور اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا چاہے وہ احکام میں ہو یا ترغیب و ترہیب میں۔ یا وعظ و نصیحت میں یا دیگر اور قسم کے کلام میں سب حرام ہیں۔ اور یہ اجماع مسلمین کے ساتھ سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑی برائی ہے۔ حالانکہ اہل حل و عقد اس امر پر متفق ہیں۔ کہ عام لوگوں پر بھی جھوٹ بولنا حرام ہے تو اس ذات پر جھوٹ بولنا جس کا قول شرع اور کلام وحی ہو کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور آپ پر جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى)) ❶

”اور نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔“

حافظ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں۔ علماء حدیث اس امر پر متفق ہیں۔ کہ موضوع حدیث روایت کرنا حلال نہیں ہے۔ چاہے وہ کسی معنی کی ہو۔ ہاں اگر اس کا موضوع ہونا بیان کرنا مقصود ہو۔ لیکن ضعیف حدیث کی روایت احکام اور عقائد کے علاوہ جائز ہے۔ یہی بات یقینی طور پر۔ نووی۔ ابن جماع۔ طبری۔ بلقینی، اور عراقی نے تحریر کی ہے۔ میں (ملا علی قاریؒ) کہتا ہوں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے شرح نخبۃ میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔

اور فرمایا ہے کہ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ آپ پر جھوٹ بولنے والے کو آگ سے ڈراتے تھے باوجود اس بات کے کہ آپ نے تبلیغ کا حکم دیا۔ اس سے یہ دلیل ثابت ہوئی کہ آپ نے اپنے بارے میں جو دوسروں

موضوعات کبیر (۵۶)

تک پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ وہ صحیح اور حق کے پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ نہ کہ ضعیف اور باطل۔ یہ حکم نہیں دیا گیا۔ کہ آپ سے ہر اقسام کی روایات پہنچادی جائیں۔

حدیث: 106 کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

((کفی بالمرء اثما ان يحدث بكل ما سمع)) ①

”آدمی کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔“

جیسا کہ امام مسلمؒ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ سے اگر کوئی حدیث روایت کرے اور اس کے صحیح یا غیر صحیح ہونے میں اسے شک ہو تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے کوئی حدیث بیان کرے۔ اور وہ خیال کرتا ہو۔ کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے جھوٹ کا یقین ہو اور اس کا باعث خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرنے میں پرہیز کرتے تھے۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے جب کوئی حدیث بیان کی جاتی۔ تو جب تک اس کے لئے کوئی گواہ نہ ہوتا اس حدیث کو نہ سنتے۔ اور اس معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تھے۔ اور علی رضی اللہ عنہ حدیث کی روایت پر قسم لیتے محتاط صحابہ اور تابعین بھی اس قسم کی رائے رکھتے تھے۔ یا اس کے قریب قریب اس خوف کے باعث کہ کہیں حدیث میں کمی یا زیادتی اور بھول نہ ہو جائے۔ اور اس روایت حدیث کے معاملہ میں محتاط لوگوں میں سے ابو حنیفہ العمان بھی ہیں۔ (افسوس ہے کہ آج کل حنفی، دیوبندی اور بالخصوص حنفی بریلوی واعظین مقررین اور مصنفین موضوع ضعیف اور من گھڑت روایات بیان کرتے ہیں ان کو امام صاحب کی طرح احتیاط کرنی چاہئے)

حدیث: 107

اور رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔ کہ اخیر زمانہ میں آپ کی امت میں جھوٹی روایات اور احادیث باطلہ عام ہو جائیں گی۔ تو ان سے احتراز کرو کہیں تم بھی اس ہلاکت میں واقع نہ ہو جاؤ۔ فرمایا:

((سیکون فی آخر الزمان اناس من امتی يحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا

آبأؤکم فایاکم وایاہم)) ②

① مسلم ۱۰/۱۔

② مسلم ۱۲/۱۔

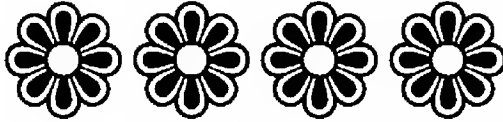
موضوعاتِ کبیر (اردو) ۵۷

”آخر زمانہ میں میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے۔ جو تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے۔ جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے۔ تم ان سے احتراز کرو۔“
یہ روایت مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

حدیث: 108

((ومن هنا قيل: الاسناد من الدين)) لانه عليه مدار المجتهدين. ①
”اسی باعث کہا گیا کہ اسناد بھی دین میں داخل ہیں کیونکہ ان پر مجتہدین کا دار و مدار ہے۔“

www.KitaboSunnat.com



موضوعات کبیر (اردو)

۵۸

فصل

کچھ قصہ گو و عظیمین کے بارے میں

حافظ زین الدین عراقی اپنی کتاب ”الباعث علی الخلاص من حوادث القصاص“ میں فرماتے ہیں۔ پھر یہ لوگ یعنی قصہ گو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو نقل کرتے ہیں حالانکہ انہیں صحیح اور سقیم کی پہچان بھی نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں اگر وہ کسی صحیح حدیث کو اتفاقاً نقل بھی کریں تب بھی وہ اس میں گناہ گار ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو وہ چیز نقل کر رہے ہیں۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ اگر وہ واقعہ کے مطابق ہو۔ تب بھی وہ گناہ گار ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو ایک ایسے فعل کا اقدام کر رہے ہیں۔ جسے وہ جانتے بھی نہیں۔

آگے چل کر فرماتے ہیں۔ جو لوگ اس وصف کے ساتھ موصوف ہوں، ان کے لئے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ کتابوں میں سے بھی کسی حدیث کو نقل کریں چاہے وہ بخاری و مسلم کی حدیث کیوں نہ ہو جب تک کسی محدث سے اس کی تعلیم حاصل نہ کریں۔

حافظ ابوبکر بن الخیر فرماتے ہیں علماء کا اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ قال رسول اللہ ﷺ جب تک یہ قول اس تک مروی نہ ہو چاہے اسناد کے لحاظ سے وہ کم درجہ کی روایت کیوں نہ ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

”جس نے مجھ پر جان کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

اور بعض روایات میں ہے ”من كذب على“ اور ان میں متعمداً کا لفظ نہیں (یعنی اس میں یہ شرط نہیں کہ جان کر ہو یا بغیر جانے دونوں صورتوں میں عام ہے۔

حدیث: 109

جو زقائی ابوالعباس السراج سے سنداً روایت کرتے ہیں۔ کہ میں امام محمد بن اسلمیل البخاری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ابن کرام کا خط پیش کیا گیا۔ جس میں انہوں نے چند احادیث کے بارے میں سوال کیا تھا۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث زہری کی تھی۔ جو عن سالم عن ابیہ کے واسطے سے مرفوعاً روایت کی گئی تھی۔

((الایمان لا یزید ولا ینقص)) ❶ ”کہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم۔“

❶ تحذیر الخواص ص ۱۱۰۔ تنزیہ الشریعة ۱/۱۴۹۔ لسان المیزان الجزء الخامس الترجمة رقم ۱۱۵۸۔

موضوعاتِ کبیر (۵۹)

امام بخاریؒ نے اس خط کی پشت پر یہ جواب لکھا جس نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ شخص سزا اور بلی قید کا مستحق ہے۔ اس واقعہ کو امام ذہبیؒ نے اپنی میزان الاعتدال میں نقل کیا ہے۔

حدیث: 110

((وفی ((المیزان)) ایضا قال ابو داود: سمعت یحیی بن معین یقول فی سؤید

الانباری: هو حلال الدم)) ①

”نیز حافظ ذہبیؒ اپنی میزان میں امام ابو داود کا قول نقل فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سؤید الانباری کے بارے میں سنا۔ کہ اس کا خون بھی حلال ہے۔“

حدیث: 111 حاکم کہتے ہیں کہ انہوں نے سؤید کی روایت کی بنا پر انکار فرمایا:

((من عشق فف و کتم...)) ②

”جس نے عشق کیا پاک دامن رہا اور اس کو چھپایا۔“ (اس کی تحقیق آگے آئے گی)

”یحییٰ بن معین کے سامنے جب اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کاش میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں سؤید سے جہاد کرتا۔“

حدیث: 112

((وفی ((المیزان)) ایضا قیل لابن عیینہ: روی معلی بن ہلال عن ابن ابی

نجیح، عن مجاهد، عن عبد اللہ قال: ((التقنع من اخلاق الانبیاء)) فقال ابن

عینیہ: ان کان المعلی یحدث بهذا الحدیث عن ابن ابی نجیح ما احو جہ ان

تضرب عنقه))

① میزان الاعتدال: ۲/۲۵۰۔

② کشف الخفاء: ۳۶۴/۲ قال المحلونی رواه الخطیب [۵/۱۵۶، ۶/۲۶۲، ۱/۵۱ و ۱۱/۲۹۷] فی ترجمۃ محمد بن

داود الاصبہانی عن ابن عباس مرفوعا ورواه جعفر السراج فی مصارع العشاق عن سؤید، وقال الحاکم فی تاریخہ یقال ان یحیی بن معین لما ذکر له هذا الحدیث قال لو کان لی فرس ورمح لغزوت سؤیدا۔

قال فی المقاصد لکنہ لم ینفرد بہ وقد رواه الزبیر بن بکار عن مجاهد مرفوعا بسند صحیح واخرجه الخرائطی والدیلمی وغیرہما۔

موضوعات کبیر

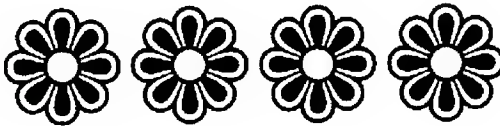
۶۰

”نیز میزان میں ہے کہا ابن عیینہ سے وہ روایت نقل کی گئی۔ جو معلیٰ بن ہلال نے ابونحج عن مجاہد کے واسطے سے عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ ‘بتکلف قناعت انبیاء کے اخلاق میں سے ہے ابن عتیبہ نے کہا اگر معلیٰ اسے ابونحج سے روایت کرتا ہے۔ حالانکہ ابونحج نے اسے روایت نہیں کیا تو اس کی گردن اتار دی جائے۔“

حدیث: 113

((واخرج العقيلي عن عائشة قالت: كان رسول الله عليه الصلاة والسلام اذا اطلع على احد من اهل بيته كذب كذبة لم يزل معرضا عنه حتى يحدث لله توبة واخرج ايضا انه عليه الصلاة والسلام ابطال شهادة رجل في كذبة. قال معمر: لا ادرى ما تلك الكذبة؟ اكذب على الله؟ ام كذب على رسول الله ﷺ؟))

”عقيلي نے حضرت عائشہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے گھر والوں میں سے کسی کے جھوٹ پر مطلع ہوتے تو آپ اس سے اعراض فرماتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بیان فرمادیتا۔ نیز عقيلي نے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی شہادت کو جھوٹ کے باعث باطل قرار دیا۔ معمر کہتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ اللہ پر جھوٹ تھا۔ یا رسول اللہ ﷺ پر۔“



فصل

جھوٹے راوی کے جھوٹ کو بیان کرنا غیبت میں شامل نہیں۔

امام دارقطنیؒ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس راوی کے بارے میں جس نے حدیث مردود روایت کی ہے یہ شبہ کرے یہ تو غیبت ہے تو اسے یہ جواب دیا جائے گا۔ کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے بلکہ اہل علم کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ دین میں دیانت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت واجب ہے اور ہم سے قاضی احمد بن کامل نے ابوسعید الہردی کے واسطے سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ ابوبکر بن الخلدانہؒ نے یحییٰ بن سعید القطان سے دریافت کیا کیا آپ کو یہ خوف نہیں معلوم ہوتا کہ جن لوگوں کی روایات کو آپ نے ترک کیا ہے وہ اللہ کے سامنے تمہارے دشمن ہوں۔ یحییٰؒ نے فرمایا یہ دشمن مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ بہ نسبت اس بات کے کہ نبی کریم ﷺ میرے دشمن ہوں اور آپ یہ فرمائیں کیوں نہ تو نے میری حدیث سے جھوٹ کو دور کیا جب کہ جھوٹی گواہی دینے والے کا حال ظاہر کرنا واجب ہے چاہے وہ معمولی سا جھوٹ کیوں نہ ہو۔ تو نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کا حال ظاہر کرنا زیادہ اولیٰ اور زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ جب شاہد شہادت میں جھوٹ بولتا ہے۔ تو اس کے کذب کو مشہور علیہ (جس پر گواہی دے رہا ہے) پر نہیں عائد کیا جاسکتا۔ اور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والا حرام کو حلال اور حلال کو حرام مانتا ہے۔ اور اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کرتا ہے۔ تو جو شخص رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بول کر اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کر رہا ہو۔ اس کے جھوٹ کو ظاہر کرنا کیونکر جائز نہ ہوگا۔

امام سفیان ثوریؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ فلاں ضعیف ہے۔ اور فلاں قوی ہے فلاں سے روایات نقل کر لیا کرو اور فلاں کی روایات ترک کر دو۔ اور اس بات کے باوجود امام سفیان ثوریؒ اسے غیبت شمار نہ کرتے تھے۔ امام مالکؒ، سعیدؒ اور امام سفیان ابن عیینہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی کو حدیث میں ملکہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا اس کا حال لوگوں سے بیان کر دو۔

نیز دارقطنیؒ فرماتے ہیں محمد بن ہندار نے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ مجھے یہ بہت سخت معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں یہ کہوں کہ فلاں ضعیف ہے۔ اور فلاں کذاب ہے۔ امام احمدؒ نے فرمایا۔ اگر تو خاموش ہو جائے گا۔ تو ایک جاہل صحیح اور سقیم کو کیسے پہچانے گا۔

سفیان ثوریؒ کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ جھوٹا ہے اور فرمایا میرے لئے خاموش رہنا حلال ہوتا تو میں خاموش ہو جاتا۔

موضوعات کبیر (اردو)

۶۲

امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ جب آدمی کسی محدث کے بارے میں جھوٹ کو جان لے۔ تو اس کے لئے خاموشی جائز نہیں۔ اور یہ غیبت شمار نہ ہوگی۔ کیونکہ علماء نقاد کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ناقد کے لئے دین میں یہ جائز نہیں کہ وہ کھرے کو کھوٹے سے علیحدہ بیان نہ کر دے۔

شعبہ بن الحجاج فرمایا کرتے تھے آؤ ہم اللہ کے دین میں غیبت کریں۔ ابن عیینہؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حدیث: 114

امام ذہبیؒ نے میزان میں ابن حبانؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے مکہ میں جعفر بن ابان المصریؒ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ ہم سے محمد بن ریح نے لیث بن عوف عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے یہ روایت مرفوعاً بیان کی ہے:

((من سر المومن فقد سرنی، ومن سرنی فقد سر اللہ... الحديث... وبه

((ینادی منادی يوم القيامة: اين بغضاء الله؟ فيقوم سوال المساجد)) ❶ فقلت:

يا شيخ! اتق الله، ولا تكذب على رسول الله. فقال: لست مني في حل، انتم

تحسدونني لاسنادي، فلم ازايله حتى حلف ان لا يحدث بمكة بعد ان

خوفته بالسلطان مع جماعة)) ❷

”جس نے مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔ اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا، اور اس کو قیامت کے روز آواز دی جائے گی اللہ کے دشمن کہاں ہیں تو مساجد میں سوال کرنے والے کھڑے ہوں گے میں نے کہا اے شیخ! اللہ سے ڈر اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہ بولو۔ اس نے جواب دیا اب تم مجھ سے اچھی جگہ میں نہیں ہو، اس لئے کہ تم مجھ سے حسد کرتے ہو۔ میں اس کی بات کا جواب دیتا رہا حتیٰ کہ اس نے قسم کھائی کہ وہ مکہ میں حدیث بیان نہ کرے گا۔ جب میں نے بادشاہ اور اس کی جماعت کا خوف دلایا۔

❶ تنزيه الشريعة ۱۴۳/۲ - الفوائد المجموعة صفحة ۵۰۲۔

كشف الخفاء ۳۵۰/۲ قال العراقي رواه ابن حبان والمقبلي في الضعفاء وانظر ميزان الاعتدال ۳۹۹/۱۔

❷ تحذير الخواص ص ۱۳۵۔

فصل

حدیث: 115

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے مسجد رصافہ میں نماز پڑھی۔ ایک قصہ گوان کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ ہم سے امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے عبدالرزاق بن معمر عن قتادہ کے واسطے سے انسؓ سے مرفوعاً یہ حدیث بیان کی ہے:

((من قال لا اله الا الله، خلق الله تعالى من كل كلمة منها طيرا، منقاره من

ذهب، وريشه من مرجان...)) ❶

”جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر کلمہ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کی چونچ سونے

کی اور پر مرجان کے ہوتے ہیں۔“

پھر اس نے ایک لمبا قصہ بیس ورق کے قریب بیان کیا۔ احمد بن حنبل یحییٰ بن معین کی طرف دیکھنے لگے۔ اور یحییٰ احمد کی جانب یحییٰ بن معین نے امام احمد سے دریافت کیا کیا تم یہ حدیث بیان کی ہے۔ امام احمد نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں نے تو یہ حدیث اسی وقت سنی ہے۔ جب وہ قصہ سنا کر فارغ ہو گیا۔ اور اپنے انعامات لے چکا۔ پھر باقی کا انتظار کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ یحییٰ بن معین نے اسے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ ادھر آؤ۔ وہ انعام کے لالچ میں ان کے پاس آیا اس سے یحییٰ نے دریافت کیا یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی۔ اس نے جواب دیا احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے۔ یحییٰ نے فرمایا میں یحییٰ بن معین ہوں۔ اور یہ احمد بن حنبل ہیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں کہیں یہ حدیث نہیں سنی۔ اگر تو نے جھوٹ بولنا تھا۔ تو ہمارے علاوہ کسی اور پر جھوٹ بول لیا ہوتا۔ اس نے کہا کیا تم یحییٰ بن معین ہو۔ یحییٰ نے جواب دیا ہاں۔ وہ بولا کہ میں ہمیشہ سے سنتا آیا تھا۔ کہ یحییٰ بن معین احمق ہے۔ اور اس وقت اس کی مجھے تصدیق ہوگئی۔ یحییٰ نے فرمایا۔ تو نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں احمق ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ گویا کہ دنیا میں تمہارے علاوہ کوئی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل ہی نہیں۔ میں نے تو سترہ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے روایت لکھی ہے۔ امام احمد نے (ہنسی کے مارے) اپنی آستین اپنے منہ پر رکھ لی۔ اور امام یحییٰ بن معین سے فرمایا۔ اسے چھوڑو! وہ کھڑا ان دونوں کا مذاق اڑاتا رہا۔

طرطوشی نے روایت کیا ہے کہ جب امام سلیمان بن مهران الاعمش بصرہ تشریف لے گئے۔ تو مسجد

موضوعات کبیر (۱۲)

میں ایک قصہ گو کو قصہ بیان کرتے دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ اعمش نے ابواسلمیٰ سے اور ابواسلمیٰ نے ابوداؤدؒ سے روایت کی ہے۔ امام اعمشؒ حلقہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ اور اپنی بغلوں کے بال اکھاڑنے لگے۔ اس قصہ گو نے کہا اے شیخ تجھے شرم نہیں آتی کہ ہم علمی باتیں کر رہے ہیں اور تو اس قسم کی حرکت کر رہا ہے۔ امام اعمشؒ نے جواب دیا میں تجھ سے بہتر مقام میں ہوں اس نے سوال کیا کیسے امام اعمش نے جواب دیا میں سنت ادا کر رہا ہوں۔ اور تو جھوٹ بول رہا ہے۔ میں اعمش ہوں اور جو تو بیان کر رہا ہے۔ وہ میں نے حدیث بیان نہیں کی۔

حدیث: 116

امام ذہبیؒ میزان میں کہتے ہیں۔ جعفر بن الحجاج الموصلی فرمایا کرتے تھے ہمارے پاس موصِل میں محمد بن عبد اللہ سمرقندی آیا۔ اور بہت سی منکر حدیثیں بیان کیں تو شیوخ کی ایک جماعت جمع ہو کر اس کے پاس گئی۔ تاکہ اس کی ان روایات منکرہ کا انکار کیا جائے۔ وہ بہت سے عام لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب اس نے دور سے ہمیں آتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا۔ کہ ہم اس پر اعتراض کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تو فوراً بولا ہم سے قتیبہؒ نے ابن لہیعہؒ، ابوالزبیرؒ اور جابر کے واسطے سے مرفوعاً یہ روایت بیان کی ہے۔

((القرآن کلام اللہ غیر مخلوق)) ①

”قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں۔“ (یہ روایت قابل حجت نہیں اس میں مسلسل راوی ضعیف ہیں اور یہ جھوٹی ہے)

ہم عام آدمیوں کے خوف کی بنا پر اس کے پاس نہ جاسکے اور واپس لوٹ آئے۔

حدیث: 117

امام شعبیؒ فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوا میری ایک طرف ایک بڑی داڑھی والا شیخ بیٹھا ہوا تھا لوگوں نے اسے گھیر رکھا تھا۔ اس نے لوگوں سے حدیث بیان کی اور کہنے لگا مجھ سے فلاں نے فلاں کے واسطے سے یہ روایت بیان کی ہے حتیٰ کہ اسے نبی کریم ﷺ تک پہنچایا۔

((ان اللہ خلق صورین، له فی کل صور نفختان: نفخة الصعق، و نفخة

① تنزیہ الشریعة ۱/۱۳۴۔ الفوائد المجموعة صفحة ۳۱۳۔

کشف الخفاء ۲/۱۶۰۔ قال العللونی قال النجم یروی عن انس وابی الدرداء ومعاذ وابن مسعود وجابر باسانید مظلمة لا یحتج بشی منها کما قال البیهقی فی الاسماء والصفات۔

القیامة (۱)

”کہ اللہ تعالیٰ نے دو صورتیں پیدا فرمائے ہیں۔ اور ہر صورت کو دو دفعہ پھونکا جائے گا۔ ایک صورت کو کڑک (موت) کا ہوگا۔ اور دوسرا قیامت کا ہوگا۔“

امام شعبیؒ کہتے ہیں مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ میں نے نماز ہلکی کی اور سلام پھیرنے کے بعد اس سے کہا اے شیخ! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور غلط حدیث بیان نہ کر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صورت پیدا فرمایا ہے اور اسے دو دفعہ پھونکا جائے گا۔ ایک دفعہ تو چیخ (موت) کی پھونک ہوگی اور دوبارہ قیامت کی۔ اس نے مجھ سے کہا۔ اے فاجر مجھ سے فلاں نے حدیث بیان کی ہے۔ اور تو مجھ پر اعتراض کرتا ہے۔ پھر اس نے اپنا جوتا نکال کر میرے مارا اور لوگ بھی مجھے مارنے لگے۔ خدا کی قسم انہوں نے مجھے اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک میں نے قسم کھا کر یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیس صورتیں پیدا کئے ہیں اور ہر صورت میں ایک نچہ ہوگا۔ تب انہوں نے مجھے چھوڑا۔

حافظ ابوبکر الخطیبؒ البغدادی نے باسند محمد بن یونس الکندیؒ کی روایت کیا ہے۔ کہ میں ابواز میں مقیم تھا۔ میں نے ایک شیخ کو قصہ بیان کرتے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ نے علیؓ سے فاطمہؓ کا نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے طوبی درخت کو حکم دیا کہ وہ تازہ موتی نچھاور کرے۔ تاکہ اہل جنت طباقوں میں بھر بھر کر ایک دوسرے کو ہدیہ میں دیں۔ میں نے اس سے کہا اے شیخ! یہ تو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اس نے کہا تجھ پر افسوس ہے تو خاموش کیوں نہیں رہتا یہ تو لوگوں کے قصے ہیں۔

حدیث: 118 ابن جوزیؒ کہتے ہیں ہمارے دور کے بعض قصہ گوؤں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت حسنؒ اور حسینؒ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور وہ مشغول تھے۔ جب وہ دونوں کی جانب متوجہ ہوئے تو اٹھ کر دونوں کو پیار کیا۔ اور ہر ایک کو ایک ایک ہزار درہم دیئے تو انہوں نے لوٹ کر اپنے والد کو بتایا حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ:

((عمر نور الاسلام فی الدنيا، وسراج اهل الجنة فی العقبی)) (۲)

① تحذیر الخواص ۱۵۳۔

② کشف الخفاء ۹۴/۲ قال العجلونی رواه البزار عن ابن عمر بسند ضعیف وابو نعیم بسند غریب عن ابی ہریرۃ وابن عساکر عن الصعب بن حنّامۃ وعزاه الحافظ ابن حجر فی تخریج مسند الفردوس للطبرانی عن ابی ہریرۃ قال وفی الباب عن ابن عمر۔

موضوعات کبیر (الذو)

۶۶

”عمرؓ دنیا میں اسلام کا نور ہیں اور عقبہ میں اہل جنت کے چراغ ہوں گے۔“

وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس لوٹ کر آئے اور عمرؓ سے یہ حدیث بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے دوات اور کاغذ منگا کر یہ حدیث لکھی کہ مجھ سے جنتی جوانوں کے سرداروں نے اپنے والد کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ایسا فرمایا۔ پھر وصیت کی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جب دفن ہونے کے بعد صبح آئی۔ تو قبر پر ایک کاغذ رکھا ہوا تھا۔ جس میں تحریر تھا حسن و حسینؑ نے بھی سچ کہا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی سچ فرمایا۔ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں۔ تعجب تو اس شخص پر جو اتنی بے حیائی کے درجہ کو پہنچ چکا ہو۔ کہ اس قسم کی کتاب لکھے۔ اور اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہوگی۔ کہ جب اسے فقہ کی کتابیں لکھنے والوں کے سامنے اس نے پیش کیا۔ تو انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔

حدیث: 119 ابن عقیلؒ کہتے ہیں۔ بعض داعظوں نے یہ دطیرہ اختیار کیا۔ کہ

((يقول الله: يا موسى! من تريد؟ قال: اخي هارون. يا محمدا! من تريد؟ قال:

عمى وامى. يانوح! من تريد؟ قال: ابنى. يا يعقوب! من تريد؟ قال: يوسف،

قال: كلکم يريد منى. این من یرید منی؟))

”اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے موسیٰ تو کس کا طالب ہے وہ جواب دیں گے اپنے بھائی ہارون کا۔ اے محمد تم کس کے طالب ہو جواب دیں گے اپنے چچا اور اپنے مال کا۔ اے نوح تو کس کا طالب ہے۔ جواب دیں گے اپنے بیٹے کا۔ اے یعقوب تو کس کا طالب ہے جواب دیں گے یوسفؑ کا خدا تعالیٰ فرمائیں گے۔ تم میں سے ہر ایک مجھ سے کسی نہ کسی شے کا طالب ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو میرا طالب ہو۔“

ثم احتد وصک الكرسي صكة وقال:

”پھر وہ داعظ غضبناک ہوا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور کہا“

یا قاری اقرا ”اے قاری کھڑا ہوا اور قرآن پڑھ۔“

① (یریدون وجہہ)

موضوعات کبیر (۱۷)

”خاص اسی کی رضا مندی کا ارادہ رکھتے ہیں۔“

قاری نے قرآن پڑھا۔ مجلس گھبرا گئی۔ لوگ چیخیں مارنے لگے اور اس کے شعبدہ کی بنا پر لوگوں نے کپڑے پھاڑ ڈالے اور لوگوں کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ جو کچھ اس نے ذکر کیا ہے وہ حق اور عین علم ہے۔ بعض مجامع میں ہے کہ ایک قصہ گو نے بغداد میں قرآن کی اس آیت

((عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا))

”عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔“

کی یہ تفسیر بیان کی۔ کہ خداوند تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا یہ تفسیر امام محمد بن جریر الطبری کو معلوم ہوئی۔ انہیں سخت ناگوار گزری۔ اور انہوں نے سخت انکار کیا اور اپنے دروازے پر لکھ کر لگا دیا۔ پاک ہے وہ ذات جس کا نہ کوئی ساتھی ہے۔ اور نہ کوئی اس کے ساتھ میں عرش پر بیٹھنے والا ہے۔ بغداد کے عوام ان پر چڑھ آئے۔ ان کے گھر پر پتھر برسائے شروع کئے۔ حتیٰ کہ دروازہ پتھروں سے بند ہو گیا۔ اور آپ زخمی ہو گئے۔

فصل

زنادقہ کی وضع کردہ روایات اور قصہ گو اعظین کی مذمت۔

عقیلیؒ نے بالسند حماد بن زید سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ زنادقہ نے رسول اللہ ﷺ پر بارہ ہزار حدیثیں وضع کیں۔ ابن عدی رحمہ اللہ نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیا ہے۔ کہ مہدی کہا کرتا تھا۔ کہ میرے سامنے ایک زندیق نے اقرار کیا ہے۔ اس نے چار سو حدیثیں وضع کی ہیں۔ جو لوگوں میں مشہور ہیں۔

ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ ہارون الرشید کے سامنے ایک زندیق لایا گیا۔ اس نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین آپ ان چار ہزار احادیث کا کیا کریں گے جو میں نے وضع کی ہیں اور جن میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے رسول اللہ ﷺ کا ایک حرف بھی نہیں۔ رشید نے جواب دیا۔ اے زندیق کیا تو عبد اللہ بن المبارک اور ابن اخطی الغواری کو بھول گیا وہ اس کا ایک ایک حرف نکال کر باہر پھینکیں گے۔ (یعنی چھان بین کریں گے)

موضوعات کبیر (۲۸)

کتاب العقلمی میں یعلیٰ بن عبد الرحمن الواسطی سے مروی ہے کہ اس نے اپنی موت کے وقت اس بات کا اقرار کیا کہ اس نے ستر حدیثیں حضرت علی کی فضیلت میں وضع کی ہیں۔

خطیب نے ربیع بن خثیم سے روایت کیا۔ کہ بعض احادیث روز روشن کی طرح روشن ہوتی ہیں۔ کہ تو خود انہیں پہچان لے گا۔ اور بعض احادیث رات کی طرح اندھیری ہوتی ہیں جن کا تو خود انکار کر دے گا۔

حدیث: 120 چونکہ اور واعظ لوگ تفسیر اور اس کی روایت سے ناواقف اور ایسے ہی حدیث اور اس کے مراتب سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حدیث میں وارد ہے کہ:

((لا یقص علی الناس الا امیر او مامور او مُراء)) ❶

”لوگوں کے سامنے تین آدمی قصے بیان کرتے ہیں۔ امیر یا جسے حکم دیا جائے یا ریا کار۔“ ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ عمرو بن شعبہ عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے اسے روایت کیا ہے۔ (صحیح ہے۔ الروض النضر (۵۹۶) المصنوع (۲۳۲، ۲۳۱))

حدیث: 121

((ولابی داود بسند جید عن عوف بن مالک بلفظ: (مختال) بدل مرء))
”اور ابوداؤد نے جید سند کے ساتھ عوف بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس میں ریا کار کی بجائے مغرور کا ذکر ہے۔“

حدیث: 122

((وللطبرانی عن عبادة بن الصامت بلفظ: ((متکلف))))
”اور طبرانی میں یہ روایت عبادة بن الصامت سے مروی ہے اور اس میں متکلف یعنی تکلف کرنے والے کا ذکر ہے۔“

حدیث: 123 طبرانی نے خباب بن الارت سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ:

❶ ابن ماجہ ۳۷۵۳۔ کتاب الادب، باب القصص (۴۰) الطبرانی فی الصغیر ۲۱۶/۱ مسند احمد ۱۷۸/۲، ۲۷/۶،

احیاء علوم الدین ۱۸/۱ التاریخ الکبیر للبخاری ۳۲۹/۸۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم ۲۳۶۰۔

❷ ابوداؤد العلم باب ۱۳۔

شرح السنة ۳۰۴/۱۔ تحذیر الخواص ص ۱۷۳۔

موضوعات کبیر (۱۲۰)

((ان بنی اسرائیل لما هلكوا قصوا)) ❶

”بنو اسرائیل قصہ گوئی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔“

زین الدینؒ العراقی فرماتے ہیں اور قصہ گوئی آفتوں میں سے ایک آفت یہ بھی ہے کہ وہ عوام سے اکثر ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جہاں تک نہ تو عقل پہنچ سکتی ہے اور نہ فہم اس کا ادراک کر سکتا ہے۔ تو عوام برے عقائد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ روایات اگر صحیح ہوتیں تو لوگ اعتقادات باطل میں کیوں مبتلا ہوتے۔

حدیث: 124 ابن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے:

((ما انت محدث قومًا حذینا لا تبلفه عقولهم الا كان لبعضهم فتنة)) ❷

”اگر تو لوگوں سے ایسی حدیثیں بیان کرے۔ جن تک عقلیں نہ پہنچ سکیں تو وہ بعضوں کے لئے فتنہ ثابت ہوں گی۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنے مقدمہ میں روایت کیا ہے۔

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی آفتوں میں سے ایک آفت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں میں ہر کام میں بڑائی اور غرور پیدا کر دیتے ہیں۔

امام احمد نے سند صحیح کے ساتھ حارث بن معاذیہ سے روایت کیا ہے۔ کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے قصوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے۔ حارث نے جواب دیا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے قول کو اختیار کروں۔ انہوں نے فرمایا مجھے یہ خطرہ ہے کہ جب تو قصہ بیان کرے گا تو تیرے دل میں بلندی کا خیال پیدا ہوگا۔ پھر جب تو دوبارہ قصہ بیان کرے گا۔ تو تیرے دل میں اور بلندی پیدا ہوگی حتیٰ کہ تو یہ خیال کرے گا کہ تو لوگوں سے ثریا کے برابر بلند ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تجھے اس غرور کے باعث قیامت کے روزان کے قدموں میں ڈالے گا۔

حدیث: 125

((وروی الطبرانی بسند جید عن عمرو بن دینار ان تمیما الداری استاذن

عمر فی القصص فابی ان یاذن له، ثم استاذنه فقال: ان شئت، و اشار بیده

❶ الطبرانی فی الکبیر ۹۲/۴۔ حلیۃ الاولیاء ۳۶۲/۴۔ مجمع الزوائد ۱۸۹/۱۔

❷ مسلم ۱۱/۱ المقدمة۔

یعنی الذبح۔ قال العراقي: فانظر توقف عمر في اذنه في حق رجل من الصحابة الذين كل واحد منهم عدل موثمن، وابن مثل تميم في التابعين ومن بعدهم؟))

”طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ عمرؓ کو دینار سے روایت کیا ہے۔ کہ تمیم داری نے حضرت عمرؓ سے قصہ گوئی کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے اس سے انکار فرمادیا۔ انہوں نے دوبارہ اجازت طلب کی۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا اگر تم خود کو ذبح کرنا چاہو۔ امام عراقیؒ فرماتے ہیں غور کرو کہ حضرت عمرؓ نے ایک صحابی کو اجازت دینے میں تامل فرمایا۔ حالانکہ ہر صحابی عادل اور امین ہے۔ اور تمیم جیسا تابعین اور ان کے بعد کے دور میں کون ہو سکتا ہے۔“

حدیث: 126

((واخرج ابن عساكر عن بكير ان تميما الداري استاذن عمر في القصص، فقال له عمر: اتدري انك تريد الذبح؟ ما يومنك ان ترتفع نفسك حتى تبلغ السماء ثم يضعك الله؟))

”ابن عساکر نے بکیرؓ سے روایت کیا ہے کہ تمیم داری نے قصہ گوئی کے معاملہ میں حضرت عمرؓ سے اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا کیا تو یہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ذبح کرے۔ کہ تیرا نفس بلند ہو کر آسمان تک پہنچ جائے پھر اللہ تعالیٰ تجھے گرا دے۔“

حدیث: 127

((واخرج ابن عساكر عن حميد بن عبد الرحمن ان تميما الداري استاذن عمر في القصص سنين، فابي ان ياذن له، فاستاذنه في يوم واحد فلما اكثر عليه قال له: ما تقول؟ قال: اقراء عليهم القرآن، وأمرهم بالخير، وانهاهم عن الشر. قال عمر: ذلك الذبح. ثم قال: عظ قبل ان اخرج في الجمعة. فكان يفعل ذلك يوما واحدا في الجمعة))

موضوعات کبیر (۷۱)

”نیز ابن عساکر نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ تمیم داری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کے بارے میں کئی سال تک اجازت طلب کرتے رہے۔ وہ اجازت دینے سے انکار کرتے رہے مجبور ہو کر ایک روز انہیں اجازت دے دی۔ جب ان کی قصہ گوئی میں لوگوں کی کثرت ہونے لگی حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تم ان سے کیا بیان کرتے ہو تمہیں نے جواب دیا ان کے سامنے قرآن پڑھتا ہوں۔ انہیں بھلائی کا حکم دیتا ہوں برائی سے روکتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی ذبح ہے۔ پھر فرمایا اچھا جمعہ کے روز میرے آنے سے قبل وعظ کر لیا کرو۔ وہ پورے ہفتہ میں ایک روز یعنی جمعہ کے روز وعظ کرتے۔“

حدیث: 128

((واخرج ابن عساکر عن ابی سهل بن مالک عن ابیہ عن تمیم الداری

استاذن عمر فی القصص فاذن له، ثم مر علیه بعد، فضربه بالدرّة))

”ابن عساکر نے ابوسہل بن مالک عن ابیہ کے واسطے سے تمیم داری سے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے قصہ گوئی کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں اجازت دے دی پھر ایک روز ان کے پاس حضرت عمرؓ گزرے تو انہیں کوڑے سے مارا۔“

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ کہ انہیں ہفتہ میں ایک دفعہ کی اجازت دی گئی تھی اور انہوں نے اس پر زیادتی شروع کر دی تھی۔

حدیث: 129

((وروی ابن ماجہ بسند حسن عن ابن عمر قال: لم یکن القصص فی زمن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا زمن ابی بکر رضی اللہ عنہ ولا زمن عمر رضی اللہ عنہ))

”ابن ماجہ نے سند حسن کے ساتھ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قصہ گوئی نہ تھی۔“ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

((وکذا رواہ احمد و الطبرانی عن السائب بن یزید)) ①

”ایسے ہی امام احمد اور طبرانی نے سائب بن یزید سے روایت بیان کی ہے۔“

موضوعات کبیر (۱۲)

حدیث: 130

طبرانی نے مجاہدؒ کے واسطے سے عبادہ یعنی عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن الزبیرؓ اور عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((القاص ینتظر المقت)) "قصہ گو غضب اور غضب کا انتظار کرتا ہے۔"

یہ غیب کی خبر ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور خرق عادت میں شمار کی جائے گی۔

حدیث: 131

امام احمد بن حنبل نے اپنی زہد میں ابوالخلیج سے روایت کیا ہے کہ میمونؓ کے سامنے قصہ گو حضرات کا ذکر کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا قصہ گو تین باتوں سے خالی نہیں ہوگا۔ یا تو اپنی باتوں سے دین کا مذاق اڑا کر موٹا ہو جائے گا۔ یا اس کا نفس غرور میں مبتلا ہوگا یا ان باتوں کا حکم دے گا۔ جو خود نہ کرے گا۔ اسی واسطے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((القصاص ینتظر المقت)) ②

"قصہ گو غضب کا انتظار کرتا ہے۔"

سب سے بڑی آفت قصہ گو کی مجلس میں یہ ہے۔ جو مروزیؒ نے کتاب العلم میں اور ابو نعیمؒ نے حلیہ میں ابوقلابہؒ سے روایت کی ہے۔ کہ قصہ گو علم کو فنا کر دیتا ہے اگر کوئی شخص کسی قصہ گو کے ساتھ ایک سال بیٹھ جائے۔ تو پھر وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔

حدیث: 132

((واخرج ابو نعیم عن سعید بن عاصم قال: کان قاص یرجلس قریبا من

مسجد محمد بن واسع، فقال یوما وهو یوبخ جلساءه: ما لی اری القلوب

لا تخشع؟ وما لی اری العیون لا تدمع؟ وما لی اری الجلود لا تقشعر؟ فقال

محمد بن واسع: یا عبد اللہ! ما اری القوم اتوا الا من قبلک؟ ان الذکر اذا

خرج من القلب وقع علی القلب))

① تنزیہ الشریعة ۱۸۸/۲۔

② کشف الخفاء ۱۴۳/۲ قال المحلونی والقضاعی عن العبادة رضی اللہ عنہم مرفوعا۔ قال المناوی فی اسنادہ وضاع۔

موضوعات کبیر (۷۳)

”ابونعیمؒ نے سعید بن عامس سے روایت کیا ہے۔ ایک قصہ گو محمد بن الواسع کی مسجد کے قریب بیٹھا کرتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے ساتھیوں کو تنبیہ کر رہا تھا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کہ میں دلوں کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ ان پر خشوع طاری نہیں ہوتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کہ میں آنکھوں سے کوئی آنسو بہتے نہیں دیکھتا اور کھالوں پر لرزہ طاری نہیں ہوتا محمد بن واسع رضی اللہ عنہ نے کہا میں تجھ سے پہلے لوگوں کے ذکر کو دیکھتا ہوں کہ جب وہ دل سے نکلتی تو دل پر اثر بھی کرتی۔“

حدیث: 133

((واخرج المروزی فی کتاب ((العلم)) و ابو نعیم عن الاعمش قال: سمعت ابراهیم النخعی یقول: ما احد یتغی بقصصه وجه الله غیر ابراهیم، ولوددت انه انفلت منه کفافا لا علیہ ولا له))

”مروزیؒ (کتاب العلم میں) اور ابونعیمؒ نے اعمشؒ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابراہیم نخعیؒ سے سنا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے قصوں کے ذریعے اللہ کی رضا مندی کا متلاشی ہو۔ سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور میں تو یہ پسند کرتا ہوں۔ کہ اس سے اتفاقاً مدہ حاصل کر لوں کہ نہ تو گناہ ہو اور نہ ثواب ہو۔“

حدیث: 134

((واخرج ابو نعیم عن ابراهیم النخعی قال: من جلس لیجلس الیہ فلا تجلسوا الیہ))

”ابونعیمؒ نے ابراہیم نخعیؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ جو اس غرض سے بیٹھے۔ کہ لوگ اس کے پاس آ کر بیٹھا کریں۔ تو اس کے پاس نہ بیٹھا کرو۔“

حدیث: 135

((واخرج ابو نعیم فی (الحلیة) عن الزهری قال: اذا طال المجلس کان للشیطان فیہ نصیب))

موضوعات کبیر (۷۲)

”ابو نعیمؒ نے حلیہ میں زہریؒ سے روایت کیا ہے۔ جب مجلس طویل ہو جاتی ہے۔ تو اس میں شیطان کا حصہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔“

حدیث: 136

((واخرج ابن المبارك عن عقبة بن مسلم قال: الحديث مع الرجل والرجلين

والثلاثة والاربعة، واذا عظمت الحلقة فانصت او انشر))

”ابن المبارکؒ نے عقبہ بن مسلمؒ کا قول نقل کیا ہے۔ کہ باہمی گفتگو ایک آدمی یا دو تین یا چار کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور جب حلقہ وسیع ہو جائے۔ تو تم خاموش رہو یا اٹھ جاؤ۔“

حدیث: 137

((واخرج المروزی عن سالم ان ابن عمر كان يلفي خارجا من المسجد

فيقول: ما اخرجني الا صوت قاصكم هذا))

”نیز مروزیؒ نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ جب مسجد سے باہر کوئی شور سنتے تو فرماتے مجھے تمہارے اس قصہ گوئی آواز نے باہر نکالا ہے۔“

حدیث: 138

((واخرج ايضا عن مجاهد: جاء رجل قاص فجلس قريبا من ابن عمر فقال

له: قم. فابى ان يقوم، فارسل الى صاحب الشرط وارسل اليه شرطيا فاقامه.

وروى عن الحسن: ان القصص بدعة، وان رفع الصوت بالدعاء لبدعة، وان

مد الايدى بالدعاء لبدعة، وان اجتماع الرجال والنساء لبدعة. ومن

اللطائف انه كان في مسجد الكوفة قاص يقال له زرعة، فارادت ام ابی

حنيفة ان تستفتی فی شی فافتاها ابو حنیفة رحمہ اللہ، فلم تقبل، وقالت: ما

اقبل الا ما يقول زرعة القاص، فجاء بها ابو حنیفة الی زرعة، فقال: هذه امی

موضوعات کبیر (اردو) ۷۵

تستفتیک فی کذا و کذا. فقال: انت اعلم منی و افقه فافتها انت. فقال

ابو حنیفہ: قد افیتہا بکذا و کذا. فقال زرعة: القول کما قال ابو حنیفہ،

فرضیت و انصرفت))

”نیز مروی ہے مجاہد سے روایت کیا ہے ایک قصہ گو آ کر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قریب بیٹھ گیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا یہاں سے اٹھو..... اس نے انکار کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پولیس آفیسر کے پاس آدمی بھیجا اور پولیس کے ذریعہ سے اٹھوا دیا۔

حسنؓ سے روایت ہے کہ قصہ گوئی بھی بدعت ہے۔ بلند آواز سے دعا مانگنا بھی بدعت ہے۔ دعا میں ہاتھ پھیلانا بھی بدعت ہے اور عورتوں اور مردوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا بھی بدعت ہے۔

لطف میں سے ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ کوفہ کی مسجد میں ایک قصہ گو واعظ تھا جس کا نام زرعہ تھا۔ امام ابو حنیفہؒ کی والدہ نے اس سے کوئی مسئلہ معلوم کرانا چاہا۔ امام صاحب نے خود فتویٰ دیا۔ لیکن ان کی والدہ نے اسے قبول نہ کیا اور کہنے لگی میں سوائے زرعہ کے کسی کا فتویٰ قبول نہ کروں گی۔ امام ابو حنیفہؒ اپنی والدہ کو لے کر زرعہ کے پاس گئے۔ اور زرعہ سے کہا یہ میری والدہ ہیں جو تجھ سے فلاں فلاں مسئلہ میں فتویٰ لینے آئی ہیں۔ اس نے کہا آپ مجھ سے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہیں۔ آپ انہیں خود فتویٰ دیجئے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ میں نے یہ یہ فتویٰ دیا ہے مگر یہ تسلیم نہیں کرتیں زرعہ بولا۔ فتویٰ ویسے ہی ہے۔ جیسے ابو حنیفہؒ نے فرمایا۔ امام صاحب کی والدہ اس پر راضی ہو گئیں اور واپس لوٹ آئیں۔“

حدیث: 139

((اخرج ابن عدی عن الحسن الكرابیسی قال: کان ببغداد قال یقال له: ابو

مرحوم القاص یجتمع الناس الیه. فقال یوما: سلونی عن التفسیر وتفسیر

التفسیر.

فقام رجل من وراء الدرابزین فقال: یا ابا مرحوم! اصلحك الله.

فقال: طعنة یا بن الفاعلة! فقال له: رجل دعا لك، ثم تقول له مثل هذه المقالة؟

موضوعاتِ کبیر (۷۶)

فقال: نعم! الم تسمع قول الله تعالى: ((ان الذين ينادونك من وراء الحجرات

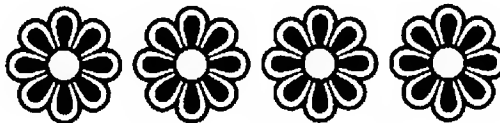
اکثرهم لا یعقلون)) ❶

فقال: ماذا تقول فی المزبنة والمحاقلہ؟

قال: المحاقلة خلق الشیاب عند السمسار، والمزبنة ان تسمى اخاک المسلم

(زبونا)

”ابن عدی نے حسین الکرایمی سے روایت کیا ہے۔ کہ بغداد میں ایک قصہ گو تھا۔ جس کا نام ابو مرحوم تھا۔ لوگ اس کے پاس آکر جمع ہوتے۔ ایک روز کہنے لگا تم مجھ سے قرآن کی تفسیر بھی پوچھ سکتے ہو۔ اور تفسیر کی تفسیر بھی۔ درابزین کے پیچھے سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا اے ابو مرحوم اللہ تیری اصلاح کرے۔ اس ابو مرحوم نے (اس کو) معترض جان کر تہمت لگائی اور کہنے لگا اے زانیہ کے بیٹے۔ ایک شخص نے اس سے کہا وہ تو تجھے دعا دے رہا ہے اور تو اسے اس قسم کی باتیں کہہ رہا ہے۔ اس نے جواب دیا ہاں لیکن کیا تم نے اللہ کا قول نہیں سنا (وہ لوگ جو یا رسول اللہ ﷺ آپ کو پردوں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں وہ اکثر بے عقل ہیں اس شخص نے دریافت کیا مزبنة اور محاقلة کا کیا مطلب ہے۔ تو ابو مرحوم نے جواب دیا۔ محاقلة تو یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت کپڑا پھاڑ کر ناپنا اور مزبنة اپنے مسلمان بھائی کا برانا رکھنا (محاقلة کہا جاتا ہے پھل کو درخت پر لگے لگے پکنے سے قبل بیچنا۔ اور مزبنة کسی چیز کو جس کی مقدار معلوم نہ ہو مقدار معینہ کے بدلے میں بیچنا اور یہ دونوں حرام ہیں)“



فصل

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ جب میں نے حفاظ حدیث کی جماعت کو دیکھا کہ انہوں نے ان احادیث کو جو لوگوں میں مشہور ہیں جمع کیا۔ اور ان میں سے صحیح حسن اور ضعیف کو الگ الگ بیان کیا۔ اور اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ موقوف۔ مرفوع۔ اور موضوع کو جدا جدا بیان کر دیا تو دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دفاتر کو مختصر طور پر بیان کر دیا جائے اور ان روایات کو جمع کر دیا جائے جن کی کوئی اصل نہ ہو یا موضوع ہو۔ تاکہ یہ عمدہ طریقہ پر ان احادیث کو ضبط کر لینے کا ذریعہ بن سکے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی نہ تو کوئی حد ہے۔ اور نہ ان کا شمار کیا جاسکتا ہے۔ اور سب کا استقصاء ممکن نہیں۔ پھر میں نے اس امر میں جو روایات ایک سند سے موضوع اور ایک سند سے صحیح تھیں۔ انہیں بھی اس خطرہ کی بنا پر چھوڑ دیا۔ کہ وہ موضوع نہ ہوں۔ اور یہ تمام امور محدثین کے سامنے سندوں پر غور کرنے سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ورنہ مقام اسناد میں باعتبار عقل یہ خیال باقی رہتا ہے کہ جو روایت صحیح ہے وہ حقیقت میں ضعیف ہو یا موضوع ہو اور ایسے ہی موضوع صحیح اور مرفوع ہو۔ سوائے حدیث متواتر کے۔ کیونکہ اس سے تو علم یقینی حاصل ہوتا ہے چاہے وہ مقطوع کیوں نہ ہو۔

زرکشیؒ کہتے ہیں ہمارے اس قول کہ ”یہ روایت صحیح نہیں“ اور ہمارے اس قول کہ ”یہ روایت موضوع ہے“ میں بہت زبردست فرق ہے۔ کیونکہ وضع کذب کے اثبات سے ہوتا ہے۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ یہ صحیح نہیں یہ عدم ثبوت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے کسی چیز کا عدم وجود لازم نہیں آتا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

پھر یہ بھی جان لینا چاہیے کہ حدیث موضوع کا اطلاق مبنی (جس مقصد کے لئے وضع کی گئی ہے) کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ چاہے وہ باعتبار معنی قرآن و سنت کے مطابق کیوں نہ ہو۔ میں اللہ سے اس تحقیق میں توفیق کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ وہی سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔ میں اب ان احادیث کا ذکر حروف تنجی کے لحاظ سے کروں گا۔ چاہے وہ افعال ہوں یا اسماء یا حروف۔

بسم الله الرحمن الرحيم

حرف الهمزاء

حدیث: 140

((آخر الطب الکی)) ❶ ”طب میں آخری علاج داغ لگوانا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اہل عرب کا قول ہے۔ جیسا کہ ابن العریض الیمانی امام سخاوی کے شاگرد نے اپنی مختصر المقاصد میں بیان کیا ہے۔ اور مشہور وہ ہے جو امام عسقلانی نے اسلئے العرب میں بیان کیا ہے۔ آخری دواء داغ لگانا ہے۔ (زبیدی نے اسے موضوع قرار دیا ہے)

حدیث: 141

((آیة من کتاب الله خیر من محمد وآله)) ❷

”اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کی ایک آیت کا درجہ محمد ﷺ اور ان کی اولاد سے بہتر ہے۔“

تحقیق: امام عسقلانی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں۔ (طبرانی نے ابن مسعود سے موقوفار روایت کیا ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت کا درجہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس سے بہتر ہے)

حدیث: 142

((الانبياء، قادة، والفقهاء سادة، ومجالستهم زيادة)) ❸

”انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام قائد ہیں اور فقہاء سردار ہیں اور ان کی مجلسوں میں بیٹھنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔

علامہ البانی کہتے ہیں یہ حدیث من گھڑت ہے۔ اس حدیث کو امام دارقطنی نے سنن میں اور القساعی نے مسند الشہاب میں ابواسحاق کے طریق سے اس نے حارث سے اس نے علی بن ابی طالب سے

- ❶ كشف الخفاء ۱/۱۴۱۔ وهو من كلام بعض الناس وليس بحديث۔ تحزير المسلمين ص ۱۲۷۔ الموضوع ص ۳۔
- ❷ كشف الخفاء: ۲۰/۱۔

قال النجم وخرجه الطبراني عن ابن مسعود موقوفا بلفظ كل آية من كتاب الله خير مما في السماء والأرض۔

- ❸ تنزية الشريعة ۳۹۳/۱۔ الفوائد المجموعة رقم الحديث (۸۸۱) كتاب الفضائل رواه الخطيب في ((الفيہ والمنفقه)) (۳۲/۱) والقضاعي في (مسند الشهاب) (۳۰۷) وانظر (الضعيفة) للالباني (۴۲)۔ كشف الخفاء ۱/۲۳۷۔

موضوعات کبیر (۷۹)

مرفوع بیان کیا اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ حارث بن عبد اللہ الحمد انی الاور راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ ابن المدینی نے کذاب کہا۔ شعبہ نے کہا کہ ابواسحاق نے اس سے صرف چار احادیث سنی ہیں۔ اور ”الکشف“ میں ہے کہ ملا علی قاری نے موضوع کہا ہے اسی طرح ”الحلاصہ“ میں ہے اور امام سیوطی نے اس حدیث کو ”الجامع الصغیر“ میں صنائی کی روایت سے ذکر کیا۔ اور وضع کی علامات اس پر ظاہر ہیں۔“

حدیث: 143

((ابو حنیفہ سراج امتی)) ② ”ابو حنیفہ میری امت کے چراغ ہیں۔“

حقیق نیز روایت محدثین کے نزدیک بالاتفاق من گھڑت ہے۔

(اس قسم کی اور روایات بھی بنائی گئی ہیں۔ مثلاً کہ میرے بعد ایک آدمی آئے گا اس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ اللہ کے دین کو زندہ کرے گا۔ اور وہ سنت رسول کا پرچار کرے گا۔ دوسری روایت۔ کہ سارے انبیاء مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہ پر فخر کرتا ہوں۔ وہ ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور علم کا پہاڑ ہوگا اور اس کا مقام و مرتبہ بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہے جو اس سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا۔ جو اس سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا) اس طرح کی روایات جھوٹی من گھڑت ہیں۔

حدیث: 144

((ابی اللہ الا ان یصح کتابہ)) ③

”اللہ نے انکار کیا ہے سوائے اسکے کہ اپنی کتاب صحیح کرے۔“

تحقیق: امام بخاری فرماتے ہیں میں اس روایت کو نہیں پہچانتا۔

حدیث: 145

((الابدال من الاولیاء)) ”ابدال اولیاء سے ہوں گے۔“

تحقیق: ”یہ مختلف سندات اور مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے۔ اور سب اسناد ضعیف ہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیح نے ذکر کیا ہے۔“

ابن الصلاح کہتے ہیں کہ ابدال کے بارے میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے، اس میں سب سے قوی روایت حضرت علی کا قول ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شام میں ابدال ہوں گے۔ لیکن ادباء، نجبا اور نقبا کے متعلق بعض اہل طریقت نے اسے ذکر کیا ہے، مگر یہ ثابت نہیں۔

① کشف الخفاء: ۳۳/۱۔ ② کشف الخفاء: ۹۷/۱۔ ③ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۷۷) فوائد المجموعہ رقم

الحديث كتاب الفضائل رقم (۹۵۸) کشف الخفاء: ۳۴/۱۔ مسند احمد: ۳۲۲۔

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ یہ زکشی کا قول ہے۔ کہ مسند احمد میں یہ حدیث عبادہ بن الصامت سے مرفوعاً مروی ہے۔

حدیث: 146

((الابدال فی هذه الامة ثلاثون مثل ابراهيم خليل الرحمن، كلها مات رجل

ابدل الله مكانه رجلاً)) ❶

”اس امت میں تیس ابدال ہوں گے۔ جو ابراہیم علیہ السلام جیسے ہوں گے۔ جب ان میں سے ایک مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا کھڑا کر دے گا۔“

تحقیق: یہ روایت حسن ہے۔ اور حلیہ میں بھی عبد اللہ بن مسعود کی حدیث بطور شاہد موجود ہے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں: اس کے بہت سے شاہد ہیں جو میں نے التعقبات الموضوعات میں بیان کیے ہیں۔ پھر میں نے اس پر مستقل کتاب لکھی ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ الضعیفہ رقم (۲۲۶۹)

نوٹ:

حضرت علی سے مسند احمد کے حوالے سے مشکاة میں ایک روایت آتی ہے۔ اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں عن شریح بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی رضی اللہ عنہ وقیل عنهم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یكونون بالشام وهم اربعون رجلاً کلما مات رجل ابدل الله مكانه رجلاً یسقی لهم الغیث ینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب۔ حضرت علیؑ کے سامنے اہل شام کا ذکر کیا گیا۔ اور ان سے کہا گیا کہ آپ ان پر لعنت بھیجئے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے شام میں ابدال ہوں گے جن کی تعداد چالیس ہوگی۔ جب ان میں سے ایک مر جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بھیج دے گا۔ ان کی برکت سے بارش نازل ہوگی۔ انہی کی برکت سے دشمنوں پر غلبہ حاصل کیا جائے گا۔ اور انہی کی برکت سے اہل شام سے عذاب دور کیا جائے گا۔ (مشکاۃ کتاب المناقب فصل ثالث حدیث (۶۲۷۷) مسند احمد (۱۱۲/۱)

موضوعات کبیر (۸۱)

اسی طرح ایک روایت میں ہے میری امت میں تیس ابدال ہوں گے انہی کی وجہ سے زمین قائم رہے گی انہی کی وجہ سے تم پر بارش برے گی اور انہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جائے گی۔ (یہ بھی ضعیف ہے ضعیف الجامع الصغیر حدیث (۲۳۶۷))

حدیث: 147

((اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لهم دولة يوم القيامة فاذا كان يوم القيامة نادى مناد: سبروا الى الفقراء فيعتذر اليهم كما يعتذر احدكم الى اخيه في

الدنيا)) ①

”فقراء کے پاس نعمتیں حاصل کیا کرو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن ان کے پاس دولت ہوگی۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ فقراء کے پاس جاؤ اور ان سے معذرت کرو۔ جیسے تم دنیا میں اپنے بھائی سے معذرت کیا کرتے تھے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ امام سخاوی اس معنی کی حدیثیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ سب کی سب باطل ہیں۔ امام ذہبی اور امام ابن تیمیہ بھی اسی قسم کا حکم لگا چکے ہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیج نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں ہمارے شیخ المشائخ حافظ جلال السیوطی فرماتے ہیں ابو نعیم نے حلیہ میں ابو موسیٰ اشعری کی اس حدیث کا ابتدائی حصہ روایت کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے: ”فقراء سے نعمت حاصل کیا کرو کیونکہ قیامت کے دن ان کے پاس دولت ہوگی۔“ (البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الضعیفہ رقم (۹۴))

حدیث: 148

((اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لهم دولة يوم القيامة))

”فقراء کے پاس نعمتیں حاصل کیا کرو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن ان کے پاس دولت ہوگی۔“ (اس قسم کی تمام روایات ضعیف ہیں)

حدیث: 149

((اتقوا البرد فانه قتل اخاکم ابا الدرداء)) ②

”سردی سے بچو۔ کیونکہ اس نے تمہارے بھائی ابو درداء کو قتل کیا ہے۔“

① کشف الحفاء: ۱/۲۳۳/۱۔ اتحاف السادة المتقين: ۹..... ۲۷۹۔ ② کشف الحفاء: ۱/۳۹۔

تحقیق: امام سخاوی فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ اگر یہ حدیث بھی ہوتی تب بھی تاویل کی محتاج ہوتی۔ کیونکہ ابودرداء رسول اللہ ﷺ کے بعد کافی عرصہ تک زندہ رہے۔

منوفی کہتے ہیں اس کی تاویل ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے نبی پاک ﷺ نے مضارع کو ماضی میں تعبیر کیا ہو۔ واقع کی صداقت اور تحقیق کو ملحوظ رکھتے ہوئے لیکن یہ تاویل بھی غلط ہے اس لیے کہ ایسا واقعہ پیش ہی نہیں آیا۔

حدیث: 150 ((اتقوا ذوی العاہات)) ((مصبیتوں سے بچو۔))

تحقیق:

امام سخاوی فرماتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث: 151 ((اتقوا مواضع التهم)) ((تہمتوں کے مقامات سے بچو۔)) ①

تحقیق: اس معنی میں حضرت عمر کا یہ قول ہے جو تہمتوں کی راہ پر چلا اسے تہمت لگائی گئی خرائطی نے ”مکارم الاخلاق“ میں اسے حضرت عمر سے موقوفاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: ”جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے مقام پر کھڑا کیا تو اگر کوئی اس کے بارے میں برا خیال رکھے تو اسے ملامت نہ کرے۔“

حدیث: 152 ((اتق شر من احسنت الیہ)) ②

”اس شخص کی شرارت سے بچ جس پر تو نے احسان کیا۔“

تحقیق: امام سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اور ہو سکتا ہے یہ بعض سلف کا کلام ہو۔ مجالۃ دینوری میں حضرت علی سے موقوفاً مروی ہے۔

حدیث: 153

((الکریم یلین اذا استعطف و اللیم یفسو اذا الطف))

”شریف وہ ہے جب اس سے کوئی مہربانی کا طالب ہو تو وہ نرمی کرے۔ اور بد بخت وہ ہے جب مہربانی کرے تو سختی کرے۔“

① کشف الخفاء رقم (۸۸) اس کی کوئی اصل نہیں۔ غزالی نے اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے حافظ عراقی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل مجھے نہیں ملی اسی طرح سبکی نے الطبقات ۴/۱۶۲ میں ذکر کیا ہے۔ الفوائد المجموعہ رقم (۷۴۱) کتاب الادب۔

② کشف الخفاء: ۴/۱۔ (رقم ۸۶) الفوائد المجموعہ رقم ۲۳۱۔ کتاب الصدقات۔

حدیث: 154

((احذروا صفر الوجوه، فانه ان لم یکن من علة او سهر فانه من غل فی

قلوبهم للمسلمین)) ①

”زرد چہرے والوں سے بچو۔ کیونکہ وہ کسی بیماری یا بدخواہی کی بنا پر نہیں، بلکہ ایسا شخص اپنے دل میں مسلمانوں کے خلاف کینہ رکھتا ہے۔“

تحقیق: دیلمی نے اسے اپنی سند میں ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ عسقلانی کہتے ہیں میں اس کی اصل پر واقف نہیں۔ امام ابن القیم الجوزی نے اسے طب نبوی میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ (البانی نے اس کو موضوع کہا ہے رقم (۱۹۵)

حدیث: 155

((اجتماع الخضر والیاس علیہما السلام فی المواسم کل عام)) ②

”خضر اور الیاس علیہما السلام ہر سال حج کے موسم میں اکٹھے ہوتے ہیں۔“

تحقیق: حافظ عسقلانی فرماتے ہیں اس بارے میں کوئی چیز ثابت نہیں۔

حدیث: 156 میرے نزدیک حافظ صاحب کی مراد یہ ہے کہ صحیح طور پر ثابت نہیں۔

ورنہ عقلی، دارقطنی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ:

((یلتقی الخضر والیاس کل عام فی الموسم، فیخلق کل واحد منهما راس

صاحبه، ویترقان عن هولاء الکلمات: بسم الله، ما شاء الله، لا یسوق

الخیر الا الله، بسم الله ما شاء الله، لا یصرف السوء الا الله. بسم الله ما

شاء الله، ما کان من نعمة فمن الله. بسم الله ما شاء الله، لا حول ولا قوة الا

بالله))

① کشف الخفاء ۵۸/۱۔ جمع الحوامع ۶۷۴۔

② کشف الخفاء رقم (۱۱۰)

موضوعات کبیر (۸۴)

”خضر اور الیاس علیہما السلام ہر سال ایک موسم میں آتے ہیں۔ اور ہر ایک دوسرے کا سر مونڈتا ہے۔ اور پھر یہ کلمات پڑھ کر جدا ہو جاتے ہیں۔ بسم اللہ ما شاء اللہ لاق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمة فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ۔“

تحقیق: اسے سیوطی نے ذکر کیا۔ (اس مضمون کی تمام روایات باطل ہیں اس طرح کہ خضر والیاس بیت المقدس میں ہر سال ماہ رمضان میں جمع ہوتے ہیں اور افطاری کرتے ہیں۔ اس طرح خضر کا دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنا ان میں کوئی چیز ثابت نہیں۔)

حدیث: 157

((اجتمعوا وارفعوا ایدیکم، فاجتمعنا ورفعنا ایدینا ثم قال اللهم اغفر للمعلمین ثلاثا کیلا یذهب القرآن واعز العلماء کیلا یذهب الدین)) ①

”جمع ہو جاؤ اور اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاؤ ہم جمع ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھائے پھر آپ نے فرمایا اللہ معلمین کی مغفرت فرما۔ یہ تین بار فرمایا۔ کہیں قرآن نہ جاتا رہے۔ اور علماء کو عزت بخش۔ کہیں دین نہ جاتا رہے۔

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 158

((اللهم اغفر للمعلمین، واطل اعمارهم، وبارک لهم فی کسبهم)) ②

”اے اللہ! اساتذہ کی مغفرت فرما۔ ان کی عمریں لمبی فرما۔ اور ان کی کمائی میں برکت عطا فرما۔“

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ الالبانی میں موجود ہے۔ (خطیب نے اس کو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور یہ من گھڑت ہے)

① کشف الخفاء: ۴۹/۱ و ۲۵۳۔ (رقم ۱۰۶)

تذکرۃ الموضوعات للفتنی صفحہ ۱۹۔

② اللائی الموضوعۃ ۱/۱۹۸۔ (الفوائد المجموعۃ رقم الحدیث ۸۶۶) ابن جوزی فی الموضوعات (۲۲۱/۱)

حدیث: 159

((احیاء ابویہ علیہ الصلاۃ والسلام)) ①

”نبی ﷺ کے والدین کا زندہ ہونا۔“

تحقیق: یہ حدیث بھی موضوع ہے جیسا کہ ابن دجیہ کا قول ہے اور میں نے اس مسئلے پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ (یہ قطعاً صحیح نہیں۔ صحیح مسلم میں ہے آپ نے ایک سائل کو کہا تھا ان ابی و اباک فی النار)

حدیث: 160

((اختلاف امتی رحمة)) ② ”میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔“

تحقیق: اکثر ائمہ کا خیال ہے اس حدیث کی کوئی اصلیت نہیں لیکن امام قرطبیؒ نے اسے غریب الحدیث میں ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں۔ نصر المقدسی نے حجت میں اور بیہقی نے رسالہ اشعر یہ میں بغیر سند کے اسے روایت کیا ہے۔ نیز حلیؒ قاضی حسینؒ اور امام الحرمین وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور شاید یہ روایت بعض ان حفاظ کی کتابوں میں تھی جو ہم تک نہ پہنچ سکیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے زرکشیؒ کہتے ہیں۔ اسے نصر المقدسیؒ نے کتاب الحجۃ میں مرفوعاً اور بیہقیؒ نے مدخل میں قاسم بن محمد بن ابی بکر کا قول نقل کیا ہے عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے۔ وہ فرماتے تھے مجھے کوئی خوشی حاصل نہ ہوئی۔ اگر اصحاب محمد اختلاف نہ کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اختلاف نہ کرتے تو رخصت ثابت نہ ہوتی۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ان کی مراد اختلاف سے اختلاف فی الاحکام تھی۔ اور ہو سکتا ہے۔ اختلاف سے مراد اختلاف فی الحروف اور اختلاف فی الصنائع ہو۔ جیسا کہ ایک جماعت نے اس کا ذکر کیا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے بندوں کو اپنے ارادے کے مطابق قائم فرمایا۔ مسند فردوس میں جویر بن عفرن الضحاک کے ذریعہ ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

الہانی اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں۔ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، محدثین نے اس حدیث کی سند معلوم کرنے کی بسیار کوشش کی لیکن انہیں اس کی سند پر اطلاع نہ ہو سکی یہاں تک کہ امام سیوطیؒ نے مایوسی کے عالم میں ”الجامع الصغیر“ میں کہہ دیا کہ شاید اس حدیث کی تخریج حفاظ کی بعض ایسی کتب میں ہے جن تک ہماری رسائی نہیں ہو پائی ہے۔

① کشف الخفاء ۱/ ۶۱۔ رقم (۱۵۰)

② اتحاف السادة المتقين ۱/ ۲۰۵، ۲۰۴۔ جمع الحوامع ۷۹۱۔

موضوعاتِ کبیر (۸۶)

امام سیوطیؒ کی یہ بات عقل و دانش سے بہت بعید ہے اس لئے کہ اگر امام سیوطیؒ کے اس قول کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ امت مسلمہ کو نبی ﷺ کی بعض احادیث پر اطلاع نہیں ہو سکی جب کہ کسی مسلمان کے لئے لائق نہیں کہ وہ اس قسم کا عقیدہ اختیار کرے اور امام مناویؒ نے سبکیؒ سے نقل کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث محدثین کے ہاں معروف نہیں ہے اور مجھے اس کی صحیح، ضعیف اور موضوع سند پر آگاہی حاصل نہیں ہو سکی ہے چنانچہ شیخ زکریا انصاریؒ نے ”تفسیر بیضاوی“ کے حواشی میں اس کا اعتراف کیا ہے نیز یہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے بھی محققین علماء کے نزدیک محل انکار میں ہے چنانچہ علامہ ابن حزمؒ نے ”الاحکام فی اصول الاحکام“ میں اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے اس پر بھرپور تنقید کی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ امت کے اختلاف کو رحمت کہنا نہایت ہی فاسد قول ہے ظاہر ہے کہ اگر ”اختلاف امت“ رحمت ہے تو ”اتفاق امت“ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہوگا جب کہ کوئی مسلمان اس کا قائل نہیں اس لئے کہ اتفاق کے مقابلہ میں اختلاف ہے اور رحمت کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے اور جب اختلاف امت رحمت ہے تو اس کی نفیض لازماً یہ ہوگی کہ اتفاق امت میں اللہ کی ناراضی ہے نیز ایک دوسرے مقام پر ابن حزمؒ نے اس حدیث کو باطل اور جھوٹ کہا ہے۔

اس حدیث کے بدترین نتائج میں سے یہ بات بھی ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس حدیث کے پیش نظر مذاہب اربعہ میں اختلاف کو برقرار رکھنے کی حامی ہے اور وہ ہرگز مطالبہ نہیں کرتے کہ اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ اور سنت صحیحہ کی طرف رجوع کیا جائے جیسا کہ ان کے ائمہ نے انہیں اس کا حکم دیا ہے بلکہ یہ لوگ اس نظریہ کے حامل ہیں کہ ان ائمہ کے مذاہب دراصل متعدد شریعتیں ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں تو انہیں علم ہوتا ہے کہ ان ائمہ کے مذاہب میں جو اختلاف اور تعارض ہے اس کو ختم کرنا ممکن نہیں البتہ جو حکم دلیل کے خلاف ہے اس کو رد کر دیا جائے اور جو حکم دلیل کے موافق ہے اسے قبول کر لیا جائے لیکن اس کو بھی تو وہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے برملا کہہ دیا ہے کہ شریعت میں تعارض ہے اگر بقول ان کے تعارض ہے تو صرف یہی ایک دلیل بس کرتی ہے کہ کیا شریعت اللہ عزوجل کی جانب سے نہیں ہے؟ کاش وہ اللہ پاک کے اس فرمان پر غور کرتے جو قرآن پاک کے بارے میں ہے۔ لہذا شاد باری تعالیٰ ہے:

ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافًا كثيرًا

”اگر قرآن پاک اللہ کے غیر سے ہوتا تو وہ اس میں کثرت کے ساتھ اختلاف پاتے۔“

اس آیت میں صراحت موجود ہے کہ اختلاف اللہ پاک کی طرف سے نہیں ہے اگر (بقول ان کے) شریعت

موضوعاتِ کبیر (اردو) ۸۷

میں اختلاف ہے تو کیسے وہ شریعت اس لائق ہو سکتی ہے کہ اس پر چلا جائے؟ اور کیسے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا نزول قرار دیا جاسکتا ہے؟

اس مفہوم کی احادیث کی وجہ سے ائمہ اربعہ کے بعد آج دن تک مسلمانوں کی اکثریت کا متعدد اعتقادی اور عملی مسائل میں اختلاف رہا ہے اگر وہ اختلاف کو مذموم سمجھتے جیسا کہ ابن مسعودؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کا قول ہے اور اس کے مذموم ہونے پر قرآنی آیات اور کثرت کے ساتھ احادیث نبویہؐ دلالت کر رہی ہیں تو وہ اتفاق کی جانب نہایت تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتے اور ان میں سے اکثر مسائل میں انہیں بصیرت حاصل ہوتی جب کہ ایسے دلائل موجود ہیں جن کے ذریعہ راہ صواب کو راہ خطا سے الگ کیا جاسکتا ہے اور حق کا باطل سے امتیاز ہو سکتا ہے پھر مختلف فیہ مسائل میں بعض لوگ دیگر مخالفین کو معذور سمجھتے ہیں لیکن اس قسم کی کوشش کس لئے کی جائے؟ جب کہ ان کا خیال ہے کہ اختلاف رحمت ہے اور مذاہب، اختلافات کے باوجود متعدد شریعتوں کی طرح ہیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اختلاف پر مصر رہنے کے اثرات کا معائنہ کریں تو اکثر مساجد کا حال آپ کے سامنے ہے کہ ان میں چار محراب ہیں اور چار امام ہیں اور ہر امام کے مقتدی الگ ہیں۔ وہ نماز ادا کرنے کے لئے اپنے امام کا انتظام کرتے ہیں گویا کہ ان کے ادیان مختلف ہیں (یقیناً مختلف ہیں) جب کہ ان کا عالم یکارتا ہے کہ مذاہب دراصل متعدد شریعتیں ہیں وہ اپنے مقرر شدہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں دوسرے امام کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کرتے اور مسجد میں فارغ بیٹھے رہتے ہیں جب کہ انہیں اس بات کا علم ہے کہ جب فرض نماز کی اقامت ہو تو سوائے فرض نماز کے دوسری نماز ادا نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ کوئی شخص فارغ بیٹھا رہے اور جماعت کے ساتھ شامل نہ ہو۔ مسلم وغیرہ میں اس مفہوم کی احادیث مذکور ہیں لیکن اپنے مذہب کی حفاظت کرنا ان کے لیے زیادہ ضروری ہے حدیث نبویؐ کی مخالفت کو پرکھنا کی حیثیت بھی نہیں دیتے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اصل احترام ان کے ہاں مذہب کا ہے اور غالباً مذہب ان کے ہاں احادیث نبویہؐ سے زیادہ محفوظ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اختلاف مذموم ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اختلاف سے بچاؤ ضروری ہے اس لئے کہ اختلاف امت سے مسلمانوں میں ضعف و اضمحلال نمودار ہوگا ارشادِ باری ہے۔

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فِيْهِ فَيَمْحَقُوْا وَاذْكُرُوْا اَنْتُمْ رِجَالٌ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾

”تم آپس میں جھگڑا نہ کرو تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہارا دبدبہ جاتا رہے گا۔“

لیکن اختلاف کو مستحسن گردانا اور اس کو رحمت قرار دینا ان آیات قرآنیہ کے خلاف ہے جن میں اختلاف کی

موضوعاتِ کبیر (۸۸)

صراحتاً مذمت کی گئی ہے خیال رہے کہ اختلاف کو باعثِ رحمت سمجھنے والوں کے ہاں اس حدیث کے علاوہ کوئی دلیل نہیں جس کا اصل رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

اس مقام پر ایک اعتراض سامنے آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں بھی اختلاف تھا حالانکہ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد دنیاۓ انسانیت میں سب سے افضل ہیں کیا ان کا اختلاف بھی مذموم ہے اور انہیں اس اختلاف کی وجہ سے ناپسندیدہ سمجھا جائے گا؟ اس کا جواب ابن حزمؒ کی زبان سے سنیں۔ (فرماتے ہیں کہ) تمام صحابہ کرامؓ کی تلاش میں کوشاں رہے اور غیر منصوص یا غیر معلوم مسائل میں اجتہاد کیا ان میں سے جس کا اجتہاد راہِ صواب سے ہٹا ہوا ہے وہ بھی ثواب کا مستحق ہے اس لئے کہ اس کی نیت صاف ہے اور اس کا ارادہ خیر کا ہے ان کی اجتہادی غلطی کو معاف کر دیا گیا، اس لیے کہ ان سے غلط کام قصداً انہیں ہوا پھر انہوں نے حق تلاش کرنے میں سستی بھی نہیں دکھائی اور جس کا اجتہاد صحیح ہے وہ دہرے ثواب کا مستحق ہے۔ اسی طرح قیامت تک جس مسلمان پر دین اسلام کا کوئی مسئلہ پوشیدہ رہا، اسے اس کی آگاہی حاصل نہ ہو سکی، اس نے اپنی کوشش سے کوئی صورت پیدا کی اور اس پر عمل پیرا ہوا تو وہ عند اللہ گناہگار نہیں ہے۔ ہاں! وہ شخص مذموم ہے اور وعید الہی کا مستحق ہے جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کے ساتھ وابستگی نہیں رکھتا جب کہ اسے اس مسئلہ میں نص معلوم ہے اور حجت قائم ہو چکی ہے لیکن وہ شخص نص کو چھوڑ کر کسی اور کے قول پر عمل پیرا ہوتا ہے اس کی تقلید میں اسلام کے مسائل کو سمجھتا ہے اور ان پر عمل پیرا ہوتا ہے، اختلاف کو پسند کرتا ہے، مذہبی عصبیت کا دلدادہ ہے اور جان بوجھ کر اختلاف کو جنم دیتا ہے۔ حمیتِ جاہلیہ اس کے دل و دماغ پر مسلط ہے۔ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کو کچھ اہمیت نہیں دیتا ان کو اصل قرار دینے سے باغی ہے اگر نص اس کے امام کے قول کے مطابق ہے تو اسے تسلیم کرتا ہے اگر نص امام کے قول کے خلاف ہے تو نص کی مخالفت کرتا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کی مخالفت کرتا ہے اور اندھی مذہبی عصبیت کے پیش نظر جاہلیت کا لبادہ زیب تن کر کے اپنے امام کے قول پر عمل پیرا رہتا ہے پس اس ذہن کے لوگ دراصل وہ ہیں جو قابلِ مذمت ہیں اور ان کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ کچھ اس نظریہ کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن میں تقویٰ اور پرہیزگاری کا فقدان ہے دین اسلام کے ساتھ ان کا رابطہ برائے نام ہے۔ جس شخص کا قول ان کی خواہشات کے موافق ہوتا ہے، اس پر وہ عمل کرتے ہیں دراصل یہ لوگ رخصت کے متلاشی ہیں جہاں جس کے قول میں رخصت نظر آئی، اس کے قول کو حجت سمجھ لیا اور اس کے مقلد ہو گئے۔ انہیں اس سے کچھ واسطہ نہیں کہ اس بارے میں اللہ پاک کا قرآن پاک میں اور رسول اکرم ﷺ کا احادیث صحیحہ میں کیا فرمان ہے؟

موضوعات کبیر (۸۹)

حافظ ابن حزمؒ بحث کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں کہ فقہاء کے ہاں ایک ”اصول تلفیق“ کہلاتا ہے، اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی عالم کا قول بلا دلیل جت ہے۔ اس میں بھی واصل خواہشات نفسانی کی اتباع ہے یا رخصت کے راستوں کی جستجو ہے تاکہ ہر قسم کا آرام رہے چنانچہ بعض فقہاء اس کو جائز قرار دینے میں اختلاف کرتے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس کے حرام اور ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ وضاحت کا یہ مقام نہیں ہے، واصل حقیقت یہ ہے کہ اس کا جواز بھی اسی حدیث سے لیا جاتا ہے اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کسی شخص نے کہہ دیا کہ جو شخص کسی بھی عالم کا مقلد ہے اس کی ملاقات جب اللہ پاک سے ہوگی تو اس کا کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ سب کرشمے ضعیف اور موضوع احادیث کے ہیں لہذا اگر آپ نجات اخروی کے طلب گار ہیں تو ان احادیث سے وامن کو بچائیں قیامت کے دن مال، اولاد کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے البتہ وہ انسان کامیاب ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں قلب سلیم لے کر حاضر ہوا۔

حدیث: 161 ((اختلاف اصحابی لکم رحمة)) ①

”میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔“

حدیث: 162 ابن سعدؒ نے طبقات میں قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ سے روایت کیا ہے۔

((کان اختلاف اصحابی محمد رحمة للناس))

”کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔“

تحقیق: (یہ روایت بیہقی نے سفیان ثوری سے نقل کی ہے جبکہ بیہقی اور سفیان کے درمیان تقریباً تین سو برس کا فاصلہ ہے اس لئے دونوں کے درمیان تین چار ناموں کی گنجائش ہے جب تک تین چار نام معلوم نہ ہوں، اس روایت کی حقیقت کس طرح معلوم ہو سکتی ہے)

حدیث: 163 میری رائے یہ ہے کہ اس امت کے علاوہ دوسروں کا اختلاف زحمت اور مصیبت تھی۔ اور اس کی تائید لجام معنی یہ حدیث کرتی ہے۔ اسے ابن ابی عاصم نے السنۃ میں انس سے روایت کیا ہے۔

((لا تجتمع امتی علی ضلالة)) ②

”کہ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی۔“

① کشف الخفاء ۶۸/۱ - احیاء علوم الدین ۲۰۸/۱

② کشف الخفاء ۴۸۸/۱ - تلخیص الحبیر ۱۴۱/۳

حدیث: 164 ترمذی نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((لا یجمع الله هذه الامة على ضلالة ابداء))

”اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔“

تحقیق: البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (المشکاۃ ۳/۱۱) الطلال (۸۰) ترمذی کتاب الفتن باب لزوم الجماعة

حدیث (۲۱۶۷)

حدیث: 165 اور مستدرک للحاکم میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے

((لا یجمع الله هذه الامة على ضلالة ويد الله مع الجماعة))

”اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔“ ۱

حدیث: 166 امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے کبیر میں ابوبصرہ غفاری سے

مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ

((سالت ربي ان لا تجتمع امتي على ضلالة فاعطانيها))

”میں نے خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ فرماتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ سوال مجھے عطا

فرمایا۔“ (مسند احمد ۶/۶۹۶)

حدیث: 167

((اخروهن من حيث اخرهن الله)) (هدایہ ۱/۱۲۳) نصب الراية ۳۶ درایۃ

(۱۷۱/۱)

”انہیں موخر رکھو۔ (یعنی عورتوں کو) جنہیں اللہ نے موخر کیا ہے۔“

تحقیق: ہدایہ میں ہے۔ کہ یہ حدیث مشہور ہے۔ (صاحب ہدایہ کا وہم ہے) ابن الہمامؒ کہتے ہیں۔ باوجود

شہرت کے یہ مرفوعاً ثابت نہیں اور صحیح ہے کہ یہ عبد اللہ بن مسعودؓ پر موقوف ہے۔

① حلیۃ الاولیاء ۳/۳۷، مستدرک حاکم ۱/۱۱۵ حدیث (۳۹۱) الدر المنثور ۲/۲۲۲) كشف الخفاء ۲/۲۸۸) الدر

المنثورة فی الاحادیث المنثورة (۱۸۱) الموسوعة (۷/۳۴۱) یہ ابن عمرؓ سے مروی ہے۔

موضوعات کبیر (اردو) ۹۱

حدیث: 168 ((اخفوا الختان اعلنوا النکاح)) ①

”ختنوں کو پوشیدہ رکھا کرو اور نکاح کا اعلان کیا کرو۔“

تحقیق: امام سخاوی فرماتے ہیں۔ اس کا پہلا جز وثابت نہیں۔ اور میں نے ختنوں کے اعلان کی احادیث ایک جگہ بیان کی ہیں۔

حدیث: 169

((اذا اردت ان اخرب الدنيا بدات ببیتی فخر به ثم اخرب الدنيا)) ②

”جب میں دنیا کو خراب کرنے کا پروگرام بناتا ہوں۔ تو پہلے اپنے گھر سے شروع کرتا ہوں۔ جب گھر کو خراب کر لیتا ہوں تو پھر دنیا کو خراب کرتا ہوں۔“

تحقیق: عراقی اپنی تخریج الاحیاء العلوم میں فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 170 ((اذا اراد الله ان ينزل الى سماء الدنيا نزل عن عرشه بلماته))

”جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتے ہیں تو عرش سے خود بذاتہ نزول فرماتے ہیں۔“

تحقیق: اس کا بیان کرنے والا کوئی دجال ہے۔

حدیث: 171

((اذا اكلتم فافضلوا)) ③ ”جب تم کھاؤ تو کچھ چھوڑ دیا کرو۔“

تحقیق: یہ صحیح نہیں ہے۔ امام سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے۔ لیکن کوئی کلام نہیں فرمایا۔ اور صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کے پینے کے بارے میں ذکر ہے کہ بچا ہوا دودھ آپ نے پیا۔ اور ایسے ہی صحیح بخاری میں پیالہ کا صاف کرنا بھی مروی ہے۔ اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے۔ ”جس کھانے یا پینے میں جھوٹا شامل نہ ہو، اس میں کوئی بھلائی نہیں۔“ اور ایک حدیث میں ہے ”جب تم بیا کرو تو جھوٹا چھوڑ دیا کرو“ اس حدیث کا قاضی عیاض اور ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے۔ ان دونوں میں تطبیق اس صورت میں ممکن ہے۔ کہ صاف کرنا جائز ہے۔ اور اتنی مقدار کا چھوڑ دینا

① كشف الخفاء ۷۰/۱

الفوائد المجموعة كذب الخصاب ص ۱۹۹۔ (حدیث ۱۷/۵۷۶) تذكرة الموضوعات ۱۵۹

② كشف الخفاء: ۸۱/۱۔ تذكرة الموضوعات للفتنی ص ۷۵۔

③ كشف الخفاء: ۸۵/۱۔ حدیث (۲۰۵)

جس سے دوسرا فائدہ حاصل کر سکے یہ افضل ہے۔ ورنہ صاف کرنا افضل ہے۔ جیسا کہ بولا جاتا ہے باقی چھوڑ دیا صاف کرلو۔“

حدیث: 172 ((لا خیر فی طعام ولا شراب لیس له سور))

”جس کھانے یا پینے میں جھوٹا شامل نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔“

حدیث: 173 ((واذا شربتم فاستروا))

”جب تم پیا کرو تو جھوٹا چھوڑ دیا کرو۔“ اس کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے۔

حدیث: 174

((اذا جنت یا معاذ! ارض الحصبیب. یعنی من الیمن. فہرول فان فیہا البحور))

① ((العين))

”اے معاذ! جب تو ارض الحصبیب یعنی یمن پہنچے۔ تو تیز دوڑو۔ کیونکہ اس میں حورالعین ہے۔“

تحقیق: امام بخاریؒ فرماتے ہیں۔ میں اسے نہیں پہچانتا۔ منوی کہتے ہیں۔ اس پر وضع کا حکم ظاہر ہے۔

حدیث: 175

((اذا جلس المتعلم بین یدی العالم فتح اللہ علیہ سبعین باباً من الرحمة ولا

یقوم من عنده الا کیوم ولدته امه، واعطاه اللہ بکل حرف ثواب ستین

شہیداء، وکتب اللہ بکل حدیث عبادة سنة)) ②

”جب شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ اور

جب وہ اس کے پاس سے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آن

ہی جنا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر حرف کے بدلے ساٹھ شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر

حدیث کے بدلے ایک سال کا ثواب لکھتا ہے۔“

① کشف الغفاء: ۸۸/۱۔ حدیث (۲۱۶)

② تنزیہ الشریعة: ۲۸۳/۱۔ الفوائد المجموعة ص ۲۸۵۔ کتاب الفضائل حدیث (۸۸۸) کشف الحفاء: ۸۸/۱۔

التذکرہ (۱۹)

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے۔ جیسا کہ ”الزہل“ میں اس کا ذکر ہے۔

حدیث: 176

① ((اذا حضر العشاء والعشاء فابدوا بالعشاء))

”جب نماز اور کھانا دونوں حاضر ہوں تو پہلے کھانا شروع کرو۔“

تحقیق: عراقی کہتے ہیں۔ کتب حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور اصل حدیث بخاریؒ مسلمؒ میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ جب کھانا چن دیا جائے اور نماز کی تکبیر شروع ہو جائے تو کھانے سے ابتداء کیا کرو۔ سیوطی فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کو وہم ہوا ہے۔ جنہوں نے اس روایت کو مصنف ابن ابی شیبہؒ کی جانب منسوب کیا۔ حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے فتح الباریؒ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ ابن ابی شیبہؒ کے الفاظ یہ ہیں اور نماز حاضر ہو گئی ہو۔ لیکن یہ روایت ابن ابی شیبہؒ نے الفاظ کے ساتھ مسند میں بیان کی ہے نہ کہ مصنف میں جیسا کہ لوگوں کو وہم ہوا ہے۔

حدیث: 177

② ((اذا وضع العشاء واقمت الصلاة فابدوا بالعشاء))

”جب کھانا چن دیا جائے اور نماز کی تکبیر شروع ہو جائے تو کھانے سے ابتداء کیا کرو۔“ یعنی پہلے کھانا کھانا چاہیے بعد میں نماز پڑھنی چاہیے۔

③ ((اذا ذكر الصالحون فحيلا بعمر))

حدیث: 178

”جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے تو عمر میں برکت ہوتی ہے۔“

تحقیق: قاضی عیاضؒ نے ”اکمال“ میں اسے ابن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے اسی طرح قرطبیؒ اور ابن اثیرؒ نے بھی۔ عراقیؒ کے ظاہر کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہے جیسا کہ انہوں نے کتاب الذخیرہ باب الاذان میں تحریر فرمایا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ان کی مراد حدیث موقوف سے ہو۔

① اتحاف السادة المتقين: ۲۱۷/۵۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۴۲۔

② فتح الباری: ۱۶۳/۲۔

③ البخاری: ۱۰۷/۷۰۱۷۱/۱۔

حدیث: 179

((اذا رایت القاری یلوذ بالسلطان فاعلم انه لص، واذا رایتہ یلوذ بالاغنیاء فاعلم انه مرء وایاک ان تخدع ویقال: یرد مظلمة، ویدفع عن مظلوم، فان هذه خدعة ابلیس، اتخذها القراء سلما)) ❶

”جب تم قاری کو دیکھو۔ کہ وہ بادشاہ کی چالپوسی کرتا ہے۔ تو یہ سمجھ لو کہ وہ چور ہے۔ اور جب تم یہ دیکھو کہ قاری امراء کی چالپوسی کرتا پھرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دھوکہ باز ہے۔ اور تجھے اس کے دھوکے سے بچنا چاہیے۔ اور اس کے بارے میں یہ بھی کہا جائے گا۔ کہ یہ ظلم کو دور کرتا اور مظلوم سے مصائب رفع کرتا ہے۔ تو یہ ایک شیطان کا دھوکہ ہے جسے قراء نے اپنی حفاظت کے لئے اختیار کر لیا ہے۔“

تحقیق: یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ ایسے ہی سفیان کا یہ بھی قول ہے۔ کہ اگر میں کسی شخص کو غصہ دلاؤں اور وہ مجھ سے یہ کہے کہ تو نے صبح کیسے کی ہے۔ اور میرا دل اس کے لئے نرم ہو جائے۔ تو وہ شخص کیسا ہوگا کہ جس نے امراء کا کھانا کھایا اور ان کے بستر پر لیٹا۔ ایسے ہی ان کا یہ بھی قول ہے کہ

حدیث: 180

((اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمة یرعاه قلبی)) (کشف الخفاء (۱/۳۹۶))

”اے اللہ میرے پاس کسی فاجر کے لئے نعمت نہ بنا کہ میں اس سے اپنے دل میں خطرہ محسوس کروں۔“

تحقیق: ان سے پوچھا گیا کہ سب سے بدترین چیز کونسی ہے جسے عالم تلاش کرتا ہے۔ فرمایا جو عالم امیر کے دروازے پر گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ فقیر امیر کے دروازے پر برا ہے۔ اور امیر فقیر کے دروازے پر اچھا ہے۔

حدیث: 181

((اذا صدقت المحبة سقطت شروط الادب))

”جب سچی محبت ہو جائے تو شرائط ادب ختم ہو جاتی ہیں۔“

تحقیق: ابن الدبیج کہتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ جلیڈ کا قول ہے۔ جیسا کہ رسالہ القشیر میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ شروط ادب ختم ہو چکیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے اب ادب ختم ہو چکا۔

حدیث: 182 ((اذا صلیتم علی فعمروا)) ①

”جب تم درود پڑھو تو اسے عام کر دو۔ (میرے لئے خاص نہ کرو) یعنی میرے ساتھ اس میں انبیاء آل اور اصحاب کو بھی داخل کرو۔“

تحقیق: امام سخاوی فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث: 183

((اذا کان الفی ذراعاً ونصفاً الی ذراعین فصلوا الظهر)) ②

”جب سایہ ڈیڑھ ہاتھ سے لے کر دو ہاتھ تک ہو جائے۔ تو ظہر کی نماز پڑھو۔“

تحقیق: یہ حدیث باطل ہے۔ (اس میں اصرم بن حوشب راوی کذاب ہے۔)

حدیث: 184 ((اذا کبر ولدک فاخه))

”جب تیرا لڑکا بڑا ہو جائے۔ تو اسے بھائی بنالے۔“

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی نہیں۔ ہاں اس معنی میں مندرجہ حدیث ہے جو طبرانی نے ”وسط“ میں ابونعیم اور دارقطنی نے مرفوعاً روایت کی ہے۔

حدیث: 185

((الولد سبع سنین سید وامیر وسبع سنین عبد واسیر، وسبع سنین اخ

وزیر، فان رضیت مکانته والا فاضرب علی جنبه، فقد اعدرت فیما بینک

وبینہ)) ③

① الفوائد المجموعۃ ص: ۳۲۸۔ کتاب فضائل النبی حدیث (۱۰۲۸) کشف الخفاء: ۹۶/۱۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۸۹) فتح الباری (۱۶۹/۱۱)

② مجمع الزوائد ۳۰۶/۱۔ المطالب العالیۃ ۲۲۶۔ المحروحين لابن حبان ۸۳/۱۔

میزان الاعتدال رقم ۱۰۱۷۔ لسان المیزان الجزء الاول الترجمة ۱۴۲۴۔ رواہ ابن عدی فی (الکامل) (۳۹۵/۱) وانظره فی ((تنزیہ الشریعة)) (۷۶/۲) و (تذکرۃ الموضوعات) للفتنی (۳۸) و (کشف الخفاء) (۱۰۱/۱) و (اللالی المصنوعۃ) (۶/۲) و (الموضوعات) لابن الجوزی (۸۶/۲) و (تذکرۃ الموضوعات) لابن القیسرانی (۷۸) و ذکرہ الحافظ ابن حجر فی (المطالب العالیۃ) (۲۶۶) و فی (المیزان) للذهبی (۱۰۱۷) کشف الخفاء (۹۹/۱)

موضوعاتِ کبیر (۹۶)

”کہ لڑکا سات سال تک سردار بھی ہوتا ہے اور امیر بھی سات سال تک غلام اور قیدی ہوتا ہے۔ اور سات سال تک بھائی اور وزیر ہوتا ہے۔ اگر تو اس کے مقام سے راضی ہو تو خیر ورنہ اس کے پہلو پر مار۔ میں تیرے اور اس کے درمیان عذر کروں گا۔“

تحقیق: اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث: 186

((اذا كتب احدكم فلا يكتب عليه بلغ فانه اسم شيطان، ولكن يكتب

عليه الله)) ①

”جب کوئی کچھ لکھے تو بلغ کا لفظ نہ لکھے کیوں کہ یہ شیطان کا نام ہے۔ بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ لکھے۔“

تحقیق: یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ اللہ العزیز نے میں ہے۔

حدیث: 187 ((اذا كنت على الماء فلا تبخل بالماء))

”جب تو پانی پر بیٹھا ہو تو پانی میں بخل نہ کر۔“ (کشف الخفاء حدیث ۲۶۹)

تحقیق: امام بخاری فرماتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔

حدیث: 188 ((اذا وقع الذباب في اناء احدكم فامقلوه)) ②

”جب کبھی برتن میں گر جائے۔ تو اسے ڈبو دو۔ یہ تو صحیح ہے۔ لیکن یہ روایت کہ اسے ڈبو کر پلٹ دو۔“

تحقیق: یہ مصنوع ہے۔ اور موضوع ہے۔

حدیث: 189

((اربع لا يشبعن من اربع: ارض من مطر، والشي من ذكر، وعين من نظر،

وعالم من علم)) ③

① كشف الخفاء ۱/۱۰۱۔

② البخاری: ۱۸۱/۷۔ ابوداؤد الاطعمہ باب [۴۹] ابن خزيمة ۱۰۵۔ النسائی الفرغ والعنبرة باب [۱۰] شرح السنة

۲۶۱/۱۱۔ مسند الامام احمد ۲۲۹/۲۔ البيهقي ۲۵۲/۱۔

③ حلیۃ الاولیاء ۲۸۱/۲۔ میزان الاعتدال ترجمۃ رقم ۲۰۲۷ و ۵۰۵۴۔ لسان المیزان الجزء الثاني الترجمة رقم ۱۲۴۴۔

الجزء الثالث الترجمة رقم (۱۳۷۳)، الجزء الرابع ترجمۃ رقم ۳۱۔ المحروحين لابن حبان ۲۴۵/۱۔ مجمع الزوائد

۱۳۵/۱۔

موضوعات کبیر (۹۷)

”چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا۔ زمین کا بارش سے عورت کا مرد سے۔ آنکھ کا دیکھنے سے اور عالم کا علم سے۔“

تحقیق: موضوع ہے رقم (۸۶۳) یہ حدیث من گھڑت ہے۔ جیسا کہ ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے۔ امام سخاویؒ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور ابونعیمؒ نے حلیہ میں سلیمان التیمیؒ کے واسطے سے محمد بن الفضل بن عطیہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس پر وضع حدیث اور کذب کا اتہام ہے۔ ابن عدی نے اسے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ اور وہ اسے منکر فرماتے ہیں۔ منوفی کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ یہ حکماء کا قول ہے اور یہی بہتر ہے۔

حدیث: 190 ((الارز)) ❶

”چاول والی حدیث صحیح نہیں ہے۔“ (صفائی کہتے ہیں موضوع ہے)

تحقیق: جیسا کہ ابن الدبیج نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 191 ((سید طعام الدنيا اللحم ثم الارز)) ❷

”دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر چاول۔“

تحقیق: ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ ابونعیمؒ نے اسے طب نبویؐ میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح اسے دیلمیؒ نے بھی روایت کیا ہے۔ (جس میں چاول کا ذکر ہے وہ تمام روایات ضعیف ہیں)

حدیث: 192 ((الارض فی البحر کالاصطبل فی البر)) ❸

”زمین سمندر میں ایسی ہی ہے جیسے کہ خشکی میں اصطبل۔“

تحقیق: اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 193 ((الارضون سبع، فی کل ارض نبی کنسکیم)) ❹

”زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی ہیں۔“

تحقیق: ابن کثیرؒ نے اسے ابن جریرؒ کی جانب منسوب کر کے لکھا ہے۔ کہ اگر ابن عباسؓ سے اس کی نقل صحت کے ساتھ ثابت ہو جائے۔ تب بھی یہ چیز انہوں نے اسرائیلیات سے لی ہے۔ اس کی اور اس جیسے امور کی رسول اللہ ﷺ

❶ الفوائد المجموعة ص ۱۶۳۔ حدیث نمبر (۴۸۷) کتاب الاطعمة والشرية (تذكرة الموضوعات للفتنی ۱۴۷)

❷ كشف الحفاء: ۱/۲۶۰/۲-۲۶۲

❸ كشف الحفاء: ۱/۱۲۳- ابن کثیر ۸/۱۸۳

❹ كشف الحفاء حدیث (۳۱۷)

موضوعاتِ کبیر (اردو) ۹۹

تحقیق: یہ حجاج کا قول ہے جو اس نے حضرت انسؓ سے شکایت کے طور پر کہا تھا۔ کہ میری اور تیری مثال اس شخص کی طرح ہے جو کہا کرتا تھا۔ تو میری خاص طور پر مدد کرنا اور اے بڑوسی میری بات سن۔

حدیث: 198

((اشھد انی رسول اللہ)) ”کہ میں اللہ کا رسول ہوں گواہ رہو۔“

تحقیق: رافعی فرماتے ہیں منقول یہ ہے۔ کہ اے آپ اپنی التحیات میں پڑھا کرتے تھے۔ امام عسقلانی اپنی تلخیص التخریج ۱۰ میں فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ الفاظ تشہد آپ سے متواتر مروی ہیں۔ اور آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔ اشھدان محمد رسول اللہ وان محمد عبده ورسوله

حدیث: 199 اور تشہد کے علاوہ سلمۃ بن الاکوع کی روایت میں ہے۔ جب مجھے قوم کے کھانوں کے ختم ہونے کا خوف ہوا۔ پھر انہوں نے آگے حدیث نقل کی ہے۔ اور اخیر حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ))

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔“

حدیث: 200 اسی طرح جب جابر نے اپنے والد کا قرض ادا ہونے اور آپ کی دعا کی برکت کا حال سنایا تب آپ نے فرمایا:

((اشھد انی رسول اللہ)) ”گواہ رہو میں اللہ کا رسول ہوں۔“ ②

حدیث: 201

((اصف النیة، ونم فی البریة)) (کشف الخفاء حدیث (۳۷۹)

”نیت کو صاف کرنا اور مخلوق میں آرام سے سوچنا۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ دریغ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

① کشف الخفاء (۱/۴۲) تلخیص الحبیر (۱/۲۶۴)

② البخاری: ۱۰۳/۷۔

موضوعات کبیر (۹۹)

تحقیق: یہ حجاج کا قول ہے جو اس نے حضرت انسؓ سے شکایت کے طور پر کہا تھا۔ کہ میری اور تیری مثال اس شخص کی طرح ہے جو کہا کرتا تھا۔ تو میری خاص طور پر مدد کرنا اور اے پڑوسی میری بات سن۔

حدیث: 198

((اشھد انی رسول اللہ)) ”کہ میں اللہ کا رسول ہوں گواہ رہو۔“

تحقیق: رافعی فرماتے ہیں منقول یہ ہے۔ کہ اسے آپ اپنی التحیات میں پڑھا کرتے تھے۔ امام عسقلانی اپنی تلخیص التخریج ۱۰ میں فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ الفاظ تشہد آپ سے متواتر امرودی ہیں۔ اور آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔ اشھدان محمد رسول اللہ وان محمد اعبده ورسوله

حدیث: 199 اور تشہد کے علاوہ سلمۃ بن الاکوع کی روایت میں ہے۔ جب مجھے قوم کے کھانوں کے ختم ہونے کا خوف ہوا۔ پھر انہوں نے آگے حدیث نقل کی ہے۔ اور اخیر حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ))

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔“

حدیث: 200 اسی طرح جب جابر نے اپنے والد کا قرض ادا ہونے اور آپ کی دعا کی برکت کا حال سنایا تب آپ نے فرمایا:

((اشھد انی رسول اللہ)) ”گواہ رہو میں اللہ کا رسول ہوں۔“ ۲

حدیث: 201

((اصف النیۃ، ونم فی البریۃ)) (کشف الخفاء حدیث (۳۷۹)

”نیت کو صاف کر اور مخلوق میں آرام سے سو جا۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ دریغ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱. کشف الخفاء (۱/۴۲) تلخیص الحبیبر (۱/۲۶۴)

۲. البخاری: ۱۰۳/۷۔

حدیث: 202

((اصل کل داء الرضى عن النفس)) (كشف الخفاء: حدیث (۳۸۲))

”ہر بیماری کی جڑ نفس سے راضی ہو جانا ہے۔“

تحقیق: یہ سلف کا کلام ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیح کا قول ہے۔

حدیث: 203

((الاعادة سعادة)) (كشف الخفاء حدیث (۴۱۰))

”اعادہ کرنا نیک بختی ہے۔“ (کسی بات کو دوبارہ سہ بارہ کہنا)

تحقیق: ابن الدبیح کہتے ہیں۔ میں نے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت کہیں نہیں سنی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں لوگوں

کی زبان پر یہ بات کہ فائدہ پہنچانا بات کے بار بار لوٹانے سے بہتر ہے۔

حدیث: 204

((الشمائل للترمذی انه عليه الصلاة والسلام كان يعيد الكلام ثلاثا لمزيد

① ((الاستفادة))

”لیکن شامل ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ کلام کو تین بار دہراتے۔ تاکہ لوگ اچھی

طرح فائدہ حاصل کر سکیں۔“

② ((اعوذ بالله من عمامة صماء))

حدیث: 205

”میں اللہ سے عام بہروں سے پناہ مانگتا ہوں۔“

تحقیق: اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ جلال الدین سیوطی نے کہا ہے۔

① هامش المواهب اللدنية شرح شمائل الترمذی ص ۱۱۲۔

الترمذی ۳۶۴۰۔ فتح الباری: ۱۹۷/۲۔

② كشف الخفاء: ۱۶۶/۱۔ حدیث (۴۳۳)

وانظر الدعامة لمعرفة احكام سنة العمامة ص ۶۵۔

موضوعات کبیر (۱۰)

حدیث: 206 ((اعینوا الشاری)) (کشف الخفاء حدیث (۴۳۲))

”بچنے والے کی مدد کرو۔“

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور ایسے ہی یہ قول کہ مشتری کی مدد کی جائے ابن الدبیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 207 ((افتضحوا فاصطلحوا)) ①

”نیچھٹ پکڑو اور اصلاح حاصل کرو۔“ (کشف الخفاء حدیث (۳۳۳))

تحقیق: یہ محاورات میں سے ہے حدیث نہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیع کا قول ہے۔

حدیث: 208

((افضل العبادات احمزها ای اتعبها واصعبها)) ②

”عبادات میں سب سے زیادہ افضل جس میں زیادہ مشقت اور تکلیف ہو۔“

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں۔ یہ حدیث معلوم نہیں۔ سیوطی نے اس حدیث سے سکوت اختیار کیا ہے۔ ابن القیم جوزی شرح المنازل میں فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 209 ملا علی قاری کہتے ہیں اس معنی کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت عائشہ

سے مروی ہے کہ

((الاجر علی قدر التعب)) ”اجر و ثواب تکلیف کے اعتبار سے ہوتا ہے۔“

تحقیق: اور یہ حدیث ابن الاثیرؒ کی نہایت ہی میں ابن عباسؓ کی جانب منسوب ہے۔

حدیث: 210 ((الاقربون اولی بالمعروف)) ③

”قریبی رشتہ دار بھلائی کے زیادہ حق دار ہیں۔“

① قال العجلونی فی کشف الخفاء ۱/۱۶۸۔ ذکرہ الخطابی فی العزلة من طریق محمد بن حاتم البظفری۔ وهو من الامثال السائدة۔

② کشف الخفاء: ۱/۱۷۵۔ حدیث (۴۵۹)

وفی اتحاف السادة ۶/۲۹۸۔ ((افضل العبادات اخفها))

③ کشف الخفاء: ۱/۱۸۳۔ حدیث (۴۸۶)

تحقیق: سخاوی فرماتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو نہیں جانتا۔

حدیث: 211 لیکن نبی کریم ﷺ نے ابو طلحہؓ سے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ:

((اری ان تجعلها فی الاقربین)) ❶ ”تو اس (باغ کو) اقرباء میں تقسیم کر دے۔“

تحقیق: اسے بخاری اور مسلمؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 212

((اقضاکم علی)) ❷ ”تم میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے اعلیٰ ہیں۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔

حدیث: 213

حاکم نے اپنی مستدرک میں عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

((کننا نتحدث ان اقضى اهل المدينة علی))

”ہم یہ کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں اچھا فیصلہ کرنے والے اعلیٰ ہیں۔“

تحقیق: سخاوی فرماتے ہیں اس قسم کی روایات صحیح طور پر مرفوع کے حکم میں ہوتی ہیں۔

حدیث: 214

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اس پر اعتراض ہے۔ اس لئے کہ ابن الفرشتہ نے شرح المشارق میں حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

((اقرونا ابی، واقضانا علی))

”ہم میں سب سے اچھا قاری ابی بن کعبؓ اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے اعلیٰ ہیں۔“

حدیث: 215

نیز اس سے زیادہ صراحت والی روایت وہ ہے جو ترمذی نے روایت کی ہے اور جس کا حوالہ سیوطی نے دیا ہے۔

❷ البخاری ۷/۸ و ۶۹۴/۲ - مسلم

❸ كشف الخفاء: ۱/۱۸۴ - حدیث (۴۸۹)

فتح الباری: ۱۰/۵۹۰ - وعزہ ابن حجر لابن المنیر۔

موضوعات کبیر (۱۰۳)

((ارحم امتی بامتی ابوبکر، واشدهم فی امر الله عمر، واصدقهم حیاہ

عثمان، واقضاهم علی)) ❶

”میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکرؓ اللہ کے کام میں سب سے سخت عمرؓ۔ سب سے زیادہ باحیا عثمانؓ۔ اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔“

تحقیق: ان حدیث میں جو فوائد ہیں ان میں سے ایک وہ بھی ہے جو سخاوتی نے اپنے فتاویٰ میں تحریر کیا ہے۔ مجھ سے اس مقام کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے فرشتے بھی شرماتے ہوں۔ میں اس کا جواب دیتے ہوئے اس لئے شرمایا کہ میں کسی قابل اعتماد حدیث سے اس مضمون پر واقف نہ تھا۔

حدیث: 216

((ولكن افاد شيخنا البدر النسابة في بعض مجاميعه عن الجمال الكازروني

انه لما آخى عليه الصلاة والسلام بين المهاجرين والانصار بالمدينة في غيبة

انس بن مالك، وتقدم عثمان لذلك كل من صدره مكشوفاً، فتأخرت الملائكة

حياء، فأمره عليه الصلاة والسلام بتغطية صدره، فعادوا الى مكانهم،

فسألهم عليه الصلاة والسلام عن سبب تأخرهم فقالوا: حياء من عثمان))

”ہمارے شیخ بدر النسابة نے اپنے بعض مجامع میں جمال الکازرونی سے نقل کیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ

نے مہاجرین اور انصار مدینہ کے مابین مواخات کرائی جو انس بن مالک کی غیر موجودگی میں واقع ہوئی تھی۔

تو عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حالت میں آئے کہ ان کا سینہ کھلا ہوا تھا۔ تو فرشتے حیا سے پیچھے

ہٹ گئے نبی کریم ﷺ نے انہیں سینہ ڈھانکنے کا حکم دیا۔ تو فرشتے اپنے مقام پر لوٹ آئے۔ آپ نے ان

سے پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیا سے ہم پیچھے ہٹ گئے تھے۔“

❶ مسند احمد ۳/۱۸۴، ۲۸۱۔ البیہقی ۶/۲۱۰۔

مستدرک الحاکم ۳/۴۲۳۔ الطبرانی فی الصغیر: ۲۰۱/۱۔ مصنف عبدالرزاق ۲۰۳۸۷۔ کنز العمال (۶۴۱/۱۱)

صحیح الترمذی (۲۷۹۰/۵۶۱) الصحیحۃ ۳/۲۲۳ (الاحسان ۱۶/۷۴) تلخیص الحبیر (۷۹/۳) حدیث (۱۳۴۳)

اس روایت میں یہ بھی ہے کہ علم القرآن سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت اور عطاء و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حجاز

ہیں اور ہر امت میں ایک ظلم امانت دار ہوتا اس امت کا امین عبیدہ بن الجراح ہے۔

حدیث: 217

((اکثر اهل الجنة البله)) ❶ ”جنت میں اکثر بے وقوف جائیں گے۔“

تحقیق: اسے بزار نے ضعیف طریق پر روایت کیا ہے۔ قرطبی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ جیسا کہ مقاصد میں ہے۔ اور اسے کچھ زیادتی کے ساتھ بھی روایت کیا جاتا ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے رقم ۱۱۹۴)

حدیث: 218

((وعلیون لذوی الالباب)) ”کہ علیین عقل والے ہوں گے۔“

تحقیق: اور اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ عراقی کا خیال ہے بلکہ یہ احمد بن ابی الحواری کا قول ہے۔ جو حدیث میں داخل ہو گیا۔ عراقی کہتے ہیں اس حدیث کو بزار نے روایت کر کے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور قرطبی نے اسے تذکرہ میں صحیح قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں۔ یہ روایت منکر ہے۔ اور ابلہ سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے دنیاوی معاملات میں بیوقوف ہوں۔ لیکن دین میں سمجھ دار ہوں۔ اہل دنیا کے بالکل برعکس (یہ ظاہری حیات دنیا کو تو خوب جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں) سہیل تستری نے اس کی یہ تفسیر کی ہے۔ کہ جن لوگوں کے دل اللہ سے مشغول رہتے ہوں۔ لیکن یہ تفسیر اکثریت کے مناسب نہیں ہے۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بیوقوفوں سے مراد مجبور لوگ ہیں۔ جو کہ اس کے دین کے پیچھے پھانسی بھی دیئے گئے۔ لیکن ان کے یقین میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی۔ اور بعض محققین صوفیاء کا خیال ہے۔ کہ بے وقوفوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنت پر اور جو اشیاء جنت میں انہیں ملیں گی۔ مثلاً حوریں، محلات۔ مختلف اقسام کی لذتیں اور جلوہ خداوندی ان پر قانع ہوں۔ نہایت میں ہے کہ بلہ، ابلہ کی جمع ہے اور یہ وہ شخص ہوتا ہے جو بھلائی کو ختم کرنے والی شرارت سے غافل ہو۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر سلامتی قلب اور لوگوں کے ساتھ حسن ظن غالب آچکا ہو۔ اس طرح وہ اپنے دنیا کے کاموں سے غافل ہو گئے اور دنیا میں مہارت پیدا کرنے سے جاہل اور اپنے نفسوں کو آخرت سے مشغول کر لیا۔ تو وہ اس بات کے مستحق قرار پائے کہ وہ اکثر جنت میں جائیں۔ ورنہ ابلہ اس شخص کو بولا جاتا ہے۔ جس کے پاس عقل نہ ہو۔ تو یہ حدیث کی مراد کے خلاف نہیں۔

❶ مجمع الزوائد: ۸/۷۹، ۲۶۴/۲ و ۴۰۲ قال الہیثمی رواہ البزار وفیہ سلامۃ بن روح وثقہ ابن حبان وغیرہ وضعفہ احمد بن صالح وغیرہ وروایتہ عن عقبیل (وجادۃ) کشف الخفاء حدیث (۴۹۵)

موضوعات کبیر (ادو)

۱۰۵

حدیث: 219 ((اكر مو اظهور كم)) ”اپنی پاکی کی عزت کرو۔“ (۱۳۸)

تحقیق: امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ روایت موضوع ہے۔ اور ذیل میں بھی اسی قسم کا قول ہے۔

حدیث: 220 ((اكرام الميت دفنه)) (۱۳۹)

”مردے کی عزت اس کا دفنانا ہے۔“ (کشف الخفاء حدیث ۵۰۴)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میں اس حدیث کے رفع سے واقف نہیں۔ ابن ابی الدینا نے اسے ایوب سختیانی سے نقل کیا ہے وہ کہا کرتے تھے۔ یہ کہا جاتا تھا۔ مردے کی عزت اس کے گھر والوں پر یہ ہے۔ کہ اس کو اس کے گڑھے تک جلد پہنچادیں اور اس قول کی شہادت یہ حدیث ہے۔

حدیث: 221 ((اسرعوا بالجنائزۃ)) ❶ ”جنازوں کو جلدی لے جایا کرو۔“

تحقیق: امام تیمیہؒ نے ایک باب باندھا ہے۔ کہ جب آدمی کی موت ظاہر ہو چکی ہو۔ تو جنازے کا جلد تیار کرنا مستحب ہے۔ اور اس میں وہ روایت نقل کی جو طبرانی نے سند مرفوع کے ساتھ روایت کی ہے۔

حدیث: 222 ((لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظہرائی اہلہ)) (۱)

”جنازے کے لئے یہ بات پسندیدہ نہیں کہ وہ لوگوں کے درمیان رکھا رہے۔“

تحقیق: الحدیث اور طبرانی میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

حدیث: 223

((اذا مات احدکم فلا تحبسوه، واسرعوا به الی قبره)) ❷

”جب تم میں سے کوئی مر جائے۔ تو اسے روکے نہ رکھو۔ اور اسے قبر تک جلدی لے جاؤ۔“

اور ایک روایت میں ہے:

((من مات فی بکرۃ فلا یقیلن الا فی قبره، ومن مات عشیۃ فلا ییتن الا فی

قبره))

❶ الحدیث رواہ البخاری ۱۰۸/۲، مرفوعاً عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

❷ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب التعمیل بالجنائزۃ وکراہیۃ حبسها حدیث (۳۱۵۹) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا

ہے۔ اس میں عروہ بن سعید الانصاری اور اس کا والد مجہول ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۳۲۳۳)

❸ مجمع الزوائد ۴/۳ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ یحیی بن عبداللہ الباہلی وهو ضعیف۔

موضوعات کبیر (۱۰۶)

”کہ جو صبح کے وقت مرے اس کی دو پہر قبر میں ہونی چاہیے اور جو شام کو مرے اس کی رات قبر میں گزرنی چاہیے۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اہل مکہ اس سے غفلت برتتے ہیں۔ کیونکہ وہ اکثر مردے کو ظہر کے بعد یا صبح کو لے کر جاتے ہیں۔ چاہے وہ دو وقت پہلے مر چکا ہو۔ اسے کعبہ کے قریب لا کر رکھ دیتے۔ جب صبح کی نماز یا نماز عصر پڑھ لی جاتی ہے۔ تب نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ خطابیؒ کہتے ہیں امام سخاویؒ نے اس طرز عمل کا صحیح انکار فرمایا۔ ہمارے شیخ عارف باللہ محمد بن عراق بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اہل مکہ کے لئے اس تاخیر کا باعث یہ ہے۔ کہ یہ اوقات نماز میں جمع ہونے اور جنازے کی متابعت کے لئے بہتر ہیں۔ اور خصوصاً گری کے زمانہ میں یہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور چونکہ ان کا مقصد نیک اور یہ بدعت مستحسنہ ہے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے موقوف اور مرفوعاً یہ صحیح طور پر مروی ہے۔

حدیث: 224 ((ما راہ المسلمون حسنا فهو عند الله حسن)) ①

”جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔“

یہ بھی ابن مسعودؓ پر موقوف ہے اس سے دلیل مناسب نہیں۔

حدیث: 225 ((اکرموا الخبز)) ”روٹی کی عزت کرو۔“

تحقیق: یہ بہت سے طریقوں سے مروی ہے۔ اور سب کے سب ضعیف اور مضطرب ہیں۔ اور ایک دوسرے سے زیادہ ضعیف ہیں۔ (اگرچہ یہ ضعیف ہے مگر روٹی کی عزت کرنی چاہیے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہڈی سے استنجانہ کرو وہ جنوں کی خوراک ہے تو اگر جنات کی خوراک کا احترام کرنا چاہیے تو انسانوں کی خوراک روٹی وغیرہ کی بھی عزت ہونی چاہیے۔

حدیث: 226 ((ما راہ المسلمون حسنا فهو عند الله حسن)) ②

المسجد رک اللحم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”روٹی کی عزت کرو۔“ ((اکرموا الخبز)) ②

① نصب الرأۃ ۱۳۳/۴۔ کشف الخفاء: ۲..... ۲۶۳۔

② مستدرک الحاکم ۱۲۲/۴۔ کتاب الاطعمۃ حدیث ۷۱۴۵۔ کنز العمال ۲۴۵/۱۵۔ حلیۃ الاولیاء ۲۴۶/۵۔ میزان

الاعتدال ترجمۃ رقم (۹۱۴۳) مجمع الزوائد ۳۴/۵۔ الموضوعات لابن جوزی (۲۹۰/۲) اللالی الموضوعۃ

(۲۱۳/۲) المیزان (۵۲۲۴) لسان المیزان (۶۰۴/۶) المحروحين (۱۳۴/۲) لابن حبان الفوائد المجموعۃ حدیث

موضوعات کبیر (۱۰۷)

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ شاہد ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بنوی نے محرم الصحابہ میں اس حدیث کو کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: 227 ((فان الله انزله من بركات السماء)) ①

”روٹی کی عزت کرو۔ کیونکہ اللہ نے اسے آسمان کی برکتوں سے نازل فرمایا ہے۔“

حدیث: 228

((اكرموا الشهود، فان الله يستخرج بهم الحقوق ويدفع بهم الظلم)) ②

”گواہوں کی عزت کرو۔ کیونکہ اللہ ان کے ذریعہ حق نکلاتا اور ظلم دور کرتا ہے۔“

تحقیق: عقلی کہتے ہیں۔ یہ غیر محفوظ ہے۔ بلکہ صفائی نے اس کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اسے دلیلی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں، اسے حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ حاکم کا یہ قول عراقی نے ”تخریج الاحادیث الاحیاء“ میں نقل کیا ہے۔ اور سیوطی نے ابن جوزی کی ”موضوعات“ کی تردید میں جو احادیث روایت کی ہیں۔ اسے ان میں لیا ہے۔ ذہبی نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے اور حاکم پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

حدیث: 229 ((اكل الطين، حرام على كل مسلم))

”مٹی کھانا ہر مسلمان پر حرام ہے۔“

تحقیق: بیہی نے اپنی تخریج میں بہت سی احادیث اسی موضوع کی روایت کی ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔ اور دوسروں نے اس معاملہ میں بیہی کی متابعت کی ہے۔ سخاوی نے اس کا ایسے ہی ذکر کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں مٹی کھانے کی حرمت کے بارے میں ایک جزو تصنیف کیا گیا ہے۔ اور اس کی احادیث صحیح نہیں۔

حدیث: 230

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں صحیح نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ وہ حسن بھی نہ ہو اور ضعیف بھی نہ ہو۔ سیوطی نے اپنی جامع الصغیر میں طبرانی کے حوالے سے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے۔

① تاریخ البخاری الكبير ۱۲/۸۔

② كشف الخفاء: ۱۹۴/۱۔ الفوائد المجموعة ص ۲۰۰۔ تاریخ بغداد ۵/۹۴، ۶/۱۳۸، ۱۰/۳۰۰۔ ابن عساکر فی تهذيب تاريخ دمشق (۱/۴۵۳) والعقيلي في الضعفاء (۱/۸۴، ۳/۶۵) العلل المتناهية (۲/۲۷۵) اللسان (۱/۳۱۴) (التلخيص الحبير) (۴/۱۹۸)۔

((من اکل الطین فکانما اعان علی قتل نفسه)) ❶

”جس نے مٹی کھائی گویا اس نے خودکشی کی کوشش کی۔“ (یہ بھی ضعیف ہے)

حدیث: 231 ((اکل الہریسۃ)) ❷ ”ہریسہ کھانا۔“

تحقیق: ہریسہ کھانے کی حدیث مختصر میں اس طرح پر ہے ”میں نے جبریل سے زخموں کی وجہ سے ہونے والی کمزوری کی شکایت کی۔ انہوں نے مجھے ہریسہ کھانے کو بتایا۔ اور ایک روایت میں ہے ہریسہ کھانے کا حکم دیا۔ اس کے سبب طریقے موضوع ہیں یا ضعیف ہیں۔“

حدیث: 232 ((واما قول معاذ: هل اتیت یارسول اللہ بعادام من

الجنة؟ قال نعم اتیت بهریسۃ فاکلتها فزادت فی قوتی قوة اربعین، وفی نکاحی نکاح اربعین وکان معاذ لا یعمل طعاما الا بدأ بالہریسۃ))

اور معاذ کا قول ”کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے پاس جنت کا کھانا بھی آیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں

میرے پاس ہریسہ لایا گیا۔ میں نے اسے کھایا اس سے میری قوت میں چالیس گنا اضافہ ہوا۔ اور میری

قوت باہ میں چالیس آدمیوں کا اضافہ ہوا۔ اور معاذ جب بھی کھانا کھاتے تو ہریسہ سے شروع کرتے۔“

تحقیق: اس حدیث کو محمد بن الحجاج اللغنی نے وضع کیا تھا۔ کیونکہ وہ ہریسہ بیچا کرتا تھا۔ اور اس حدیث کی اکثر اسناد

اسی پر ختم ہوتی ہیں۔ اور جھوٹوں نے اس سے اس حدیث کو چرالیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک اور بھی سند ہے۔

جس میں محمد بن الحجاج کی بجائے ابراہیم ہے۔ وہ اس سے بھی ساقط الاعتبار ہے۔

حدیث: 233 ((شرح ابن حجر المکی لشمائل الترمذی))

”ابن حجر المکی نے شمائل الترمذی کی شرح میں تحریر کیا ہے۔ کہ طبرانی نے اوسط میں یہ روایت نقل کی ہے۔ کہ

((ان جبرائیل اطعمنی الہریسۃ یشد بها ظہری لقیام اللیل)) ❸

”جبریل نے مجھے ہریسہ کھلایا۔ جس سے میری کمرات کے قیام کے لئے مضبوط ہوگئی۔“

❶ الطبرانی فی الکبیر: ۳۱۱/۶۔ علل الحدیث رقم (۱۴۸۷)۔ تنزیہ الشریعۃ ۲/۲۵۶۔ مجمع الزوائد ۴۵/۵۔ وقال

الہیثمی رواہ الطبرانی وفیہ یحیی بن یزید الاہوازی جہلہ الذہبی من قبل نفسه۔

❷ کشف الخفاء: ۱۹۹/۱۔ علل الحدیث رقم (۱۴۹۶)۔ کشف الخفاء: ۱۹۹/۱۔

❸ مجمع الزوائد ۳۸/۵۔ وقال الہیثمی الطبرانی فی الاوسط وفیہ محمد بن الحجاج الحمحی وهو الذی وضع هذا الحدیث۔

موضوعات کبیر (۱۰۹)

تحقیق: ابن حجرؒ الکی فرماتے ہیں۔ یہ روایت موضوع ہے۔ (اس میں محمد بن الحجاج وضع حدیث کیساتھ متہم ہے)

حدیث: 234 ((السنة الخلق اقلام الحق)) ❶

”مخلوق کی زبانیں حق کا قلم ہیں۔“

تحقیق: (زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو) ابن الدبیج کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 235 ((اللهم اصلح الراعی والرعیة)) ❷

”اے اللہ راعی (حاکم) اور رعیت کی اصلاح فرما۔“ (راعی سے مراد امیر بادشاہ اور رعیت سے مراد محکوم عوام ہے)

تحقیق: عراقی احياء العلوم کی تخریج میں کہتے ہیں اس روایت سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث: 236 ((اللهم اید الاسلام باحد العمرین)) ❸

”اے اللہ اسلام کی دو عمروں میں سے ایک عمرؓ کے ساتھ مد فرما۔“

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ اور دو عمروں سے مراد عمرؓ بن الخطاب اور عمرو بن الہشام ہے جس کی کنیت زمانہ جہالت میں ابو الحکم تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کنیت کو ابو جہل میں تبدیل فرمادیا تھا۔

حدیث: 237 ((اللهم اید الاسلام باحد العمرین)) ❹

جامع میں ابن عمرؓ سے مرفوع روایت کیا ہے:

((اللهم اید الاسلام باحد الرجلین الیک: بابی جہل او بعمر بن

الخطاب)) ❺

❶ کشف الخفاء: ۲۰۵/۱۔

❷ کشف الخفاء: ۲۰۹/۱۔

❸ احياء علوم الدين ۱/۱۶۹ قال العراقي لم اقف له على اصل وفسره المصنف۔ ای الامام الغزالی۔ بالقلب والحوارح۔

❹ کشف الخفاء: ۲۱۱/۱۔

❺ ترمذی مناقب عمر حدیث (۳۶۸۳) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (المشکاۃ ۶۰۳۶۵)

❻ موارد الظمان رقم (۲۱۷۹) مسند الامام احمد ۱/۴۵۶۔ مجمع الزوائد ۹/۶۷۔

موضوعات کبیر (۱۱۰)

”اے اللہ ان دونوں میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے اسلام کی تائید فرما۔ ابو جہل یا عمرؓ بن الخطاب۔“

تحقیق: اور بعض روایات کے یہ الفاظ ہیں ”اللهم اعز الاسلام بعمر ابن الخطاب“ اے اللہ اسلام کو عمرؓ کے ذریعے عزت عطا فرما۔ تو اس روایت میں یہ دعا۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ خاص ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے اولاً دونوں کے لئے دعا فرمائی ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع فرمایا کہ ابو جہل ایمان نہ لائے گا۔ تو آپ نے عمر کو دعا کے لئے مخصوص فرمایا۔ اور یہ دعا عمرؓ کے حق میں قبول فرمائی۔

حدیث: 238 ((اللهم صل علی نبی قبلک))

”اے اللہ اُس نبی پر رحمت نازل فرما جس نے تیرا بوسہ لیا۔“

تحقیق: اسے عام لوگ حجر اسود چومتے وقت بولتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور ان الفاظ کے ساتھ اس کی اصلیت کو تصور میں بھی نہیں لایا جاسکتا۔ کیونکہ یہ باعتبار معنی کفر ہوگا۔ علامہ عبدالنبی المغربی جو اپنے زمانہ میں شام کے سب سے بڑے عالم تھے انہوں نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی اور اس کے قائل کو کافر قرار دیا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ عوام سے یہ خطا اس وقت پیدا ہوئی۔ جب انہوں نے بعض لوگوں سے یہ سنا کہ اللہ اُس نبی پر رحمت نازل فرما جس نے اسے چوما۔ اور یہ صحیح ہے اور بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اُس نبی پر رحمت نازل فرمائے جس نے تجھے بوسہ دیا۔ یہ بھی صحیح تھا۔ عوام نے دونوں کلموں کو مخلوط کر دیا۔ اور دونوں دعاؤں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا۔ جس سے یہ خرابی واقع ہوئی۔

حدیث: 239

((وینبغي ان يحمل على الالتفات عند من قال به على حسن الظن بالمسلم، حيث لا يريد به ما يتبادر الى الفهم، فانه كفر صريح، فنجعل ((قبلک)) جملة مستانفة، نحو قوله عليه الصلاة والسلام في خطبة حجة الوداع: ((هل بلغت؟)) ❶ قالوا: نعم. قال: ((اللهم فاشهد)) فالتفت عنهم في اثناء كلامه، وتوجه الى الله، لتمام مرامه، ولا نجعلها صفة ((نبی)) كما قيل من ان شرط

❶ كشف الخفاء: ۲۰۹/۱، ۳۵/۲۔ حدیث (۵۴۵)

❷ البخاری: ۳۴/۱۔ مسلم ۸۹۰/۲۔

موضوعات کبیر (۱۱۱)

الالتفات ان يكون المتحدث عنه واحدا، فتأمل، فانه موضع زلل. والظاهر

فی دفع الخلل ان يقدر مضاف فيقال: قبل تبیمک))

”اور یہ زیادہ مناسب ہے کہ کہنے والا جب یہ الفاظ کہے۔ تو ہم ایک مسلم کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے یہ کہیں کہ وہ اصل مفہوم مراد نہیں لے رہا ہے۔ ورنہ وہ کفر صریح ہوگا۔ اور لفظ قبلک کو ہم جملہ متنافہ قرار دیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔ کیا میں نے پہنچا دیا۔ لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! پس تو بھی گواہ ہو جا۔ آپ نے اثناء کلام میں مخالفین سے توجہ ہٹا کر اپنی تمام تر توجہ اللہ کی طرف منعطف فرما دی۔ اور ایسے ہی ہم قبلک کو نبی کی صفت قرار نہ دیں گے۔ ہو سکتا ہے بولنے والا اپنی توجہ کسی اور چیز کی جانب متوجہ کر رہا ہو۔ پس غور کرو کہ یہ پھسلن کا مقام ہے اور بہتر یہ ہے کہ دفع خلل کے لئے ہم مضاف مقدر مانیں اور یہ کہا جائے کہ قبل تبیمک۔“

حدیث: 240 ((امان العبد امان)) ”غلام کی امان بھی امان ہے۔“

تحقیق: ابن ہمام نے کہا اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 241 ((امرت ان احکم بالظاهر، واللہ يتولى السرائر))

”مجھے ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اللہ بھیدوں کا خود مددگار ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث اصولیین اور فقہاء اکابر کے درمیان بہت مشہور ہے۔ لہٰذا لائی میں ہے کہ یہ ان الفاظ سے ثابت نہیں۔

حدیث: 242 حتیٰ کہ صحیح مسلم کی شرح نووی میں بھی یہ اس طرح پر موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں پر نقب لگانے کا حکم نہیں دیا گیا۔

((انی لم اوامر ان انقب عن قلوب الناس....)) ②

”مجھے لوگوں کے دلوں پر نقب لگانے کا حکم نہیں دیا گیا۔“

تحقیق: یعنی دلوں کی حالت معلوم کرنے کا۔ اور اس حدیث کا حدیث کی مشہور کتابوں میں کہیں وجود نہیں۔ اور

نہ اجزائے منتشرہ میں۔ عراقی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی مزی نے بھی اس سے انکار کیا ہے۔ تخریج

موضوعاتِ کبیر (۱۱۲)

بیضاوی میں حافظ ابن ملقن بھی اس کے منکر ہیں۔ زرکشی کہتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث پہچانی نہیں جاتی۔ سیوطی کہتے ہیں۔ یہ امام شافعی کا قول ہے جو رسالہ میں موجود ہے۔ حافظ عماد الدین بن کثیر تخریج احادیث المختصر میں فرماتے ہیں۔ میں اس کی سند سے واقف نہیں۔

حدیث: 243

((امرونا بتصغير اللقمة في الاكل، وتدقيق المضغ)) ❶

”ہمیں کھانے میں چھوٹا لقمہ بنانے اور اچھی طرح چبانے کا حکم دیا گیا ہے۔“

تحقیق: امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ (حدیث رسول نہیں مگر یہ طریقہ مفید ہے)

حدیث: 244 ((امیر النحل علی)) ❷ ”شہد کی مکھیوں کے امیر علی ہیں۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 245 جیسا کہ ابن الدبیج نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ دہلی

نے اسے حسن بن علی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ ہم مومنین کے یعسوب ہیں۔ اور اسے مرفوعاً رسول اللہ ﷺ سے بھی روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا

((يا علي! انك لسيد المسلمين، ويعسوب المومنين)) ❸

”اے علیؑ! تو مسلمانوں کا سردار اور مومنین کا یعسوب ہے۔“

تحقیق: قاموس میں ہے۔ کہ یعسوب مکھیوں کے سردار کو کہتے ہیں۔ زرکشی کہتے ہیں اسے طبرانی نے ابو ذر سے بھی روایت کیا ہے۔ ابن عساکر نے اسے سلمان سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 246

((انا الفصح من نطق بالضاد)) ❹ ”میں ضاد بولنے والوں میں زیادہ فصیح ہوں۔“

تحقیق: معنی تو اس کے صحیح ہیں۔ لیکن لفظ اس کی کوئی اصل نہیں۔

❶ كشف الخفاء، رقم (۵۹۴)

❷ كشف الخفاء، رقم (۵۹۶) ضعیف رقم (۳۸۰۹)

❸ تذكرة الموضوعات للفتنی ص ۹۸۔ كشف الخفاء ۱/۲۲۸/۲۰۳۷۔

❹ الفوائد المجموعة ص ۳۲۷۔ رقم (۱۰۲۱) تذكرة الموضوعات للفتنی (۸۷) الدر المنشرة (۲۳) كشف الخفاء:

موضوعات کبیر (اردو)

۱۱۳

حدیث: 247 جیسا کہ ابن کثیر کا قول ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں وہ حدیث جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔ کہ

((انا الفصح من نطق بالصاد)) ❶ ”میں ضاد بولنے میں زیادہ فصیح ہوں۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ یہ صحیح ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ تعجب تو جلال الکلی سے ہے کہ یہ انہوں نے باوجود جلالتِ علیت کے اس کا ”اپنی شرح جمع الجوامع“ میں بغیر تنبیہ کے ذکر کیا ہے ایسے ہی شیخ زکریا نے شرح مقدمۃ الجزریہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 248 ((انا الفصح العرب بید انی من قریش)) ❶

”میں عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں باوجود اس کے کہ میں قریش سے ہوں۔“

تحقیق: سیوطی کہتے ہیں اسے اصحاب الغرائب نے نقل کیا ہے۔ نہ تو ہم اس کے مخرج کو جانتے ہیں اور نہ اس کی سند سے واقف ہیں۔ اللالی میں ہے اس کا معنی صحیح ہے مگر اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ ابن کثیر وغیرہ نے کہا ہے۔

حدیث: 249 ((انا عند المنکسرة قلوبهم من اجلی)) ❷

”میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل میرے باعث ٹوٹے ہیں۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں غزالی نے اس کا بادیہ میں ذکر کیا ہے لیکن یہ بات مخفی نہیں۔ کہ کلام اپنے مقصد کو ظاہر نہیں کرتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس روایت کا تہ یہ ہے۔

حدیث: 250 ((انا عند المندرسة قبورهم لاجلی))

”میں قبروں کے نشانوں کے قریب ہوتا ہوں جن کی قبریں میری وجہ سے ٹوٹی ہیں۔“

تحقیق: اور مذکورہ بالا دونوں احادیث کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 251 ((انا مدینة العلم وعلی بابها)) ❸

❶ وانظر البداية والنهاية لابن كثير ۲/۲۷۷۔

❷ كشف الخفاء: ۱/۲۳۳، ۲/۵۸۰۔ احیاء علوم الدین ۲/۳۶۴۔ الشفاء ۱/۷۸۔

❸ كشف الخفاء: ۱/۲۳۴، ۲/۴۴۹۔ رقم (۶۱۴)

❹ رواه الترمذی، رقم ۳۷۲۳ بلفظ ((انا دار الحکمة وعلی بابها)) وقال غریب منکر۔ وحديث الباب فی مستدرک الحاكم

۳/۴۴۹۔ كشف الخفاء ۱/۲۳۵۔ الفوائد المجموعة ص ۳۴۸۔

مجمع الزوائد ۹/۱۱۴ وقال الهیثمی رواه الطبرانی ۱۱/۶۶ وفيه عبدالسلام بن صالح الهروی وهو ضعيف۔

موضوعات کبیر (اردو)

۱۱۳

”میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔“

تحقیق: اسے ترمذی نے اپنی جامع میں نقل کر کے لکھا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس کی صحت کی کوئی وجہ موجود نہیں۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابو حاتم اور یحییٰ بن سعید القطان کی بھی یہی رائے ہے۔ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں نقل کیا ہے۔ ذہبی وغیرہ نے اسے موقوف قرار دیا ہے۔ ابن دقیق العید کہتے ہیں۔ یہ حدیث ثابت نہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ باطل ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ حسن ہے۔ نہ تو صحیح ہے جیسا کہ حاکم کا خیال ہے۔ اور نہ یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن الجوزی کا خیال ہے۔ حافظ ابوسعید الخلالی کہتے ہیں۔ یہ باعتبار طریق حسن ہے نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف کجا کہ موضوع ہو۔ جیسا کہ زرکشی کا خیال ہے۔

فائدہ:

فائدہ: ترمذی میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی نہیں۔ بلکہ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (سنن ترمذی حدیث ۳۷۲۳ مناقب علی - الحلیہ (۶۴/۱) ابن مبارک فی الزہد (۳۱۴) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مشکاة (۶۰۸۷)

حدیث: 252 (انا من الله والمؤمنون منی)) ①

”میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔“

رواہ ابن عدی فی (الکامل) (۱۹۳/۱، ۱۹۵، ۱۲۴۷/۳) والعقلمی فی (الضعفاء) (۱۵۰/۳) والطبرانی فی (الکبیر) (۶۶/۱۱) والحاکم فی (المستدرک) (۱۲۶/۳) وابن عساکر فی (تاریخہ) (۳۸/۳) والسمعی فی (تاریخ جرحان) (۶۵) والذہبی فی (المیزان) (۲۹۹، ۱۵۲۵، ۳۲۴۳، ۳۶۲۱، ۵۵۲۳، ۶۰۵۵) وابن الجوزی فی ((الموضوعات)) (۱/۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳) وابن حجر فی ((اللسان)) (۱/۵۱۳، ۵۷۴، ۶۲۰، ۱۳۱۶، ۱۳۴۲، ۱۴۵/۳) وذكره شيخ الاسلام فی (احاديث القصاص) (۱۵) والملا علی القاری فی (الاسرار المرفوعة) (۱۱۸) والفتنی فی (التذكرة) (۹۵) والسيوطی فی (اللائلی) (۱/۱۷۰) وفی (الدرة) (۲۳) والحافظ الهیثمی فی (المجمع) (۱۱۴/۹) من حدیث ابن عباس وعزاه للطبرانی وقال: وفيه عبدالسلام بن صالح الهروی وهو ضعيف - وبلغه: (انا دار العلم وعلی بابها) رواه ابن حبان فی (المجروحین) (۲/۹۴) والحافظ الذہبی فی (المیزان) (۸۰۰، ۲، ۳۸۶۰)

① الفوائد المجموعة ص ۳۲۶۔ رقم ۱۰: ۱۵ تنزیہ الشریعة ۴۰۲/۲۔ کشف الخفاء: ۲۳۷/۱۔ رقم (۶۱۹)

موضوعات کبیر (۱۱۵)

تحقیق: حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اس میں اختلاف ہے زکشی کہتے ہیں یہ حدیث معلوم نہیں۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔

حدیث: 253 سخاوی کہتے ہیں اسے دیلمی نے بغیر سند کے عبد اللہ بن جراد سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((انا من الله والمؤمنون مني، فمن آذى مؤمنا فقد آذاني))

”کہ میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔ جس نے مومن کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔“

حدیث: 254 ((انصف بالحق من اعترف)) ❶

”جو شخص اعتراف کرے۔ اس کے ساتھ صحیح انصاف کرو۔“

تحقیق: سخاوی المقاصد میں کہتے ہیں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

حدیث: 255

((انفق ما في الجيب ياتك ما في الغيب)) كشف الخفاء رقم (۶۴۱)

”جو کچھ تیری جیب میں ہو اسے خرچ کر غیب میں وہ تجھے دستیاب ہو جائے گی۔“

تحقیق: ان الفاظ کے لحاظ سے اس روایت کی کوئی اصل نہیں اور بلحاظ معنی قرآن کہتا ہے ”جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے وہ تمہارے پیچھے آئے گا۔“ اور ایک متفق علیہ حدیث میں ہے خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔ لیکن لوگوں کا یہ قول کہ ابوبکرؓ نے جو کچھ ان کے پاس تھا سب کچھ خرچ کر دیا حتیٰ کہ عباس سے بھی خالی رہ گئے تو یہ الفاظ مرفوع روایت میں نہیں ہیں لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث: 256

((ان الارض لتنجس من بول الاقلف اربعين يوما)) ❷

”اونٹوں کے پیشاب سے زمین چالیس روز تک ناپاک ہو جاتی ہے۔“

تحقیق: اس میں داود و ضاع موجود ہے۔

❶ كشف الخفاء رقم (۶۳۲)

❷ صحيح مسلم كتاب الزكاة باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف حديث (۲۳۰۵)

❸ تنزيه الشريعة ۷۲/۲۔ كشف الخفاء ۲۵۹/۱۔

موضوعات کبیر (اُردو)

۱۱۶

حدیث: 257 ((ان بلالا کان یبدل الشین فی الاذان سینا)) ①

”بلالؓ اذان میں شین کو سین سے بدل دیا کرتے تھے۔“

تحقیق: امام مزنی نے کہا برہان السفاقی نے مزنی سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ روایت لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے۔ لیکن کتب حدیث میں اس کا کہیں وجود نہیں۔ (کہا جاتا ہے کہ بلالؓ کی زبان میں نکتہ تھی وہ اذان میں اشہد کی جگہ اسہد کہتے تھے یہ بات قطعی غلط ہے۔)

حدیث: 258 ((ان الشمس ردت علی علی بن ابی طالب)) ②

”علیؓ بن ابی طالب کے لئے سورج کو لوٹا دیا گیا۔“

تحقیق: امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن الجوزی نے اس کے موضوع ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن سیوطی کہتے ہیں کہ ابن مندہ، ابن شاپینؒ اور ابن مردویہؒ نے اسے روایت کیا ہے طحاویؒ اور قاضی عیاضؒ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جن علماء نے انکار کیا ہے۔ انہوں نے اس بنا پر کیا ہو کہ حضرت علیؓ کے حکم سے سورج لوٹا اور جنہوں نے صحیح قرار دیا انہوں نے اُس کو حضورؐ کی دعا کا اثر سمجھا اور اس کی تفصیل سیر میں ہے۔

حدیث: 259

((ان الشیطان یجرى من ابن آدم مجرى الدم فضيقوا مجاریه بالجوع)) ③

”شیطان آدمی کے خون کے جاری ہونے کی جگہ پر چلتا ہے۔ تو اس کے جاری ہونے کی جگہ کو بھوک سے

تنگ کر دو۔“

تحقیق: امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حضرت صفیہ سے مروی ہے۔ اور متفق علیہ ہے۔ اخیر کے الفاظ کہ اس کے جاری ہونے کی جگہ کو بھوک سے تنگ کر دو۔ یہ بعض صوفیاء کا کلام ہے۔ جو حدیث میں داخل ہو گیا۔

① کشف الخفاء: ۲۶۳/۱۔ المقاصد الحسن ص ۱۱۷۔

② کشف الخفاء: ۱/۱۶۱، ۲۵۵۔ لسان المیزان الجزء الرابع الترجمة ۷۷۷۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۶۰۰۴۔

③ البخاری ۳/۶۴ و ۱۰۰/۴، و ۸۰/۱۵۰، ۸۷/۹، مسلم ۴/۱۷۱۲۔ احیاء علوم الدین ۱/۲۳۲۔

حدیث: 260

((ان شیطانا بین السماء والارض یقال له: الولهان معه ثمانية امثال ولد آدم

من الجنود، وله خليفة یقال له: خنزب)) ❶

”زمین و آسمان کے مابین ایک شیطان ہے جسے دلہان کہا جاتا ہے۔ اس کے آٹھ ساتھی ہوتے ہیں۔ جو

انسانوں جیسے ہوتے ہیں اور اس کا ایک خلیفہ ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے۔“

تحقیق: ابن الجوزی کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔

حدیث: 261

((ان العالم والمتعلم اذا مرا على قرية فان الله تعالى یرفع العذاب عن مقبرة

تلک القرية اربعین یوما)) ❷

”عالم اور متعلم جب کسی بستی سے گزرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بستی کے قبرستان سے چالیس روز کا عذاب

اٹھالیتا ہے۔“

تحقیق: حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 262

((ان العبد لینشر له من الثناء ما بین المشرق والمغرب، وما یزن عند الله

جناح بعوضة)) ❸

”بندے کی ثناء مشرق و مغرب کے مابین مشہور کر دی جاتی ہے۔ اور اللہ کے ہاں ایک پتھر کے پر کے برابر

بھی اس کا وزن نہ ہوگا۔“

❶ کشف الخفاء: ۲۶۵/۱۔ تنزیہ الشریعة ۷۲/۲۔ العلل المتناہیة ۳۴۸/۱۔ تذکرة الموضوعات (۳۲) الفوائد

المجموعة ص ۱۴ رقم (۳۸)۔ کتاب الطہارات المحروحين لابن حبان ۲۶۶/۱ وقال باطل له اصل له۔

❷ کشف الخفاء: ۲۶۵/۱۔ تنزیہ الشریعة ۷۲/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۱۴۔ المحروحين لابن حبان ۲۶۶/۱ وقال

باطل لا اصل له۔

❸ کشف الخفاء: ۲۵۶/۱۔

موضوعاتِ کبیر (اُردو) ۱۱۸

تحقیق: یہ روایت احیاء العلوم میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس طرح اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 263 صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے یہ روایت مروی ہے:

((انہ لیأتی الرجل العظیم السمین يوم القيامة لا يزن عند الله جناح بعوضة)) ❶

”کہ قیامت کے روز ایک موٹا تازہ آدمی آئے گا۔ جس کا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن

نہ ہوگا۔“

حدیث: 264 ((ان القصيرة قد تطيل))

”چھوٹی عورت لمبی ہوتی ہے۔ یعنی اولاد لمبی پیدا کرتی ہے۔“

تحقیق: جوہری نے اپنی صحاح میں اسے نقل کیا ہے صاحب قاموس کہتے ہیں۔ یہ مثال ہے حدیث نہیں۔ جس

طرح کہ جوہری کو وہ ہم پیدا ہوا ہے۔

حدیث: 265

((ان لابراهيم الخليل ولابي بكر الصديق لحية في الجنة)) ❷

”ابراہیم علیہ السلام اور ابوبکرؓ صدیق کی جنت میں داڑھی ہوگی۔“

تحقیق: یہ صحیح نہیں ہے۔ میں نے حدیث کی کسی مشہور کتاب یا کسی رسالہ میں اس حدیث کو نہیں پایا۔

حدیث: 266 حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں ہمارے شیخ کہا کرتے تھے۔ کہ ایسے

ہی طبرانی میں ایک حدیث ہے کہ:

((ان اهل الجنة جرد مرد الا موسى عليه الصلاة والسلام فانه له لحية))

تضرب الی سرتہ) ❸

”اہل جنت سب کے سب عام وہوں گے سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ان کی داڑھی ہوگی، جو ان کی نافرمانی ہوگی۔“

❶ البخاری: ۱۱۷/۶ مسلم ۲۱۴۷/۴

❷ كشف الخفاء: ۲۷۱/۱ - تذكرة الموضوعات للفتنی ص ۱۰۹

❸ سلسلة الاحاديث الضعيفة للشيخ ناصر الدين الالباني حديث رقم ۷۰۴

تذكرة الموضوعات للفتنی ص ۱۰۹ - الموضوعات لابن الحوزی ۲۵۸/۳

موضوعات کبیر (۱۱۹)

تحقیق: ایسے ہی قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ ایسی ہی حدیث موسیٰ کے بھائی ہارون کے بارے میں بھی وارد ہے۔ اور میں نے بعض علماء کے خطوط میں دیکھا کہ حضرت آدم کے بارے میں بھی اسی قسم کی روایت ہے۔ لیکن میں ان میں سے کسی روایت کو بھی صحیح نہیں سمجھتا۔

حدیث: 267

((ان الله لما خلق العقل قال له: اقبل، فاقبل. ثم قال له: ادبر، فادبر. فقال:

وعزني وجلالي ما خلقت خلقا اشرف منك، فبك آخذ، وبك اعطى)) ①

”اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا آگے آؤ آگے آئی۔ پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے میری عزت اور جلال کی، میں نے کوئی مخلوق تجھ سے اشرف پیدا نہیں کی میں تیرے ہی ذریعہ لیتا ہوں اور تیرے ہی ذریعہ دیتا ہوں۔“

تحقیق: ابن تیمیہؒ اور دیگر ائمہ فرماتے ہیں۔ یہ بالاتفاق جھوٹ ہے اور موضوع ہے۔ جیسا کہ مقاصد میں ہے۔ لیکن غزالی نے احیاء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں طبرانی نے اسے کبیر داسط میں اور ابونعیم نے اسے دو ضعیف سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(عقل کی مدح کے بارے میں تمام روایات من گھڑت ہیں)

حدیث: 268

دیکھیں ابن قیم کی المنار المنیف۔

((ان الله لا يقبل دعاء ملحونا)) ”اللہ تعالیٰ غلط دعا کو قبول نہیں فرماتا۔“

تحقیق: تقی السبکی نے اس حدیث کو رد کیا ہے۔ اور غلط سے مراد ظاہر اعراب اور بناء میں غلطی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ باطل دعا قبول نہیں فرماتا۔

حدیث: 269

((ان الله جعل لذة طعام الاغنياء في طعام الفقراء)) ②

”اللہ تعالیٰ نے اغنیاء کی لذت فقراء کے کھانے میں رکھی ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں حافظ ابن حجر العسقلانی نے اس کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔

① احیاء علوم الدین ۸۳/۱۔ ما بین القوسین سقوط من المطبوعة والصحيح ما ائتناء من الاحیاء۔

② كشف الخفاء: ۲۷۸/۱۔ رقم (۷۲۹) تذكرة الموضوعات ۱۷۸۔

ما بین القوسین سقط من المطبوعة۔

حدیث: 270 جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب الموضوعات کے اخیر میں ذکر کیا ہے۔ کہ ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا:

((ان الله نقل لذة طعام الاغنياء الى طعام الفقراء))

”اللہ تعالیٰ نے اغنیاء کے کھانے کی لذت فقراء کے کھانے میں منتقل کر دی۔“

تحقیق: جلال الدین سیوطی نے جواب دیا یہ موضوع ہے۔

حدیث: 271

((ان الله تعالى اخذ الميثاق على كل مومن ان يبغض كل منافق، وعلى كل

منافق ان يبغض كل مومن)) ❶

”اللہ تعالیٰ نے ہر مومن سے یہ عہد لیا ہے۔ کہ وہ منافق سے بغض رکھے گا۔ اور منافق سے یہ عہد لیا ہے۔

کہ وہ مومن سے بغض رکھے گا۔“

تحقیق: یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 272

((ان الله تعالى وعد هذا البيت ان يحججه في كل سنة ستمائة الف، فان نقصوا

اكملهم الله بالملائكة. وان الكعبة تحشر كالعروس المزفوفة، كل من حجها

يتعلق باستارها، يسعون حولها حتى تدخل الجنة، فيدخلوا معها)) ❷

”اللہ تعالیٰ نے اس گھر یعنی بیت اللہ کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ اس کا ہر سال چھ لاکھ آدمی حج کریں گے اگر اس میں کمی ہوگی اللہ تعالیٰ اس تعداد کو فرشتوں کے ذریعے پورا فرمائے گا کعبہ قیامت کے روز بھی ہوئی دہن کی طرح اٹھایا جائے گا۔ تمام اس کا حج کرنے والے اس کے پردوں سے چٹے ہوئے ہوں گے۔ اس کے گرد دوڑتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو یہ بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

❶ كشف الخفاء رقم (۷۱۸) احیاء علوم الدین ۳/۴۱۱۔ وقال العراقي لم اجد له اصلا۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۴۔

❷ احیاء علوم الدین ۲/۲۴۲۔ كشف الخفاء رقم (۷۳۰)۔

موضوعات کبیر (۱۲۱)

تحقیق: غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔

حدیث: 273

((ان الله يحب الرجل المشعراني، ويكره المرأة المشعرانية)) (كشف

الخفاء: رقم ۷۶۷)

”اللہ تعالیٰ بالوں والے مرد کو پسند کرتا اور بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔“

حدیث: 274 عبد الغافر الفارسی نے ”مجمع الغرائب فی الحدیث“ میں روایت کیا ہے کہ:

((ان الله يحب الرجل الازب، ويبغض المرأة الزباء))

”اللہ تعالیٰ زیادہ بالوں والے مرد کو پسند کرتا اور زیادہ بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔“

تحقیق: سیوطی نے ذکر کیا ہے۔ اور خاموشی اختیار کی ہے۔

حدیث: 275 ((ان الله يكره الرجل البطل))

”اللہ تعالیٰ بیکار آدمی کو ناپسند کرتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۷۶۳)

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 276 سیوطی کہتے ہیں۔ ابن عدی نے ابن عمر سے ایک روایت ایسی سند کے

ساتھ کی ہے جس میں متروک راوی بھی موجود ہے۔

((ان الله يحب المومن المحترف)) ①

”کارِ پُر مومن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔“ (اس کی سند میں ابو الریح متروک ہے)

حدیث: 277 دہلوی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے:

((ان الله يحب ان يرى عبده تعباً في طلب الحلال)) ②

”اللہ تعالیٰ یہ بات پسند فرماتا ہے۔ کہ بندے کو طلبِ حلال میں تکلیف اٹھانا دیکھے۔“

① الترغیب والترہیب ۲/۵۲۴۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۳۳۔ میزان الاعتدال ترجمہ رقم ۵۴۱۱، ۹۹۵۔

مجمع الزوائد ۴/۶۲ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر والواوسط وفیہ عاصم بن عبد اللہ وهو ضعیف۔

② تذکرۃ الموضوعات ص ۱۳۳۔

اتحاف السادة المتقين ۵/۴۱۰۔ کنز العمال ۹۲۰۰۔

موضوعات کبیر (اور)

۱۲۲

تحقیق: اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ یہ بات مفہوم اور معنی صحیح ہونے کی بنا پر اخذ کر لی گئی۔ ورنہ سیوطی کے علاوہ کسی محدث نے یہ بات نہیں کہی۔ ہو سکتا ہے کہ سیوطی کی مراد معنی کی صحت اور درستی ہو۔

حدیث: 278 جیسا کہ سفین سعید بن منصور میں ابن مسعودؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

((انی لا کرہ ان اری الرجل فارغا لا فی عمل الدنیا ولا فی عمل الآخرة))

”میں آدمی کے فارغ ہونے کو برا سمجھتا ہوں کہ نہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہو نہ آخرت کے۔“

نوٹ: اسی طرح بعض لوگ اس کو حدیث سمجھتے ہیں کہ

الکاسب حبیب اللہ۔ ہاتھ سے کمانے والا مزدور اللہ کا دوست ہے۔ یہ کوئی حدیث نہیں، حدیث کی کسی کتاب میں اس من گھڑت روایت کا کوئی وجود نہیں۔ اسے ماضی قریب میں کسی نے گھڑ کر نبیؐ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ لہذا اسے بطور حدیث بیان کرنا جائز نہیں۔

حدیث: 279 ((ان الله یکره الرجل المطلاق الذواق)) ❶

”زیادہ طلاق دینے والے لذت پسند آدمی کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔“

حدیث: 280 سخاوی کہتے ہیں میں اسے اس طرح نہیں پہچانتا لیکن حدیث سے یہ

ثابت ہے کہ:

((ابغض الحلال الی الله الطلاق)) ❷

”اللہ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض طلاق ہے۔“

حدیث: 281 اور دوسری حدیث ہے: ((لا احب الدواقین والدواقات))

”میں لذت پسند مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔“

حدیث: 282 ((ان الله یکره العبد التمیم علی اخیه))

❶ کشف الخفاء: ۱/۲۹۲۔ رقم (۷۶۶)

❷ شرح السنة للبیہقی ۱۹۵/۹ وقال الشیخ شعب رحاله ثقات وصححه الحاکم ۱۹۶/۲ وافرہ الذہبی الا ان ابا جاتم والدارقطنی رجحوا ارسالہ۔

ابوداؤد الطلاق باب [۳] ابن ماجہ ۲۰۱۸۔ کتاب الطلاق، علل الحدیث ۱۲۹۷۔ تفسیر ابن کثیر ۳۸۲/۲۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ الارواء (۲۰۴۰) ضعیف ابی داؤد (۳۷۴، ۳۷۳) الرد علی بلیق (۱۱۳) التعلیق التکیل

(۵۰/۲)

موضوعات کبیر (۱۲۳)

”اللہ تعالیٰ اس بندے کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنے بھائی کے مقابلہ پر ممتاز رہنا چاہتا ہے۔“

تحقیق: ابن الدبیج کہتے ہیں۔ میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث: 283 ملا علی قاری فرماتے ہیں ابوالیسین بن عساکر کی کتاب ”تمثال العل

الشریف“ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک قصہ بیان کر کے فرمایا:

((ان الله يكره من عبده ان يراه متميزا على اصحابه)) ①

”اللہ تعالیٰ اس بندے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جو اس بات کا خواہاں ہو کہ اپنے ساتھیوں میں ممتاز بن کر

رہے۔“

(سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا)

حدیث: 284

((ان لله ملائكة تنقل الاموات)) (كشف الخفاء رقم ۷۷۲)

”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مردوں کو بدلتے رہتے ہیں۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور اس سے پہلے عبدالملک سے بھی ایک ایسی روایت گزر چکی ہے۔

حدیث: 285

((ان لله ملكا ما بين شغرى عينيه مسيرة خمسمائة عام))

(كشف الخفاء رقم ۷۷۳)

”اللہ کا ایک فرشتہ اس کی آنکھوں کے سامنے پانچ سو سال کی مسافت کی حد پر رہتا ہے۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 286

((انکم فی زمان الہتم فیہ العمل، و سیاتی قوم یلہمون الجدل)) ②

① كشف الخفاء: ۲۹۲/۱ - رقم (۷۶۵)

② احیاء علوم الدین ۴۲/۱ - تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۲۴۔

موضوعات کبیر

۱۲۲

”تم ایسے زمانے میں ہو کہ تمہیں عمل کا الہام کیا جاتا ہے اور ایک قوم ایسی آئے گی۔ جسے جنگ و جدل کا الہام ہوا کرے گا۔“

تحقیق: غزالی نے اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 287

((ان من اقل ما اوتیتم یقین وعزيمة الصبر، ومن اعطى حظه منهما لم یبال

ما فاته من قیام اللیل وصیام النهار)) ❶

”تمہیں تھوڑا بہت جو کچھ دیا گیا ہے۔ وہ یقین اور صبر ہے اور جسے ان چیزوں میں سے کچھ حصہ مل جائے۔

تو اس سے اگر رات کا قیام اور دن کے روزے فوت ہو جائیں۔ تو کچھ حرج نہیں۔“

تحقیق: یہ حدیث احیاء العلوم میں ہے عراقی کہتے ہیں۔ میں اس کی اصلیت سے واقف نہیں۔

حدیث: 288

ابن عبدالبر نے معاذ سے روایت کیا ہے۔

((ما انزل الله شيئا اقل من اليقين))

”اللہ تعالیٰ نے یقین سے کم کوئی چیز نازل نہیں فرمائی۔“

ملا علی قاری کہتے ہیں میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کے قول سے اخذ کیا گیا ہے:

((وما اوتیتم من العلم الا قليلا)) ❷

”اور تم بہت تھوڑا علم دیے گئے ہو۔“

اور عمل میں صبر بھی کم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

((الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل ما هم)) ❸

”جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور ایسے لوگ کم ہیں۔“

❶ احیاء علوم الدین ۷۲/۱۔ کشف الخفاء: ۳۰۵/۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱۵/۹۔

❷ سورة الاسراء الآية ۸۵۔

❸ سورة ص الآية ۲۴۔

حدیث: 289

((ان من الذنوب ذنوبا لا يكفرها الا الوقوف بعرفة)) ①

”گناہوں میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں کوئی نیکی نہیں مٹا سکتی سوائے عرفہ میں قیام کے۔“

تحقیق: غزالی نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں اسے جعفر بن محمد باقر نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ عراقي کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 290

((ان من العصمة ان لا تقدر))

”عصمت میں سے یہ بھی ہے کہ گناہ کرنے کی قدرت نہ ہو۔“

تحقیق: یہ صوفیاء کے ان کلمات میں سے ہے۔ کہ جن سے امام شافعیؒ نے تعجب کیا تھا۔

حدیث: 291

عبداللہ بن احمد بن حنبل زوائد الزہد میں فرماتے ہیں۔ کہ عوف بن

عبداللہ کہا کرتے تھے کہ:

((ان من العصمة ان تطلب الشی من الدنيا فلا تجده))

”عصمت میں سے یہ بھی ہے کہ تو دنیا طلب کرے۔ اور پھر اسے نہ پاسکے۔“

تحقیق: سیوطی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 292

((ان المسافر وما له على قلت)) ②

”مسافر اور اس کا مال ہلاکت پر ہوتا ہے۔“

تحقیق: امام نوویؒ ”تہذیب الاسماء واللغات“ میں فرماتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہیں بلکہ بعض سلف کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ ابن السکیت اور جوہری کا خیال ہے۔ کہ یہ بعض اعراب کا کلام ہے۔

حدیث: 293

اور یہ بھی وارو ہے کہ:

((لو علم الناس رحمة الله بالمسافر لاصبح الناس وهم على سفر. ان

المسافر ورحله على قلت الا ما وقى الله))

”لوگ اگر اللہ کی رحمت کو جو مسافروں پر نازل ہوتی ہے جان لیں تو ہر ایک سفر میں ہو۔ حالانکہ مسافر اور

اس کی سواری ہلاکت پر ہوتی ہے۔ ہاں جسے خدا چاہے بچالے۔“

تحقیق: دیلمی نے اسے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً بلا سند نقل کیا ہے۔ اور اسی طرح ابن الاثیرؒ نے نہایہ میں اس کو روایت کیا ہے حالانکہ یہ روایت ضعیف ہے۔

حدیث: 294

دیلمی نے ابو ہریرہؓ سے مرفوع سند کے ساتھ یہ بھی روایت کیا ہے:

((لو علم الناس ما للمسافر لاصبحوا وهم على ظهور سفر، ان الله بالمسافر
لرحيم))

”اگر لوگ اس بات کو جان لیں۔ کہ مسافر کے لئے کیا اجر ہے تو سب کے سب سفر میں مبتلا ہو جائیں اللہ تعالیٰ مسافر کے ساتھ بہت رحیم ہے۔“

تحقیق: یہ بھی ضعیف ہے فی الجملہ یہ بات ثابت ہے۔ کہ یہ روایت موضوع نہیں۔

حدیث: 295

((ان من تمام ايمان العبد ان يستنى في كل حديثه))

”بندے کے کامل مومن ہونے کی دلیل یہ ہے۔ کہ وہ ہر بات میں استثناء سے کام لے۔“ (كشف الخفاء رقم ۷۷۵)

تحقیق: یہ حدیث منکر ہے۔ (بعض کہتے ہیں اس کا معنی صحیح ہے جیسے قرآن کی آیت ولا تقولن لشئى انى فاعل ذلك غدجب آپ کسی کام کے بارے میں یہ کہیں کہ میں کل کروں گا۔ تو ان شاء اللہ کہہ لیا کریں۔

حدیث: 296

((ان الميت يرى الناس في بيته سبعة ايام)) ❶

”مردہ اپنے گھر میں لوگوں کو سات دن تک دیکھتا ہے۔“

تحقیق: امام بیہقی مناقب احمد میں فرماتے ہیں۔ امام احمد سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس کے معنی کو دیکھ لیا جائے۔ نووی اپنے متن میں فرماتے ہیں۔ یہ ایک اندھیرا کلام ہے۔ اس کا گھڑنے والا مجرم ہے جس نے اس کو وضع کیا ہے۔ اللہ اس کی صورت بگاڑے۔ اور اس کی قبر میں ٹھنڈک نہ ہو۔

حدیث: 297

((ان نسبة الفائدة الى مفيدها من الصدق في العلم وشكره، وان السكوت

عن ذلك من الكذب في العلم وكفره))

”فائدہ کی فائدہ پہنچانے والے کی جانب نسبت یہ ہے۔ کہ وہ علم میں سچ بولے اور اس کا شکر کرے۔ اور اس سے خاموش رہنا علم میں جھوٹ اور اس کی ناشکری ہے۔“

تحقیق: ابن جماعہ نے منک الکبیر سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ فائدہ کی صاحب فائدہ کی نسبت ایسی ہے جیسے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دو علم ایک علم سے بہتر ہیں۔

حدیث: 298

((ان الورد خلق من عرق النبی علیہ الصلاة والسلام)) او ((من عرق

البراق)) ❶

”گلاب نبی کریم ﷺ یا براق کے پسینے سے پیدا کیا گیا ہے۔“

تحقیق: امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ان سے پہلے اس حدیث پر وضع کا حکم ابن عساکر نے لگایا ہے۔ جیسا کہ سخاوی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں۔ کہ مسند اور ابن فارس کی کتاب الریحان میں کئی سندیں ہیں۔ مسند فردوس للذیلی میں اس قسم کی روایت حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے۔ اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں کہ سفید گلاب میرے پسینے سے پیدا ہوا۔ معراج کی رات میں سرخ گلاب جبریل کے عرق سے پیدا ہوا اور زرد گلاب براق کے عرق سے پیدا ہوا، وغیرہ۔

حدیث: 299

((ان كان الكلام من فضة فالصمت من ذهب)) (كشف الخفاء رقم ۸۰۰)

”اگر بولنا چاندی ہے۔ تو خاموش رہنا سونا ہے۔“

تحقیق: ابن ابی الدین نے اوزاعی سے روایت کیا ہے کہ یہ سلیمان علیہ السلام کا قول ہے۔ یا لقمان کی اپنے بیٹے کے لئے نصیحت ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیغ کا خیال ہے۔ خطابی کہتے ہیں۔ یہ ان امور کے لئے ہے۔ جن میں کوئی فائدہ

شرعیہ نہ ہو۔ ورنہ بولنا واجب اور بعض مقامات پر مستحب ہوگا۔

حدیث: 300 ملا علی قاریؒ کہتے ہیں:

((من صمت نجاً)) ”جو شخص خاموش رہا۔ اس نے نجات پائی۔“

تحقیق: اسے اول پر محمول کیا جائے گا۔ جیسا کہ اس کی جانب مندرجہ ذیل حدیث اشارہ کرتی ہے۔

حدیث: 301

((من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليصمت)) ①

”جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ تو وہ نیک بات کہے یا خاموش رہے۔“

تحقیق: اس حدیث میں اس بات کی طرف تنبیہ ہے کہ اچھا کلام شر پر خاموش رہنے سے بہتر ہے کیونکہ کلام کا نفع جاری رہنے والا ہے۔ اور خاموشی اس سے خالی ہے۔ جیسا کہ نبی عنہم نے فرمایا۔

حدیث: 302 ((ان لم تكن العلماء اولياء الله فليس لله ولي))

”اگر علماء اللہ کے ولی نہیں تو پھر اللہ کا کوئی بھی ولی نہیں۔“

تحقیق: یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس نے اپنی زبان کو علماء کی عیب جوئی میں لگایا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں علماء کی غیبت کبیرہ گناہ ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ علماء کا گوشت غیبت سم قاتل ہے۔

حدیث: 303

((انى لاجد نفس الرحمن من قبل اليمن - او من جانب اليمن)) ②

”میں رحمت یمن کی جانب سے پاتا ہوں۔“

تحقیق: عراقی احياء العلوم کی تخریج میں کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 304 ((اول ما خلق الله العقل)) ”سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا۔“

تحقیق: یہ بات پہلے اس حدیث کے تحت گزر چکی کہ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا الخ اس حدیث کو

داؤد بن الحکیم نے روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں ابن الحکیم کذاب ہے۔ ③

① البخاری ۱۳/۸۔ مسلم ۶۸/۱۔ ② احياء علوم الدين ۱/۱۰۳، ۳/۲۱۷۔ اتحاف السادة المتقين ۸۰/۲۔

③ الحدیث سبق برقم ۲۶۷۔ عقل کی تخلیق وغیرہ کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

موضوعات کبیر (۱۲۹)

حدیث: 305 ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر العسقلانی فرمایا کرتے تھے کہ اس موضوع پر

کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی ایک حدیث ہے کہ:

((اول ما خلق الله القلم)) سنن ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة القلم حدیث

(۳۳۱۹) البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

”سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا۔“

تحقیق: یہ حدیث عقل والی حدیث سے زیادہ ثابت ہے۔

حدیث: 306 ((ایاکم وخضراء الدمن)) • ”غلاظت کی سرسبزی سے بچو۔“

تحقیق: اسے دارقطنیؒ نے افراد میں اور ابن عساکر نے واقدی سے روایت کیا ہے۔ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں۔

یہ کسی طریقہ سے صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیج نے ذکر کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ اسے دیلمی نے ابوسعید سے بھی

روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ موضوع نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ موقوف ہو یا

مرفوع۔

حدیث: 307 صاحب تحفۃ العروس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے:

((ایاکم وخضراء الدمن، فانها تلد مثل اصلها وعلیکم بذات الاعراق فانها

تلد مثل ابیها وعمها وایحیها))

”غلاظت کی سرسبزی سے بچو۔ کیونکہ وہ اپنی اصل کے مطابق بچے دیتی ہے۔ اور اچھے نسب والی لڑکیوں

سے نکاح کیا کرو۔ کیونکہ وہ اپنے باپ پچا اور بھائی جیسی اولاد جنتی ہے۔“

تحقیق: دمن و دمنہ کی جمع ہے اور دمنہ بیٹنگی کو کہتے ہیں۔ حسین عورت کو برکارگھاس (سبزہ) سے جو کوڑا کرکٹ پر

اگتا ہے تشبیہ دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کا ظاہر عمدہ اور باطن خراب ہے۔ اعراق، عرق کی جمع ہے۔ اس سے مراد اصل اور

نسب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پوچھا گیا غلاظت کی سرسبزی سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا خوبصورت عورت

بری جگہ ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۲۳/۱)

حدیث: 308 ((ایاک والسجع یابن رواحة))

”اے ابن رواحہ قافیہ بندی سے بچ۔“

تحقیق: یہ حدیث احیاء العلوم میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 309 ابن السنی نے کتاب الریاضہ اور ابن نعیم نے حلیہ میں حضرت عائشہؓ سے

صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ انہوں نے سائب سے فرمایا: اے سائب!

((ایاک والسجع، فان النبی واصحابہ کانوا لا یسجعون))

”قافیہ بندی سے احتراز کیا کرو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ قافیہ بندی نہیں کرتے تھے۔“

حدیث: 310 ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

((اجتنب السجع)) ”قافیہ بندی سے بچ۔“

تحقیق: بخاریؒ میں ابن عباسؓ سے بھی اسی قسم کا قول مروی ہے اور وہ صحیح بندی مذموم ہے۔ جو تکلفاً صادر ہو۔ جیسے کہانت اور وہ صحیح بندی جو موزونی طبع کی بنا پر وارد ہو وہ منع نہیں۔ بلکہ شریعت میں صحیح بند عبارتیں موجود ہیں۔ جیسے مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

حدیث: 311

﴿اللهم اعوذ بک من علم لا ینفع. وقلب لا یخضع. ونفس لا تشبع. ودعاء

لا یسمع﴾ ②

”اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ اور ایسا دل جس میں تیرا ڈر نہ ہو۔ اور ایسا نفس جو سیر نہ ہو۔ اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔“ اور اس کی قسم کی دیگر روایات۔

حدیث: 312 ((ای شی یخفی؟ قال: ما لا یكون))

”ایسی کون سی چیز ہے جو چھپی نہیں رہتی چاہے کچھ بھی ہو۔“

① اتحاد السادة المتقين ۳۷/۵۔

② مسلم ۲۰۸۸/۴۔ النسائی الاستعاذۃ باب ۲۱ و ۶۴۔ ابن ماجہ ۲۵۰۔ الترغیب والترہیب ۱/۱۲۴، ۲/۵۴۱۔ صحیح

ہے۔ تخریج العلم (۱۶۵/۱۴۸) صحیح ابی داود (۱۳۸۵)

موضوعات کبیر (۱۳۱)

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں میں اس کی اصل کو نہیں جانتا۔ اور اسی قسم کی مندرجہ ذیل روایت بھی

ہے۔

حدیث: 313

((من اخفی سریرة صالحة او سیئة البسه الله منها رداء بین الناس يعرف

به، ولو دخل المومن کوة فی حائط وعمل عملا صالحا اصبح الناس

یتحدثون به))

”جس نے اپنا راز چھپایا وہ اچھا ہو یا برا اللہ تعالیٰ اسے ایک چادر پہنا دیتا ہے جس سے وہ لوگوں میں پہچان

لیا جاتا ہے۔ اگرچہ مومن کسی کرہ میں داخل ہو کر نیک عمل کرے۔ لیکن لوگ صبح کو اسی کی بات کرتے ہوں گے۔“

تحقیق: ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی تائید میں قرآن کی یہ آیت بھی ہے:

((والله مخرج ما کتمت نکتمون)) ❶ ”کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ اللہ اسے ظاہر کرنے والا ہے۔“

اور اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں فرمائی ہے

((فانه يعلم السر واخفی)) ❷ ”کہ وہ ظاہر اور مخفی باتوں کو جانتا ہے۔“

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کوئی ایسی چیز نہیں جو عالم میں موجود ہو یا معدوم ہو۔ کوئی بھی چیز ہو۔ جس کا وجود ہو یا نہ ہو۔

چاہے وہ کسی طرح کیوں نہ ہو وہ اسے جانتا ہے جیسا تو اس نے شے معدوم کو حکم دیا تھا۔ کہ ہو جا (یعنی وجود میں آجا) پس وہ ہو گئی۔ (یعنی وجود میں آگئی)

حدیث: 314

((الایمان عقد بالقلب، و اقرار باللسان، وعمل بالارکان)) ❸

❶ سورة البقرة الآية ۷۲۔

❷ سورة طه الآية ۷۔

❸ ابن ماجہ حدیث رقم ۶۵ مقدمہ۔ وقال البوصیری فی الزوائد: اسناد هذا الحديث ضعيف لاتفاقهم على ضعف ابن

الصلت الراوی اتحاق السادة المتقين ۱۰۲/۹۔ الموضوعات لابن الحوزی ۱۲۸/۱۔ سلسلة الاحادیث الضعيفة

(۲۲۷۰) رواه الخطيب البغدادي فی (تاريخه) (۱/۲۵۵، ۴۷/۱۱) وابن حبان فی (المجروحین) (۲/۱۰۶)

والشحرى فی (آمالیه) (۱/۱۰، ۲۴) وابن ماجہ فی (مقدمه سنه) (۶۵) والدولابی فی (الکفی) (۲/۱۱) وابن عراق

فی (تنزیه الشریعة) (۱۲/۱۵۹) والسیوطی فی ((اللالی)) (۱/۱۸)

”ایمان قلب سے یقین، زبان سے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اسے ابن ماجہ نے عبدالسلام بن صالح کے واسطے سے حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن جوزیؒ نے اس حدیث پر وضع کا حکم لگایا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں نقل کیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ (البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

حدیث: 315 ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ فیروز آبادی نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں تحریر کیا ہے۔ کہ حدیث مشہور:

((الایمان قول وعمل)) ❶ ”ایمان قول و عمل کا نام ہے۔“

((والایمان یزید وینقص)) ❷ ”ایمان کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے۔“

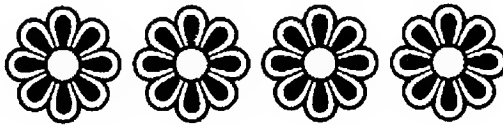
((الایمان لا یزید ولا ینقص)) ❸ ”ایمان یک کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔“

تحقیق: اس قسم کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں۔

حدیث: 316 زرکشی نے اپنی ابتدائے کتاب میں بخاریؒ سے نقل کیا ہے کہ ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا:

((الایمان لا یزید ولا ینقص)) ”کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے۔“

تحقیق: تو انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ جو شخص اس حدیث کو بیان کرے۔ وہ سخت سزا اور لمبی قید کا مستحق ہے۔



❶ تنزیہ الشریعة ۱۵۰/۱۔ میزان الاعتدال ترجمہ رقم ۲۱۱۷۔ تاریخ بغداد ۴۱۹/۵۔ اتحاف السادة المتقین ۱۵۲/۹۔

❷ میزان الاعتدال ترجمہ رقم ۸۱۰۳۔ الذامی ۱۹/۱۔ تنزیہ الشریعة ۱۵۱/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۱۔

❸ تنزیہ الشریعة ۱۴۹/۱۔ لسان المیزان الجزء الخامس الترجمة رقم ۱۱۵۸۔ تحذیر العواص ص ۱۱۰۔



حرف الباء الموحدة

حدیث: 317

تحقیق: یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔ بعض حفاظ کا قول ہے۔ کہ یہ زنادقہ کی وضع کردہ ہے۔

حدیث: 318

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں۔ اسے عوام بہت بیان کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ میں نے ایک شخص کو کہتے سنا۔ کہ یہ حدیث ماء زمزم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے:

((ماء زمزم لما شرب له)) ❶ ”کہ زمزم کا پانی پینے کے لئے ہے۔“

تحقیق: یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ اور اس کے بارے میں جتنی روایات ہیں سب باطل ہیں۔ سیوطی کہتے ہیں مجھے اس روایت کی سند سوائے تاریخ بلخ کے کہیں نہیں ملی۔ اور وہ سند موضوع ہے فتاویٰ حدیثیہ میں ہے کہ اس کا بیان کرنے والا بہت بڑا خطا کار ہے۔ کیونکہ حدیث باذنجان جھوٹ ہے باطل ہے۔ اور بالاتفاق محدثین موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن الجوزی نے موضوعات اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے میزبان میں تحریر کیا ہے۔ اور زمزم والی روایت مختلف فیہ ہے۔ بعض صحیح۔ بعض حسن اور بعض ضعیف کہتے ہیں اور کسی محدث نے بھی اسے موضوع قرار نہیں دیا۔

حدیث: 319

((باعدوا بین انفاس الرجال و النساء)) ❷

❶ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۸۔ کشف الخفاء: ۳۲۷/۱۔ الحاوی للفتاویٰ ۵۴۶/۱۔ اسی طرح کی ایک روایت ہے کہ بیگن ہر مرض کے لئے شفا ہے اور ان میں کوئی مرض نہیں۔ (اللابی المصنوع ص ۱۲۱)

❷ مسند احمد ۳۷۲/۲

الدارقطنی ۲/۲۸۹۔

ابن ماجہ ۳۰۶۲۔

مسند ترك الحاكم ۴۷۳۸۱۔

البيهقي ۲۲۰۲/۵ و ۲۴۸۔

ارواء الغلیل ۴/۳۲۰۔ تلخیص الحیبر ۲/۲۶۸۔ (البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے الارواء ۱۱۲۳)

❸ المدخل لابن الحاج ۲/۲۸۳ المطبعة المصرية۔

موضوعات کبیر

۱۳۲

”عورتوں اور مردوں کے سانسوں میں دوری کر دو۔“ (اس میں عیسیٰ بن محمد راوی ضعیف ہے)
یہ روایت ثابت نہیں۔ ابن الحجاج نے مدخل میں صلوٰۃ العیدین میں اور ابن جماعہؒ نے ”منک“ میں طواف النساء میں اسے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ حضورؐ سے یہ بھی روایت کیا جاتا ہے۔
(باعدوا بین انفاس الرجال والنساء))

”لوگوں میں یعنی مردوں اور عورتوں میں دوری رکھو۔“

حدیث: 320 ((الباقلاء))

باقلاء والی روایت کی بھی کوئی اصل نہیں جیسا کہ ابن الدبیج نے ذکر کیا ہے۔ زرخشی کہتے ہیں باقلاء اور مسور کی دال کی حدیثیں باطل ہیں۔

حدیث: 321 ((باکروا بالصدقة، فان البلاء لا يتخطاها)) ①

”صدقہ میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ بلائیں اس پر نہیں چل سکتیں۔“

تحقیق: ابن الجوزیؒ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں۔ مجھ پر اس کی کیفیت ظاہر نہ ہو سکی۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے طبرائی نے اوسط میں حضرت علیؓ سے اور ابوالشیخ نے انس سے روایت کیا ہے۔ (پیشی کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن محمد راوی ضعیف ہے)

حدیث: 322 ((بخلاء امتی الخياطون)) ”میری امت کے بخیل درزی ہیں۔“ ②

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں اس حدیث کا واقف نہیں۔

حدیث: 323 ابن الدبیج کہتے ہیں بلکہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ حدیث ہے:

① الترغیب ۲/۱۹ و ۲۰۔

تذکرۃ الموضوعات ص ۶۴۔

ارواء الغلیل ۹/۳۴۰۔

تنزیۃ الشریعۃ ۲/۱۳۱۔ البیہقی ۴/۱۸۹۔

مجمع الزوائد ۳/۱۱۰ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الاوسط وفيه عیسی بن عبد اللہ بن محمد و هو ضعیف۔

② تذکرۃ الموضوعات (۱۳۷) کشف الخفاء (۳۳۲/۱)

موضوعات کبیر (۱۳۵)

((عمل الابرار من الرجال الخياطة، وعمل الابرار من النساء الغزل))

(رواه الخطيب البغدادي (۱۵/۹) الموضوعات لابن جوزی (۲/۲۱۵) تنزیہ

الشریعة (۱۸۹/۲) كشف الخفاء (۳۳۲/۱) تذكرة الموضوعات للفتی (۱۳۷)

”میری امت کے صالح لوگوں کا عمل سلائی کا کام اور نیک عورتوں کا عمل سوت کا تنا ہے۔“

تحقیق: اسے تمام نے فوائد میں سہل بن سعد سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث پہلی روایت کی تردید کرتی ہے۔

(اس میں ابو داؤد النخعی کذاب ہے۔ اور فوائد کی روایت میں موسیٰ بن ابراہیم متروک ہے)

حدیث: 324 اور یہ حدیث کہ:

((البخیل عدو الله، ولو كان راهبا)) بخیل اللہ کا دشمن ہے۔ چاہے راہب کیوں نہ ہو۔“

تحقیق: اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 325 ایسے ہی یہ روایت کہ

((البخیل لا يدخل الجنة ولو كان عابدا، والسخی لا يدخل النار ولو كان

فاسقا))

”بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا۔ چاہے عابد کیوں نہ ہو۔ اور سخی دوزخ میں داخل نہ ہوگا چاہے فاسق کیوں نہ ہو۔“

نوٹ: بخیل اور سخاوت کے بارے میں جس طرح مذکور بالا روایات صحیح نہیں ہیں اس طرح یہ روایت بھی بڑی مشہور

کہ سخی اللہ کے قریب ہے۔ سخی لوگوں کے قریب ہے، سخی جنت کے قریب ہے، سخی جہنم سے دور ہے۔ جبکہ بخیل اللہ

سے دور لوگوں سے دور جنت سے دور، دوزخ کے قریب ہے اور فاجر (گنہگار) سخی اللہ تعالیٰ کو عبادت کرنے والے

بخیل سے زیادہ پسند ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۱۵۴)

ابن عدی فی الکامل (۲۳۹/۳) الضعفاء للعقلمی (۱۱۷/۲) اللالی المصنوعہ (۴۹/۲)

اس میں سعید راوی کے بارے میں ابن معین کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ ابن سعد وغیرہ نے اس کو ضعیف قرار دیا

ہے۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ نہیں۔ دارقطنی کہتے ہیں متروک ہے۔ اس کے متعدد طرق اور لفظی فرق کے ساتھ تمام اہل

ضعیف ہیں۔

حدیث: 326 ((البرد عدو الدين)) ”سردی دین کی دشمن ہے۔“

موضوعات کبیر (۱۳۶)

تحقیق: یہ حدیث نہیں بلکہ امام الکبیر سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ کا کلام ہے۔

حدیث: 327

((البر ابر باھلہ)) ”خشکی اپنے رہنے والوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرتی ہے۔“

یہ عوام کا کلام ہے

اور شاید اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے ماخوذ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے خشکی کو سمندر پر مقدم فرمایا ہے:

① ((هو الذي يسر لكم في البر والبحر))

”وہ وہ ذرت ہے جو تمہیں خشکی اور دریا میں چلاتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا قول: ((الم نجعل الارض كفاتا احياء وامواتا)) ②

”کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کے لئے گود کی طرح نہیں بنادیا۔“

جیسے ہاں اپنی اولاد کو لٹاتی ہے۔ اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی اشارہ کرتا ہے۔

((منها سلقناكم)) ③ ”ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا ہے۔“

حدیث: 328 ((البركة في النبات)) ”برکت لڑکیوں میں ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی لڑکیوں کے لئے بددعا کی۔ آپ نے فرمایا بددعا نہ کرو کیونکہ برکت لڑکیوں میں ہے۔ اس کا راوی وضع کے ساتھ متہم ہے۔ اور یہ مندرجہ ذیل حدیث کے منافی نہیں ہے۔ ④

حدیث: 329

((موت البنات من المکرمات)) ⑤ ”لڑکیوں کی موت عزت میں سے ہے۔“

تحقیق: کیونکہ حالات مقامات کے تفاوت سے مختلف ہوتے رہتے ہیں۔

① سورة يونس الآية ۲۲۔

② سورة المرسلات الآية ۲۵ و ۲۶۔

③ سورة طه من الآية ۵۵۔

④ كشف الحفاء: ۱/۱۴۹ و ۲/۳۳۵، ۳۹۷/۲۔ رقم (۸۹۶)

⑤ حلیۃ الاولیاء ۷/۲۴۵۔ كشف الحفاء: ۲/۴۰۱۔

موضوعات کبیر (اردو)

حدیث: 330

یونہی طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے جب اپنی بیٹی رقیہ کی تعزیت کی تو فرمایا:

((الحمد لله. دفن البنات من المکرمات)) ❶

”سب تعزیتیں اس خدا کے لئے ہیں۔ جس نے لڑکیوں کو عزت سے دفن کر دیا۔“ (اس میں عثمان بن عطاء الخراسانی ضعیف ہے)

البانی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو معجم الکبیر (۲/۱۴۴/۳) میں اور الاوسط (۲/۱/۶۷) میں اور بزار اور ابوالقاسم المہرانی رحمہ اللہ نے الفوائد المختار (۱/۲۶/۳) میں اور خطیب رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ (۵/۵۷) میں اور قضاوی رحمہ اللہ نے مسند الشهاب (۲/۱۵) میں اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے (۱/۲۱۶/۸، ۵۰۳/۱۱، ۲۶۲/۱، ۱۵۹/۱۵، ۲/۲۵/۱۶) عراق بن خالد بن یزید کے طریق سے اس نے عثمان بن عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اس نے بتایا ”جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رقیہ کے بارے میں تعزیت کی گئی جو عثمان بن عفان رحمہ اللہ کی بیوی ہے۔“ ابن عباس رحمہ اللہ نے کہا اور پھر اس حدیث کا ذکر کیا جب کہ امام طبرانی رحمہ اللہ کا قول ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے سوائے اس اسناد کے روایت نہیں کی گئی ہے، اور المہرانی رحمہ اللہ نے کہا ہے: کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد میں عثمان بن عطاء متفرد ہے جب کہ یہ امام طبرانی رحمہ اللہ کے قول سے بہتر ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے پس اس کو رد کیا گیا ہے۔

ابن عدی رحمہ اللہ نے اس کو کامل (۱۳۰۰) میں محمد بن عبدالرحمن بن طلحہ قرشی کے طریق سے اس نے بتایا کہ ہمیں عثمان بن عطاء نے اس کے بارے میں بتایا جب کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو الموضوعات میں ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے عثمان راوی ضعیف ہے جب کہ اس کے باپ کا حافظہ ردی ہے اور عراق قوی نہیں ہے اور محمد بن عبدالرحمن ضعیف ہے وہ احادیث کی چوری کیا کرتا تھا اس نے کہا اور میں نے اپنے شیخ عبدالوہاب بن انماطی الحافظ رحمہ اللہ سے سنا ہے وہ اللہ کی قسم اٹھاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کی بات نہیں کی ہے۔

جب کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اللالی (۲/۴۳۸) میں ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کو الجامع الصغیر میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کے شارح مناوی رحمہ اللہ نے اس کا تعاقب کیا ہے جس میں ہم نے اس کے اقرار کا ذکر کیا ہے جب کہ امام صفائی نے بھی اس حدیث کو الموضوعات (ص ۸) میں ذکر کیا ہے۔

❶ کشف الخفاء: ۱/۴۴۵ و ۴۹۰۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۱۸۔ تاریخ بغداد ۵/۶۷۔

مجمع الزوائد ۱۲/۳ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر والبیزار الا انہ قال موت البنات وفیہ عثمان

بن عطاء الخراسانی وهو ضعیف۔

حدیث: 331

بزار کی روایت میں ہے: ((موت البنات)) ”کہ لڑکیوں کی موت مکرمات میں سے ہے۔“
تحقیق: اور یہ غریب ہے۔

حدیث: 332

((ولابن ابی الدنيا عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه ماتت له ابنة، فاتاه الناس يعزونه فقال لهم: عورة سترها الله، ومونة كفها الله، واجر ساقه الله. واجتهد المتأخرون ان يزيدوا فيها حرفا فما قدروا. كذا في (المقاصد) واقول: ويمكن ان يقال: ان الرابع امر قضاء الله، ولا حول ولا قوة الا بالله))
”ابن ابی الدنيا نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ ان کی ایک صاحبزادی وفات پا گئی۔ لوگ ان کے پاس تعزیت کے لئے آئے تو انہوں نے فرمایا۔ یہ ایک عورت تھی جس کا اللہ نے پردہ ڈھانپ لیا۔ ایک امانت تھی جسے اللہ نے پورا کیا اور ایک اجر تھا جسے اللہ نے جاری رکھا۔ متاخرین نے اس میں کچھ زیادتی کرنی چاہی۔ لیکن اس پر قادر نہ ہو سکے۔ جیسا کہ مقاصد الحسنہ میں ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ممکن ہے کہ چوتھا کلمہ یہ کہا جائے ایک حکم تھا۔ جسے اللہ نے پورا کیا۔ اور اللہ کے سوا کسی میں طاقت نہیں۔“

حدیث: 333

((البركة في صغر القرص، وطول الرشاء، وصغر الجدول))
”برکت چھوٹی روٹی۔ لمبی رسی اور چھوٹی گول میں ہے۔ اور جدول سے مراد پانی کی نہر ہے۔“

حدیث: 334

سخاویؒ نے اس روایت کو مقاصد میں اس حدیث کے تحت تحریر کیا ہے۔ کہ روٹی چھوٹی بنایا کرو۔ سخاویؒ کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ اور انہوں نے اس معاملہ میں امام نسائی کی اتباع کی ہے۔ کیونکہ وہ اس حدیث کو کذب قرار دیتے ہیں۔

قلت: والا فحدیث ((البركة...)) قد ذكره السيوطي في ((جامعه

الصغير)) عن ابی الشيخ في ((الثواب)) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما والسلفی في

موضوعات کبیر (اردو)

(الطیوریات) عن ابن عمر واما حدیث ((صغروا...)) فسیاتی الکلام علیہ

(فی محلہ)

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں اسے سیوطی نے جامع الصغیر میں ابوالشیخ کے ذریعہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور سلمیٰ نے طیوریات میں ابن عمرؓ سے اور حدیث (صغروا) اپنے موقع پر آئے گی۔

حدیث: 335 ((برومة الشوك لا تفور)) شرکت کی مقدار جاری نہیں ہوتی۔

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیج کا خیال ہے۔

حدیث: 336 ((البشاشة خير من القرى اى الضيافة))

”خوشی مہمان داری سے بہتر ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۹۰۶)

تحقیق: سخاویؒ فرماتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث: 337

((بشر القاتل بالقتل)) ”قاتل کو قتل کی بشارت دے دو۔“ (کشف الخفاء رقم ۹۰۷)

تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں اگرچہ یہ عوام میں مشہور ہے مگر میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث: 338 ((البطيخ)) ”خر بوزہ اور اس کے فضائل۔“

نوٹ: بلسن، چاول، سبزی، بیٹنگن، سیب، کشمش، خر بوزہ، تربوز، اخروٹ، پنیر اور ہر سیدہ وغیرہ کے فضائل میں جو روایات بیان کی جاتیں ہیں وہ سب ضعیف اور بعض موضوع ہیں۔

تحقیق: ابو عمر التوقانی نے اس بارے میں ایک جزو تصنیف کیا ہے ابن الدبیجؒ اور زرکشیؒ کہتے ہیں اس کی سب حدیثیں باطل ہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اس کے فضائل تو باطل ہیں۔

حدیث: 339

((واما ما ورد فيه انه عليه الصلاة والسلام اكله فثابت لا سيما مع الرطب

کما فی ((شمائل الترمذی)) وغیرہ ❶

❶ ابوداؤد الاطعمة باب [۲۵]

الترمذی رقم ۱۸۴۳۔ ابن ماجہ کتاب الاطعمة۔ رقم ۳۳۲۶۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحیحة ۵۸، ۵۷۔
بوصری کہتے ہیں اس میں یعقوب بن الولید راوی ضعیف اور متعم ہے۔

موضوعات کبیر (۱۴۰)

”اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے خربوزہ کھایا۔ اور وہ بھی کھجوروں کے ساتھ یہ ثابت ہے۔ اور شمائل الترمذی میں موجود ہے۔“

حدیث: 340

((البطنۃ تذهب الفطنة)) ”سخت متلی ذہانت کو دور کر دیتی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۹۰۹)
تحقیق: اس کی لفظاً کوئی اصل نہیں صحابہ میں عمرو بن العاصؓ وغیرہ سے اور تابعین سے اس کے معنی مروی ہیں۔

حدیث: 341

((بنی الدین علی النظافة)) ① ”دین صفائی پر بنایا گیا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۹۲۲)
تحقیق: غزالیؒ نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں اس کا مخرج نہیں جانتا۔ ابن الدبیج نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 342

ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:
((تنظفوا فان الاسلام نظیف)) ”(نظافت) صفائی اختیار کرو۔ کیونکہ اسلام بھی پاکیزہ ہے۔“
تحقیق: طبرانیؒ میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً انتہائی کمزور سند کے ساتھ مروی ہے۔ عراقی کہتے ہیں اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

حدیث: 343

((النظافة تدعو الی الایمان)) ”پاکیزگی ایمان کی جانب بلاتی ہے۔“

حدیث: 344

سیوطیؒ کہتے ہیں اس میں سب سے عمدہ وہ روایت ہے۔ جو ترمذیؒ میں سعد بن ابی وقاصؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

((ان الله نظیف یحب النظافة، فنظفوا افیتکم)) ②

”اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ تو تم اپنے مکانوں کو پاکیزہ رکھا کرو۔“

حدیث: 345

نیز ترمذیؒ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا ہے:

① احیاء علوم الدین ۱/۱۲۴۔

② الدولابی فی الکنی ۱۶/۲۔ مناهل الصفا ص ۱۲۔ اتحاف السادة المتقین ۳۱۱/۲۔

موضوعات کبیر (۱۲۱)

((ان الله طيب يحب الطيب، نظيف يحب النظافة، كريم يحب الكرم، جواد يحب الجود، فنظفوا. قال: اراه - افنيتمكم - وفي رواية: اخيبتكم - ولا تشبهوا

باليهود)) ❶

”اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ پاکی کو پسند کرتا ہے۔ صاف ہے۔ صفائی کو پسند کرتا ہے۔ مہربان ہے مہربانی کو پسند کرتا ہے۔ بخشنے کا عادت کو پسند کرتا ہے۔ تم بھی صاف رکھا کرو۔ سعدؓ کہتے ہیں میرا خیال ہے اپنے گھروں کو۔ اور ایک روایت میں ہے اپنے خیموں کو صاف رکھا کرو۔ اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔“
نوٹ: البانی کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اس میں خالد بن الیاس ضعیف ہے۔ غایۃ المرام (۱۱۳) اس میں ان اللہ جواد کے الفاظ صحیح ہیں۔ الصحیحۃ ۲۳۶، ۱۶۲۷۔ حجاب المرأة (۱۰۱)

حدیث: 346

((وذكر القرطبي في ((شرح اسماء الحسنی)) انه رواه البزار في ((مسند))
”قرطبی نے اپنی شرح اسماء الحسنی میں لکھا ہے۔ اسے بزارؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔“

حدیث: 347

رائفیؒ نے سند ابو ہریرہؓ سے روایت کیا:

((تنظفوا بكل ما استطعتم فان الله بنى الاسلام على النظافة، ولن يدخل

الجنة الا نظيف)) ❷

”ہر شے میں جہاں تک تم میں طاقت ہو صفائی رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو صفائی پر بنایا ہے۔ اور جنت میں بجز صاف آدمی کے کوئی داخل نہ ہوگا۔“

❶ الترمذی حدیث رقم ۲۷۸۸ عن صالح بن ابی حسان قال سمعت سعید بن المسیب يقول: ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم، جواد يحب الجود فنظفوا [اراه قال]: افنيتمكم ولا تشبهوا باليهود قال: فذكت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال: حدثني عامر بن سعد بن ابی وقاد، عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنيتمكم۔

قال ابو عيسى: هذا حديث غريب وخالد بن الیاس يضعف۔

❷ كشف الحفاء: ۳۴۲/۱۔ مناهل الصفا ص ۶۔

موضوعات کبیر

حدیث: 348 ((البلاء موکل بالقول)) (کشف الخفاء رقم ۹۲۶)

”مصیبت بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔“

تحقیق: ابن الجوزیؒ نے اس حدیث کو ابوالدرداءؒ اور ابن مسعودؓ سے روایت کر کے موضوعات میں شامل کیا ہے۔

حدیث: 349

ربیع کہتے ہیں اسے خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں ابن مسعودؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((البلاء موکل بالمنطق، فلو ان رجلاً عبیر رجلاً برضاع كلبه لرضعها)) ❶

”بلاء بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے کو یہ عیب لگائے کہ اس نے کتیا کا دودھ پیا ہے۔ تو وہ خود بھی اسے پئے گا۔“

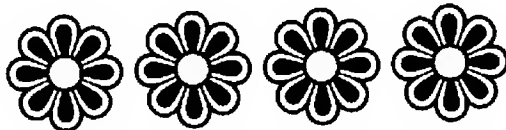
تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ زکشی کی روایت میں بولنے کا لفظ ہے۔ ابن لالؒ نے مکارم الاخلاق میں ابن عباسؓ سے اور دیلمی نے ابوالدرداءؒ سے روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اس روایت کو دیلمی نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً امام احمدؒ نے زہد میں ابن مسعودؓ سے موقوفاً اور ابن سعائیؒ نے علیؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حدیث: 350

((بيت المقدس طست من ذهب مملوء عقارب)) (کشف الخفاء رقم ۹۳۰)

”بیت المقدس سونے کا ایک طشت ہے جو تختیوں سے بھرا ہوا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ان امور میں سے ہے۔ جو تورات کی جانب منسوب ہیں۔



❶ تاریخ بغداد ۲۷۹/۱۳۔ الفوائد المجموعة ص ۲۳۰۔ رقم (۶۸۲) تنزیہ الشریعة ۲/۲۹۶۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۷۰۔ الموضوعات لابن جوزی (۸۲/۲)



حرف التاء المثناة الفوقية

حدیث: 351

((تحية البيت الطواف))

”گھر کا سلام طواف ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۹۵۴)

تحقیق: سخاویؒ مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نہیں پایا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ بیت سے کعبہ یعنی بیت الحرام ہے۔

حدیث: 352

اور مفہوم اس کا صحیح ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اول شی بداء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکة انه توجها، ثم طاف..
”نبی کریم ﷺ نے مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے وضو فرمایا۔ اور پھر طواف کیا۔“

تحقیق: اور اسی باعث جو شخص بھی مسجد حرام میں داخل ہو۔ اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ پہلے طواف کرے۔ چاہے وہ فرض ہو یا نفل۔ اور وہاں تحیۃ المسجد نہیں پڑھے گا۔ ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر اس کا ارادہ طواف کا نہ ہو اور یہ مقصد نہیں ہے کہ تحیۃ المسجد اس سے ساقط ہو جائے گی۔ جیسا کہ بعض بے وقوفوں نے خیال کیا ہے۔ فقہاء وغیرہ کی اس عبارت سے وہ غلطی فہمی میں مبتلا ہو گئے۔“

حدیث: 353

((تختمو بالزبرجد، فانه يسر لا عسر فيه))

(الفوائد المجموعه رقم ۵۵۶) تذکرۃ الموضوعات (۱۵۸)

”زبرجد کی انگوٹھی پہنا کرو۔ کیونکہ وہ آسانی پیدا کرتی ہے۔ اور اس میں کوئی تکلیف نہیں۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ روایت موضوع ہے۔

حدیث: 354

اور یہ حدیث کہ:

((التختم بالياقوت ينفى الفقر)) ”یا قوت غریبی کو دور کرتا ہے۔“

(تنزیہ الشریعہ ۲/۲۷) اللالی المصنوعہ (۲/۲۷۳) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (الضعیفہ ۲۲۷)

موضوعاتِ کبیر (اردو)

۱۳۲

تحقیق: مقصد اس سے یہ ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ رہے۔ تو اسے بیچ کر غنی ہو سکتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو۔ تو یہ یا قوت کی خاصیت ہوگی۔ جیسا کہ سیوطی نے مختصر النہایہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 355 ((تختموا بالزمرہ، فانه ينفي الفقر))

”زمرہ کی انگوٹھی پہنو۔ کیونکہ وہ غریبی کو دور کرتی ہے۔“

تحقیق: دیلمی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن الدربج کا قول ہے۔

حدیث: 356 ((تختموا بالعقیق)) ”عقیق (پتھر) کی انگوٹھی پہنا کرو۔“

تحقیق: ابن الدربج کہتے ہیں۔ اس کی تمام سندات و اہیات ہیں۔ دیلمی نے اسے انسؓ۔ عمرؓ۔ علیؓ اور عائشہؓ سے متعدد سندات کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی کچھ اصل نہیں یو ایت مطرزیؒ میں ہے۔ کہ ابراہیمؒ حربی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا صحیح ہے۔ اور یہ حدیث یاء سے بھی روایت کی جاتی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ عقیق کے ساتھ سکون حاصل کرو۔ اور اسے قائم رکھو۔ (یہ روایت مختلف الفاظ سے متعدد سندوں سے مروی ہے مگر اس کے کوئی الفاظ اور کوئی سند صحیح نہیں)

حدیث: 357

سیوطی کہتے ہیں۔ ابن عدیؒ نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے:

((تختموا بالعقیق، فانه مبارك)) ”عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو۔ کیونکہ وہ مبارک ہے۔“ ❶

اس میں یعقوب بن الولید المدنی کذاب اور وضاع ہے۔

حدیث: 358 ((تارک الورد ملعون، وصاحب الورد ملعون))

”گلاب کو ترک کرنے والا اور گلاب والا دونوں ملعون ہیں۔“

تحقیق: اور اگر یہ واؤ کے زیر کے ساتھ ہے۔ تو معنی یہ ہوں گے کہ ورد کرنے والا اور ورد چھوڑنے والا دونوں ملعون ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

❶ رواہ العقیلی (۲۹۷/۴) وابن عدی فی (الکامل) (۲۶۰۴/۷) والخطیب البغدادی فی (تاریخہ) (۲۵۱/۱۱) وانظرہ فی (تذکرۃ الموضوعات) للفتنی (۱۵۸، ۱۵۹) و (تنزیہ الشریعہ) (۲۷۵/۲) و (الاسرار المرفوعہ) (۴۸۷) و (اللالی المصنوعہ) (۲۷۲) و (کشف الخفاء) (۳۵۶/۱، ۳۵۷) وانظر (الضعیفہ) (۲۲۶) و (ارواء الغلیل) (۳۰۹/۳) للابیانی۔

موضوعات کبیر (۱۲۵)

حدیث: 359 ((ترك العادة عداوة)) عادت کو ترک کرنا دشمنی ہے۔
 (الفوائد المجموع، کتاب الادب رقم (۷۸۹) كشف الخفاء ۱/۳۶۰) التذكرة (۲۰۴) للفتنی۔
تحقیق: ابن الدبیج کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 360

((ترك العشاء مہرمة)) رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کی طرف لے جاتا ہے۔
تحقیق: قسبی کہتے ہیں، یہ کلمہ عام آدمیوں کی زبان پر جاری ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ابتدا فرمائی یا پہلے ہی سے بولا جاتا تھا۔ (كشف الخفاء رقم (۹۶۹) ضعیف الجامع الحديث (۲۳۳۶))

حدیث: 361

اور یہ اس حدیث سے غفلت کی بنا پر کہا گیا ہے:

((تعشوا ولو بكف من حشف، فان ترك العشاء مہرمة)) ①

”رات کو کھانا ضرور کھاؤ۔ چاہے ردی کھجور کی ایک مٹھی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپا پیدا کرتا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث ترمذی میں ہے۔ اور امام ترمذی نے اسے منکر کہا ہے۔ فی الجملہ یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل موجود ہے۔ (اس میں عنبہ ضعیف الحدیث اور عبد الملک بن علاق مجہول ہے) (منکر اور مجہول کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی)

حدیث: 362

((تسليم الغزاة)) ”ہر نی کو سالم رکھنا۔“ (كشف الخفاء رقم ۹۸۹)
تحقیق: یہ روایت بھی لوگوں میں مشہور ہے۔ مدارج النبویہ میں ہے کہ ابن کثیر کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور جس نے اسے نبی کریم ﷺ کی جانب منسوب کیا۔ اس نے جھوٹ بولا۔ جیسا کہ ابن الدبیج کا

① الترمذی ۱۸۵۶ قال ابو عیسیٰ هذا حدیث منکر لا نعرفه الا من هذا الوجه وعنبہ يضعف فی الحدیث وعبد الملک بن علاق مجہول۔۔۔ الموضوعات لابن الحوزی ۳/۳۶ قال ابن الحوزی بعد ان ذکر کلام الترمذی اما عنبہ فقال یحییٰ: لیس بشی، وقال النسائی متروک، وقال ابو حاتم الرازی کان یضع الحدیث، وقال ابن حبان لا اصل لهذا الحدیث البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ الضعیفة (۱۱۶) ابن عدی ۵/۱۹۰ (ابن نعیم فی الحلیۃ (۲۱۴/۸) الخطیب فی تاریخہ (۳۹۶/۳) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۴۲) اللالی المصنوعہ (۱۳۳/۲) ابن ابی حاتم فی علل الحدیث (۱۵۰۵) كشف الخفاء (۳۶۷/۱)

موضوعات کبیر (۱۳۶)

خیال ہے۔ عسقلانی نے ابن کثیر کا قول نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے۔ جو ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔ ان تمام روایات کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے جمع فرمایا ہے۔ ابن سبکی کہتے ہیں۔ اس حدیث کو حافظ ابو نعیم اصفہانی اور بیہقی نے دلائل النعمۃ میں روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ دمیری نے اپنی حیۃ الحیو ان میں تحریر کیا ہے۔ کہ اس حدیث کو دارقطنی حاکم اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 363 (تعداد الصلاة من قدر الدرهم) ①

”ایک درہم خون کی مقدار سے نماز کا اعادہ کیا جائے۔“

تحقیق: امام نووی شرح خطبۃ المسلمین میں فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث باطل ہے بلکہ محدثین کے نزدیک اس کی کوئی اصل نہیں۔ (ابن حبان کہتے ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ موضوع ہے)

حدیث: 364

((تفترق امتی علی سبعین فرقة، کلہم فی الجنة الا فرقة واحدة))

قالوا: یا رسول اللہ! من ہم؟ قال: ((الزنادقة وهم القدرية)) ②
 ”میری امت ستر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب کے سب سوائے ایک فرقے کے جنتی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا۔ آپ نے فرمایا زندیق اور قدریہ۔“
 نوٹ: (یہ موضوع ہے۔ کسی کذاب نے اس کو گھڑا ہے)

حدیث: 365

((قال فی ((اللانی)) لا اصل له، یعنی بهذا اللفظ، والا فحدیث ((تفترق

الامة علی ثلاث وسبعین فرقة)) ③ اخرجه ابو داود والترمذی وقال: حسن

- ① الدارقطنی ۴۰۱/۱ بلفظ تعداد الصلاة من قدر الدرهم من الدم فی اسنادہ روح ابن غطیف وفي هامش الدارقطنی روح بن غطیف قال البخاری حدیث باطل وروح هذا منکر الحدیث وقال ابن حبان هذا حدیث موضوع لاشک فیہ۔ کشف الخفاء رقم (۱۰۰۰)
- ② تذکرۃ الموضوعات ص (۱۵) وانظر الموضوعات لابن الحوزی ۷۶/۲۔ تلخیص الحبیر ۲/۲۱۵۔ الفوائد المجموعہ، احادیث متفرقة رقم (۱۳۸۷)
- ③ ابو داود السنۃ باب [۱] مسند احمد ۳۳۲/۲۔ ابن ماجہ ۹۹۹۲۔ البیہقی ۲۰۸/۱۰۔

موضوعات کبیر

صحيح، وابن ماجه، وابن حبان والحاكم في صحيحيهما وقال الحاكم: انه

حديث كبير في الاصول. قال الزركشي: ورواه البيهقي، وصححه من

حديث ابى هريرة وغيره))

”سیوطی نے الہائی میں انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ورنہ یہ حدیث موجود ہے۔ کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی میں موجود ہے۔ نیز ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ اور اسے ابن ماجہ۔ ابن حبان اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حاکم کہتے ہیں۔ یہ اصول میں بہت بڑی حدیث ہے۔ زکشی کہتے ہیں۔ اسے بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے۔“

حدیث: 366

میں (ملا علی قاریؒ) کہتا ہوں۔ اس حدیث کو اربعہ (ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((افترت اليهود على احدى وسبعين فرقة، وتفرقت النصارى على اثنتين وسبعين فرقة، وتفرقت امتي على ثلاث وسبعين فرقة)) ❶ كما في ((الجامع الصغير)) للسيوطي.

”کہ یہود کے اکہتر فرقے ہوئے نصاریٰ کے بہتر اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جیسا کہ سیوطی نے جامع الصغیر میں نقل کیا ہے۔“

حدیث: 367

ترمذیؒ کی ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ:

((وان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنتین وسبعین ملة، وتفرقت امتی علی ثلاث وسبعین ملة، کلهم فی النار الا ملة واحدة)) قالوا: من هی یا رسول الله؟ قال: ((ما انا علیه واصحابی)) ❷

❶ سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن، باب افتراق الامم حدیث (۳۹۹۲) البانی نے اس کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ الروض النضیر (۵۰)

الصحيحة (۲۰۳) التعليق على التكميل (۵۳/۲)

❷ الترمذی ۲۶۴ وقل الترمذی هذا حدیث مفسر غریب۔ لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه۔

موضوعات کبیر (۱۲۸)

”بنی اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئے۔ اور میری امت بہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی۔ ایک فرقہ کے علاوہ سب کے سب دوزخ میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔“

حدیث: 368

احمد اور ابو داؤد کی ایک روایت میں امیر معاویہؓ سے یہ الفاظ ہیں۔

﴿اننتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهي الجماعة﴾

”کہ بہتر دوزخ میں اور ایک جنت میں ہوگا۔ اور وہ جماعت ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے۔ اور اس کی شرح مرقاۃ میں ہے۔ ❶

حدیث: 369

((تفقهوا قبل ان تسودوا)) ”بوڑھے ہونے سے قبل فقیہ بن جاؤ۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۰۰۲))

تحقیق: یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شادی سے قبل کیونکہ اس کے بعد تم گھر والے اور خادموں والے بن جاؤ گے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔

((ضاع العلم فی افخاذ النساء)) (کشف الخفاء رقم (۳۴/۲))

”کہ علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔“

ثوریؓ کہا کرتے تھے۔ جس نے ریاست میں جلدی کی اس نے علم کے بڑے حصے کو نقصان پہنچایا۔ اور جس نے جلدی نہیں کی۔ اس کے لئے اتنا اتنا ہے۔ اور یہ معنی بہت عام ہے۔

حدیث: 370

((تفکر ساعة خیر من عبادة سنة)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۰۴))

”ایک ساعت سوچنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

تحقیق: فاکہانی نے لفظ فکر کے ساتھ اسے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سری سقطی کا کلام ہے۔

حدیث: 371

ابن عباسؓ اور ابوالدرداءؓ فرمایا کرتے تھے:

❶ مسند احمد (۱۰۲/۴) ابو داؤد حدیث (۴۵۹۷) اس کی سند صحیح ہے۔

موضوعات کبیر (ازدو) ۱۳۹

((فکر ساعة خیر من قیام لیلة)) ”ایک ساعت کی فکرات کے قیام سے بہتر ہے۔“

تحقیق: ان روایات کو خطابی نے نقل کیا ہے۔

حدیث: 372

سیوطی نے جامع میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

① ((فكرة ساعة خیر من عبادة ستین سنة))

”ایک ساعت کی فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

نوٹ: یہ ابو ہریرہ سے مروی ہے اس کی سند میں عثمان بن عبد اللہ القرشی اور اسحاق بن نجیح دونوں کذاب ہیں۔
البانی کہتے ہیں موضوع ہے۔ (سلسلة الاحادیث الضعيفة ۱۷۳)

حدیث: 373

((التکبر علی المتکبر صدقة)) ”متکبر کے سامنے تکبر کرنا بھی صدقہ ہے۔“

تحقیق: راوی کہتے ہیں۔ یہ مشہور کلام ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کے معنی منقول ہیں۔

حدیث: 374 ((التکبر جزم)) ”تکبر یقینی ہے۔“

نوٹ: البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ہے، حافظ ابن حجر، امام سخاوی اور امام سیوطی نے اسی طرح کہا ہے۔ امام سیوطی کا اس حدیث کے بارے میں ان کی اپنی کتاب ”الجاوی للفتاویٰ“ میں ایک خاص رسالہ ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ابراہیم نخعی کا قول ہے اور لفظ ”جزم“ کا معنی یہ ہے کہ اللہ اکبر کو لمبا کر کے نہ پڑھا جائے بعد ازاں اس شخص کے قول کا ذکر ہے جس نے لفظ جزم کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے آخر کو اعراب نہ دیا جائے بلکہ ساکن پڑھا جائے اس تفسیر کے بعد اس کا تین وجوہ سے رد کیا ہے جو شخص ان وجوہ کی واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس کا مطالعہ کرے۔

خیال رہے کہ حدیث کا مرفوع ہونا ثواب ثابت نہیں۔ البتہ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ اس قول سے ان کا مقصود یہ ہے کہ نماز میں اللہ اکبر کو لمبا نہ کیا جائے جیسا کہ امام سیوطی کے رسالہ میں اس کا پتہ چلتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لہذا اذان کے ساتھ اس حدیث کا کچھ تعلق نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل علم کا وہم ہے چنانچہ مصر اور دیگر شہروں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو خود کو سنت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اذان کے ”اللہ اکبر“ کے ہر کلمہ کو الگ الگ کہتے ہیں یعنی ”اللہ اکبر“ پھر ”اللہ اکبر“ دونوں کو ملاتے نہیں ہیں۔ وہ اپنے خیال میں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جب کہ میری

① تنزیہ الشریعہ ۲/۳۰۵۔ کشف الخفاء: ۱/۲۷۰۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۸۸۔ الفوائد المجموعہ ص ۲۴۲۔

دانت کے مطابق اس کیفیت کے ساتھ اذان کہنے کا سنت میں کچھ ثبوت نہیں ملتا جب کہ حدیث کا ظاہر اس کے خلاف ہے چنانچہ صحیح مسلم میں عمر بن خطاب سے مرفوع حدیث ہے کہ جب مؤذن اللہ اکبر، اللہ اکبر کہے پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اللہ کہے الحدیث..... اس حدیث میں واضح اشارہ موجود ہے کہ مؤذن دونوں تکبیروں کو ملا کر کہے گا اور اذان سننے والا دونوں تکبیروں کو ملا کر ہی جواب دے گا اور صحیح مسلم کی شرح نووی سے اس کی تائید حاصل ہوتی ہے جو شخص واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس کا مطالعہ کرے نیز اس کی تاکید اس حدیث سے بھی ہو رہی ہے کہ اذان کے کلمات دوہرے ہیں۔

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ اگرچہ رافعیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ لیکن مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے جیسا کہ ترمذیؒ نے اسے اپنی جامع میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے۔ تکبیر کہنا بھی ضروری ہے۔ اور سلام پھیرنا بھی ضروری۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابراہیم نخعیؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ تکبیر بھی ضروری اور قرات بھی ضروری۔ سعید بن منصور سے دوسرے طریقوں سے روایت کیا ہے۔ کہ صحابہ تکبیر کو ضروری سمجھتے تھے۔ اور اس سے مراد نہ کھینچنا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اس سے مراد وقف ہے۔ یعنی اللہ اکبر کو مابعد سے وصل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ کلام تام ہے۔ یہی حکم قرات کا ہوگا۔ کہ آیات پر وقف مستحب ہے۔

”تکلف حرام ہے۔“

((التکلف حرام))

حدیث: 375

تحقیق: ابن الدبیحؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ ہاں صحیح بخاریؒ میں حضرت عمرؓ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ ہمیں تکلف سے منع کیا گیا تھا۔

حدیث: 376

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ اس کا مفہوم ثابت اور اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جسے ابن عساکر نے اپنی ”تاریخ“ میں زیر بن العوام سے روایت کیا ہے۔

((اللهم انی وصالحی امتی براء من التکلف))

”اے اللہ میں اور میری امت کے نیک لوگ تکلف سے بری ہیں۔“

حدیث: 377

نیز ابن عساکر نے اسے زبیر بن ابی الباہلؒ یعنی ابن خدیجہؒ وجہ النبی ﷺ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کے قول سے بھی ثابت ہے۔

((انا وامتی براء من التكلف)) ❶ ”میں اور میری امت تکلف سے بری ہے۔“

((وما انا من المتكلفين)) ❷ ”اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔“

حدیث: 378 ((تمکث احدا کن شطر عمرها لا تصلی)) ❸

”تم میں سے ہر ایک عورت اپنی عمر کے ایک حصہ تک نماز سے رکی رہتی ہے۔“

تحقیق: زرکشی کے الفاظ ہیں زمانہ کے ایک حصہ تک۔ ابن مندہ کہتے ہیں یہ روایت ثابت نہیں۔ ابن الجوزی کہتے ہیں یہ پہچانی نہیں جاتی۔ نوویؒ کہتے ہیں، یہ روایت باطل ہے۔ بیہقیؒ کہتے ہیں مجھے تلاش کے باوجود اس کی سند نہیں ملی۔

حدیث: 379

حاصل کلام یہ ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ثابت نہیں لیکن بلحاظ مفہوم یہ اس حدیث کے قریب ہے جسے شیخین نے ابوسعید خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم فذاک من نقصان دینها)) ❹

”کہ جب عورت کو حیض آتا ہے۔ تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے۔ اور نہ روزے رکھتی ہے۔ یہ اس کے دین کی کمی

ہے۔“

حدیث: 380 ((تناسلوا اباهی بکم یوم القیامة)) ❺

”نسل پیدا کیا کرو۔ میں تم لوگوں کے ذریعہ قیامت کے دن فخر کروں گا۔“

حدیث: 381

اس مفہوم کی روایتیں صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں۔ ابوداؤد، نسائی اور بیہقی وغیرہ میں معقل بن یسار سے مرفوعاً مروی ہے:

((تزوجوا الولود فانی مکاثر بکم الامم)) ❻

❶ احیاء علوم الدین ۱۸۷/۲ قال العراقي رواه الدارقطني في الافراد من حديث الزبير العوام الا انی بری من التكلف وصالحوا امتی وأسناده ضعيف۔ ❷ سورة ص الآية ۸۶۔

❸ نصب الراية ۱۹۳/۱۔ تذكرة الموضوعات ص ۳۳۔ كشف الخفاء: ۳۷۱۔ رقم (۱۰۲۰) مسند احمد (۳۷۴/۲) وابن عبد البر في التمهيد (۳۲۴/۳) ❹ البخاری ۱/۸۳، ۴۵۔

❺ تذكرة الموضوعات ص ۱۳۰۔ تلخیص الحبير ۱۱۵/۳۔ كشف الخفاء: ۳۸۰/۱۔ احیاء علوم الدین ۲۲/۲۔

❻ ابوداود النکاح باب ۴۔ حدیث (۲۰۵۰) مسند احمد ۱۵۸/۳۔ مجمع الزوائد ۲۵۸/۴ و ۲۵۸۔ ارواء الغلیل ۱۹۵/۶۔ البيهقي ۸۰/۷۔ اس کی سند صحیح ہے۔ ابن حبان (۱۲۲۹) المحاکم (۱۶۲/۲)

”بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کیا کرو۔ میں تمہارے ذریعہ دیگر امتوں پر کثرت حاصل کروں گا۔“

تحقیق: احمد اور بیہٹی نے انسؓ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور ابن حبانؒ اور حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث: 382

((التورکوء علی العصا من سنة الانبياء)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۲۵))

البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے الضعیفہ حدیث (۹۱۶)

”لاٹھی پر ٹیک لگانا انبیاء کی سنت ہے۔“

تحقیق: کلام تو صحیح ہے۔ لیکن اس کے لئے کوئی واضح اصل موجود نہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ (اس کی کوئی بنیاد نہیں یہ موضوع روایت ہے)

((وما تلک بیمینک یا موسیٰؑ)) ”اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔“

اور بعض اوقات میں حضور ﷺ سے بھی عصا لینا ثابت ہوتا ہے۔ میں نے اسے ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔

حدیث: 383

اور یہ حدیث:

((من بلغ الاربعین ولم یمسک العصا فقد عصی))

”جو چالیس سال کو پہنچ جائے اور لاٹھی نہ لے۔ وہ نافرمان ہے۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 384

((التهنئة بالشهور والاعیاد مما اعتاده الناس فی بعض البلاد، لم یرد فیہ شیء صریح فی هذا المبنى)) ②

”مجامع یا عید میں جس میں لوگ بعض شہروں میں جمع ہوں۔ مبارک باد دینا۔“

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ کوئی صریح حدیث موجود نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں۔

حدیث: 385

کیونکہ خالد بن معدان عید کے روز وائلہ بن الاسقع سے ملے۔ تو فرمایا:

موضوعات کبیر (۱۵۳)

﴿تقبل الله منا ومنك﴾ ”اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے۔“

تحقیق: واخلاء نے جواب دیا ہاں اللہ تعالیٰ ہم سے بھی اور آپ سے بھی قبول فرمائے اور انہوں نے اسے حضور کی جانب منسوب کیا۔ لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ یہ موقوف ہے۔ اور یہ ثابت ہے کہ آدم علیہ السلام نے جب بیت اللہ الحرام کا حج فرمایا۔ تو فرشتوں نے کہا آپ کا حج نیک ہے۔ لیکن ہم نے آپ سے قبل حج کیا ہے۔ اور صحیحین میں ہے کہ طلحہ نے کھڑے ہو کر کعب کو ان کی توبہ قبول ہونے کی مبارک باد پیش کی۔

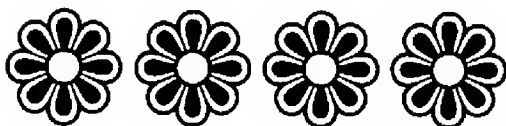
نوٹ: صحابہ کرام عام طور پر عید کے موقع پر یہ الفاظ ایک دوسرے کو کہتے تھے، اس کا مطلب ہے کہ ہماری اور تمہاری عبادت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

آج کل عام طور پر لوگ نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں عید مبارک۔ یہ طریقہ کافی عرصہ سے رائج ہے مگر درست نہیں۔

حدیث: 386 ﴿پڑوسی کے حقوق میں مرفوعا مروی ہے:

((ان اصحابه خیر هناه او مصیبة عزاه))

”اگر اے بھلائی حاصل ہو۔ تو مبارک باد دو۔ اور اگر اے مصیبت پہنچے۔ تو تعزیت کرو۔“





حرف الثاء المثلة

حدیث: 387

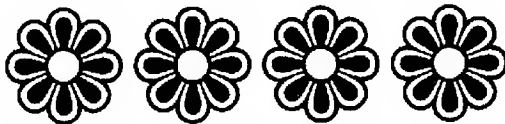
((الثقة بكل احد عجز)) ”ہر ایک پر بھروسہ کرنا عاجزی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۰۳۰))
تحقیق: سخاوت مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ غیر اللہ پر بھروسہ کرے۔ کیونکہ اللہ پر جو بھروسہ کرتا ہے۔ اللہ اسے کافی ہے اور جو بندوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ اللہ اسے ذلیل کرتا ہے اور مثال ہے کہ اس نے حرمہ کے ساتھ پناہ حاصل کی۔ اور حرمہ کی ایک کزور گھاس ہے اور اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں۔

حدیث: 388

اور اس کی تائید حدیث:
 ((الحزم سوء الظن)) ”الحزم سوء الظن“ بھی کرتی ہے۔ (کشف الخفاء رقم (۱۱۲۹))
 نوٹ: ضعیف ہے الضعیفہ رقم (۲۷۷۸)

حدیث: 389

((ثلاث لا یرکن الیہا: الدنیا، والسلطان، والمرأة)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۳۳))
 ”تین چیزوں پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا۔ بادشاہ اور عورت۔“
تحقیق: کلام معنوی لحاظ سے صحیح ہے۔ لیکن لفظاً یہ حدیث نہیں جیسا کہ التمزیر وغیرہ میں ہے۔



حرف الجیم (ج)

حدیث: 390 ((الجار الى اربعین)) ”پڑوس چالیس تک ہے۔“ ❶

تحقیق: اس میں مشہور یہ کہ حسن بصری کا قول ہے۔ جو بخاری نے ادب المفرد میں روایت کیا ہے ان سے پڑوس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا چالیس گھر آگے چالیس پیچھے۔ چالیس دائیں اور چالیس بائیں۔ اسی قسم کا قول اوزاعی سے بھی مروی ہے۔ (یہ بھی مختلف الفاظ اور اسناد سے مروی ہے تمام اسناد ضعیف ہیں۔)

حدیث: 391

((جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا وبغض من اساء الیہا)) ❷

”جو چیز انسان کو اچھی معلوم ہو۔ اس کی محبت اور جو بری معلوم ہو اس کے بغض پر دل کی فطرت بنائی گئی ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں یہ مرفوعاً اور موقوفاً ہر دو طرح سے مروی ہے لیکن ہر دو طرح باطل ہے۔ ابن عدی اور بیہقی کہتے ہیں۔ یہ موقوف ہے اور اعمش سے مشہور ہے۔ اور تاویل کی محتاج ہے کیونکہ ابن عدی اور بیہقی نے اسے ایسے لوگوں سے روایت کیا ہے۔ جو کذب و وضع کے ساتھ متہم ہیں۔ باوجودیکہ یہ روایت اعمش جیسے شخص سے ہے۔

حدیث: 392 اور بعض اوقات یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

((اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمة بریر عاه بها قلبی)) ❸

❶ انظر كشف الخفاء: ۳۹۲/۱۔ البيهقي ۲۷۶/۶۔ احياء علوم الدين ۲۱۲/۲۔ اتحاف السادة المتقين ۳۰۶/۶۔ مزید دیکھیں نصب الراية ۴۱۴/۳۔ مجمع الزوائد ۱۶۸/۸۔ تخریج الاحیاء ۱۸۹/۲۔

❷ حلیۃ الاولیاء ۱۲۱/۴۔ علل الحدیث رقم ۲۵۴۳۔ تاریخ بغداد ۲۷۷/۴، ۹۴/۱۱۔ الفوائد المجموعة ص ۸۲۔ رقم (۲۲۸) ابن عدی فی الکامل (۷۰۱/۲) تذکرۃ الموضوعات (۶۸) اس میں اسماعیل بن ابان کے متعلق احمد کہتے ہیں یہ خطر راوی وغیرہ سے موضوع روایات بیان کرتا ہے تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

❸ تفسیر ابن کثیر ۸۰/۸۔ الفوائد المجموعة ص ۲۲۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۸۴۔ احياء علوم الدين ۱۴۷/۲ وقال العراقي رواه ابن مردويه في التفسير من رواية كثير بن عطية عن رجل لم يسم ورواه ابو منصور الديلمي في مسند الفردوس من حديث معاذ، وابو موسى المديني في كتاب تضييع العمر والايام من طريق اهل البيت مرسلًا واسانيدہ كلها ضعيفة۔

”اے اللہ میرے لئے فاجر کے پاس نعمت نہ دینا۔ کہ اس سے میرے قلب کی نگرانی کرے۔“
نوٹ: اس کی بھی تمام اسناد ضعیف ہیں۔

حدیث: 393 ((الهدية تذهب بالسمع والبصر))

”اور ہدیہ والی حدیث جس میں آتا ہے کہ وہ بصارت اور سماعت کو ختم کر دیتا ہے۔“

تحقیق: یہ بھی ضعیف ہے۔

حدیث: 394 ((الجزاء من جنس العمل)) ”جزاء عمل کی جنس سے ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ سے واقف نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے:

((وان عاقبتكم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به)) ①

”اگر تم سختی کرو۔ تو اتنی کرو۔ جتنی تم پر کی گئی ہے۔“

و ((جزاء سيئة سيئة مثلها)) ②

”برائی کا بدلہ اتنی برائی کے ساتھ ہونا چاہیے۔“ اور مندرجہ ذیل روایت کہ

((كما تدین تدان)) ③ ”اور جیسا کرے گا۔ ویسا بھرے گا۔“

حدیث: 395

((جنبوا مساجدکم صبیانکم)) ”اپنی مسجدوں کو بچوں سے بچاؤ۔“

تحقیق: بزار کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن سخاوی نے ان پر اعتراض کیا ہے۔ کہ ابن ماجہ نے

اس حدیث کو موطا روایت کیا ہے۔ اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ کہ یہ حدیث کہ

((جنبوا مساجدکم مجانینکم و صبیانکم)) ④

”اپنی مسجدوں کو بچوں اور مجنونوں سے بچاؤ۔“

① سورة النحل الآية ۱۲۶ - سورة الشوری الآية ۴۰۔

② كشف الخفاء: ۱۸۳/۲ و ۱۸۴۔ مصنف عبدالرزاق ۲۲۶/۲۔ جامع مسانید ابن حنیفہ ۱/۹۹۔ الاسماء والصفات صفحہ ۷۹۔

③ ابن ماجہ ۷۵۰۔ الطبرانی فی الکبیر ۱۰۶/۸۔ مجمع الزوائد ۲۵/۲ و ۲۶ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ العللاء بن کثیر اللیثی الشامی وھو ضعیف۔ فتح الباری ۱۳/۱۵۷۔

موضوعات کبیر (اردو)

۱۵۷

اسے ابن ماجہ نے واخلة بن الاسقع سے اور طبرانی نے ابوالدرداء اور ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔ (اس کی سند ضعیف ہے۔ التعلیق الرغیب (۱/۱۲۰-۱۲۱) الاجوبة النافعة (۵۵) الارواء (۳۶۲/۷) اس میں علامہ ابن کثیر اللیثی الشامی ضعیف ہے۔)

حدیث: 396 ((جهد المقل دموعه)) ”مجبور کی کوشش اس کے آنسو ہیں۔“

حدیث: 397

ابن الدبیج کہتے ہیں۔ یہ اس حدیث کے معنی ہیں۔ جس میں آتا ہے:

((افضل الصدقة جهد المقل)) ❶ ”مجبور کی کوشش افضل صدقہ ہے۔“

تحقیق: یہ روایت ابوداؤد وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں معنی میں فرق یہ ہے۔ کہ مجبور سوائے آنسوؤں کے کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ اپنے فقر و فاقہ کی کثرت کی بنا پر۔ اور دوسری حدیث کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب انسان فقیر ہو۔ اور کچھ تھوڑا سا مال جو اس کے پاس ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دے۔ تو یہ افضل صدقہ ہے۔

حدیث: 398 جیسا کہ حدیث میں وارد ہے:

((سبق درهم مائة الف درهم)) ❷ ”کہ ایک درهم ایک لاکھ سے بڑھ گیا۔“

حدیث: 399

((جور الترك ولا عدل العرب))

”ترکوں کا ظلم اور نہ عرب کا انصاف۔“ (کشف الخفاء رقم ۱۰۸۵)

تحقیق: کلام ساقط ہے۔ نہ کہ حدیث ابن الدبیج نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ بظاہر کفر ہے کیونکہ ایک جماعت کے ظلم کو دوسری جماعت کے عدل پر فضیلت دی گئی ہے باوجود اس بات کے کہ اہل عدل لوگوں میں سب سے بہتر اور ظالم سب سے بدتر ہیں۔ (ترکوں کے بارے میں تمام روایات من گھڑت ہیں)

❶ ابوداؤد الصلاة (الوتر) باب طول القيام۔ النسائی الزکاة باب [۴۹] البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحيحہ (۱۵۰۴)

صحیح ابی داؤد (۱۱۹۶)

❷ النسائی الزکاة باب ۴۹۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ تخریج المشکاة (۱۱۹) التعلیق علی ابن خزيمة۔

مستدرک الحاکم ۱/۴۱۶۔ البیہقی ۴/۱۸۱۔ الترغیب والترہیب ۲/۲۳۔ (۲۴۴۳) التعلیق الرغیب (۲۸/۲۹)

((الجوع کافر لا یرحم صاحبه فی حاله، وقاتله من اهل الجنة، ای دافعه عن

مسلم مضطر من اهل الجنة))

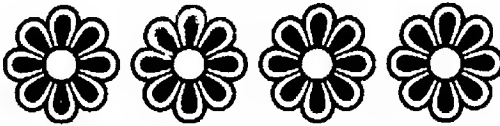
”بھوک کافر ہے۔ اپنے ساتھی پر بھی رحم نہیں کرتی۔ کسی حال میں بھی اور اسے قتل کرنے والا یعنی مسلمان سے بھوک کو دفع کرنے والا جنتی ہے۔“

تحقیق: معنی تو اس کے صحیح ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ بازاروں میں ضرور رائج ہیں۔ لیکن یہ حدیث نہیں۔ (البتہ بھوک سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے اللهم اعوذ بك من الجوع۔)

((الجيزة روضة، ومصر خزائن الله في ارضه)) ❶

”جیزہ ایک باغ ہے۔ اور مصر اللہ کی زمین میں اس کا خزانہ ہے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے اور موضوع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جیزہ مصر میں دریائے نیل کے کنارے پر ایک بستی ہے۔



ح

حرف الحاء المهملة

حدیث: 402

((حاکوا الباعة، فانه لا ذمة لهم)) (كشف الخفاء رقم (۱۰۹۳)، ان الفاظ سے

صحیح نہیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۶۶۶)

”بیع کو بیان کر دیا کرو۔ کیونکہ یہ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔“

تحقیق: اس روایت کا ابن الدبیج نے ذکر کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 403

مسند ابی یعلیٰ میں حسین بن علیؑ سے مرفوعاً مروی ہے غبن وہ ہے۔

((المغبون لا ماجور ولا محمود)) ❶ ”جس میں نہ ظلم ہو اور نہ وہ قابل تعریف ہو۔“

حدیث: 404

ابو القاسم البغوی نے کامل بن طلحہ کے واسطے سے ابوہشام القناد سے روایت کیا ہے۔ کہ میں بصرہ سے حسین بن علیؑ کے پاس سامان لے جایا کرتا تھا۔ تو وہ مجھے اس میں کم کر دیا کرتے تھے۔ میں جب تک ان کے پاس ٹھہرتا وہ اکثر اس میں سے ہبہ کر دیتے۔ میں نے عرض کیا اے ابن رسول! میں آپ کے پاس بصرہ سے سامان لے کر آتا ہوں اول تو آپ میرے پاس کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر میرے جانے سے قبل اکثر ہبہ کر دیتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے مرفوعاً یہ حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا:

((المغبون لا ماجور ولا محمود)) (مسند ابی یعلیٰ رقم حدیث ۶۷۷۷)

”غبن وہ ہے۔ جس میں نہ ظلم ہو اور نہ وہ قابل تحسین ہو۔“

تحقیق: بغوی کہتے ہیں۔ اس میں کامل کی جانب سے وہم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ابوہشام سے اسے دوسروں نے بھی روایت کیا ہے۔ ابوہشام کہتے ہیں میں حسین بن علیؑ کے پاس سامان لے کر جایا کرتا تھا۔

❶ مجمع الزوائد ۷۵/۴ و ۷۶۔

قال الہیثمی رواہ ابو یعلیٰ وفیہ ابو ہشام العباد قال الذہبی لا یکاد یعرف ولم اجد لغيره فیہ کلاما۔

حدیث: 405

حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ روایت ضعیف سند کے ساتھ ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

((ما كسوا الباعة فانه لا خلاق لهم))

”جو کچھ انہوں نے بیچ سے کمایا اس میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔“

تحقیق: سند قوی کے ساتھ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ:

((ما كسوا الباعة فانه لا خلاق لهم)) ”جو کچھ انہوں نے بیچ سے کمایا اس میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔“

حدیث: 406

((حب الی من دنیا کم ثلاث: الطیب والنساء، وجعلت قرۃ عینی فی الصلاة)) ❶

”تمہاری دنیا کی مجھے تین چیزیں محبوب ہیں خوشبو، عورت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو بنا دیا گیا ہے۔“

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں اسے نسائی اور حاکم نے بغیر لفظ ثلاث (تین) کے انس سے روایت کیا ہے۔ ستادی کہتے ہیں میں اس لفظ ثلاث سے واقف نہیں۔ سوائے اس کے کہ غزالی نے احیاء میں دو جگہ پر نقل کیا ہے۔ کشاف کی تفسیر آل عمران میں ہے۔ کہ میں نے اس حدیث کے مختلف طریقوں کو دیکھا۔ لیکن تفتیش کے باوجود یہ الفاظ ثلاث نظر نہیں آئے صاحب کشاف کہتے ہیں کہ اس کی زیادت معنی کے لحاظ سے مختلف ہو جائے گی۔ کیونکہ نماز امور دنیا میں شامل نہیں۔

حدیث: 407

میرے نزدیک یہ حدیث بلحاظ الفاظ بھی صحیح ہے۔ کیونکہ سیوطی تخریج احادیث الشفاء میں کہتے ہیں۔ امام احمد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ:

❶ مستدرک الحاکم ۱۶۰/۲۔ النسائی عشرة النساء باب (۱) حدیث (۳۹۳۹) البانی کہتے ہیں حسن صحیح ہے۔ المشكاة (۵۲۶۱) الروض النضیر (۵۳) مگر اس میں ثلاث (تین) کا لفظ نہیں ہے۔ مسند احمد ۱۰۸/۳۔

تلخیص الحبر ۱۱۶/۳ وقال رواه النسائی واسناده حسن۔ ورواه الطبرانی وزاد فی اوله: انما وقد اشتھر علی اللسنة بزيادة ثلاث وشرحه الامام ابوبکر بن فورک فی جزء مفرد علی ذلك وكذلك ذكره الغزالی فی الاحیاء ۲۸۹/۴، ۱۴/۳ ولم نجد لفظ ثلاث فی شی من طرقہ المسندة۔

موضوعات کبیر (اُردو)

۱۶۱

((كان يعجب نبي الله من الدنيا ثلاثة اشياء: النساء والطيب والطعام، فصاب

النئين، ولم يصب واحدة، اصاب النساء والطيب ولم يصب الطعام. قال:

اسناده صحيح، الا ان فيه رجلا لم يسم))

”نبی کریم ﷺ کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں۔ خوشبو عورت اور کھانا۔ اس میں دو یعنی خوشبو اور عورت پہلی

روایت کے مطابق بیان ہوئی ہیں۔ صرف ایک یعنی کھانا پہلی روایت کے مطابق نہیں۔ سیوطی کہتے ہیں

اس کی سند صحیح ہے۔ سوائے اس کے کہ امام احمد نے ایک راوی کا نام نہیں لیا۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں اس طرح اس کی سند حسن ہوئی۔ اور رہا معنوی لحاظ سے۔ تو کیونکہ آنکھوں

کی ٹھنڈک دنیا میں واقع ہو رہی ہے تو اس لحاظ سے وہ دنیا میں شامل ہوئی۔

حدیث: 408 اور اس کی تائید مندرجہ ذیل روایت کرتی ہے: جس میں یہ ذکر ہے کہ

((الطيب والنساء وقرة عيني في الصلاة))

”مجھے خوشبو اور عورت محبوب ہے اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“

تحقیق: اور ہو سکتا ہے۔ کہ صلوٰۃ سے وہ عبادت مراد ہو۔ جو تمام مخلوق کے لئے وضع کی گئی ہے یا نبی اکرم

صلعم پر درود ہو۔

حدیث: 409

((حبك الشيء يعنى ويصم)) ❶ ”کسی چیز کی محبت اندھا اور گونگا کر دیتی ہے۔“

تحقیق: اسے ابو داؤدؒ نے روایت کیا ہے صفائی نے بہت مبالغہ سے کام لیا اور اس پر وضع کا حکم لگا دیا۔ امام

سخاویؒ فرماتے ہیں۔ ہمارے لئے ابو داؤدؒ کی خاموشی کافی ہے۔ اس لحاظ سے نہ تو یہ موضوع ہے۔ اور نہ شدید

ضعیف ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ زرکشیؒ نے اسے ابو الدرداءؒ سے روایت کیا ہے اور اس میں وقف

زیادہ صحیح ہے۔ اور یہ امیر معاویہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ اگرچہ ان سے ثابت نہیں۔ سیوطیؒ نے اسے جامع

الصغیر میں روایت کر کے سکوت کیا ہے۔ اور سیوطیؒ کہتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو احمد بخاریؒ (تاریخ) ابو داؤدؒ نے

❶ ابو دار الادب باب [۱۲۶] مسند الامام احمد ۵/۱۹۴۔ تفسیر ابن کثیر ۱/۱۸۱/۳/۴۷۳۔ رواہ ابن عدل الكامل

۴/۴۷۲) مسند ابی حنیفہ (۱۶۸) رواہ العطیہ البغدادی (۱۱۷/۳) كشف الحفاء (۴۱/۱) تنزيه الشريعة

(۴۰۳/۱) تذكرة الموضوعات للفتنى (۱۹۹) رواہ ابی داود حدیث (۵۱۳۰) حافظ عراقی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا

ابوالدرداءؓ سے خرائطی نے اعتلال القلوب میں ابو ہریرہؓ سے اور ابن عساکرؒ نے عبد اللہ بن انسؓ سے روایت کیا ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ حدیث صحیح لذاتہ ہوئی۔ یا صحیح لغیرہ کیونکہ کثرت رواۃ اور قوت صفات کی بنا پر اس کا درجہ حسن لذاتہ سے بڑھ چکا ہے۔

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (الضعیفۃ ۱۸۶۸)

حدیث: 410

((الحبيب لا يعذب حبيبه)) ”کوئی حبیب اپنے محبوب کو عذاب نہیں دیتا۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس روایت کو مرفوعاً نہیں جانتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ((وقالت اليهود والنصارى نحن ابناء الله واحباؤه قل فلم يعذبكم بذنوبكم)) ❶ ”اور یہود و عیسائی کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ آپ فرمادیتے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کے عوض کیوں سزا دیتا ہے۔“ یہ آیت صحت معنی کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ اگرچہ صحت لفظاً ثابت نہیں ہوتی۔

حدیث: 411

((حب الدنيا راس كل خطيئة)) ❷ ”دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔“

تحقیق: بعض محدثین کا خیال ہے۔ کہ یہ موضوع ہے۔ امام ابن تیمیہؒ اسے جندب الجملی کا قول قرار دیتے ہیں بیہمیؒ نے اپنی شعب الایمان میں اسے حسن بصریؒ سے مرفوعاً و مرسلً روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے ان کا تعاقب کیا ہے اور فرماتے ہیں۔ کہ حسن بصریؒ تک سند حسن ہے۔ اور علیؒ ابن المدینیؒ نے مراسلات حسنؒ کی تعریف کی ہے۔ و امام ذہبیؒ نے حسنؒ کو مدلس قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان کی روایات حجت نہیں ہو سکتیں (دیلیمی نے اپنی مسند میں اس حدیث کو حضرت علیؒ سے بھی روایت کیا ہے۔ لیکن وہ اس کی کوئی سند نہیں لائے۔

حدیث: 412

تاریخ ابن عساکر میں یہ حدیث سعد بن مسعود الصدیقیؒ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((حب الدنيا راس الخطايا)) ”کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔“

تحقیق: ابونعیمؒ نے اپنی حلیہ میں سفیان ثوریؒ کے ذکر میں یہ حضرت عیسیٰؑ کا قول بیان کیا ہے۔ ابن ابی الدنیاءؒ نے

❶ سورة المائدة، الآية: ۱۸۔

❷ الترغيب والترهيب ۲/۲۵۷ وقال المنذرى ذكره رزين ولم اره فى شى من الاصول۔ الاحياء ۳/۱۹۷ و ۴۰۱۔

موضوعات کبیر (۱۲۳)

اپنی ”مکاند الشیطان“ میں اسے مالک بن دینار کا قول بیان کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں جن لوگوں نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس کی اسناد کی تصریح نہیں کی۔ اور اسانید مختلف ہیں اور جمہور کے نزدیک جب کہ ان کی اسناد صحیح ہوں حجت ہیں (لیکن محدثین مرسل کو قبول نہیں کرتے) اسی لئے ابن المدینی کہتے ہیں حسن کی مرسلات جب ان سے ثقہ لوگ روایت کریں صحیح ہیں۔ دارقطنی مراسیل حسن کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ لیکن اعتماد سندوں پر ہوگا۔

حدیث: 413

((حب الوطن من الایمان)) ”وطن سے محبت بھی ایمان میں داخل ہے۔“ ①

(شیخ البانی کہتے ہیں من گھڑت ہے)

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ سید معین الدین صفوی کہتے ہیں یہ ثابت نہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں۔ منوفی فرماتے ہیں سخاوی نے جو اس کی صحت معنی کا دعویٰ کیا ہے وہ بھی عجیب ہے۔ کیونکہ جب وطن اور ایمان کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول اس کی تردید کرتا ہے:

﴿ولو انا کتبنا علیہم﴾ ② ”اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ ہاں ایک دوسرے کو قتل کرو۔“

تحقیق: یہ آیت یہ ثابت کرتی ہے کہ انہیں اپنے وطنوں سے محبت تھی۔ باوجودیکہ ان کا ایمان سے ذرہ برابر تعلق نہ تھا۔ کیونکہ ضمیر منافقین کی طرف راجع ہے۔ بعض اصحاب نے اس بات پر اعتراض کیا ہے۔ کہ حدیث میں یہ تو موجود نہیں کہ وطن سے بجز مومن کے کوئی محبت نہیں کرتا۔ بلکہ مقصود یہ ہے۔ کہ وطن کی محبت ایمان کے منافی نہیں ہے (تو پھر وطن کی محبت ایمان کا جزو نہیں ہو سکتی۔ اور اس شکل میں حدیث بھرتا ویل کی محتاج ہوگی۔ اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ حدیث کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ جب وطن ایمان کی علامت ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جب وطن مومن کے ساتھ مخصوص ہو۔ کیونکہ وہ مومن میں بھی پائی جاسکتی ہے اور ایک کافر میں بھی۔ تو جب یہ عام ہوئی تو قبولیت کی علامت نہیں بن سکتی۔ اس کے معنی اس لحاظ سے صحیح ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے مومنین کا واقعہ بیان کیا ہے۔

﴿وما لنا الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا﴾ ③

① المقاصد الحسنہ (۱۰۰/۱) موضوعات الصغانی (۲/۱) الدر المنثور (۹/۱) تذکرۃ الموضوعات (۱۱/۱)

المصنوع فی معرفۃ الموضوع (۹۱/۱) السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی رقم (۳۶)

② سورۃ النساء، الآیۃ: ۶۶۔ ③ سورۃ البقرۃ، الآیۃ: ۲۴۶۔

موضوعات کبیر (اور) ۱۶۴

”ہم کیوں نہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں جب کہ ہمیں ہمارے شہروں سے نکال دیا گیا۔“
تو یہ آیت پہلی آیت کے معارض ہوئی۔

((ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا)) ①

”اور اگر ہم فرض کر دیتے کہ اپنی جانوں کو قتل کرو۔“

تحقیق: ان دونوں آیتوں میں کوئی معارضت نہیں۔ اس دوسری آیت سے بھی وطن کی محبت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ سے جو چیز مانع تھی اب اس کا وجود بھی باقی نہ رہا۔ تو اب ہمیں جہاد سے بھی کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ بہتر یہ ہے کہ اگر بالفرض الفاظ حدیث بھی ثابت ہوں تو اس کے معنی یہ کئے جائیں کہ وطن سے مراد جنت ہے۔ کیونکہ وہ پہلا مسکن ہے کہ آدم اس میں پیدا کئے گئے یا بعد پیدائش داخل کئے گئے ہو سکتا ہے اس سے مراد مکہ ہو۔ کیونکہ اسے ام القریٰ کہا گیا ہے۔ اور وہ تمام عالم کا قبلہ ہے۔ یا صوفیاء کے طریقہ پر رجوع الی اللہ ہو۔ کیونکہ وہی ابتداء و انتہا ہے۔ اور اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے:

((وان الی ربک المنتہی)) ② ”کہ تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہوگی۔“

تحقیق: اور اگر مراد اسے وطن متعارف لی جائے۔ تب بھی وہ ایک شرط کے ساتھ صحیح ہوگی۔ کہ وہ محبت۔ صلہ رحمی۔ فقر و یتیمی پر احسان کا سبب ہو۔ اور تحقیقاً یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ کسی شے کی علامت ہونا۔ یہ خصوصیت نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر کو کافی ہوتا ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں یہ حدیث من گھڑت ہے، جیسا کہ امام صفائی اور دیگر ائمہ نے فرمایا ہے۔ پھر اس کا مفہوم بھی درست نہیں اس لئے کہ وطن کی محبت، نفس اور مال کی محبت کی مانند ہے ان میں ہر ایک کی محبت انسان میں مرکوز ہے لہذا ان کی محبت کی وجہ سے انسان قابل ستائش نہیں اور نہ ہی یہ محبت ایمان کے لوازمات میں سے ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ تمام لوگ اس محبت میں شریک ہیں، مومن اور کافر میں اس محبت کے لحاظ سے کچھ فرق نہیں۔ سبھی وطن سے محبت رکھتے ہیں۔

حدیث: 414

کیا تم ان احادیث کو نہیں دیکھتے۔ جن میں آتا ہے

((حسن العهد من الایمان)) ③ ”اچھا عہد ایمان کی علامت ہے۔“

② سورة النجم، الآیة: ۴۲۔

① سورة النساء، الآیة: ۴۲۔

③ التاريخ الكبير للبخاری ۳۱۵/۱ كشف الخفاء ۴۱۴/۱ و ۴۳۱۔ کنز العمال ۱۰۹۳۷ وعزاه السيوطی للحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا۔

موضوعات کبیر (۱۶)

حدیث: 415

((حب العرب من الایمان)) ❶ ”اور عرب کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔“

تحقیق: باوجودیکہ یہ اہل کفر میں بھی پائی جاتی ہیں۔ (یہ حضرت انس سے مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ عربوں سے بغض نفاق کی علامت ہے۔ مستدرک الحاکم رقم (۶۹۹۸) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۳/۳۳۹)

حدیث: 16ب

((حب الهرة)) ”بلی کی محبت والی۔“

تحقیق: روایت بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ صفائی وغیرہ کا خیال ہے۔ میں نے ایک رسالہ میں مستقل طور پر اس پر کچھ تبصرہ کیا ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے۔ کہ یہ اہل ایمان کی عادت میں داخل ہے اور یہ اس امر کے منافی نہیں ہے۔ جس سے بعض اہل کفر متصف کئے گئے ہیں۔ اور عمدہ عادات کی طرح اور یہ ایمان کی علامت نہیں بن سکتی جیسا کہ سعد اور سید کو وہم ہوا ہے اور سیدؒ نے مصدر کی اضافت مفعول کی جانب کر کے اسے غریب قرار دیا ہے۔

حدیث: 417

((حبذا المتخللون من امتی)) ❶ ”میری امت کے خلال کرنے والوں کو مبارک باد ہو۔“

(اس کی سند میں واصل الرقاشی ضعیف ہیں)

تحقیق: صفائی کہتے ہیں اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ اور انہوں نے اس کی تفسیر انگلیوں میں خلال اور کھانے کے بعد دانتوں میں خلال سے کی ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں بلحاظ الفاظ اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے اور بلحاظ معنی اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ متعدد احادیث داڑھی اور انگلیوں کے خلال کے بارے میں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں سنت موکدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کے رواۃ کی جانب نظر کر لی جائے تاکہ بالتحقیق حکم لگایا جاسکے۔

حدیث: 418

((الحج جہاد کل ضعیف)) ❷ ”حج ہر ضعیف کا جہاد ہے۔“

❶ مستدرک الحاکم ۸۷/۴ - حلیۃ الاولیاء ۳۳۳/۲ - کشف الحفاء: ۴۱۳/۱ -

❷ الترغیب والترہیب ۱۶۸/۱ و ۱۶۹ - تذکرۃ الموضوعات ص ۳۰ - رواہ الطبرانی فی (الکبیر) (۲۱۲/۴) بنحوہ، وابن ابی شیبہ (۱۲/۱) والامام احمد (۴۱۶/۵)

❸ ابن ماجہ کتاب المناسک، باب الحج جہاد النساء ۲۹۰۲ - مسند احمد ۶/۲۹۴ - الترغیب والترہیب ۱۶۴/۲ - تذکرۃ الموضوعات للفتنی۔ (۷۱)

تحقیق: صفائی کو غلطی ہوئی کہ انہوں نے اسے موضوعات میں شمار کیا۔ حالانکہ ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین کے ذریعہ امام مسلمہ رحمہ اللہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

حدیث: 419

((الحجامة فی نفرة الراس تورث النسيان فتجنبوا ذلك)) ①

”سر میں کھینچنے لگوانا بھول پیدا کرتا ہے۔ اس سے بچو۔“

تحقیق: دیلمی نے اسے بواسطہ عمر بن واصل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے عمر بن واصل پر وضع کی تہمت لگائی ہے اور یہ موجود ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کی بنا پر اپنے سر کے اگلے حصہ میں کھینچنے لگوائے۔

حدیث: 420

((الحجون والبقیع يؤخذان باطرافهما وينثران فی الجنة)) ②

”حجون اور بقیع کے کونے پکڑ کر لے جایا جائے گا۔ اور ان لوگوں کو جنت میں اٹھایا جائے گا۔ حجون اور بقیع مکہ اور مدینہ میں قبرستان ہے۔“

تحقیق: اس حدیث کو زبیری نے کشف میں نقل کیا ہے۔ زیلعی نے اپنی تاریخ میں اس کی سرخی قائم کی ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اس معاملہ میں زیلعی کی متابعت کی ہے اور سخاوی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔

فائدہ: اس کی تردید ترمذی کی وہ روایت کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے میرے لئے زمین پھاڑی جائے گی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا۔ وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ حتیٰ کہ میں مکہ اور مدینہ کے مابین ان سے مل جاؤں گا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

حدیث: 421

((حذف السلام سنة)) ③ ”سلام حذف کرنا سنت ہے۔“

① تذکرۃ الموضوعات ۲۰۷۔ الفوائد المجموعۃ ص ۲۶۳ کتاب الادب رقم (۸۱۴) رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس (۲۶۰۵)۔ کشف الخفاء ۱/۱۹۱۔ اس کی سند میں عمر بن واصل مضمحل موضع ہے۔

② الفوائد المجموعۃ ص ۱۱۳۔ رقم (۳۲۰) کشف الخفاء ۱/۴۱۹۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۷۵۔

③ ابوداؤد استفتاح الصلاة باب ۷۱۔ حدیث (۱۰۰۴)۔ یہ وہ قرہ بن عبد الرحمن کے خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سنن ترمذی حدیث (۲۹۷) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

موضوعات کبیر

۱۶۷

تحقیق: ابن القطان کہتے ہیں۔ نہ یہ مرفوعاً صحیح ہے اور نہ موقوفاً۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اس حدیث کو ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنی صحیحین میں ابوسلمہ کے ذریعہ ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے اسے مرفوعاً نقل کر کے صحیح قرار دیا ہے اور ترمذی نے اسے موقوفاً نقل کر کے کہا ہے۔ کہ یہ حسن صحیح ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ امام سلام میں جلدی کرے کہیں مقتدی اس سے سبقت نہ کر جائے۔ اور بعض مالکیہ کا قول اس معاملہ میں بہت ہی غریب ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں ورحمۃ اللہ نہ کہا جائے۔

حدیث: 422

((الحديث في المسجد ياكل الحسنات كما تاكل البهيمة الحشيش))^①

”مسجد میں گفتگو کرنا نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے چوپائے گھاس کو۔“

(البانی کہتے ہیں اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۴)

تحقیق: یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ مختصر میں ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، امام غزالی نے اس کا ذکر ”الاحیاء“ میں کیا ہے۔ ”الاحیاء“ کی تخریج کرنے والے حافظ عراقی نے کہا ہے کہ مجھے اس کا اصل نہیں مل سکا۔ اور عبد الوہاب بن تقی الدین سبکی نے ”طبقات الشافعیہ“ میں لکھا ہے کہ مجھے اس کی سند نہیں مل سکی نیز عام طور پر زبانوں پر یہ بھی مشہور ہے کہ مسجد میں جائز کلام کرنا بھی نیک اعمال کو ضائع کر دیتا ہے جیسا کہ آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ اس حدیث کے باطل ہونے میں کسی عقل مند کو کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسی بات ہے کہ جائز باتیں بھی مسجد میں نہیں ہو سکتیں؟

حدیث: 423

((حسنات الابرار سيئات المقربين))^②

”نیکیوں کی نیکیاں مقربین (کی نسبت کے لحاظ سے) کی برائیاں ہیں۔“

(البانی کہتے ہیں یہ حدیث باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ الضعیفہ (۱۰۰)

تحقیق: یہ ابوسعید الخدری کا کلام ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے، اس کا کوئی اصل نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام غزالی نے ”الاحیاء“ میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ”یہ قول ایسے قائل کا ہے جو صادق ہے، صالحین کی نیکیاں.....“

① كشف الخفاء: ۴۵۳/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۳۶۔ الفوائد المجموعۃ ص ۲۵۔ الاحیاء ۱/۱۵۲ وقال العراقي

لم اقف له على اصل۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث رقم (۴)

② تذکرۃ الموضوعات ص ۱۸۸۔ كشف الخفاء: ۴۲۸/۱۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۱۰۰)

سُنی نے کہا ہے کہ اس پر غور کیا جائے اگر یہ حدیث ہے۔ جب کہ مصنف نے کہا ہے کہ یہ ایسے قائل کا قول ہے جو صادق ہے لہذا دیکھا جائے کہ اس سے مقصود کون ہے؟

میں کہتا ہوں: یہ واضح ہے کہ امام غزالی نے اس قول کو بطور حدیث کے ذکر نہیں کیا ہے یہی وجہ ہے کہ حافظ عراقی نے ”الاحادیث الاحیاء“ میں اس کی تخریج نہیں کی ہے جب کہ امام غزالی نے اشارہ کیا ہے کہ یہ ابوسعید خدری صوفی کا قول ہے چنانچہ ابن جوزی نے ”صفوة الصفوة“ میں اس قول کو اس کی طرف منسوب کر کے ذکر کیا ہے نیز ابن عساکر نے اس کے حالات کے ضمن میں بیان کیا ہے جیسا کہ ”الکشف“ میں ہے نیز اس نے ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے اس کو حدیث خیال کیا ہے جب کہ یہ حدیث نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: جن محدثین نے اس کو حدیث قرار دیا ہے ان میں الشیخ ابوالفضل محمد بن الشافعی ہیں انہوں نے اپنی کتاب ”الظل المورود“ میں ذکر کیا ہے کہ مروی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے چونکہ انہوں نے اس قول کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی جانب صیغہ تمیز کے ساتھ کی ہے اس لئے اس سے کچھ قوت حاصل نہیں ہے جب اس صیغہ کے ساتھ کوئی قول مذکور ہو تو اس قول کا اصل ہوتا ہے اگرچہ وہ ضعیف ہو لیکن اس قول کا تو کچھ اصل بھی نہیں۔

میں کہتا ہوں: اس قول کا معنی بھی میرے نزدیک درست نہیں ہے اس لئے کہ کوئی نیکی کبھی بھی برائی نہیں کہلا سکتی خواہ نیکی کے کرنے والے کا مقام کیسا ہی کیوں نہ ہو ظاہر ہے کہ اعمال کرنے والوں کے مقام کے لحاظ سے اعمال کے مراتب میں تفاوت ہوتا ہے جب کہ ان اعمال کا کرنا درست ہو اگرچہ وہ اعمال حسن یا قبح کے ساتھ موصوف نہ ہوں جیسے تین جھوٹ جو ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوئے۔ وہ اس لئے جائز ہیں کہ وہ اصلاح کے لئے بولے گئے تھے لیکن بایں ہمہ ابراہیم علیہ السلام نے ان تینوں جھوٹوں کو برائی قرار دیا اور ان کی وجہ سے معذرت کر دی کہ وہ سفارش کی اہلیت نہیں رکھتے جب کہ تمام لوگوں میں رسول اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کرام شامل ہیں لیکن وہ نیکی جو اللہ کے قرب کا باعث ہے وہ اس لحاظ سے برائی بن جائے کہ اس کا صدور مقربین سے ہوا ہے یہ ایسی بات ہے جو ناقابل فہم اور ناقابل تسلیم ہے۔

حدیث: 424 ((حسنوا نوافلکم تکمل بها فرائضکم))

”اپنے نفلوں کو اچھی طرح پڑھا کرو۔ اس سے تمہارے فرائض کی تکمیل ہو جائے گی۔“

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ کوئی اصل نہیں۔ اگرچہ یہ مضمون بلحاظ معنی صحیح ہے۔

حدیث: 425 ((الحسن مرحوم))

”حسن مرحوم ہے۔“

تحقیق: یہ ابو حازم تابعی رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

حدیث: 426 ((الحسود لا يسود))

”حاسد سردار نہیں ہوتا۔“

موضوعات کبیر (۱۶۹)

تحقیق: رسالہ قشیریہ میں ہے۔ کہ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔

حدیث: 427

((حضور مجلس عالم افضل من صلاة الف رکعة)) ❶

”عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔“

تحقیق: اس حدیث کو غزالی نے احیاء میں ابو زرؓ سے نقل کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ ابن جوزیؒ نے ایک روایت حضرت عمرؓ سے نقل کر کے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے ابو زرؓ کی یہ حدیث کہیں نہیں دیکھی۔ (ایک روایت میں ”الف عابد“ کے الفاظ ہیں)

حدیث: 428

((الحفظ فی الصغر کالنقش فی الحجر)) ”بچپن میں حفظ کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے۔“

تحقیق: یہ اس طرح ثابت نہیں ہے۔ مگر خطیبؒ نے اپنی جامع میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

حدیث: 429

((حفظ الغلام الصغير کالنقش فی الحجر، وحفظ الرجل بعد ما کبر

کالكتابة علی الماء)) ❷

”چھوٹے بچے کا یاد کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے۔ اور بڑے ہو جانے کے بعد یاد کرنا ایسا ہے۔ جیسے پانی پر لکھنا۔“

حدیث: 430 ((حکمی علی الواحد کحکمی علی الجماعة)) ❸

”میرا حکم ایک پر بھی ایسا ہے۔ جیسا کہ جماعت پر۔“

❶ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۰۔ رواہ الذهبی فی المیزان (۴۲۱) الفوائد المجموعہ رقم (۴۹۳) ص ۲۷۶۔

الاحیاء ۱۰/۱ وقال العراقي ذكره ابن الحوزی فی الموضوعات ۲۲۳/۱ من حدیث عمر لم اجدہ من طریق ابی ذر۔

❷ كشف الخفاء: ۴۳۳/۱۔ كنز العمال رقم ۲۷۵۹۔

❸ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۸۶) كشف الخفاء (۴۳۶/۱) الفوائد المجموعہ ص ۲۰۰ وقال الشوكاني قال

العراقي فی تخریج البیضاوی لا اصل له۔ وقد ذكره اهل الاصول فاستدلوا به فاعطوا۔ وفي معناه مما له اصل: ((انما مبايعتي لامرأة كمبايعي لمائة امرأة)) وهو فی الترمذی۔

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ عراقی کا قول ہے۔ نیز مزئی اور ذہبی نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں یہ حدیث معلوم نہیں۔

حدیث: 431

((الحمد لله رداء الرحمن)) ”الحمد لله۔ اللہ کی چادر ہے۔“ (الفوائد المجموعہ رقم ۱۲۸۲)

تحقیق: اس کی بھی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔ شوکانی کہتے ہیں مجھے یہ حدیث کہیں نہیں ملی۔

حدیث: 432

((حمل علی باب خبیث)) ”علیؑ نے خبیث کے دروازے کو اٹھالیا۔“

تحقیق: اسے محمد بن اسحاق نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے اور بعض علماء نے اس کا انکار کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں، اس کے تمام طریقے واہیات ہیں۔ زرکشی کہتے ہیں حاکم نے جابر سے مختلف طریقوں سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ حضرت علیؑ نے اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے کو زمین سے اکھاڑ لیا بعد میں ستر اشخاص نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں ابو رافع سے نقل کیا ہے۔ کہ سات آدمی اسے ہٹانہ سکے۔

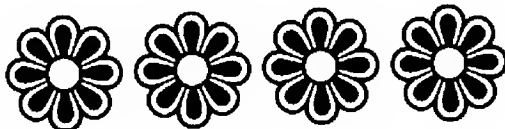
حدیث: 433

((حین تغلی تدری)) ”جب تو ملے گا۔ تو جان لے گا۔“

یہ حدیث نہیں ہے اور معنی اس کے صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول اس جانب اشارہ کرتا ہے۔

((و سوف یعلمون حین یرون العذاب من اضل سبیلا)) ❶

”عنقریب جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو یہ بات جان لیں گے۔ کہ کون راہ سے گمراہ تھا۔“



خ

حرف الخاء المعجمة

حدیث: 434

((خاب قوم لا سفیه لهم)) ”وہ قوم ناکام ہوئی جس میں کوئی بیوقوف نہ ہو۔“
تحقیق: یہ کھول شامی کا قول ہے۔ اور ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ وہ قوم ذلیل ہوئی جس میں کوئی بے وقوف نہ ہو۔ اسے ابن ابی الدنیاء نے اپنی حکم میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 435

((خازن القوت ممقوت)) ”امانت دار خزانچی کو رزق دیا جاتا ہے۔“
تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں اس حدیث کی بنا پر کہ:

حدیث: 436

((المحتکر ملعون)) ❶ ”ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔“

حدیث: 437

((خالفوا اليهود فلا تصمموا فان تصميم العمام من زی اليهود))

”یہودیوں کی مخالفت کرو، عمامہ نہ باندھو۔ کیونکہ عمامہ باندھنا یہودی کی عادت ہے۔“
تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے۔ ویسے عمامہ باندھنا سنت ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

حدیث: 438

((خذوا شطر دینکم عن الخمیراء)) ❷

”اپنے دین کا آدھا حصہ حیرا سے حاصل کرو۔“

❶ ابن ماجہ ۲۱۵۳۔ مستدرک الحاکم ۱۱/۲۔ الترغیب والترہیب ۵۸۳/۲۔ فتح الباری ۳۴۸/۴۔ بوصیری کہتے ہیں اس میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے۔ البانی نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشکاۃ (۲۸۹۳) غایۃ المرام (۳۲۷) البیہقی (۳۰/۴) الدارمی (۲۴۹/۲) المعقلی فی الضعفاء (۲۳۲/۳) وابن عدی فی الکامل (۷۴۱۸/۵)

❷ کشف الخفاء: ۴۴۹/۱ و ۴۵۰۔ الفوائد المجموعۃ ص ۳۹۹ و نقل کلام ابن حجر و تمام عباراتہ والا فی الفردوس بغیر اسناد و سئل المزی والذہبی فلم يعرفاه۔ کذا فی المقاصد۔

تحقیق: حمیرا سے مراد سیدہ عائشہؓ ہے۔ اور حمیراء کے تغیر ہے جو سپید کے معنی میں آتا ہے۔ جیسا کہ نہایت میں ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں نہ میں اس کی سند پہچانتا ہوں۔ اور نہ میں نے اسے کسی حدیث کی کتاب میں دیکھا ہے ہاں ابن اثیر نے اپنی نہایت میں اس کا ذکر ضرور کیا ہے اور انہوں نے یہ نہیں بتایا۔ کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ذکر کیا ہے۔ کہ انہوں نے امام مزی اور ذہبی سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ لیکن انہوں نے کہا ہم اس کو نہیں پہچانتے۔
نوٹ: ہر وہ حدیث ضعیف ہے جس میں حضرت عائشہؓ کو حمیرا کہا گیا ہو۔

حدیث: 439

صاحب فردوس نے اسے بغیر سند کے ذکر کیا ہے اور اس کے الفاظ بھی اس سے مختلف ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

((خذوا ثلث دینکم من بیت الحمیراء))

”اپنے دین کا تہائی حصہ حمیراء کے گھر سے حاصل کرو۔“

تحقیق: اور صاحب مسند فردوس میں اس کی سرفی لگائی ہے لیکن کوئی سند بیان نہیں کی۔ ایسے ہی سٹاویٰ نے کہا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر تخریج احادیث مختصر ابن الحاجب میں فرماتے ہیں یہ حدیث سخت غریب ہے بلکہ منکر ہے۔ میں نے اس حدیث کے بارے میں شیخ مزی سے سوال کیا۔ لیکن وہ اسے نہ پہچان سکے۔ اور فرمایا۔ میں آج تک اس کی سند پر واقف نہیں ہو سکا۔ امام ذہبی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث واہیات روایات میں سے ہے۔ جس کی سند نہیں پہچانی جاتی۔ مگر فردوس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے۔

حدیث: 440

((خذوا ثلث دینکم من بیت عائشہ)) ”اپنے دین کا تہائی حصہ عائشہؓ کے گھر سے حاصل کرو۔“

تحقیق: اور اس کی کوئی سند ذکر نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ عائشہؓ کے پاس دین کا آدھا حصہ باعتبار استناد موجود تھا۔

حدیث: 441

اسی وجہ سے یہ حدیث مشہور ہے:

((کلمینی یا حمیرا)) ”اے عائشہؓ مجھ سے بات کرو۔“

موضوعات کبیر (اردو)

۱۷۳

تحقیق: لیکن اس کی بھی علماء کے نزدیک کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 442

((خصمی حاکمی)) ”میراثمن میرا حاکم ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۲۱۳))

تحقیق: یہ کلام ہے حدیث نہیں۔ جیسا کہ نجم نے کہا ہے اور شبہ ہے کہ یہ کلام ابن ابی سلول منافق کا ہے۔

حدیث: 443

((الخمول نعمة وکل یا باہا))

”گمنائی نعمت ہے اور ہر اس چیز کو جسے برا سمجھے چھپانا نعمت ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۲۲۶))

تحقیق: یہ حدیث نہیں بلکہ بعض سلف کا کلام ہے۔

حدیث: 444

ہاں سعیدؓ سے یہ مرفوعاً ثابت ہے۔

((ان الله يحب العبد الخفي التقي)) ❶

”اللہ تعالیٰ گوشہ نشین اور صاف بندے کو پسند کرتا ہے۔“

تحقیق: اس حدیث کا سخاویؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 445

ایسے ہی حدیث:

((الخمول راحة، والشهرة آفة)) ”گمنائی رحمت ہے اور شہرت آفت ہے۔“

تحقیق: یہ بعض مشائخ کا کلام ہے۔

حدیث: 446

((خيار نساء امتي احسنهن وجها وارخصهن مهرا))

”میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں۔ وہ حسین بھی ہوں۔ اور جن کے مہر بھی کم ہوں۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ اسے دیلمیؒ نے مرفوعاً بلا سند نقل کیا ہے۔

حدیث: 447

((خير تجار تكم البز، وخير صناعتكم الخرز)) ❷

”تمہاری بہترین تجارت ریشم ہے اور تمہاری بہتر صنعت گینے ہے۔“

❶ مسلم الزهد ((يلفظ ان الله يحب العبد الخفي التقي))

❷ الاحياء ۸۵/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۱۴۷۔ رقم (۴۳۰) تذكرة الموضوعات ص ۱۳۵۔ كشف الخفاء ۱/۴۶۷۔

تحقیق: عراقی کہتے ہیں میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ ہاں صاحب فردوس نے اسے حضرت علیؑ سے بلا سند روایت کیا ہے۔ (ایک روایت میں ہے ”تمہاری بہترین صنعت کھتی باڑی ہے۔“)

حدیث: 448

((خیر البر عاجلہ)) ”بہترین نیکی اسے جلدی کرنا ہے۔“

تحقیق: الفاظ کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔

حدیث: 449

حضرت عباسؓ سے اس معنی کی روایت مروی ہے:

((لا یتیم المعروف الا بتعجیلہ، فانہ اذا عجلہ ہناہ))

”نیکی بغیر جلدی کے مکمل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسے جلدی کرنا چاہیے۔“

تحقیق: اور یہ معنی مشہور ہیں کہ انتظار موت سے زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ وہ اس شے کے فوت ہونے کے تک لے جاتا ہے۔

حدیث: 450

((خیر الاسماء ما عبد وما حمد))

”بہترین نام وہ ہیں جن میں عبودیت یا حمد پائی جائے۔“

تحقیق: سیوطی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث: 451

معجم طبرانی میں ابو یزید ثقفی سے مروی ہے:

((اذا سمیت فعبدا)) ”جب تم نام رکھو تو عبودیت کے ساتھ رکھو۔“

(جس نام کے ساتھ عبد لگتا ہو مثلاً عبد السلام وغیرہ۔)

حدیث: 452

نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

((احب الاسماء الى الله ما تعبد له)) ❶

”بہترین نام اللہ کے نزدیک وہ ہے۔ جس میں اس کی عبودیت ہو۔“

تحقیق: اس کی سند ضعیف ہے۔

فائدہ: یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن پسندیدہ نام ہیں۔ (بخاری وغیرہ)

موضوعات کبیر (۱۷۵)

حدیث: 453 اور ابو نعیمؒ نے باسند مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((قال الله تعالى: وعزتي وجلالي لا عذبت احدا يسمي باسمك في النان)) ❶
”قسم ہے میری عزت اور جلال کی میں اس شخص کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔ جو تیرے نام سے اپنا نام رکھے۔“

حدیث: 454 ((خیر خیر)) ”خیر ہے خیر ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ بلکہ فال کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیجؒ نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ ایک نیک فال ہے۔ فال بد نہیں۔ نہ اس کا حال سے تعلق ہے اور نہ مال سے۔

حدیث: 455

((خیر السودان ثلاثة: لقمان وبلال ومهجع مولى رسول الله صلى الله عليه

وسلم)) ❷

”سوڈان کے تین بہترین آدمی ہیں۔ لقمان، بلالؓ اور مہجعؓ مولى رسول اللہ ﷺ۔“

تحقیق: بخاریؒ نے اپنی صحیح میں داہلہ بن الاسقع سے اسے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیجؒ نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن الدبیجؒ کا یہ قول صحیح نہیں یہ قلم کا سہو ہے ناخ کی طرف سے یا مصنف کی طرف سے۔ کیونکہ یہ حدیث بخاریؒ کی نہیں ہے۔ اور حاکمؒ نے بھی اسے مقاصد میں ذکر کیا ہے۔ منوفیؒ اسے ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ کہ یہ غلطی ہے کہ مہجعؓ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ وہ حضرت عمرؓ کے غلام تھے۔ بدر کے مسلمانوں میں سے سب سے پہلے وہی مقتول ہوئے۔ وہ دونوں صفوں کے درمیان کھڑے تھے کہ ایک تیر آیا۔ اور اس نے انہیں قتل کر دیا۔ اور وہ اہل یمن سے تعلق رکھتے تھے۔

حدیث: 456

اور مقاصد میں ایک مرفوع حدیث میں ہے:

((والذى نفسى بيده انه ليرى بياض الاسود فى الجنة من مسيرة الف عام))
”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ سیاہ (سوڈانی) کی سپیدی

❶ كشف الخفاء: ۱/۴۶۹۔

❷ مستدرک الحاكم ۳/۲۸۴۔ رقم ۵۲۴۲۔ كشف الخفاء: ۱/۴۷۳۔ رقم (۱۲۵۶) كنز العمال (۱۱/۶۵۳)

۳۳۱۵۹۔ اللالی المصنوعه (۱/۲۳۳) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۳/۶۵۱) رقم (۲۸۱۹) ذہبی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ مولى رسول سے مراد کون آدمی ہے۔

جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے نظر آئے گی۔“

تحقیق: منوفیؒ کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ جو دنیا میں سیاہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ سوڈانی مومن جنت میں وہی داخل ہوں گے۔ جو سفید ہوں گے عسقلانیؒ نے شرح بخاری میں اسی کی تصریح کی ہے۔

حدیث: 457 ((الخیر فی ولی امتی الی یوم القیامة)) ①

”مجھ میں اور میری امت میں خیر قیامت تک ہے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، ”مقاصد“ کے مؤلف نے بیان کیا کہ ہمارے شیخ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اور مشہور فقیہ ابن حجر بیہمیؒ نے ”الفتاویٰ الحدیثیہ“ میں کہا ہے کہ یہ الفاظ منقول نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں: اسی لئے اس حدیث کو امام سیوطیؒ نے ”ذیل الاحادیث الموضوعہ“ میں ذکر کیا ہے لیکن اس بے اصل حدیث کے ذکر کرنے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کافی ہے کہ ”میری امت سے ایک گروہ حق پر ثابت قدم رہے گا جو ان کی مدد نہیں کرے گا وہ انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث: 458 سخاویؒ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی بنا پر:

((لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق الی ان تقوم الساعة)) ②
”میری امت میں سے ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہے گی۔“

حدیث: 459

((خیرة الله للعبد خیر من خیرته لنفسه)) (کشف الخفاء رقم (۱۲۷۶))

”بندے کے لئے اللہ کی بھلائی بہتر ہے۔ اپنے نفس کے لئے بھلائی سے۔“

تحقیق: لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔ چاہے اس کے معنی صحیح ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول سے اخذ کیا جاتا ہے۔

① کشف الخفاء (۲۳۷/۱) تنزیہ الشریعة (۴۰۲/۲) الدر المنثور للوسطی (۲۴) الفوائد المجموعہ رقم (۱۰۱۵) فضائل النبی ﷺ۔

② البخاری ۱۲۵/۹۔ کتاب الاعتصام رقم (۷۳۱۱) مسلم الامارۃ ۱۷۰۔ (۴۹۲۸) الترمذی ۲۲۲۹۔ کتاب الفتن ابو داود الفتن ب ۱۔

((وعسى ان تکرهوا شینا وهو خیر لکم وعسى ان تخبوا شینا وهو شر لکم))

والله یعلم وانتم لا تعلمون)) ❶

”اور شاید تم کسی چیز کو برا سمجھو۔ اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور جس شے کو تم اچھا سمجھو وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ تم نہیں جانتے۔“

حدیث: 460

یہیں سے نماز اور دعا کے ذریعہ استخارہ اور مشورہ سے بات بری ثابت ہوئی۔

((ما خاب من استخار، وما ندم من استشار)) ❷

”جس نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوا۔ جس نے مشورہ کیا وہ شرمندہ نہ ہوا۔“

نوٹ: اس کو طبرانی نے روایت کیا صغیر میں اور قضا نے اس کو انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الموضوعہ رقم (۵۰۵۸)

حدیث: 461

اور ایک دعا میں بھی ثابت ہے:

((اللهم خولی و اختر لی ولا تکن لی الی اختیار)) ❸

”اے اللہ میرے لئے خود پسند فرما۔ اور میرے اختیار پر نہ چھوڑ۔“

اور یہ اصل عام لوگوں کی زبان پر مشہور ہے کہ بھلائی وہ ہے جسے اللہ پسند کرے۔ بلکہ مشائخ کے نزدیک تحقیق یہی ہے۔ کہ بندے کے لئے اختیار کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

((وربک یخلق ما یشاء ویختار، ما کان لهم الخیرة)) ❹

”تیرا رب جو چاہے پیدا کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے کوئی اختیار نہیں۔“

سید ابوالحسن الشافعی سے مروی ہے۔ پسند نہ کر۔ اگر تیرے لئے پسند کرنا ضروری ہو۔ تو تو اس بات کو پسند کر۔ کہ کچھ بھی پسند نہ کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا۔ اور پسند فرماتا ہے۔

❶ سورة البقرة، الآية: ۲۱۶۔

❷ فتح الباری ۱۸۴/۱۱۔ مجمع الزوائد ۲۸۰/۲ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط ۸۷/۲۔

❸ اس طرح کی مختصر روایت ترمذی حدیث نمبر (۳۵۱۶) میں اور اس میں زفل بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ دیکھیں ضعیف ترمذی۔ سلسلۃ

❹ سورة القصص، الآية: ۶۸۔

الاحادیث الضعیفة (۱۵۱۵)

حرف الدال المہلمة

حدیث: 462

((دار الظالم خراب ولو بعد حین)) (کشف الخفاء رقم ۱۲۸۰)

”ظالم کا گھر خراب ہوتا ہے۔ چاہے ایک مدت کے بعد ہو۔“
سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ لیکن اس کی شہادت یہ آیت دیتی ہے۔

❶ ((فتلک بیوتہم خاویۃ بما ظلموا))

”یہ بیان کہ گھر خراب ہیں ان کے ظلم کی بنا پر۔“
(نجم کہتے ہیں کہ کعب نے ابو ہریرہ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ توراۃ میں ہے جو ظلم کرتا ہے وہ اپنا گھر خراب کرتا ہے)

❷ ((دارہم ما دمت فی دارہم)) حدیث: 463

”ان کا گھر اس وقت تک ہے۔ جب تک آپ ان کے گھر میں ہیں۔“
تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ نجم کہتے ہیں یہ حدیث نہیں کسی شاعر کا شعر ہے۔

❸ ((داروا سفہاء کم)) حدیث: 464

”اس کا گھر اس وقت تک ہے جب تک وہ اس میں رہے۔“
تحقیق: یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں سمرہ سے روایت کی ہے۔

❹ ((داروا سفہاء کم)) حدیث: 465

”اپنے بیوقوفوں کی مدد کرو۔“
تحقیق: یہ عام لوگوں کی زبان پر اس زیادتی کے ساتھ جاری ہے کہ تہائی مال کے ساتھ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

❶ سورة النمل الآية: ۵۲۔

❷ کشف الخفاء: ۴۷۹/۱۔ رقم (۱۲۷۹)

❸ تہذیب تاریخ ابن عساکر ۶۷/۷۔ اتحاف السادة المتقين ۳۶۰/۵۔

حدیث: 466

((داومی قرع باب الجنة)) ”جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے میں میری مدد کر۔“

قاله لعائشة، قالت: بماذا؟ قال: ((بالجوع)) ❶

یہ آپ نے عائشہ سے فرمایا۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کس چیز کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا بھوک کے ساتھ۔ غزالی نے اس کا احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں دیکھی۔

حدیث: 467

((دخوله عليه الصلاة والسلام حماما بالجحفة)) (كشف الخفاء رقم (۱۳۲۹))

”نبی کریم ﷺ کا جھ میں حمام میں داخل ہونا۔“

تحقیق: یہ صحیح نہیں۔ ترمذی نے شرح منہاج میں گرم پانی پر کلام کرتے ہوئے ذکر کیا ہے نووی شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ بے انتہا ضعیف ہے۔ ابن حجر الکی شرح الشماک میں کہتے ہیں۔ یہ حدیث کہ نبی کریم ﷺ جھ میں حمام میں تشریف لے گئے۔ باتفاق حفاظ موضوع ہے۔ اگرچہ یہ حدیث دیمیری وغیرہ کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ اور عرب اپنے شہروں میں حمام کو جانتے بھی نہ تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حمام کا علم ہوا۔ یہ کلام صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ باتفاق حفاظ موضوع نہیں۔ بلکہ حافظ الدمیری نے اسے ثابت کیا ہے۔ اور نووی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ضعیف و موضوع میں بہت زیادہ فرق ہے۔ کیونکہ بلحاظ اصل اثبات نفی پر مقدم ہے۔

حدیث: 468

((الدرجة الرفیعة)) ”بلند درجہ اس میں ہے۔“

تحقیق: کہ اذان کے بعد دعا کہی جائے۔ سخاوی کہتے ہیں۔ میں نے اسے روایات میں کہیں نہیں پایا۔ فائدہ: بریلوی حضرات اس کو اذان کے بعد کی دعا میں پڑھتے ہیں جبکہ یہ کلمات کسی حسن صحیح ضعیف بلکہ کسی موضوع من گھڑت روایت میں بھی نہیں ہیں۔ اس لئے اذان کی دعائیں یہ اضافہ ہرگز نہیں کرنا چاہیے یہ بدعت ہے اور نبی ﷺ کی بتائی ہوئی اذان کی دعائیں اضافہ ہے جو کہ قابل مذمت ہے۔

حدیث: 469

((الدم مقدار الدرهم يغسل وتعاد منه الصلاة)) ❶

❶ الاحیاء ۲۳۲/۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱۹۴/۴۔

❷ كشف الخفاء ۲۰۰/۱۔ تذكرة الموضوعات ص ۳۳۔ الفوائد المجموعة ص ۶۔

”خون جب درہم کے برابر ہو تو اسے دھویا بھی جائے گا۔ اور نماز کا بھی اعادہ کیا جائے گا۔“

تحقیق: اس کا راوی نوح کذاب ہے۔ جیسا کہ الہٰئی میں ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے، خطیب نے اس حدیث کو (۳۳۰/۹) میں نوح بن ابی مریم کے طریق سے ذکر کیا ہے، اس نے یزید ہاشمی سے اس نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابو ہریرہؓ سے مرفوع ذکر کیا ہے جبکہ یہ اسناد موضوع ہے۔ نوح بن ابی مریم مہتمم ہے جبکہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے الموضوعات میں اس طریق سے ذکر کیا ہے اور نوح راوی کو کذاب قرار دیا ہے جبکہ امام زیلعی نے اس کو نصب الرایہ (۲۱۲/۱) میں اس طریق سے ذکر کیا ہے جبکہ امام سیوطی نے اس کو الہٰئی (۳/۱) میں ذکر کیا ہے، آپ سمجھ لیں کہ یہ حدیث احناف کی حجت ہے جبکہ وہ درہم کے برابر نجاست کو مغلطہ قرار دیتے ہیں اور جب آپ کے علم میں یہ حقیقت آچکی ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے تو اس سے واضح ہو گیا کہ یہ حدیث باطل ہے اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی ہے کہ نجاست سے بچاؤ اختیار کرنا ضروری ہے اگرچہ درہم سے کم کیوں نہ ہو جب کہ وہ احادیث عام ہیں جو پاکیزگی کا حکم دیتی ہیں۔

حدیث: 470 ((الدنيا ساعة، فاجعلها طاعة)) (كشف الخفاء رقم ۱۳۳۱)

”دنیا ایک گھڑی کی ہے۔ اس میں اطاعت کرلو۔“

لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن یہ معنی اللہ تعالیٰ کے قول سے ثابت ہے۔ (یہ صحیح نہیں دیکھیں التمییز ۶۲۳)

((كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار)) ❶

”گویا کہ وہ اس دن دیکھیں گے۔ جس کا وہ وعدہ کئے گئے تھے۔ وہ دنیا میں دن کا ایک حصہ ٹھہرے ہیں۔“

حدیث: 471 اور یہ جو ثابت ہے کہ:

((عمر الدنيا سبعة آلاف سنة)) ”دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔“

تحقیق: یہ اس کے منافی نہیں ہے۔ یہ جتنا زمانہ گزرے گا۔ یہ محسوس ہوگا گویا کہ ایک ساعت میں ختم ہو گیا۔

حدیث: 472 ((الدنيا مزعة الآخرة)) ❷ ”دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔“

➔ تنزيه الشريعة ۶۶/۲ وقال ابن عراق وروى العقیلی عن ابن المبارك انه قال رایت روح بن غطیف صاحب الدم قدر الدرهم فجلست الیه مجلساً فجلعت استحي من اصحابی ان یرونی جالسا معه وقال البزار اجمع اهل العلم علی تکرار هذا الحديث والله تعالیٰ اعلم۔ ❶ سورة الاحقاف، الآية: ۳۵۔

❷ احیاء علوم الدین ۱۹/۴۔ اتحاف السادة المتقین ۵۳۹/۸۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۷۴۔ كشف الخفاء: ۴۹۵/۱۔ رقم (۱۳۲۰)

موضوعات کبیر (۱۸۱)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔ غزالی نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں معنوی لحاظ سے یہ بات ثابت ہے اور قرآن سے مستنبط ہوتی ہے۔

((من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه)) ❶
”جو آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں زیادتی کر دیتے ہیں۔“

حدیث: 473

((الديك الابيض صديقي و صديق صديقي وعدو عدوي)) ❷

”سفید مرغ میرا دوست ہے۔ میرے دوست کا دوست ہے۔ اور میرے دشمن کا دشمن ہے۔“

تحقیق: اس کی مختلف سندات ہیں۔ ابن الجوزی نے اس کا موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں، مجھ پر اس متن کے موضوع ہونے کا حکم ظاہر نہیں ہوا۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس کے اکثر الفاظ میں اوچھاپن ہے اور کوئی روایت نہیں پائی جاتی۔ حافظ ابو نعیم نے مرغ کی احادیث ایک جزو میں جمع کی ہیں۔ سیوطی کہتے ہیں اسے ابن ابی اسامہ اور ابوشیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن یہ منکر ہے۔

حدیث: 474

((الدين ولو درهمًا، والعائلة ولو بنتا، والسائل ولو كيف الطريق؟)) ❸

”قرض چاہے ایک درہم کا کیوں نہ ہو۔ بھوکے چاہے لڑکی کیوں نہ ہو۔ سوال کرنے والا چاہے راستہ کیسے ہی ہو۔“

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں مرفوعاً اسے کہیں نہیں پاتا اور اس کا معنی صحیح ہے۔

حدیث: 475

((السؤال ذل ولو ابن الطريق)) ”سوال کرنا ذلت ہے چاہے مسافر کیوں نہ ہو۔“

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ کوئی حدیث نہیں ہے، ایک مثال ہے۔

❶ سورة الشورى، الآية: ۲۰۔

❷ تذكرة الموضوعات لابن القيسراني (۹۶۶) اللالی المصنوعہ ۲/۲۲۷۔ اس کو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے رشدین اور عبد اللہ بن صالح دونوں سخت ضعیف ہیں اسی طرح ایک روایت انس سے مروی ہے کہ جو سفید مرغ گھر میں رکھے گا شیطان اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا اس کی سند میں یحییٰ بن عبسہ کذاب ہے۔ مختصر یہ کہ مرغ کے بارے میں تمام روایات ضعیف ہیں سوائے ایک روایت کے۔ کنز العمال ۳۵۲۷۴ و ۲۵۲۷۶ و ۲۵۲۷۹۔ الموضوعات لابن الجوزی ۴/۳۔

❸ كشف الخفاء ۱/۴۹۹۔

حرف الذال المعجمہ (ز)

حدیث: 476

((ذکاة الارض بیسہا)) ”زمین کی پاکی اس کا خشک ہو جانا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۳۳۷))

تحقیق: مقاصد میں ہے کہ احناف اس سے حجت پکڑتے ہیں اور مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ ہاں اسے ابن ابی شیبہ نے مرفوعاً ابو جعفر الباقر سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں سند کی عمدگی ظاہر ہے جو امام باہر سے مروی ہے جسے سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے۔ اور یہ مہذب کی صحت مذہب کے لئے کافی ہے حالانکہ مجتہد جب کسی حدیث سے کسی حکم پر استدلال کرتا ہے۔ تو وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ حدیث اس کے نزدیک صحیح ہے یا حسن پھر اسے سند میں ضعف یا وضع کا وجود بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔ زرکشی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ محمد بن حنفیہ کا قول ہے۔ ابن جریرؒ نے اسے تہذیب الآثار میں روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں ابن ابی شیبہؒ نے اپنی مصنف میں محمد بن حنفیہ۔ ابو جعفر اور ابو قلابہ سے یہ ان کا قول نقل کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں اس کا مرفوع ہونا گزر چکا ہے اور یہ حضرت عائشہؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اس کی اصل ہدایہ میں مرفوعاً موجود ہے۔ اگرچہ مجھے اس کا مخرج معلوم نہیں۔ یہ تو معلوم ہے کہ موقوف صحابہ ہمارے نزدیک حجت ہے۔ اور ایسے ہی حدیث منقطع جب کہ اس کی سند صحیح ہو۔ اور ہمارے مذہب کی تائید وہ حدیث کرتی ہے۔ جو سنن ابی داود میں اس باب کے تحت ہے۔ کہ جب زمین خشک ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں حضور کے زمانہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ اور میں نوجوان تھا۔ اور مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے تھے۔ اور پیشاب کرتے رہتے تھے۔ اور صحابہ اس پر پانی بھی نہ ڈالتے تھے۔ ❶ اگر خشک ہونے سے پاک ہونے کا اعتبار نہ ہوتا۔ تو انہیں اس بات سے احتراز کرنا چاہیے تھا۔ جب کہ وہ جانتے تھے۔ کہ یہاں نجاست موجود ہے۔ اور اس کے باوجود وہ مسجد میں نماز پڑھتے۔ مسجد چھوٹی تھی اور نمازی زیادہ۔ نزاع کے معاملہ میں یہ بمنزلہ اجماع ہوا۔ سخاویؒ کہتے ہیں ابو قلابہ سے یہ الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں۔ کہ زمین کا خشک ہو جانا۔ اس کا پاک ہو جانا ہے۔ اور اس حدیث کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث معارض ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے اعرابی کے پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم دیا۔ بلکہ کھودنے کا بھی ذکر موجود ہے۔ ❷ اور اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ خشک ہونا بھی پاکی کا ایک طریقہ ہے۔ نہ کہ اس کا کھودنا اور یہ ہمارا قول پانی بہانے اور اس سے پاک کرنے کے منافی نہیں۔

❶ ابو داود: کتاب الطہارۃ، باب طہور الارض اذا بیست حدیث (۳۸۲) البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

❷ ابو داود کتاب الطہارۃ، باب الارض یصیبها بالبول حدیث (۳۸۱) البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔



حرف الراء

حدیث: 477

((رایت ربی یوم النفر علی جمل اوراق، علیہ جبة صوف امام الناس)) ❶

”کوچ کے روز میں نے اپنے اللہ کو ایک زرد اونٹ پر سوار دیکھا۔ اور خدا صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھا۔ اور لوگوں کے آگے چل رہا تھا۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ ذیل میں اس کا ذکر ہے۔

حدیث: 478

اللائی المصنوعہ میں ابن عباسؓ سے مرفوع روایت ہے کہ:

((رایت ربی فی صورة شاب له وفرة))

”میں نے اپنے خدا کو ایک جوان کی صورت میں دیکھا، اس کے لمبے بال تھے۔“

تحقیق: اور ایک روایت میں ہے۔

((فی صورة شاب امرء)) ❷ ”ایسے جوان کی صورت میں دیکھا۔ جس کی نہ مونچھیں تھیں نہ داڑھی۔“

ابن صدقہ ابو زرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث کا ایک معتزلی ہی انکار کر سکتا ہے۔ اور بعض کتابوں میں فواد (دل) کے ساتھ بھی مروی ہیں۔ اور حدیث کا مقصد یہ ہے اگر رویت سے مراد خواب کی روایت ہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اور اگر اس دیکھنے سے مراد جاگتے ہوئے دیکھنا ہے۔ تو ابن ہمام نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ یہ حجاب صورت ہے۔ گویا کہ ان کے کلام کا منشا یہ ہے۔ کہ اسے تجلی صورت پر مبنی قرار دیا جائے گا نہ کہ تجلی حقیقی پر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذات و صفات کے لحاظ سے مختلف قسم کی تجلیات ہیں۔ اسی طرح اسے قدرت کاملہ اور وہ قوت حاصل ہے۔ جو فرشتوں وغیرہ سے تبدیلی اشکال میں زیادہ ہے۔ حالانکہ وہ باعتبار جسم صورت اور ذات سے منزہ ہے۔ اس طرح پر بہت سے شبہات اور بہت سی مشکل احادیث صفات حل ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ خود مقامات کے حقائق سے زیادہ واقف ہے اور اس سے سبکی وغیرہ کا وہ اعتراض ختم ہو گیا کہ میں نے اپنے خدا کو مرد جوان کی صورت میں دیکھا۔ یہ حدیث عام صوفیوں کی زبان پر مشہور ہے۔ اور یہ موضوع ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹی

❶ کشف الخفاء: ۱/۲۶۶۔

❷ الکامل لابن عدی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷۔ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ (۵۹)

موضوعات کبیر (۱۸۴)

تہمت لگا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے ایسی حدیث وضع کی ہے۔ جس کی سند سے اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے۔ ورنہ تاویل کا دروازہ تو بہت کھلا ہوا ہے۔

حدیث: 479 ((الرابع فی الشرخاسر))

”برائی سے کمانے والا خسارے میں ہے یعنی بھلائی سے۔“ (کشف الحفاء رقم ۱۳۴۹)
تحقیق: یہ بعض حکماء کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قسم ہے زمانہ کی کہ انسان خسارے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے۔

﴿فما ربحت تجارتهم﴾ ”اور ان کی تجارت نے انہیں کچھ نفع نہ پہنچایا۔“ ❶
شیخ بیہقی نے کیا خوب کہا ہے۔

دنیاوی معاملات میں آدمی کی زیادتی یہ سراسر نقصان ہے
اور اس کے نفع میں کوئی بھلائی نہیں وہ سراپا ٹوٹے میں ہے

حدیث: 480

((رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر قالوا: وما الجهاد الاكبر؟ قال:

((جهاد القلب)) ❷

”ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے۔
آپ نے فرمایا۔ دل سے جہاد۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی ”تدبیر القوس“ میں کہتے ہیں۔ یہ لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔ یہ ابراہیم بن عبدلہ کا قول ہے۔ جو نسائی نے ”کسی“ میں نقل کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ غزائی نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے اور عراقی کہتے ہیں۔ اسے بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی کہتے ہیں۔ اس کی سند میں ضعف ہے۔

حدیث: 481

سیوطی کہتے ہیں۔ خطیب نے اپنی تاریخ میں جابرؓ سے روایت کیا ہے۔

کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ سے تشریف لائے اور فرمایا:

❶ سورة البقرة، الآية: ۱۶۔

❷ كشف الحفاء رقم (۱۳۶۲)

موضوعات کبیر (اردو)

((قدمتم خیر مقدم، وقدمتم من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاکبر)) (۱۸۵)

”تم بہتر کام کر کے آئے ہو۔ لیکن اب تم جہاد اصغر سے جہاد کبیر کی طرف لوٹے ہو۔“

لوگوں نے دریافت کیا۔ جہاد اکبر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا

﴿مجاهدة العبد هواه﴾ ”بندے کا اپنی خواہش سے جہاد کرنا۔“

حدیث: 482

((رحم الله اخي الخضر، لو كان حيا لزارني)) (کشف الخفاء رقم ۱۳۷۰)

”اللہ تعالیٰ میرے بھائی خضر پر رحم فرمائے اگر وہ زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر امام عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ (بعض سلف کا کلام ہے۔ جو حیات خضر کے قائل نہیں۔)

حدیث: 483

((رحم الله من زارني وزمام نافته ببیده)) (کشف الخفاء رقم ۱۳۷۴)

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے۔ جو میری زیارت اس حالت میں کرے کہ اس کی ناکہ کی زمام اس کے ہاتھ میں ہو۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 484

((رد دانق علی اہله خیر من عبادۃ سبعین سائۃ)) (کشف الخفاء رقم ۱۳۷۸)

”درہم کا اس کے گھر والوں پر لوٹنا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

تحقیق: ابن حجر کہتے ہیں۔ میں لفظ اس کی اصل کو نہیں پہچانتا۔ ورنہ بلحاظ معنی یہ صحیح ہے۔ کیونکہ حق کو اس کے مالک کے پاس لوٹنا نایہ فرض ہے۔ اور یہ ستر سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے (جب حدیث کی کوئی اصل نہ ہوئی تو ستر سال کی قید کیسے ثابت ہوگی) سخاوی کہتے ہیں۔ یہ قول یحییٰ بن عمر بن یوسف بن عامر الاندلسی المالکی کا ہے۔ جب انہوں نے قیروان سے قرطبہ کوچ کرنے کا ارادہ کیا۔ تو ایک بقال کے ان کے ذمہ کچھ درہم تھے۔ انہوں نے اسے درہم دیتے وقت یہ بات کہی۔

حدیث: 485

ابن جماعتہ نے اپنی نمک کبیر میں ذکر کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ:

((رد دائق من حرام يعدل عند الله سبعين حجة))

”حرام مال کو لوٹانا اللہ کے نزدیک سترج کے برابر ہے۔“ اور دائق درہم کے چھٹے حصے کو بولتے ہیں۔

حدیث: 486

((رد الشمس علی غلی)) ❶ ”حضرت علیؓ پر سورج لوٹا دیا گیا۔“

تحقیق: امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور ابن الجوزیؒ نے اسے اپنی موضوعات میں روایت کیا ہے۔ لیکن طحاویؒ اور صاحب الشفاء نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث: 487

ابن مندہؒ۔ ابن شہینؒ نے اور طبرانیؒ نے اوسط میں حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

((انه عليه الصلاة والسلام امر الشمس فتأخرت ساعة من نهار)) ❷

”کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کو حکم دیا۔ وہ دن کی ایک ساعت پیچھے ہٹ گیا۔“

تحقیق: اور اس کی تفصیل سیر میں موجود ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث رقم (۹۷۲)

حدیث: 488

((رسول المرء دال علی عقله))

”آدمی کا قاصد اس کی عقل پر دلالت کرتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۳۸۳)

تحقیق: یہ یحییٰ بن خالد کا قول ہے جیسا کہ للذینوری نے اپنی مجالسہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 489

((ریق المومن شفاء)) ”مومن کا تھوک بھی شفاء ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۳۰۵)

❶ سبق برقم ۲۵۸۔

❷ مجمع الزوائد ۲۹۶/۸ و ۲۹۷ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الاوسط واستاده حمن وخالفه الشیخ ناصر الالبانی وضعف الحدیث راجع السلسلۃ الضعیفۃ حدیث رقم ۹۷۲۔

موضوعات کبیر (۱۸۷)

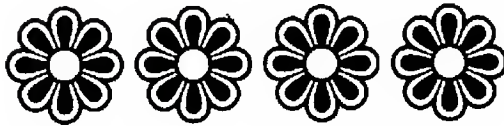
تحقیق: اس کے معنی صحیح ہیں۔ اور یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مستنبط ہے۔ کہ قسم ہے خدا کی ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک سے بیماروں کو باجائز خداوندی شفا دیتی ہے۔

حدیث: 490

اور یہ جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔ کہ مومن کا جھوٹا بھی شفاء ہے۔ وہ اس حدیث کی بنا پر ہے۔ جو دار قطنیؒ میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

((من التواضع ان يشرب الرجل من سؤر اخيه؛ ای المومن))

”تواضع میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ آدمی اپنے مومن بھائی کا جھوٹا پی لے۔“





حرف الزای

حدیث: 491

((زامر الحی لا یطرب)) ”زندہ بانسری بجانے والا خوش نہیں ہوتا۔“ (کشف الخفاء رقم ۱۳۱۱) **تحقیق:** یہ حدیث نہیں۔ التمزیز (۶۷۷) اکثر اوقات یہ بات صحیح بھی ہوتی ہے۔ کہ گانے والے کی مختلف لے کے باعث سننے والے کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ طبلہ بجانے والا کہ وہ طبلہ بجاتے وقت اپنے حال سے متغیر نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر اکابر صوفیاء پر ظاہر میں سماع کا کوئی اثر نہیں ہوتا اگرچہ وہ تاثیر سے خالی نہیں ہوتا۔ جنیدؒ سے دریافت کیا گیا۔ کہ جب آپ شروع میں وجد کے مرتکب ہوئے تھے۔ تو آخر میں کیوں چھوڑ دیا۔ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

((وتری الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب)) ❶

”تو پہاڑوں کو جما ہوا دیکھے گا۔ حالانکہ وہ بادلوں کی طرح دوڑتے ہیں۔“

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ایک شخص کو بات کے شروع پر روتے دیکھا تو فرمایا۔ ہم بھی ایسے ہی تھے۔ اب ہمارے دل سخت ہو گئے۔

حدیث: 492

((الزحمة رحمة)) ”تکلیف بھی رحمت ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۱۳۱۰)

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کے معنی صحیح ہیں۔ کہ عرفات میں نماز کے لئے ٹھہرنا۔ ذکر و علم کی مجلسوں میں بیٹھنا۔ اور برکتوں کی ساعتوں میں طواف کرنا۔ اگرچہ یہ بظاہر زحمت ہے۔ لیکن رحمت کا سبب ہے۔

حدیث: 493

((زكاة الجاه اغالة اللہفان)) ”جاہ کی زکوٰۃ مظلوموں کی مدد کرنا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۱۳۱۵)

تحقیق: یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نہیں پہچانی جاتی ہاں اس معنی میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ:

حدیث: 494

((افضل صدقة اللسان الشفاعة، تفك بها الاسير، وتحقن بها الدماء

وتجربها المعروف والاحسان الى اخيك، وتدفع عنه الكريهة))

”زبان کا افضل صدقہ سفارش بھی ہے۔ جس کے ذریعہ قیدی کو چھڑایا جائے۔ خون روکے جائیں۔ جس

سے بھلائی اور سلوک اپنے بھائی کے ساتھ کیا جائے اور اس سے برائی کو دور کیا جائے۔“

تحقیق: اسے طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 495

((زكاة الحلى عاريت)) ”زیور کی زکوٰۃ ادھار دینا ہے۔“ (كشف الخفاء رقم (۱۴۱۷)

تحقیق: یہ ابن عمرؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

حدیث: 496

اور کہا بیہقی نے یہ جو مرفوعاً روایت کیا جاتا ہے۔

((ليس في الحلى زكاة)) ”کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں۔“

تحقیق: یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 497

((الزبدية مجوس هذه الامة)) ❶ ”زید یہ فرقہ اس امت کا مجوس ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کو نہیں دیکھا۔ ہاں ابوداؤد اور طبرانی کی روایت میں ابن

عمر سے قدریہ کے الفاظ مروی ہیں ابن الربیع کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ اس کی روایت بھی حلال

نہیں۔ اور زید یہ فرقہ اس غلط نسبت سے پاک ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اگر وہ قدریہ کے مذہب پر ہیں

تو اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ وہ فیصلہ میں مشترک ہوں گے چاہے وہ بطریق کلی ہو یا بطریق جزئی۔ اور دو کا

اثبات علت ہوگا کیونکہ مجوس نور کا مرتبہ الوہیت میں ثابت کرتے ہیں۔ اور ظلمت کو اصناف مخلوق ثابت کرتے

ہیں۔ اس طرح وہ نور کی عبادت کرتے ہیں چاہے وہ سورج کا نور ہو یا چاند کا یا آگ میں سے کسی صنف کا۔ اور

❶ كشف الخفاء: ۵۳۴/۱۔ رقم (۱۴۳۸) ابن دبیع التمیم (۶۸۹) میں کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

موضوعات کبیر (۱۹۰)

وہ اس بات سے غافل ہیں کہ اللہ ہی نے نور و ظلمت اور تمام اشیاء کو جو عالم میں نظر آتی ہیں پیدا فرمایا ہے۔ اور اس بات کا خیال نہیں کیا۔ کہ یہ تمام اشیاء مخلوق ہیں۔ اسی لئے اہل سنت والجماعت میں سے اہل حق کا قول یہ ہے۔ کہ بھلائی و برائی اور نفع و ضرر تمام کی تمام اللہ کی مخلوق ہیں۔ اور وہ ہر چیز کا صانع ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے۔ اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا قول دلالت کرتا ہے۔ ”اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا۔ اور تمہارے اعمال کو بھی۔“ ❶ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ اس کے لئے کوئی فعل مستقل ہے، اس نے اللہ کے ساتھ جہل مستقل کو بھی شریک ٹھہرایا۔

حدیث: 498

رہا تو دینی کا یہ قول کہ یہ حدیث:

((القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا

تشهدوهم)) ❷

”قدری اس امت کے مجوسی ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں۔ تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔“

تحقیق: یہ مصابیح کی احادیث میں سے موضوع حدیث ہے۔

حدیث: 499

اور اسی طرح یہ حدیث کہ

((صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب: القدرية والمرجئة)) ❸

”میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ قدریہ اور مرجئہ

تحقیق: یہ غلط ہے اور ان کا مخرج ہم نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں بیان کیا ہے۔

❶ سورة الصافات، الآية: ۹۶۔

❷ ابو داود السنۃ باب [۱۶۶] فی القدر۔ حدیث (۴۲۹۱) مجمع الزوائد ۷/۲۰۵۔ مستدرک الحاکم ۱/۸۵۰۔ کنز العمال

(۱۱۹/۱) ابن ابی عاصم (۱۴۹) المشکاة (۱۰۷) الترغیب والترہیب (۲۰۳/۱) ابن عدی فی الکامل (۱۰۶۸/۳)

العلل المتناہیة (۱۴۶/۱) اللالی المصنوعة (۱۳۴/۱) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۵) اس کی سند حسن درجے کی ہے۔

❸ ابن ماجہ المقدمہ حدیث ۶۲ و ۷۳۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشکاة (۱۰۵) ظلال الجنة (۳۳۴) الترمذی

۲۱۴۹ کتاب القدر، باب ما جاء فی القدر وقال حدیث غریب حسن صحیح۔ مجمع الزوائد ۷/۲۰۶۔

س

حرف السین

حدیث: 500 ((سب اصحابی ذنب لا یغفر))

”میرے صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جن کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔“
امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ نبی کریم ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ان الله لا یغفر ان یشرك به، ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء))
”اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ شرک کو تو معاف نہ کرے گا۔ اور اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں اگر اس کے الفاظ صحیح ہوں تو اس کی توجیہ یہ کی جائے گی۔ یہ ایک ایسا گناہ عظیم ہے۔ جس کا اصحاب کے حق سے تعلق ہے بلکہ اصحاب کے سردار سے۔ کیونکہ ان کو برا کہنا گویا اسے حلال سمجھنا اور اس سے ثواب کی توقع کرنا ہے اور اس بنا پر اس کی تکفیر کی جائے گی۔ اور وہ عذاب کا مستحق ہوگا۔ اور یہ آیت خداوندی ”کہ وہ جسے چاہے معاف کر سکتا ہے“ ② کے منافی نہیں ہے۔ میں نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اور یہ بعید نہیں۔ کہ اس کے معنی یہ ہوں۔ کہ میرے صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جس کی مغفرت نہیں۔

فائدہ: اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے۔ جس میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے میرے صحابہ کو ایذا پہنچائی۔ اس نے مجھے ایذا دی۔ اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی۔ تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے گا یہ ترمذی کی ایک طویل روایت ہے۔ ③

حدیث: 501 ((من سب اصحابی فاضربوه، ومن سبنی فاقتلوه)) ④

”جو میرے صحابہ کو برا کہے اسے مارو اور جو مجھے برا کہے اسے قتل کر دو۔“

① سورة النساء، الآیة: ۴۸۔ ② سورة النساء من الآیة: ۴۸۔

③ سنن ترمذی: کتاب المناقب، باب فیمن سب اصحاب النبی حدیث (۲۸۶۲) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ تحریج الطحاویہ (۴۷۱) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۹۰۱)

④ مجمع الزوائد ۶/۲۶۰ بنحوہ وقال الهیثمی رواہ الطبرانی فی الصغیر والوسط عن شیخہ عبید اللہ بن محمد العمری رماء النسائی بالکذب۔

حدیث: 502

((سبابة النبی علیہ الصلاة والسلام كانت اطول من الوسطی)) ❶

”نبی کریم ﷺ کی شہادت کی انگلی درمیانی انگلی سے بڑی تھی۔“

تحقیق: جس شخص نے یہ روایت بیان کی، اس نے غلطی کھائی۔ یہ بات آپ کے پیروں کی انگلیوں میں پائی جاتی تھی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے اور سلف میں سے بھی دیمیری کو غلطی ہوئی۔ انہوں نے روایت کو اعتماد کے ساتھ مطلقاً بیان کیا۔ اور اس سے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ کی انگلیاں مراد لیں اور اسے حضور کی خصوصیت ٹھہرایا حالانکہ یہ حدیث مسند احمد بن حنبل میں پاؤں کی قید کے ساتھ موجود ہے۔ میمونہ بنت کردم فرماتی ہیں۔ میں اس بات کو نہیں بھولی کہ حضور کے قدم مبارک انگلیوں میں انگوٹھے کے قریب کی انگلی سب سے بڑی تھی۔ یہی نے دلائل النبوة میں اسی طرح روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ سے قرطبیؒ کے اس قول کی تشریح پوچھی گئی کہ نبی کریم ﷺ کی انگلی شہادت درمیان کی انگلی سے بڑی تھی۔ تو انہوں نے اس کا یہی جواب دیا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں دیمیری اور قرطبی وغیرہ کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ سبابة فی الواقع ہاتھ کی انگلی کو بولتے ہیں۔ لیکن کبھی مجازاً پیر کی انگلی پر بھی بولا جاتا ہے۔ انہوں نے اسے حقیقت پر محمول کیا۔ باوجود اس بات کے کہ پیر کی انگلی کا اور انگلیوں سے بڑا ہونا اس بات کے منافی نہ تھا۔ اور حقیقت امر کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

حدیث: 503

((السر عند الاحرار)) ”راز آزاد لوگوں کے پاس ہوتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۴۷۱))

تحقیق: ایسے ہی یہ بھی لوگوں کا قول ہے۔ کہ آزاد آدمیوں کے سینے رازوں کی قبریں ہیں۔ یہ بعض نیک لوگوں کا کلام ہے۔ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 504

((السعيد من وعظ بغيره))

”نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت کرے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۴۷۵))

تحقیق: زرکشیؒ کہتے ہیں ابن جوزیؒ کا قول ہے۔ یہ ثابت نہیں۔ رامہرمزؒ نے اپنی امثال میں ابن خالدؒ اور عقبہ بن عامرؒ سے روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ عقبہؒ کی حدیث بہت طویل ہے۔ اسے دیلمیؒ نے

اپنی سند میں روایت کیا ہے۔ اور ان الفاظ کے ساتھ یہ ابن مسعودؓ سے موقوفاً مروی ہے جیسا کہ ابن ماجہؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ اور بیہقیؒ نے اپنی مدخل میں۔ حضرت عمرؓ سے موقوفاً روایت ہے۔ سعید بن منصورؒ نے بھی اسے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 505

((السفر يسفر عن اخلاق الرجال)) (كشف الخفاء رقم (۱۴۸۰))

”سفر آدمی کے اخلاق ظاہر کر دیتا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ بلکہ ایک مثال ہے۔ اور مقصد یہ ہے۔ کہ جب سفر میں خطرات اور خوف پیش آتا ہے تو آدمی کے اخلاق جو مختلف وجوہات کی بنا پر سفر میں چھپے ہوئے تھے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

حدیث: 506

((سفهاء مكة حشو الجنة)) ”مکہ کے بیوقوف جنت کے پتے ہوں گے۔“ ❶

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں، ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ ابن ابی الضیفؒ کہتے ہیں ہو سکتا ہے یہ لفظ اسفاء مکہ ہو۔ یعنی مکہ کے وہ لوگ جو اپنے گناہوں پر غمگین ہوتے ہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ جب صحت لفظی ثابت ہو جائے گی۔ تو اس پر معنی بھی متفرع ہو سکتے ہیں۔ اگر صحت لفظی کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ کہا جائے گا۔ کہ یہ اہل مکہ کی تعریف میں مبالغہ ہے کیونکہ کعبہ معظمہ اور ذی شان ہے تو اس کے پڑوسیوں کی عزت بھی زیادہ ہوئی اور جب مکہ کے بیوقوف جنت کے پتے ہوئے۔ تو اس کے فقہاء کا تو کیا حال ہوگا۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں اعلیٰ مقام میں ہوں گے۔

حدیث: 507

((السلام على النبي عليه الصلاة والسلام في القنوت))

”قنوت میں نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھنا۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ اگرچہ یہ تمام فقہاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے اسے ”قول بدیع“ میں بیان کیا ہے۔

حدیث: 508

((السلامة في العزلة)) ”گوشہ نشینی میں سلامتی ہے۔“

تحقیق: کلام تو صحیح ہے۔ لیکن یہ حدیث صریح نہیں۔ (مسند دیلمی میں بھی اسی طرح کی روایت ہے کہ فتنہ کے دور میں گھر میں رہنے میں سلامتی ہے)

حدیث: 509

((سلموا علی اليهود والنصارى، ولا تسلموا علی یهود امتی)) قیل: ومن یهود امتک؟ قال: ((تراک الصلاة))
 ”یہود و نصاریٰ کو سلام کرو لیکن میری امت کے یہود کو سلام نہ کرو۔ عرض کیا گیا آپ کی امت کے یہود کون ہیں۔ آپ نے فرمایا جو نماز چھوڑ دے۔“

تحقیق: سیوطی کہتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔

حدیث: 510

اگرچہ فردوس میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

((ولا تسلموا علی شارب الخمر)) ”شراب پینے والے کو سلام نہ کرو۔“

تحقیق: اور ان کے لڑکے نے اپنی مسند میں اس کی سرخی بنائی ہے لیکن سند کوئی بیان نہیں کی۔ (صفائی کہتے ہیں موضوع ہے)

حدیث: 511

((سوداء ولود خیر من حسناء لا تلد)) ❶ (کشف الخفاء رقم: ۱۴۹۹)

”بچے جننے والی کالی عورت حسین بانجھ سے بہتر ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث احیاء میں ہے عراقی کہتے ہیں اسے ابن حبان نے ضعفاء میں بروایت بہر بن حکیم عن ابی عن جدہ نقل کیا ہے۔ لیکن یہ حدیث صحیح نہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ نہایہ میں بھی موجود ہے۔ زہری نے بھی اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور دیگر محدثین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

حدیث: 512

((السواک یزید الرجل فصاحة))

”سواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۱۳۹۳) موضوع ہے رقم (۳۳۶۳)

تحقیق: صفائی کہتے ہیں۔ اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔

حدیث: 513

((سید طعام اهل الدنيا والآخرة اللحم)) ❷

❶ الاحیاء ۲۷/۲۔ مجمع الزوائد ۴/۲۵۸ وقال الهیثمی رواه الطبرانی وفيه علی بن الربیع وهو ضعيف۔ اس میں علی بن الربیع ضعیف ہے۔ ضعیف رقم (۳۲۹۱)

❷ ابن ماجہ ۳۲۰۵۔ کتاب الاطعمۃ، باب اللحم البانی کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔ الضعیفہ (۳۲۲۳) بومیری کہتے ہیں اس کو ابن جوزی نے موضوعات میں بیان کیا اور کہا کہ سلیمان بن عطاء سلمہ سے موضوع روایات بیان کرتا ہے۔ اتحاف السادة المتقین ۲۰۰/۵ و ۱۱۹/۷۔

موضوعات کبیر (اردو) ۱۹۵

”دنیا اور آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔“

تحقیق: اسے ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا نے ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس حدیث کو سلیمان بن عطاء مسلمہؒ الجمعنی سے روایت کرتا ہے۔ ابن حبان سلیمان کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمہ سے بہت سی موضوع احادیث روایت کرتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ غلطی سلیمان کی ہے۔ یا مسلمہؒ کی۔ عقلی کہتے ہیں اس مضمون کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں داخل کیا ہے۔ عسقلانی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا موضوع ہونا مجھ پر ظاہر نہ ہو سکا۔ کیونکہ مسلمہ غیر مجروح ہے اور ابن عطاء ضعیف ہے۔

حدیث: 514

سخاوی کہتے ہیں۔ اس کے بہت سے شواہد حضرت علیؓ سے مرفوعاً مروی ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ: ((سید طعام الدنيا اللحم ثم الارز)) ”دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ پھر چاول ہیں۔“
تحقیق: اسے ابو نعیمؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے۔ (چاول کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔)

حدیث: 515

اور صہیبؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((سید الطعام في الدنيا والآخرة اللحم ثم الارز))

”دنیا اور آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں۔“

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے حاکمؒ کی طرف سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 516

((سید العرب علی)) ”عرب کے سردار علیؓ ہیں۔“

حدیث: 517

اسے حاکمؒ نے اپنی صحیح میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

((انا سید ولد آدم، وعلی سید العرب)) ❶

”میں آدمؑ کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور علیؓ عرب کے سردار ہیں۔“

❶ مستدرک حاکم کتاب معرفة الصحابة ۱۲۴/۳۔ رقم (۶۲۶) (۶۲۸)۔ مستدرک میں یہ روایت حضرت عائشہ اور جابرؓ سے مروی ہے۔

تحقیق: اس کے بہت سے شواہد ہیں اور سب کے سب ضعیف ہیں۔ بلکہ امام ذہبی نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذہبی نے الفاظ کی بجائے معنی کی جانب نظر کی ہے۔ زرکشی نے اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے اسے ابو نعیمؒ نے حلیہ میں حسن بن علیؒ سے روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے حاکم نے مستدرک میں عائشہؓ اور جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ ذہبی اپنی مختصر میں کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔

حدیث: 518

ابن عساکرؒ نے قیس بن ابی حازم سے مرسل ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((انا سید ولد آدم، وابوبکر سید کھول العرب، وعلی سید شباب العرب)) ❶
 ”میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ ابوبکرؓ عرب کے بوزھوں کے سردار۔ اور علیؓ عرب کے جوانوں کے سردار۔“

تحقیق: اس طرح یہ اشکال بھی ختم ہو گیا۔ جس میں عرب کی کوئی جنس کسی حال میں بیان نہیں کی گئی تھی۔

حدیث: 519

((سیر و اعلیٰ سیر اضعفکم)) ❷ ”اپنے کمزوروں کی سیرت پر چلو۔“
تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث: 520

لیکن اس کے معنی اس حدیث میں پائے جاتے ہیں:

((ام الناس واقف باضعفهم)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۱۸))

”لوگوں کی امامت کراوران کے کمزوروں کے ساتھ بیٹھ۔“

حدیث: 521

((سیاسة الناس اشد من سياسة الدواب)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۲۱))

”لوگوں کی سیاست چوپاؤں کی سیاست سے زیادہ سخت ہے۔“

تحقیق: اس کو نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں امام شافعیؒ کا قول بیان کیا ہے۔

حدیث: 522

((سیکذب علی)) ”عنقریب مجھ پر جھوٹ بولا جائے گا۔“

❶ الشفاء ۲/۳۲۵۔ کشف الخفاء ۱/۵۶۱۔ اتحاف السادة المتقين ۲/۳۶۔ ❷ کشف الخفاء ۱/۵۶۳۔

موضوعات کبیر (اردو) ۱۹۷

تحقیق: ابن ملقن تخریج بیضاوی میں فرماتے ہیں۔ اس طرح میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 523

ہاں اوائل مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

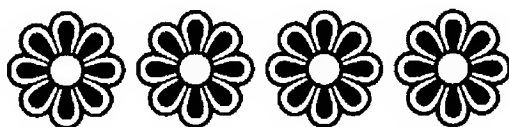
((یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون))

”آخر زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے۔“

حدیث: 524

((سین ہلال عند اللہ شین)) ❶ ”ہلال“ کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔“

تحقیق: ابن کثیر کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ (اس کی تشریح و تخریج پیچھے گزر چکی ہے)



ش

حرف الشین المعجمة

حدیث: 525

((شاو روھن و خالفوھن)) ❶ ”عورتوں سے مشورہ کرو۔ پھر ان کے مشورہ کے خلاف کرو۔“
تحقیق: یہ ان الفاظ کے ساتھ ثابت نہیں۔ چاہے معنوی لحاظ سے اس کے لئے وجہ موجود ہو۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا بلکہ ذیل میں مرفوعاً حضرت انسؓ سے یہ روایت ہے:

حدیث: 526

((لا یفعلن احدکم امرا حتی یتشیر فان لم یجد من یتشیر فلیستشر

امراة ثم لیخالفها، فان فی خلافها البرکة))

”تم میں سے کوئی بغیر مشورہ کے کام نہ کرے۔ اگر مشورہ کرنے کے لئے کوئی نہ ملے تو عورت سے مشورہ کر لے۔ اور پھر اس کی مخالفت کرے۔ کیونکہ اس کی مخالفت میں برکت ہے۔“

تحقیق: اس کی سند میں ضعف بھی ہے اور انقطاع بھی۔ اس میں عیسیٰ بن ابراہیم سخت ضعیف ہے۔

حدیث: 527

وہابیؒ عسکری اور قضاعی نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((طاعة النساء ندامة)) ”عورتوں کی اطاعت باعث شرمندگی ہے۔“

(اس کو عقلی نے عائشہ سے روایت کیا، اس میں محمد سلیمان بن ابی کریمہ ضعیف ہے۔)

تحقیق: ابن عدیؒ کہتے ہیں اسے ہشام سے روایت کرنے والا ضعیف ہے۔ ابن جوزیؒ نے اسے موضوعات میں داخل کیا ہے۔ اگرچہ یہ بہتر نہیں۔ یہاں تک سخاویؒ کا کلام تھا۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن اس معنی میں یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث: 528

((طاعة النساء ندامة)) ”عورتوں کی اطاعت باعث ندامت ہے۔“

تحقیق: اسے ابن عدیؒ۔ ابن لال اور وہابیؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

❶ کشف الخفاء: ۴/۲۔ اتحاف السادة المتقين ۳۵۶/۵۔ تذکرة ص ۱۲۸۔ اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۳۳۲۷) رواہ ابن عدیؒ فی الکامل ۱۹۰۱/۵۔ ابن عساکرؒ فی تاریخہ (۱۶۸/۵) موضوعات لابن جوزی (۲۷۲/۲) تنزیہ الشریعہ (۲۱۰/۱) اللالی المصنوعہ (۱۷۳/۲) الفوائد المجموعہ رقم (۳۵۹)

حدیث: 529

اور ابن عدیؒ نے ام سعد بنت زید بن ثابت عن ایہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے:
 ((طاعة المرأة لندامة)) ”عورت کی اطاعت شرمندگی ہے۔“
 (نوٹ: اس کو ابن عدی نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں عنبہ بن عبد الرحمن کے متعلق محدثین کہتے ہیں یہ کچھ نہیں اور عثمان بن عبد الرحمن قابل حجت نہیں۔)

حدیث: 530

طبرائی اور حاکم نے ابویکمرؒ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((هلكت الرجال حين اطاعت النساء)) ❶

”جب مردوں نے عورتوں کی اطاعت کی ہلاک ہوئے۔“

حدیث: 531

عسکریؒ نے امثال میں حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے:

((خالقوا النساء فان في خلافهن البركة))

”عورتوں کی مخالفت کرو۔ کیونکہ ان کی مخالفت کرنے میں برکت ہے۔“

حدیث: 532

اور امیر معاویہؓ سے روایت کیا ہے:

((عودوا النساء لا، فانها ضعيفة ان اطاعتها اهلكتك))

”عورتوں کی عیادت کیا کرو اس لئے نہیں کہ وہ کمزور ہیں۔ بلکہ اگر تو ان کی اتباع کرے گا۔ تو تجھے ہلاک کر دیں گی۔“

تحقیق: بعض شعراء کہتے ہیں۔ ان کے اختلاف کو چھوڑنا بھی اختلاف ہے۔

حدیث: 533

((شبيه الشئ منجذب اليه))

”کسی شے کی شبیہ اس کی جانب کھینچتی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۵۳۱))

تحقیق: یہ ایسے ہی ہے۔ جیسے لوگوں کا قول ہے۔ جنس جنس کی جانب مائل ہوتی ہے اور لوگوں کا قول کہ جنسیت ملاپ کی وجہ ہے۔ غیر جنس کے ساتھ بیٹھنا بھی ایک سخت عذاب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قول کی تفسیر فرمائی ہے۔ ”میں اسے سخت عذاب دوں گا۔“ ❷ یعنی اسے غیر جنس کے ساتھ پنجرے میں بند کر دوں

❶ کنز العمال ۴۴۵۰۴۔ کشف الخفاء ۲/۲۱۵ و ۴۶۰۔

❷ سورة النمل، الآية: ۲۱۔

موضوعات کبیر (۱۲۰)

گا۔ (یہ الفاظ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہمد ہد پرندے کے بارے میں کہے تھے)

حدیث: 534

اور یہ کلیہ اس حدیث سے بھی مستفاد ہے:

((الارواح جنود مجنودة)) ❶ ”روحیں ترتیب دی ہوئی لشکر ہیں۔“

اس کے ذکر کا سبب یہ ہے۔ آپ نے ایک عورت کو عائشہؓ کے پاس دیکھا۔ تو دریافت فرمایا کون ہے حضرت عائشہؓ نے جواب دیا مکہ کی ہنسائے والی۔ آپ نے فرمایا یہ کہاں ٹھہری حضرت عائشہؓ نے جواب دیا مدینہ کی ہنسائے والی کے پاس اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

((قل کل يعمل علی شاکلته)) ❷ ہر شخص اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

یہ اسی جانب اشارہ ہے۔

حدیث: 535

((شرار کم عزایکم)) ❸ ”تمہارے بدمعاش تمہارے مجرد ہیں۔“

تحقیق: اسے ابن الجوزیؒ نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ اور انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اسے احمد اور طبرانی نے عطیہ بن بسر۔ ابن عدی نے ابو ہریرہؓ اور ابویعلیٰ نے جابرؓ سے روایت کیا ہے سخاویؒ کہتے ہیں۔ اسے ابویعلیٰ اور طبرانی نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حدیث: 536

((شرار کم معلمو صبیانکم، اقلهم رحمة علی الیتیم، واغلظهم علی

المسکین)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۴۲)

”تمہارے بدمعاش تمہارے بچوں کے استاد ہیں۔ جو یتیم پر رحم کرتے۔ اور مسکین پر سختی کرتے ہیں۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ اللائی المصنوعہ میں ہے۔ (ابن عدی کہتے ہیں اس میں خالد بن اسماعیل وضع حدیث کے ساتھ متھم ہے اور متروک ہے۔)

❶ البخاری ۱۶۲/۴۔ مسلم البر والصلہ ۱۵۹ و ۱۶۰۔ مسند احمد ۲/۲۹۵۔ ابو داؤد الادب باب ۱۹۔

❷ سورة الاسراء: ۸۴۔

❸ الموضوعات لابن الجوزی ۲۵۸/۱۔ سلسلة الحادیث الضعیفة رقم (۳۳۸۵)

وقال هذا حدیث لا یصح وصالح مولی الثرومة مجروح، قال ابن عدی وخالد بن اسماعیل یضع الحدیث۔ مسند احمد ۶۳/۵ وقال الیثمی فیہ راو لم یسم وبقیة رجالہ ثقات۔ مجمع الزوائد ۲۵۱/۴ وقال رواہ ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط وفیہ خالد بن اسماعیل المخزومی وهو متروک۔

حدیث: 537

((شر الحیاء ولا الممات)) ”زندگی کی شرارت اور نہ موت کی۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۵۴۴))
تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ بلکہ بعض قدیم حکماء کا کلام ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ اور
 معنی کے لحاظ سے، بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر اس کی برائیاں بھلائی پر غالب آگئی ہیں تو موت بہتر ہے۔

حدیث: 538

((طوبی لمن طال عمره وحسن عمله، وویل لمن طال عمره وساء عمله)) ❶
 ”خوشی ہے اس کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔ اور تباہی اس کے لئے جس کی عمر لمبی اور
 اعمال برے ہوں۔“
 اور یہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل قول سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

((ولا يحسبن الذين كفروا انما نملي لهم خیر لانفسهم، انما نملي لهم

لینزدادوا اثماً)) ❷

”اور کافر یہ خیال نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو اس لئے ڈھیل
 دے رہے ہیں۔ تاکہ یہ گناہوں میں زیادتی کرتے رہیں۔“

حدیث: 539

((الشفقة علی خلق الله تعظیم لامر الله)) (کشف الخفاء رقم (۱۵۵۸))

”مخلوق پر مہربانی کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم ہے۔“

تحقیق: سخاوتی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں، میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔ مگر اس کا معنی صحیح
 ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں یہ بعض مشائخ کا کلام ہے۔ جیسا کہ ان کا قول ہے۔ کہ حکم کا دار و مدار دو چیزوں پر
 ہے اللہ کے حکم کی عظمت کرنا۔ اور اللہ کی مخلوق پر مہربانی کرنا۔ (نجم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے)

❶ شرح السنة ۱۶/۵۔ حلیۃ الاولیاء ۱۱۱/۶۔ الاحیاء ۳۹۵/۴ وقال العراقي رواه الطبرانی من حدیث عبد اللہ بن بشر
 وفيه بقية رواه بصيغة وهو مدلس وللترمذی من حدیث ابی بکرۃ خیر الناس من طال عمره وحسن عمله وقال حسن
 صحيح۔ سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب: ما جاء فی طول العمر للمؤمن حدیث (۲۳۲۹)۔ (۲۳۳۰) البانی نے اس کو صحیح
 قرار دیا ہے۔ الصحیحة (۱۸۳۶) المشکاة (۵۲۸۵) التحقیق الثانی۔ الروض النضیر (۹۲۶)

❷ سورہ آل عمران (۱۷۸)

حدیث: 540 ((الشکر فی الوجه مذمومة)) ”منہ پر شکر کرنا قابل مذمت ہے۔“

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 541 اور یہ مناسب ہے اس حدیث کے:

((قطعت عنق اخیک)) ❶ ”تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔“

تحقیق: یہ خطاب ہے اس کے لئے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی تعریف اس کے منہ پر کی۔

حدیث: 542

((شهادة البقاع للمصلی)) ”زمین کی شہادت نمازی کے لئے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۵۶۶))

یہ ابوالدرداءؓ وغیرہ صحابہؓ اور تابعین سے مروی ہے اور قرآن بھی اس کی شہادت دیتا ہے۔

((یومئذ تحدث اخبارها بان ربک اوحی لھا)) ❷

”جس روز زمین ان کے حالات بیان کرے گی۔ گویا کہ تیرے رب نے زمین کے پاس وحی کی ہے۔“

حدیث: 543

((شهادة المرء علی نفسه بشہادتین)) (کشف الخفاء رقم (۱۵۶۵))

”آدمی کی اپنی جان پر شہادت دینا۔ دو شہادتیں ہیں۔“

تحقیق: یہ بھی حدیث نہیں ہے۔ اس کے معنی اس لحاظ سے صحیح ہیں۔ کہ ایک شہادت نظر اور ایک شہادت اقرار۔ اور لوگوں کا قول ہے۔ کہ آدمی کی اپنی جان پر شہادت ستر شہادتیں ہیں۔ اس کی بھی اصل نہیں۔ اور معنی بلحاظ مبالغہ صحیح ہوں گے۔

حدیث: 544

((شهادة المسلمین بعضهم علی بعض جائزة، ولا تجوز شهادة العلماء

بعضهم علی بعض لانهم حسد)) (کشف الخفاء رقم (۱۵۷۱))

❶ صحیح بخاری، کتاب الشہادات، باب اذار کی رجل رجلاً کفاه حدیث (۲۶۶۲) و کتاب الادب حدیث

(۶۰۶۱) مسلم: کتاب الزہد، باب النہی عن المدح اذا کان فیہ افراط..... حدیث (۷۴۲۶) ابوداؤد، کتاب الادب،

باب کراهیة الصناد حدیث (۴۸۰۵) ابن ماجہ، کتاب الادب، باب المدح حدیث (۳۷۴۴)

❷ سورة الزلزلة، الآيتان، ۵، ۴۔

موضوعات کبیر (۲۰۳)

”مسلمانوں کی ایک دوسرے پر گواہی جائز ہے۔ لیکن علماء کی ایک دوسرے پر گواہی جائز نہیں۔ کیونکہ وہ حاسد ہیں۔“

تحقیق: یہ بھی حدیث نہیں ہے۔ اور اس کی سند مختلف وجوہ کی بنیاد پر فاسد ہے۔ جیسا کہ اللہ الیٰہ المصنوعہ میں موجود ہے۔ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ المصنوعہ رقم (۳۴۰۹)

اور اگر اس کی صحت تسلیم کر لی جائے تو اس سے مراد نیا دار علماء لئے جائیں گے جو آخرت کی راہ کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ علت مذکورہ جو حدیث میں پائی جاتی ہے۔ اس جانب اشارہ کرتی ہے۔ کیونکہ حسد حرام ہے۔ اور غبطہ بہتر ہے۔

حدیث: 545 ((الشہرة فی قصر الثیاب))

”کپڑوں کے محل میں شہرت حاصل کرنا۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۵۵۵))

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ کیونکہ کپڑوں کا محل اسباب شہرت میں سے ہے۔ جبکہ وہ قصد اہوکہ اتباع سنت کی غرض سے نہ ہو۔

حدیث: 546

((شیاطین الانس تغلب شیاطین الجن)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۷۷))

”انسانی شیطان۔ جناتی شیطانوں پر غالب ہو جاتے ہیں۔“

یہ مالک بن دینار کا کلام ہے۔ اور شاید انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اخذ کیا ہے۔

((و کذلک جعلنا لكل نبی عدوا شیاطین الانس والجن)) ❶

”اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانی اور جناتی شیطانوں کو دشمن بنایا ہے۔“

تحقیق: انسانی شیطان جناتی شیطانوں پر اسی طرح مقدم ہوئے۔ کہ جناتی شیطان تو وسوسہ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن انسانی شیطان محبت اور اتحاد جنس کی بنا پر قوت کے مالک ہوتے ہیں۔

حدیث: 547 ((شیب و عیب)) ”بڑھا پا اور عیب۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۵۷۵))

تحقیق: یہ لفظ صحیح نہیں ہے۔ ہاں اس کے معنی ایک حدیث میں موجود ہیں۔ جو بڑھا پے کے وقت نہ ڈرے عیب سے نہ شرمائے۔ اور عیب میں اللہ سے نہ ڈرے تو اس میں اللہ کے لئے کوئی حاجت نہیں۔ یہ حدیث دہلوی نے جابرؓ سے مرفوعاً بلا سند روایت کی ہے ابن یزیدؓ سے روایت کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنا چہرہ

آئینہ میں دیکھا۔ تو بولے بڑھا پا ظاہر ہو گیا۔ اور عیب نہیں گیا۔ میں نہیں جانتا غیب میں کیا ہے۔

حدیث: 548 ((الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ)) ①

”شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے نبی اپنی امت میں ہوتا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث مقاصد میں۔ ہمارے شیخ وغیرہ اسے یقینی طور پر موضوع سمجھتے تھے۔ یہ بعض پہلے لوگوں کا کلام ہے۔ بعض جگہ یہ بھی آیا ہے۔ کہ شیخ اپنی جماعت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی اپنی قوم میں۔ کہ اس سے لوگ علم حاصل کرتے اور ادب سیکھتے ہیں۔ یہ سب کی سب باطل ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ اسے موضوع قرار دیتے ہیں۔ لیکن ابن حبانؒ نے اپنی ضعفاء میں ابورافعؒ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حدیث: 549

سیوطیؒ کہتے ہیں دارمیؒ نے اسے بالسند ذکر کیا ہے۔ اور جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے کہ:

((الشیخ فی اہلہ کالنبی فی امتہ)) ”شیخ اپنے گھر میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں۔“

تحقیق: خلیفہؒ نے مشیخت میں اور ابوالنجاہؒ نے بھی اسے ابورافعؒ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 550

اس کے الفاظ یہ ہیں۔

((الشیخ فی بیتہ کالنبی فی قومہ)) ② ”کے شیخ اپنے گھر میں ایسا ہی ہے۔ جیسا نبی اپنی قوم میں۔“

تحقیق: ابن حبانؒ نے اسے ضعفاء میں اور شیرازیؒ نے القاب میں ابن عمرؒ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 551

اور باعتبار معنی اس کی یہ حدیث تائید کرتی ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول اس کی تائید

کرتا ہے:

((فاسألوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون)) ③ ”اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔“

① اس کو ابن تیمیہؒ نے احادیث القصاص رقم (۲۳) میں روایت کیا ہے۔ ابن جوزیؒ نے اس کو موضوعات (۱۸۳/۱) اور حافظ عراقیؒ نے المغنی میں اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کو ابن حبانؒ نے الضعفاء میں اس کو ابن عمرؒ سے اور دیلمیؒ نے اس کو ابی رافعؒ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ فوائد المجموعہ کتاب العلم، رقم (۸۹۷) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۳۴۵۱) البانیؒ نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

② تذکرۃ الموضوعات ص ۲۰۔ احیاء علوم الدین ۸۲/۱ وقال العراقي اخرجہ ابن حبان فی الضعفاء من حدیث ابن عمر و ابو منصور الدیلمی من حدیث ابی رافع بسند ضعیف۔

③ سورة النحل الآية: ۴۳۔

حرف الصاد المهملة (ص)

حدیث: 552 ((صاحب الحاجة اعمی))

”ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۵۸۰)

تحقیق: سخاؤی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اسی طرح ان کا قول مسافر اندھے کی طرح ہے یہ معنوی لحاظ سے صحیح نہیں۔

حدیث: 553

((صاحب الشی احق بحمله الا ان يكون ضعيفا يعجز عنه فيعينه اخوه المسلم)) ①

”کسی چیز کا مالک اس کے اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔ البتہ اگر وہ ضعیف ہو۔ اسے اٹھانے سے عاجز ہو۔ تو اس کا مسلمان بھائی اس کی مدد کرے۔“

نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۸۹) مزید تحقیق وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق: یہ ضعیف ہے۔ ابن الجوزی نے مبالغہ سے کام لیا ہے۔ اور اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے غلطی کی کیونکہ ابویعلیٰ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً۔ طبرانی نے اوسط میں۔ دارقطنی نے افراد میں عقلمانی نے ضعیف میں۔ اور قاضی عیاض نے شفاء میں، اسے روایت کیا ہے۔

(نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۸۹) اس میں یوسف بن زیاد البصری ضعیف ہے۔

حدیث: 554

((الصبر كنز من كنوز الجنة)) ② ”صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“

تحقیق: اس کو غزالی نے احياء العلوم میں بیان کیا ہے۔ عراقی تخریج احياء میں کہتے ہیں غریب ہے کہیں نہیں پائی جاتی۔

① کشف الخفاء ۲/۲۰۵۔ اتحاف السادة المتقين ۶/۳۷۱۔ مجمع الزوائد ۵/۱۲۲ وقال الهیثمی رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی فی الاوسط وفیہ یوسف بن رواد البصری وهو ضعیف۔ تنزیہ الشریعة ۲/۲۷۳۔ رواہ الحاكم (۱۴۱/۲) المیزان (۸۶۶) اللالی والمصنوعه (۲/۲۶۲) الضعفاء والمجروحین لابن حبان (۲/۵۱)

② الاحیاء ۴/۶۰۔

حدیث: 555

((صریح الاقلام عند الاحادیث يعدل عند الله التكبير الذى يكبر فى رباط

عسقلان وعبادان. ومن كتب اربعين حديثاً اعطى ثواب الشهداء الذين

قتلوا بعبادان وعسقلان)) خبر باطل. کذا فى ((الميزان)) ❶

”قلموں کی آواز احادیث لکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس تکبیر کے برابر ہے جو عسقلان اور

عبادان کی چھادنی میں کہی جاتی ہیں اور جس نے چالیس حدیثیں لکھیں اس کو ان شہداء کا ثواب ملا جو

عبادان اور عسقلان میں شہید ہوئے۔ یہ خبر باطل ہے۔ جیسا کہ میزان میں ہے۔“

حدیث: 556

((صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم)) (كشف الخفاء رقم (۱۵۹۲)

”رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔“

تحقیق: یہ عام آدمیوں کا کلام ہے۔ جسے وہ صبح کی اذان پر ”الصلوة خير من النوم“ کے بعد کہتے ہیں۔ اس

کی کوئی اصل نہیں۔ (دیکھیں التمیز (۷۹)

حدیث: 557

اور اسی طرح بعض لوگ ”الصلوة خير من النوم“ کے جواب میں کہتے ہیں۔

((صدقت وبررت، وبالحق نطقت)) ❷

تحقیق: بے ثبوت ہے اس کی کوئی مستند دلیل نہیں۔ اسے شافعیہ نے مستحب قرار دیا ہے۔ دیمری کہتے ہیں

ابن الرفعه کا دعویٰ ہے۔ اس میں حدیث موجود ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ کس نے اسے روایت کیا ہے۔

بررت پہلی راء کے کسرہ اور دوسری کے سکون کے ساتھ ہے۔

حدیث: 558

((صدقة القليل تدفع البلاء الكثير))

”تھوڑا سا صدقہ بھی بہت سی بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔“

❶ تنزيه الشريعة ۲۸۱/۱ - الفوائد المجموعة ص ۲۸۷ - رقم (۹۰۵) تذكرة الموضوعات ص ۲۳ - كشف الخفاء

۳۰/۲ - رقم (۱۵۸۹)

❷ التلخيص الحبير صفحہ (۲۱۰) جلد ۱ - الدر المختار جلد ۱ صفحہ (۲۶۶) البحر الرائق ص (۲۹۶) جلد نمبر ۱ -

موضوعات کبیر (۲۰۷)

تحقیق: (اور ایک روایت میں بسر کا لفظ ہے) یہ حدیث نہیں ہے معنی اس کے صحیح ہیں۔

حدیث: 559 ((صغروا الخبز واكثروا عدده يبارك لكم فيه)) ①

”روٹی چھوٹی پکایا کرو۔ اور تعداد میں زیادتی کیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔“

تحقیق: اس کی سند بیکار ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں چھوٹا لقمہ بنانے اور اسے چبانے کی حدیث کے بارے میں امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ صحیح نہیں ہے۔

حدیث: 560 ((صلاة بخاتم تعدل سبعين بغیر خاتم))

”انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنا۔ بغیر انگوٹھی کی ستر نمازوں کے برابر ہے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔

حدیث: 561 اسی طرح یہ حدیث:

((صلاة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة، وجمعة بعمامة تعدل سبعين

جمعة. والصلاة في العمامة بعشرة آلاف حسنة)) ②

”پگڑی باندھ کر نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور پگڑی باندھ کر جمعہ پڑھنا ستر جمعوں کے

برابر ہے۔ اور عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی دس ہزار نیکیاں ہیں۔“

(شیخ البانیؒ نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم الحدیث (۱۲۷)

تحقیق: منوئیؒ کہتے ہیں یہ سب کی سب باطل ہیں۔ (ابن حجر عسقلانیؒ نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

حدیث: 562 کہا سخاوی نے یہ روایت کہ:

((صلاة بخاتم تعدل سبعين بغیر خاتم)) ③

”انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنا۔ بغیر انگوٹھی کی ستر نمازوں کے برابر ہے۔“

تحقیق: یہ روایت موضوع ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شیخ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 563 اسی طرح دیلمی نے ابن عمر سے جو روایت مرفوعاً بیان کی:

① سبق برقم ۳۳۳۔

② كشف الخفاء ۳۳/۲ و ۹۴۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۵۵۔ الفوائد المجموعه رقم (۵۴۱)

③ تذكرة الموضوعات (۱۵۸) كشف الخفاء (۱۶۰۳) سخاوی کہتے ہیں ہمارے استاد حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اس کو موضوع قرار

دیتے ہیں۔

((صلاة بعمامة تعدل خمسا وعشرين، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة))
 ”پگڑی باندھ کر نماز ادا کرنا بغیر پگڑی کے پچیس نمازوں کے برابر ہے جبکہ جمعہ کی نماز پگڑی باندھ کر ادا کرنا بغیر پگڑی کے ستر جمعہ کے برابر ہے۔“
 (البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

حدیث: 564 حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((الصلاة في العمامة بعشرة آلاف حسنة)) ❶

”پگڑی میں نماز پڑھنے سے دس ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔“
 (البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ الضعیفہ رقم الحدیث ۱۲۹)
تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ روایت موجود ہے جیسا کہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی ”جامع الصغیر“ میں ابن عساکر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ اور باوجود التزام کے انہوں نے اس کے موضوع ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ (سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ اس کی اسناد میں متھم راوی ہے)

حدیث: 565

((الصلاة خلف العالم باربعة آلاف واربعمئة واربعين صلاة))

(كشف الخفاء رقم (۱۶۱۰) تذكرة الموضوعات (۲۰) المقاصد الحسنه (۲۲۶))

”عالم کے پیچھے نماز پڑھنے سے چار ہزار چار سو چالیس نمازوں کا اجر ملتا ہے۔“

تحقیق: یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مختصر میں ہے۔

حدیث: 566 اسی طرح ہدایہ کی یہ حدیث مرفوع ہے کہ:

((من صلى خلف تقى فكانما صلى فکانما صلى خلف نبی))

”جس نے نیک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔“

تحقیق: یہ بھی غیر معروف ہے۔ جیسا کہ اس کی تخریج کرنے والے نے کہا اور سخاویؒ کہتے ہیں، میں ان الفاظ کے ساتھ اس سے واقف نہیں۔ (یہ روایت صاف جھوٹ ہے۔ صاحب ہدایہ نے اس کو مستدرج کیا ہے۔ (ہدایہ جلد ۱/صفحہ ۱۲۲) نصب الراية جلد ۱ ص ۲۶۔ درایۃ جلد ۱ ص ۱۶۰۔

حدیث: 567

ملا علی قاری کہتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ جیسا کہ دیلمی نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((قدموا خياركم تزكوا اعمالكم)) (الفوائد المجموعه رقم (۱۰۹))

”اپنے بہتر لوگوں کو آگے کیا کرو۔ تاکہ تمہارے اعمال پاکیزہ ہوں۔“

حدیث: 568

اور طبرانی نے سند ضعیف کے ساتھ مرثد بن ابی مرثد الغنوی سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیومکم خيارکم)) ①

”اگر تمہیں یہ بات اچھی معلوم ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں۔ تو اپنے بہترین لوگوں کو امام بنایا کرو۔“

حدیث: 569

((صلاة المدل لا تصعد فوق راسه)) ”بتانے والے کی نماز سر سے اوپر نہیں چڑھتی۔“

تحقیق: یہ بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 570

((صلاة النهار عجماء)) ② ”دن کی نماز گوئی ہے۔“

(کیونکہ اس میں قرات سننے میں نہیں آتی)

تحقیق: جیسا کہ نہایہ میں ہے۔ نوویؒ شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی

اصل نہیں۔ اسی طرح دارقطنیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث رسول نہیں۔ بلکہ بعض فقہاء کا قول ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں

دارقطنیؒ اور نوویؒ کا قول ہے یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ فضائل قرآن میں ابو عبیدہؓ بن عبد اللہ بن

مسعود کا قول ہے۔

حدیث: 571

سیوطیؒ کہتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں اسے ابو عبیدہ سے

اور اسی طرح حسن سے روایت کیا ہے ان کے آخری الفاظ یہ ہیں:

① مستدرک الحاکم ۲/۲۲۲ - رقم (۴۹۸) نصب الراية ۲/۲۶ - الدرابة ۱/۱۶۸ - الفوائد المجموعه ص ۳۲ - (۱۰۹)

تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۴۰

② تفسیر القرطبی ۱۵/۳۶۸ - تذکرۃ الموضوعات ۳۸ - کشف الخفاء ۲/۳۷ - الفوائد المجموعه رقم (۱۹۳) دارقطنی

کہتے ہیں یہ بعض فقہاء کا قول ہے نوویؒ کہتے ہیں باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں حدایہ (۱۱۶/۱) نصب الراية (۱/۲) درایہ (۱۶۰/۱)

صاحب حدایہ نے اس کو حدیث کہہ دیا ہے یا انتہائی نامناسب ہے۔

((و صلاة الليل تسمع اذليک)) کہ رات کی نمازوں کو تیرے کان سنتے ہیں۔

تحقیق: سعید بن منصور نے حماد بن ابی سلیمان سے بغیر اس زیادت کے اس کو روایت کیا ہے۔

حدیث: 572

اسی طرح عبدالرزاق نے مجاہد سے اور عبدالرزاق نے حسن سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((صلاة النهار عجماء لا يرفع فيها الصوت الا الجمعة والصبح))

”دن کی نماز گونگی ہے۔ اس میں آواز سوائے جمعہ اور صبح کے بلند نہیں ہوتی۔“

حدیث: 573

((صلاة بسواک خیر من سبعین صلاة بغیر سواک))^①

”سواک کر کے نماز پڑھنا بغیر سواک کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔“

تحقیق: ابن عبدالبر نے اپنی تمہید میں یحییٰ بن معین سے روایت کیا ہے۔ کہ یہ حدیث باطل ہے۔ سناوئی کہتے ہیں، یہ انہوں نے اس نسبت سے فرمایا جو ان کے پاس سندات پہنچی تھیں۔ سیوطی کہتے ہیں، حارث نے اپنی مسند میں ابویعلیٰ اور حاکم نے عائشہ سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ابن قیم الجوزی فرماتے ہیں اسے امام احمد، ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنی صحیحین میں اور بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 574

((الصلاة على النبي افضل من عتق الرقاب))^②

”رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے۔“

تحقیق: عسقلانی اپنے بعض فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے اور مختلف فیہ ہے۔ شاید ان کی مراد یہ ہے۔ کہ حضور کی جانب اس کی نسبت مختلف فیہ ہے۔ ورنہ اصہبانی نے اپنی ترغیب میں ابوبکر صدیق سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح تمیمی اور ابن عساکر نے بھی۔

حدیث: 575

((الصلاة على النبي لا ترد)) (كشف الخفاء رقم (۱۶۲۰))

”رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا رد نہ کیا جائے گا۔“ (اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں)

① تنزیہ الشریعة ۱۱۵/۲۔ الفوائد المجموعہ ص ۱۱۔ الفوائد المجموعہ رقم (۲۲) تذکرۃ الموضوعات (۳۱) الد

المنتشرة للسيوطی (۱۰۳) كشف الخفاء ۳۳/۲۔

② كشف الخفاء رقم (۳۹/۲) ابن ابی حاتم فی العلل (۳۲۸) التذکرۃ للفتنی (۸۹) الدر المنشرة (۱۰۳)

حدیث: 576

یہ ابوسلیمان الدارانی کا قول ہے۔ جیسا کہ ابن جوزی نے اپنی حصن میں ذکر کیا ہے۔ اور ان کے الفاظ یہ ہیں:
 ((اذا سألت الله حاجة فابدأه بالصلاة على النبي، ثم ادع بما شئت، ثم اختتم
 بالصلاة عليه، فان الله سبحانه بكرمه يقبل الصلاتين وهو اكرم من ان يدع

ما بينهما)) ❶

”جب تو اللہ سے کسی حاجت کا سوال کرے تو پہلے درود سے ابتداء کر پھر جو تیرا جی چاہے دعا مانگ۔ پھر
 درود ہی پر ختم کر۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے کرم سے دونوں درودوں کو قبول فرمائے گا۔ اور یہ اس سے
 بعید ہے۔ کہ وہ درمیان کو چھوڑ دے۔ (یعنی دعا کو)“

تحقیق: غزالی نے اس کا احیاء میں مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

حدیث: 577

سخاویؒ کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ اور یہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ
 سے مرفوعاً مروی ہے۔

((اذا سألت الله حاجة فابدؤوا بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم فان
 الله اكرم من ان يسأل حاجتين فيقضى احدهما ويرد الاخرى))

”کہ جب تم اللہ سے سوال کرو۔ تم پہلے رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریم
 ہے کہ وہ ایک حاجت کو پوری کرے اور دوسری کو لوٹا دے۔“

حدیث: 578

((الصلاة عماد الدين)) ❷ ”نماز دین کا ستون ہے۔“

تحقیق: ابن الصلاح مشکل الوسیط کہتے ہیں یہ معروف نہیں۔ نوویؒ شقیح میں کہتے ہیں یہ منکر ہے باطل
 ہے۔ لیکن دیلمیؒ نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اور بیہقیؒ نے شعب
 الایمان میں حضرت عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن وہ ضعیف ہے۔

اس کو امام سخاویؒ اور فیروز آبادیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ البانیؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ رقم (۳۵۶۸)

❶ الاحیاء ۳۰۹/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ۵۶۔ کشف الخفاء ۳۹/۲۔

❷ تذکرۃ الموضوعات (۳۸) کشف الخفاء رقم (۱۶۲۱) تلخیص الحبیر ۱۷۳/۱۔

وقال ابن حجر بعد ان نقل كلام ابن الصلاح والنووي قلت: وليس كذلك بل رواه ابو نعيم شيخ البخاري في كتاب
 الصلاة عن حبيب بن سليم عن بلال بن يحيى قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فقال: ((الصلاة
 عمود الدين)) وهو مرسل رجاله ثقات۔

ض

حرف الضاد

حدیث: 579 ((ضاع العلم فی الفخاذا النساء))

”علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہو گیا۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۶۳۶))
تحقیق: یہ بشر الحانی کا قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ وہ شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس نے عورتوں کی رانوں میں تصنیف و تالیف کی۔

حدیث: 580 ((الضب وشهادته له علیه الصلاة والسلام))

”گوہ اور اس کا حضور کے لئے گواہی دینا۔“
تحقیق: یہ موضوع ہے۔ مزئی کہتے ہیں نہ اس کی سند صحیح ہے نہ متن لیکن بیہقی نے اسے سند ضعیف کے ساتھ اور قاضی عیاض نے اسے شفا میں روایت کیا ہے۔ نتیجتاً یہ ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔

حدیث: 581 ((الضامن غارم))

”ضامن تاوان بھی بھرتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۶۳۹))

تحقیق: یہ لفظاً صحیح نہیں۔

حدیث: 582

ہاں اس کے معنی ہیں امام احمدؒ اور اصحاب سنن نے ابوامامہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:
 ((الزعم غارم)) ❶ ”کفایت کرنے والا تاوان بھی بھرتا ہے۔“
 اور ابن حبانؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور قرآن سے بھی مستنبط ہے:

((ولمن جاء به حمل بعير وانا به زعيم)) ❷

”جو شخص (شاہی پیمانہ) لے آئے اسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ ملے گا۔ اس وعدے کا میں ضامن ہوں۔“

❶ مسند احمد ۵/۲۶۷ و ۲۹۳۔ ابوداؤد البیوع باب [۹۰] ابن ماجہ ۵/۲۴۰۔ کتاب الصدقات، باب الکفالة البائی نے

اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الارواء (۱۴۱۲) الترمذی ۲۱۲۰۔

❷ سورة يوسف، الآية: ۷۲۔

موضوعات کبیر (۲۱۳)

حدیث: 583 ((الضرورات تبيح المحظورات))

”ضرورتیں منوعات کو مباح کر دیتیں ہیں۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۶۳۰))

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ البتہ اس کا معنی صحیح ہے۔

حدیث: 584 ((ضعيفان يغلبان قويا))

”دو کمزور ایک طاقتور پر غالب آ جاتے ہیں۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۶۳۲))

تحقیق: یہ بھی حدیث نہیں۔

حدیث: 585

((الضيافة على اهل الوبر ليست على اهل المدر)) (کشف الخفاء رقم (۱۶۴۰))

الہابی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ رقم (۳۶۰۵)

”اہل دیہات کے ذمہ جو مہمان نوازی ہے وہ اہل شہر کے ذمہ نہیں۔“

تحقیق: اس کو قضائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 586 قاضی عیاض شرح مسلم کے اول میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے:

((من كان يومن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه)) ❶

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔“

تحقیق: فرماتے ہیں یہ دیہات والی حدیث اہل معرفت کے نزدیک موضوع ہے اگرچہ نووی نے اسے قبول کیا ہے۔



❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب: الحث علی اکرام الحار والضيف حدیث (۱۷۱) صحاح ستہ میں سے اس کو صرف مسلم

نے روایت کیا ہے۔ تحفۃ الاشراف (۱۰۳۳۹)

حرف الطاء المهملة

حدیث: 587

((طاب حمامکما)) ❶ ”تمہارے حمام عمدہ ہیں۔“

تحقیق: یہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا۔ ابوسعیدؓ التولی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ نوویؒ کہتے ہیں۔ اس محل میں کوئی شے صحیح نہیں ہے۔ اسے دلیلی نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً بلا سند نقل کیا ہے۔ ابن حجر المکی کا یہ قول گزر چکا کہ عرب حمام کو حضور کے زمانہ میں جانتے بھی نہ تھے۔ انہیں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد علم ہوا۔

حدیث: 588

((طاعة النساء ندامة)) ❷

”عورتوں کی اطاعت ندامت ہے۔“

تحقیق: یہ پہلے گزر چکی۔ صاحب تحفۃ العروس نے حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے، وہ فرمایا کرتے تھے جس نے عورت کی خواہشات میں اتباع کی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈالے گا۔ یہ اس اطاعت پر محمول ہے جو برائیوں کی جانب لے جاتی ہے۔ اس میں اتباع جائز ہے۔ جو مباح میں ہو۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ مباح میں بھی اتباع جائز نہیں۔ کیونکہ وہ منکر کی جانب لے جاتی ہے۔

حدیث: 589

((طعام البخیل داء، وطعام السخی شفاء)) ❸

”بخیل کا کھانا بیماری اور سخی کا کھانا شفاء ہے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں، یہ حدیث منکر ہے۔ اور ذہبیؒ کہتے ہیں جھوٹ ہے۔ ابن عدیؒ کہتے ہیں یہ مالکؒ سے مروی اور باطل ہے۔

حدیث: 590

((الطلاق یمین الفساق)) ❹ ”طلاق فساق کی قسم ہے۔“

تحقیق: یہ مالکیہ کی متعدد کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ اور

❶ الحواوی للفتاویٰ ۱/۱۲۶۔ کشف الخفاء رقم (۱۶۴۷) التمییز (۸۰۱)

❷ سبق برقم ۳۱۷۔ ضعیف رقم (۳۶۰۹)

❸ المغنی عن حمل الاسفار (۲۳۹/۳) تذکرۃ الموضوعات للفتنی۔ ص ۶۴۔ کشف الخفاء ۲/۴۹ و ۵۰۔ موضوع ہے رقم (۳۶۱۲)

❹ کشف الخفاء رقم (۱۶۶۰) اس معنی کی حدیث ضعیف الجامع رقم (۳۹۵۸) میں البانی نے ضعیف کہا ہے۔



میں اسے مدرج خیال کرتا ہوں۔

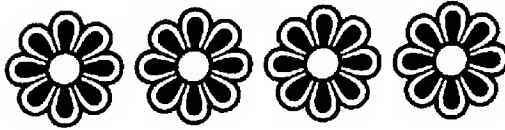
حدیث: 591

ملا علی قاری کہتے ہیں، اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے:

((ما جلف بالطلاق مومن، ولا استحلف به الا منافق)) ❶

”مومن طلاق کی قسم نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم سوائے منافق کے کوئی نہیں لیتا۔“

تحقیق: ابن عساکر نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔



❶ - كشف الخفاء ۵۲/۲ و ۴۱۷ - جمع الحوامع المصورة عن المخطوطة ۲/۲۸۳ وعزاه لابن النجار وذكر اسنادہ۔

حرف الظاء المجعمة

حدیث: 592

((الظالم عدل الله في الارض ينتقم به من الناس ثم ينتقم منه))
(كشف الخفاء رقم ۱۶۸۷) اس معنی کی روایت کے لئے دیکھیں یہی (۱۶۲/۸) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۸۲)
”ظالم زمین میں اللہ کا انصاف ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ لوگوں سے انتقام لیتا ہے پھر اس سے انتقام لیتا ہے۔“

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں میں اسے کہیں نہیں پاتا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ میرے لئے متحضر نہیں۔

حدیث: 593

لیکن سیوطی کہتے ہیں۔ اس معنی میں وہ حدیث ہے۔ جو طبرانی نے اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے:
((ان الله تعالى يقول: انتقم ممن ابغض بمن ابغض ثم اصير كلا الى النار)) ❶
”بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اس شخص سے انتقام لیتا ہوں جو بغض رکھنے والے سے بغض رکھتا ہو۔ پھر دونوں کو دوزخ میں پہنچا دیتا ہوں۔“

تحقیق: اور دیلمی نے اسے فردوس میں جابر سے مرفوعاً بلا سند روایت کیا ہے۔ (اس میں احمد بن بکر الباسی راوی ضعیف ہے)

حدیث: 594

ابن عساکر نے علی بن تمام سے روایت کیا ہے یہ کہا جاتا تھا کہ:

((ما انتقم الله من قوم الا بشر منهم)) ❷

”اللہ تعالیٰ کسی قوم سے انتقام نہیں لیتا مگر ان کی شرارت کے باعث۔“

عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ نے زوائد الزہد میں مالک بن دینار سے روایت کیا ہے۔ میں نے زبور پڑھی تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ میں منافق کا منافق کے ذریعہ انتقام لیتا ہوں۔ پھر تمام منافقین سے انتقام لیتا ہوں۔ مالک بن دینار کہتے ہیں اس کی نظیر کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کی تائید خدا کا یہ عام کلیہ بھی کرتا ہے۔

❶ مجمع الزوائد ۷/۲۸۹ وقال رواه الطبرانی وفيه احمد بن بکر الباسی وهو ضعيف۔

❷ سورة الانعام، الآية: ۱۲۹۔

موضوعات کبیر

۲۱۷

((ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض)) ❶

”اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ دفع نہ کرتا رہتا۔ تو زمین میں فساد پھیل جاتا۔“

❷ ((كما تكونون يولى عليكم))

”جیسے تم ہو گے ویسے ہی ہم تم پر والی بنائیں گے۔“

تحقیق: اور عنقریب اس کے معنی اس حدیث میں بھی آئیں گے۔

حدیث: 595

((ظہر المومن قبلہ)) ”مومن کی پشت قبلہ ہے۔“

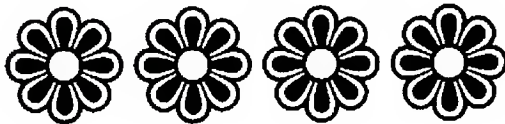
تحقیق: سخاوی کہتے ہیں، میں اسے نہیں جانتا۔ اور معنی اس لحاظ سے صحیح ہیں۔ کہ وہ سترہ کے لئے کافی ہے۔

حدیث: 596

عسکری نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((ظہر المومن حمى الا فى حد من حدود الله تعالى))

”مومن کی پشت محفوظ ہے مگر اللہ تعالیٰ کی حدود میں۔“



❶ سورة البقرة، الآية: ۲۵۱۔

❷ المؤلف رحمه الله لم يذكر هذا الحديث الا فى هذا الموضع۔ والحديث فى الحاوى للفتاوى ۱/ ۵۵۵۔

تذكرة الموضوعات ص ۱۸۲۔ كنز العمال ۱۴۹۷۲۔ الفوائد المجموعة ص ۲۱۰۔ رقم (۶۲۴) كشف الخفاء (۱۸۴/۲) دیلمی نے اس کو ابی بکرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں یحییٰ عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق کے طرق سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ۔ رقم (۳۳۰)

ع

حرف العين المهملة

حدیث: 597

((العار خیر من النار)) "ذلت دوزخ کی آگ سے بہتر ہے۔"

تحقیق: ابن عبدالبر استیعاب میں روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں یہ جملہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے بولا تھا جب انہوں نے امیر معاویہ سے صلح طلب کی تھی۔ تو ان کے ساتھی بولے۔ اے مسلمانوں کو ذلیل کرنے والے انہوں نے فرمایا ذلت دوزخ سے بہتر ہے۔ اور عام لوگوں کا جو یہ قول ہے۔ آگ کے بدلے آگ نہ کہ ذلت تو یہ کفار کا کلام ہے الا یہ کہ اس سے مراد بطور مبالغہ دنیا کی آگ مراد لی جائے۔ (دیکھیں التیمیہ: ۸۲۷)

حدیث: 598

ورنہ یہ وارد ہے کہ:

((فضوح الدنيا اهن من فضوح الآخرة)) "دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے کم ہے۔"

جیسا کہ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما عن اخیه الفضل سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ بلکہ یہ مضمون قرآن میں بھی موجود ہے۔

((وللعذاب الآخرة اشد وابقی)) ❶ "اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔"

حدیث: 599

((العارية مردودة))

"مانگی ہوئی چیز واپس کی جائے۔" (کشف الخفاء رقم (۱۶۹۵))

تحقیق: اسے رافعیؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 600

حافظ ابن حجر عسقلانی تخریج الاحادیث میں فرماتے ہیں۔ میں نے ان الفاظ کے ساتھ جس کا ذکر مصنف نے کیا ہے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔ اسے احمد اور اصحاب سنن نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((العارية مؤداة)) ❷ "مانگی ہوئی چیز واپس کی جائے۔"

❶ سورة طه، الآية: ۱۲۷۔

❷ مسند احمد ۲۶۷/۵۔ ابوداود البيوع باب ۹۰۔ الترمذی کتاب البيوع، ماجاء ان العارية مؤداة حدیث ۱۲۶۵ و ۲۱۲۰۔ ابن ماجه کتاب الصدقات، باب العارية حدیث ۲۳۹۸ و ۲۳۹۹۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحیحة

(۶۱۰، ۶۱۱) الارواء (۱۴۱۲)

موضوعات کبیر (۲۱۹)

حدیث: 601 ((عالم قریش یملا الارض علما)) ❶

”قریش کا عالم زمین کو علم سے بھر دے گا۔“

تحقیق: صفائی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ عراقی نے ان پر اعتراض کیا ہے۔ اور کہا ہے یہ موضوع نہیں۔ لیکن ہاں ضعف سے خالی نہیں۔ اسے طیالسی نے اپنی سند میں روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند میں راوی مجہول ہے۔ اور اس کے دوسرے شواہد بھی موجود ہیں۔ (کہتے ہیں قریشی عالم سے مراد امام شافعی ہیں)

حدیث: 602

((العداوة فی القراۃ، والحسد فی الجیران، والمنفعة فی الاخوان))

”اہل قرابت میں عداوت پڑوسیوں میں حسد۔ اور بھائیوں میں منفعت۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۳))

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں۔ میں اس سے بلحاظ حدیث واقف نہیں بلکہ بیہوشی کی شعب الایمان میں بشر بن حارث کا قول ہے۔

حدیث: 603

((العدو العاقل ولا الصدیق الجاہل)) (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۶))

”عاقل دشمن نہ کہ جاہل دوست (عاقل دشمن بہتر ہے نہ کہ جاہل دوست)“

تحقیق: اسے وکیع بن جراح نے ”غرر“ میں سفیان سے روایت ہے۔ سفیان کہتے ہیں۔ ابوحازم کہا کرتے تھے۔ اگر میرے لئے نیک دشمن ہو تو وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے لئے کوئی فاسق دوست ہو۔

حدیث: 604

((عداوة العاقل ولا صحبة المجنون)) (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۵))

”عقل مند کی دشمنی بیوقوف کی دوستی سے بہتر ہے۔“

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے۔ مگر سخاوی کہتے ہیں یہ کلام صحیح ہے۔

حدیث: 605 ((عدو المؤمن من يعمل بعمله))

”مومن کا دشمن وہ ہے جو اس کے عمل پر عمل کرے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۸))

❶ کشف الخفاء ۶۸/۲ و ۶۹۔ رقم (۱۷۰۱) الفوائد المجموعة ص ۴۲۰۔ رقم (۱۲۲۹) البانی نے اس کو سخت ضعیف

قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۳۹۸)

موضوعات کبیر (۲۲۰)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہے مگر بعض علماء اس کو معنوی لحاظ سے صحیح قرار دیا ہے۔ میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں یہ حدیث نہیں ہے۔ ابو نعیم نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مکہ گئے۔ وہاں منکدریؒ کی اولاد میں سے ایک شخص فتویٰ دیا کرتا تھا۔ سفیان فتوے دینے بیٹھے۔ منکدریؒ نے کہا یہ کون شخص ہے۔ جو ہمارے شہر میں آکر فتویٰ دے رہا ہے۔ سفیانؒ نے اسے جواباً لکھا مجھ سے محمد بن دینار نے ابن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ تورات میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ میرا دشمن وہ ہے جو میرے عمل کے ساتھ عمل کرے منکدری اس سے رک گیا۔

حدیث: 606

((عذرة اشد من ذنبه)) "عذر گناہ سے زیادہ سخت ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۱۷۲۶))

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ (یہ اسی طرح کا جملہ ہے عذر از گناہ بدتر از گناہ)

حدیث: 607

((العرب سادات العجم)) "عرب عجم کے سردار ہیں۔" (کشف الخفاء رقم (۱۷۲۳))

تحقیق: لفظ اس کی کوئی اصل نہیں اور معنی اس کے صحیح ہیں۔

حدیث: 608

((عرضت علی اعمال امتی، فوجدت منها المقبول والمردود الا الصلاة))

(علی) ① (کشف الخفاء رقم (۱۷۲۴))

"مجھ پر میری امت کے عمل پیش کئے گئے۔ تو میں نے ان میں مقبول بھی پائے اور مردود بھی۔ مگر مجھ پر

درود۔"

تحقیق: سیوطی کہتے ہیں میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں لیکن اس کے معنی پہلے ابوالدرداءؒ اور ابوسلیمانؒ الدارانی کی روایت میں گزر چکے۔

حدیث: 609

((الغز مشنوروم وطالب الغز مغموم)) (کشف الخفاء رقم (۱۷۳۳))

"عزت بری ہے اور طالب عزت مغموم ہے۔"

① انظر رقم ۵۷۵۔ الاحیاء ۳۰۹/۱۔ تذکرة الموضوعات (۵۶) کشف الخفاء (۳۹/۲)

موضوعات کبیر (۲۲۱)

تحقیق: یہ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کی جاتی ہے۔ یہ لفظاً صحیح نہیں۔ ابن غرس کہتے ہیں، اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں اگرچہ اس کے معنی صحیح ہوں۔

حدیث: 610

((عسقلان احد العرو سین یبعث منهما يوم القيامة...)) ❶

”عسقلان ان دو لوہنوں میں سے ایک وہن ہے۔ جو قیامت کے دن اٹھائی جائے گی۔“

تحقیق: اسے امام احمد نے اپنی سند میں روایت کیا ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث: 611

((عظموا مقدار کم بالتغافل)) ”اپنی مقدار کو مقابلہ میں بڑا کرو۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 612

((عقولهن فی فروجهن))

”خواتین کی عقلیں ان کی فروجوں میں ہوتی ہیں۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۷۴۰))

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 613

((علامة الاذن التيسير))

”اجازت کی علامت آسانی کرنا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۴))

تحقیق: سخاویؒ نے اس کی سرخی قائم کی ہے مگر اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا مگر یہ حدیث نہیں ہے۔ اور ملا علی قاریؒ کہتے ہیں ایک روایت میں ہے اجازت کی علامت امور کا آسان کرنا ہے۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 614

((علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل)) ❷

”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔“

❶ مسند احمد ۲۲۵/۳۔ رقم (۱۳۳۸۹) شعب الارناؤط نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ ہیثمی نے بھی اس طرح کی ایک روایت بیان کی ہے اور اس کی نسبت ابی یعلیٰ کی طرف کی ہے۔ اس میں بشر بن میمون راوی متروک ہے۔ المجموع ۶۲/۱۰۔ ۶۱۔ الموضوعات ۵۳/۲۔

❷ سیوطی نے اس کو الدرامتشرہ میں روایت کیا اور کہا ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی میں نے اسے کسی مجرہ حدیث کی کتاب میں دیکھا ہے۔ مزید حوالہ جات دیکھیں۔ کشف الخفاء (۸۳/۲) تذکرۃ الموضوعات (۲۰) المقاصد الحسنہ (ص ۲۸۶) الفوائد المجموعہ فضائل العلم رقم (۸۹۸) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۶۶۶)

تحقیق: دیرمیؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں، اس کی کوئی اصل نہیں۔ زرکشی بھی کہتے ہیں۔ سیوطیؒ نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔

حدیث: 615 اور یہ حدیث کہ:

((العلماء ورثة الانبياء)) ❶ ”علماء انبیاء کے وارث ہیں۔“

تحقیق: اسے اربعہ (ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نے ابوالدرداءؒ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 616

((العلم يسمي اليه)) ”علم کی طرف دوڑا جاتا ہے۔“ (كشف الخفاء رقم ۱۷۵۹)

تحقیق: ابن غرس کہتے ہیں یہ امام مالک کا قول ہے جو انہوں نے مہدی عباسی سے فرمایا تھا۔ جب مہدی نے انہیں اس لئے طلب کیا کہ وہ آئیں تو ان سے اس کے لڑکے ہارون الرشید احادیث سنیں۔ اور ہارون سے بھی انہوں نے یہی فرمایا تھا۔ جب ہارون نے ان سے علم کی قرأت کے لئے خلوت طلب کی تھی، علم اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی عزت کی جائے اور اس کے پاس آیا جائے اور بخاری کے اس قول کا ”کہ علم کے پاس آیا جاتا ہے علم نہیں آتا“ بھی یہی مقصد ہے اور امثال عرب میں ہے کہ جس کے گھر میں حکمت لائی جاتی ہے۔ یہ عنقریب حرف فاء میں آئے گا۔

حدیث: 617

((العلم علمان: علم الاديان وعلم الابدان)) (كشف الخفاء رقم ۱۷۶۰) رواہ

ابن ابی شیبہ فی مصنفہ (۲۳۵/۳) العلل المتناهية (۷۴، ۷۳/۱)

”علم دو ہیں۔ ایک دین کا علم۔ ایک بدن کا علم۔“

تحقیق: امام صفائی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 618

”ذیل“ میں یہ بھی مسلسل حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا۔ علم باطن کیا ہے آپ نے فرمایا:

❶ ابن ماجہ ۲۲۳۔ المقدمة، باب: فضل العلماء الحث علی طلب العلم الباطنی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحيح الترغيب

والترهيب (۶۸/۳۳/۱) الترمذی کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل النفقة علی العبادۃ حدیث (۳۶۴۱) ابو داؤد العلم

کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم حدیث (۲۶۸۲) الاحیاء ۶/۱۔ تلخیص الحییر ۱۶۴/۳۔ الدارمی ۹۸/۱۔

موضوعات کبیر (۲۲۳)

((سألت جبریل عنه. فقال عن الله: هو سر بيني وبين احبائي واوليائي

واصفياي اودعه في قلوبهم، لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي مرسل))
 ”میں نے جبریلؑ سے دریافت کیا تھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا۔ یہ میرے اور میرے دوستوں، اولیاء اور نیک لوگوں کے درمیان ایک راز ہے جو میں ان کے دل میں ودیعت کرتا ہوں۔ جس پر نہ تو کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہو۔ اور نہ کوئی نبی مرسل۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ حسن بصریؒ کی سیدنا حذیفہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

حدیث: 619 ((على الخير سقطت)) ”بھلائی پر ساقط کر دیا جاتا۔“

تحقیق: یہ اہل علم میں سے ایک جماعت سے مروی ہے۔ جس میں ابن عباسؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہ شامل ہیں۔

حدیث: 620

((على كل خير مانع)) ”ہر بھلائی پر ایک مانع ہوتا ہے۔“ (كشف الخفاء رقم (۱۷۶۷)

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ بھی حدیث نہیں۔ اور اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث: 621 ((عليكم بدین العجائز)) ”بوڑھی عورتوں کے دین کو لازم پکڑو۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن طاہر کہتے ہیں ہم اس کی اصل سے واقف نہیں ہو سکے۔ اور اس معنی میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جو ضعف سے خالی نہیں۔

حدیث: 622

زکریؑ کہتے ہیں اے دلیؑ نے ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((اذا كان آخر الزمان واختلفت الاهواء فعليكم بدین البادية والنساء)) ❶

”جب اخیر زمانہ ہوگا اور خواہشیں مختلف ہو جائیں گی تو تم گاؤں والے اور عورتوں کے دین کو لازم پکڑ لینا۔“

❶ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۷۳۳۵۔ المحروحين لابن حبان ۲/۲۶۴۔ كنز العمال ۹۰۴۔ الكامل لابن عدى

موضوعات کبیر (اردو)

تحقیق: اس کو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں اس میں محمد اہل اکارت کوئی چیز نہیں اور اسی طرح اس کا شیخ بھی کچھ نہیں۔ اس کی سند بالکل واہیات ہے۔ بلکہ صفائی کہتے ہیں، موضوع ہے۔

حدیث: 623

((العنب دو دو یعنی ننتین ننتین والتمر یک یک یعنی واحدة واحدة))
 ”انگور دو دو اور کھجور ایک ایک۔“ (کشف الخفاء رقم ۱۷۸۳)
تحقیق: مقاصد الحسنہ میں ہے کہ یہ نجم میں مشہور ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 624

”نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ عراقی تخریج الاحیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔ یہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔

حدیث: 625

ابن الصلاح علوم الحدیث میں فرماتے ہیں۔ اسمعیل بن جنید سے روایت کیا گیا ہے۔ کہ وہ ابو جعفر احمد بن عبدان کے پاس گئے۔ یہ دونوں صلحاء میں سے تھے۔ اسمعیل نے احمد سے دریافت کیا۔ میں کس نیت سے حدیث لکھوں:

((قال: الستم ترون ان عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة؟))

”انہوں نے کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ صلحاء کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔“

انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ احمد نے فرمایا تو رسول اللہ ﷺ صلحاء کے سردار ہیں۔ اس نکتہ پر عراقی نے متنبہ نہیں کیا۔ جیسا کہ بعض نے ذکر کیا ہے۔ لیکن اگر یہ لفظ ہو۔ کہ تم روایت کرو۔ تو اس سے یہ بات معلوم ہوگی۔ کہ یہ حدیث ہے۔ اور اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ اور اگر لفظ ترون ہو۔ یعنی تم دیکھو۔ تو اس میں اس بات کی کوئی دلالت نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہوں گے۔ اگر تم خیال کرو۔

① الاحیاء ۲۳۱/۱۔ الفوائد المجموعة ص ۵۰۸۔ رقم (۱۴۱۴) تذکرۃ الموضوعات ص ۱۹۳۔ حافظ عراقی المغنی، باب العزلة میں کہتے ہیں مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 626

((عن اللوح سمعت الله من فوق العرش يقول للشي كن، فلا تبلغ الكاف

النون الا يكون الذي يكون)) (كشف الخفاء رقم (۱۷۷۱)

”لوح سے روایت ہے کہ میں نے اللہ سے عرش کے اوپر سے سنا وہ چیز کے وجود کے بارے میں فرماتا ہے۔ ہو جاوہ ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کاف اور نون پر بھی نہ پہنچتا تھا۔ کہ وہ ہو جاتی تھی۔“

تحقیق: میں (ملا علی قاری کہتا ہوں) کہ یہ موضوع ہے۔

حدیث: 627

((العين الرمدة لاتمس))

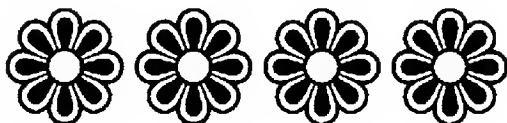
”دکھتی آنکھ کو چھوانہ جائے۔ (كشف الخفاء رقم (۱۷۹۶)

حدیث: 628

((رواه ابو نعيم في ((الطب)) عن ابي سعيد قان: مثل اصحاب محمد صلی

الله عليه وسلم مثل العين، ودواء العين ترك مسها))

”اے ابو نعیمؒ نے طب میں ابو سعید خدریؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ اصحاب محمد ﷺ کی مثال آنکھوں کی مانند ہے۔ اور آنکھ کی دوا یہ ہے کہ اسے چھوانہ جائے اور یہ ضعیف ہے۔“





حرف الغین المعجمة

حدیث: 629

((الغرباء ورثة الانبياء، ولم يبعث الله نبيا الا وهو غريب في قومه)) (كشف

الخفاء رقم (۱۸۰۰)

”غرباء انبیاء کے وارث ہیں (عربی میں غریب مسافر کے معنی میں آتا ہے) اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا۔ جو اپنی قوم میں غریب نہ ہو۔“

تمیز میں ہے کہ یہ حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔ یہ حدیث باطل ہے۔ اور خود قرآن اس کی تردید کرتا ہے:

① ((انا ارسلنا نوحا الى قومه)) ”ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کے پاس بھیجا۔“

② ((والى عاد اخاهم هودا)) ”ہم نے عاد کی جانب ہود کو بھیجا۔“

③ ((والى ثمود اخاهم صالحا)) ”ثمود کی جانب ان کے بھائی صالح کو۔“

④ ((لو لولا رهطك لرجمناك)) ”اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے رجم کر دیتے۔“

تحقیق: اسی طرح موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء بنی اسرائیل اور اسی طرح ہمارے نبی کریم ﷺ اگرچہ آپ کے لئے غربت بعد ہجرت حاصل ہوئی۔

حدیث: 630

((غمر القدم ونحوه)) ”قدم پر چوکا مارنا۔“

تحقیق: اور اسی قسم کی روایتیں دارقطنیؒ نے افراد میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں ابی بن کعب کے پاس ان کے قدم میں چوکے مار رہا تھا۔ پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی احیاء میں ہے کہ نبی کریم ﷺ

① اول سورة نوح عليه وعلى نبينا الصلاة والسلام۔

② سورة الاعراف، الآية: ۶۵۔

③ سورة الاعراف من الآية ۷۳۔

④ سورة هود، الآية: ۹۱۔

موضوعات کبیر (۲۲۷)

ایک مقام پر اپنے بعض سفروں میں ٹھہرے تو آپ پیٹ کے بل سو گئے۔ اور ایک سیاہ غلام آپ کی کمر دبا رہا تھا۔ عرائی کہتے ہیں اسے طبرائی نے اوسط میں حضرت عمرؓ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

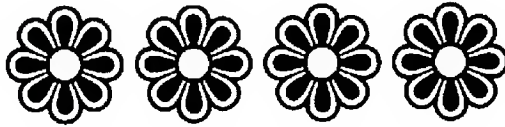
حدیث: 631 ((الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل)) ❶

”گانا دل میں نفاق کو ایسے ہی اگاتا ہے۔ جیسے پانی سبزہ ترکاری وغیرہ کو اگاتا ہے۔“

تحقیق: نوویؒ فرماتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے دیلمی نے حضرت انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 632 ((الغناء رقية الزنا)) ❷ ”گانا زنا کا منتر ہے۔“

تحقیق: امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ یہ مشہور مثالوں میں سے ہے اور امام غزالی نے اسے فضیل بن عیاض کا قول قرار دیا ہے۔



❶ احیاء علوم الدین ۲/۲۸۳۔ باب تحریم السماع تلخیص الحیبر للحافظ ابن حجر ۴/۱۹۹۔ رواہ البیہقی

(۲۲۳/۱۰) الانحاف (۵۲۵/۶)

❷ المنہیات للحکیم الترمذی التعلیق رقم ۱۴۸۔ کشف الحفاء ۲/۱۰۶۔

ف

حرف الفاء

حدیث: 633

((الفاتحة لما قرئت له)) "سورہ فاتحہ جس کام کے لئے پڑھی جائے۔" ❶

تحقیق: زرکشی نے اسے بیہی کی جانب منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور سیوطی نے ان پر اعتراض کیا ہے کہ "الشعب الایمان" میں اس کا وجود نہیں ہے۔

حدیث: 634

شعب میں تو یہ حدیث ہے۔ کہ:

((فاتحة الكتاب شفاء من كل داء)) "سورت فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے۔"

تحقیق: اسے امام بیہی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے ابو الشیخ ابن حبان کی کتاب الثواب میں عطاء سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو سورۃ فاتحہ پہلے مکمل پڑھ، ان شاء اللہ تیرا کام پورا ہو جائے گا۔ یہ وہ اصل ہے جس کے باعث لوگ ہر کام کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں۔

حدیث: 635

((فاز باللذة الجسور)) "دلیر لذت سے کامیاب ہوا۔" (كشف الخفاء رقم (۱۸۲۰))

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث: 636

((فاز المخفون)) وفي لفظ ((نجا المخفون وهلك المثقلون)) (كشف الخفاء)

رقم (۱۸۲۱)

"ہلکے آدمی کامیاب ہوئے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ بلکوں نے نجات پائی اور بھاری ہلاک ہوئے۔"

❶ (كشف الخفاء رقم (۱۸۱۶) (۱۰۶/۲) الفوائد المجموعه: كتاب الفضائل حديث رقم (۹۸۴) الدر المنشرة (۱۱۹)

التزكرة (۸۰)

موضوعات کبیر (اُردو)

۲۲۹

حدیث: 637 اور یہ معنی ہیں اس حدیث کے جو ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((امامکم عقبہ کود لا یجوزها المثقلون فانما ارید ان اتخفف لتلک العقبة))^①

”تمہارے آگے ایک گہری گھاٹی ہے جسے بوجھ والے عبور نہ کر سکیں گے۔ میں اس بات کا ارادہ رکھتا ہوں

کہ اس گھاٹی کے لئے ہلکا ہو جاؤں۔“

تحقیق: حاکم کہتے ہیں یہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: 638

((القال موکل بالمنطق)) ”قال بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۸۲۲)

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ یہ موجود نہیں۔

حدیث: 639

ہاں سنن ابوداؤد میں یہ روایت ہے کہ:

((اخذنا فالک من فیک))^② ”ہم نے تمہاری فال تمہارے منہ سے لی ہے۔ (یعنی تجھ

سے پہلے لے لی ہے۔)“

تحقیق: اور بزار میں اس کے شواہد موجود ہیں۔

حدیث: 640

((فدی اللہ اسماعیل علیہ السلام بالكبش)) (کشف الخفاء رقم (۱۸۲۵)

”اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کے بدلے قربانی کے لئے مینڈھا دیا۔“

”خادویٰ کہتے ہیں۔ یہ کلام صحیح ہے۔ اور قرآن میں بھی ہے۔

((وفدیناہ بذبح عظیم))^③ ”اور ہم نے اسے فدیہ میں ایک بڑی ذبح عطا فرمائی۔“

میں ملا علی قاری کہتا ہوں، اس بات میں اختلاف ہے کہ ذبح کون تھا۔ اسماعیلؑ یا اسحاقؑ۔ سیوطی نے اس بات پر

خاموشی اختیار کی ہے۔

① حلیۃ الاولیاء ۱/۲۲۶۔

مستدرک الحاکم ۵۷۴/۴ رقم حدیث (۸۷۱۳) وقال هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه واقره الذہبی۔

اتحاف السادة المتقين (۲۸۴/۹) البدور (۲۵۵) كنز العمال (۱۰/۹) منشور (۳۵۴/۶)

② ابوداؤد کتاب الکھانۃ والتطیر، باب فی الطیرۃ حدیث (۳۹۱۷) باب [۲۴] ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ رقم ۲۸۵

و ۲۸۶۔ ③ سورة الصافات، الآیة: ۱۰۷

حدیث: 641

((الفرار مما لا يطاق من سنن المرسلين)) (كشف الخفاء رقم (۱۸۲۳))

”اس شے سے بھاگنا جس کی طاقت نہ ہو۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔“

تحقیق: لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور معنی کے لحاظ سے بھی یہ باطل ہے کیونکہ جس نے یہ اعتقاد کیا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے راہ فرار اختیار کی وہ کافر ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے اس کی تشریح کی ہے۔ رہا موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ”میں تم سے بھاگا جب مجھے تم سے خوف معلوم ہوا“ ایک واقعہ کی جانب اشارہ ہے جو نبوت سے قبل پیش آیا تھا۔ اور رہا نبی کریم ﷺ کا مکہ سے ہجرت فرمانا فرار کے طور پر نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک حکم تھا کہ آپ غار میں داخل ہوں اور لوگ آپ کے اس فرار کے معجزات دیکھیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ یہ فرار مقابلہ کے بعد اور مقابلہ میں شکست کے بعد ہوا۔

حدیث: 642

((فضل شهر رجب علی الشهور کفضل القرآن علی سائر الکلام، وفضل

شهر شعبان علی الشهور کفضلی علی سائر الانبیاء، وفضل شهر رمضان

کفضل الله علی سائر العباد))

”ماہ رجب کی دوسرے مہینوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے قرآن کریم کی تمام کتابوں پر۔ اور شعبان کو دوسرے مہینوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تمام انبیاء کرام پر۔ اور رمضان کو دوسرے مہینوں پر وہ فضیلت حاصل ہے۔ جو خدا کو تمام بندوں پر۔“ (كشف الخفاء رقم (۱۸۲۳) فوائد المجموعہ (۱۲۶۲))

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

فائدہ: فضائل رجب کے بارے میں تمام روایات ضعیف ہیں۔ اسی طرح رجب کی نمازوں کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

حدیث: 643

((الفقر فخری وبه افخر))

”فقر میرا فخر ہے۔ اور میں اسی کے ساتھ فخر کرتا ہوں۔“ (كشف الخفاء رقم (۱۸۳۵))

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ باطل ہے موضوع ہے۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے۔

موضوعات کبیر (اول)

۲۳۱

حدیث: 644

((فم ساکت رب کاف)) ”منہ خاموش ہے تو رب کافی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۸۴۰))

حدیث: 645

اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ:
((اللہ ولی من سکت)) ”اللہ اس کا دوست ہے۔ جو خاموش رہے۔“
تحقیق: ابن الدبیجؒ کہتے ہیں یہ حدیث نہیں اور معنی اس کے صحیح ہیں۔

حدیث: 646

اور اس حدیث سے ماخوذ ہیں:
((من صمت نجا، ومن توکل علی اللہ کفاه))

”جو خاموش رہا اس نے نجات پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا اللہ اسے کافی ہے۔“
تحقیق: مگر کلام اول کی ترکیب بظاہر کفر ہے۔ ہاں اگر عطف مقدر مان لیا جائے (تو کفر سے بچاؤ ہوگا)

حدیث: 647

((فی آخر الزمان ینقل برد الروم الی الشام، وبرد الشام الی مصر)) (کشف

الخفاء رقم (۱۸۴۲))

”آخر زمانہ میں روم کی چادر شام اور شام کی چادر مصر جایا کرے گی۔“

تحقیق: امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 648

((فی بیئہ یونی الحکم)) • ”اس کے گھر میں حکمتیں دی جاتی ہیں۔“
تحقیق: مشہور مثال ہے نہ کہ حدیث جیسا کہ بن الدبیجؒ فرماتے ہیں زکشیؒ کہتے ہیں سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ اور ابی بن کعبؓ کے مابین کچھ اختلاف تھا۔ انہوں نے فیصلہ کے لئے زید بن ثابتؓ کو متعین کیا۔ اور دونوں ان کے گھر پہنچے۔ جب ان کے پاس گئے تو عمرؓ بولے۔ ہم تمہارے پاس اس لئے آئے۔ کہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کر دو۔ انہوں نے فرمایا۔ اس کے گھر میں حکم دیئے جاتے ہیں۔ پھر دونوں ان کے سامنے بیٹھ گئے زید نے دونوں کا فیصلہ کیا۔ اور اس مثال میں ایک عمدہ قصہ بھی ہے۔ جو میری نے اپنی حیۃ الحیوان میں نقل کیا ہے۔

حدیث: 649

((فی الحركات البرکات)) ”حرکت میں برکت ہے۔“

کشف الخفاء: ۱۲۳/۲۔ رقم (۱۸۴۳)

موضوعات کبیر (اردو)

۲۳۲

یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ اور حدیث نہیں جیسا کہ ابن الدبیج کا قول ہے رسالہ فقیر یہ میں ہے۔ کہ میں نے استاد ابوعلیٰ سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے لوگوں کا قول ہے۔ حرکت میں برکت ہے۔ کیونکہ حرکات ظاہر اسرار میں برکات کا سبب بنتی ہیں۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں قرآن میں بھی اس کی جانب اشارہ ہے۔

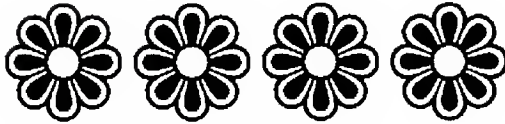
((هو الذى جعل لكم الارض ذلولا فامشوا فى مناكبها وكلوا من رزقه)) ①
 ”وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا۔ تاکہ تم اس کی راہ میں چلتے پھرتے رہو۔ اور اللہ کی روزیاں کھاؤ پو۔“
 اور فرمایا

((وان ليس للانسان الا ما سعى)) ②
 ”اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔“
 اور فرمایا:

((فاسموا الى ذكر الله)) ③ ”اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔“

((وسارعوا الى مغفرة من ربكم)) ④
 ”اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو۔“
 اور فرمایا:

((فاستبقوا الخيرات)) ⑤ ”نیکیوں میں سبقت کرو۔“



① سورة الملك، الآية: ۱۵۔

② سورة النجم، الآية: ۳۹۔

③ سورة الجمعة، الآية: ۹۔

④ سورة آل عمران، الآية: ۱۳۳۔

⑤ سورة البقرة، من الآية، ۱۴۸۔

حرف القاف (ق)

حدیث: 650

((قال لجبریل: هل زالت الشمس؟ قال: لا، نعم. قال عليه الصلاة والسلام:

كيف قلت: لا، نعم؟ فقال: من حين قلت: (لا) الى ان قلت: (نعم) سارت

الشمس مسيرة خمسمائة عام)) (كشف الخفاء رقم (۱۸۸۰))

”آپ نے جبریل سے فرمایا کیا زوال شمس ہو گیا، انہوں نے جواب دیا نہیں۔ ہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے یہ نہیں ہاں کیوں کہا۔ انہوں نے جواب دیا میں نے جو کہا نہیں تو مقصد یہ تھا۔ کہ میں یہ کہتا ہوں ہاں سورج پانسو سال کی مسافت پر چلا گیا۔“

تحقیق: میں (ملاطی قاری کہتا ہوں) اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 651

((قدس العدس علی لسان سبعین نبیاء، آخرهم عیسیٰ علیہ السلام)) ①

”سور کی وال ستر انبیاء کی زبان سے پاک ہوئی۔ جس میں آخر عیسیٰ تھے۔“

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے۔ حفاظ کی ایک جماعت نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ جیسا کہ ابن المبارکؒ۔ لیث بن سعدؒ اور متاخرین میں سے علی بن المدینیؒ۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ اسے طبرانی نے واسطہ بن الاصح سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیمؒ نے اپنی معرفت میں اس کی سند بیان کی ہے۔ اور کہا ہے اس مضمون کی روایت حضرت علیؓ سے بھی مروی ہے۔ اور اس میں سے کوئی چیز بھی صحیح نہیں۔ بلکہ سب کی سب باطل ہیں جیسا کہ علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں اور ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث: 652

((القرآن کلام اللہ غیر مخلوق، فمن قال بغیر هذا فقد کفر)) ②

① كشف الخفاء رقم (۱۸۶۳) تذکرة الموضوعات ص ۱۴۷۔ الفوائد المجموعة ص ۱۶۱۔ رقم (۴۸۱) تنزیہ

الشریعة (۲۴۳/۲) الموضوعات لابن جوزی (۲۹۴/۴) اللالی المصنوعة (۲۱۲/۲) مجمع الزوائد (۴۴/۵) التمییز

(۹۳۳)

② كشف الخفاء رقم (۱۸۶۹) تاریخ بغداد ۳۸۹/۲۔ تنزیہ الشریعة ۱۳۴/۱۔ الفوائد المجموعة ص ۳۱۳۔ تحذیر

الخواص ص ۱۴۷۔

”قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے جو اس کے علاوہ کچھ اور کہے اس نے کفر کیا۔“

تحقیق: صفائی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ سخاوی کہتے ہیں یہ حدیث تمام سندات کے ساتھ باطل ہے۔ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 653 ((قراءة سورة القلاقل امان من الفقر))

”قلاقل کی سورتیں پڑھنا فقر سے امان دیتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۸۷۲))

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور قلاقل سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی ابتداء میں لفظ قل ہے۔ اور وہ پانچ سورتیں ہیں۔ سورت جن۔ لیکن اس میں مشہور یہ چار ہیں۔ کافرون اور اخلاص اور معوذتین۔ (الناس۔ قلن)

حدیث: 654

((قص الاطفال)) ”ناخن کاٹنا۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۸۷۵))

تحقیق: اس میں کوئی کیفیت اور دن کا تعین نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں نظم میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ہمارے شیخ کی جانب منسوب ہے سب باطل ہے۔

حدیث: 655

((قصة عثمان رضي الله عنه لما خطب في اول جمعة ولي الخلافة وصعد المنبر

فقال: الحمد لله. فارتج عليه. فقال: ان ابا بكر وعمر رضي الله عنهما كانا يعدان لهذا

المقام مقالا، وانتم الى امام فعال احوج منكم الى امام قوال، وسبائكم

الخطيب، واستغفر الله لي ولكم. ونزل وصلى بهم))

”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصہ کہ جب وہ خلیفہ بنائے گئے۔ اور انہوں نے پہلے جمعہ کو خطبہ دیا تو منبر پر چڑھے تو فرمایا الحمد للہ۔ پھر منبر پر کاپنے لگے اور فرمایا ابوبکر و عمرؓ اس مقام کے لئے تیار کئے گئے تھے (یعنی بولنے کے لئے) اور تم ایک امام کی طرف تھے۔ پھر فرمایا میں تم میں سے بولنے والے امام کو نکالتا ہوں۔ عنقریب تمہارے سامنے خطیب آئے گا۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے۔ اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر نیچے اتر گئے۔ اور انہیں نماز پڑھائی۔“

تحقیق: ابن الہمام کہتے ہیں یہ روایت کتب فقہ میں تو ضرور پائی جاتی ہے۔ لیکن کتب حدیث میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔

موضوعاتِ کبیر (۲۳۵)

حدیث: 656 ((القلب بیت الرب)) ”دل خدا کا گھر ہے۔“

تحقیق: اس کی مرفوعا کوئی اصل نہیں ہے۔ جیسا کہ سخاویؒ فرماتے ہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ذیل میں ہے۔ کہ جو ابن تیمیہؒ کا قول ہے وہی میرا قول ہے۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں: جیسا کہ حدیث:

((ما وسعنی ارضی)) ❶

مجھے میری زمین اور میرے آسمان نے وسعت نہیں دی
(لیکن مومن بندے کے دل نے مجھے وسعت دی ہے)

حدیث: 657

تحقیق: اس کی تشریح آگے آئے گی۔

حدیث: 658

((قلب المومن حلوی حب الحلاوة)) ❷ (کشف الخفاء رقم (۱۸۸۳))

”مومن کا دل میٹھا ہے مٹھاس کو پسند کرتا ہے۔“

تحقیق: ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے۔ کہ آپ ﷺ حلوہ اور شہد کو پسند فرماتے تھے ابن الدبیج نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس کے معنی تو صحیح ہیں، کلام ثبوت الفاظ میں ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں امام بیہقیؒ نے شعب میں اور دیلمیؒ نے ابوامامہؒ سے روایت کیا ہے۔ جس کی بنا پر ابن جوزیؒ کا یہ قول کہ یہ روایت موضوع ہے۔ غلط قرار پاتا ہے۔

حدیث: 659

دیلمیؒ نے حضرت علیؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((المومن حلوی حب الحلاوة، ومن حرمها علی نفسه فقد عصى الله

ورسوله، لا تحرموا شینا من نعمة الله والطیبات علی انفسکم، وکلوا

واشربوا واشکروا، فان لم تفعلوا لزمکم عقوبة الله عز وجل))

”مومن میٹھا ہے مٹھاس کو پسند کرتا ہے۔ اور جس نے میٹھی چیز کو اپنے اوپر حرام کیا اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور طیبات میں سے اپنے اوپر کوئی چیز حرام نہ کرو۔ کھاؤ، پیو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تمہیں پکڑے گا۔“

❶ انظر رقم ۸۳۰۔

❷ رواه الخطيب في تاريخ بغداد ۱۱۳/۲ - تذكرة الموضوعات ص ۱۴۹ - تنزيه الشريعة ۲/۲۵۳ - كنز العمال ۷۱۴۔

اللائى المصنوعه (۲/۲۳۸) بیہقیؒ والی روایت کے متن میں نکارت اور محمول راوی ہے۔

موضوعات کبیر (اُردو) ۲۳۶

تحقیق: اس کی سند بالکل بیکار ہے۔

حدیث: 660 ((قلیل من التوفیق خیر من کثیر من العلم)) ❶

”تھوڑی سی توفیق بھی بہت سے علم سے بہتر ہے۔“

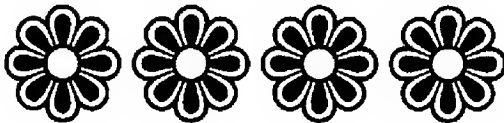
تحقیق: اسے غزالی نے احیاء العلوم میں بیان کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ صاحب فردوس نے اسے ابوالدرداءؓ سے روایت کیا۔ اور انہوں نے علم کی جگہ عقل کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کے لڑکے نے اسے اپنی مسند میں ذکر نہیں کیا۔ بعض متاخرین نے فردوس کی اس روایت پر یہ اعتراض کیا ہے۔

حدیث: 661

کہ ابن عساکرؒ نے ابوالدرداءؓ سے اور طبرانیؒ نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((قلیل الفقہ خیر من کثیر العبادۃ))

”تھوڑی سی فقہ بھی بہت سی عبادت سے بہتر ہے۔“





حرف الکاف



حرف الکاف

حدیث: 662

((کانک بالدنیا ولم تکن، وبالأخرة ولم تنزل)) کشف الخفاء رقم (۲۰۰۴)
 ”گویا کہ تو دنیا میں ہے۔ حالانکہ تو نہیں ہے اور آخرت میں تجھے زوال نہ ہوگا۔“
 تحقیق: سیوطی کہتے ہیں۔ میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ ابو نعیم نے عمر بن عبدالعزیزؒ کا قول بیان کیا ہے۔

حدیث: 663

((کانک من اهل بدر وحنین)) ”گویا کہ تو اہل بدر حنین سے ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۲۰۰۵)
 تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ کلام ہے اور اس کے لئے بولا جاتا ہے جو صاحب اہل ہوتا ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 664

((کان الله ولا شى معه)) ❶ ”صرف اللہ تھا۔ اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔“
 اور ایک روایت میں ہے اس سے پہلے کوئی چیز ثابت نہ تھی۔ لیکن یہ زیادت لوگوں کا قول ہے۔ اور یہ جملہ آج تک ویسے ہی بولا جاتا ہے جیسے تھا۔ اور یہ صوفیاء کا کلام ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جو عینیت کے قائل ہیں۔ کہ انہوں نے وجود کے لئے اسے کھڑا ہو۔ امام ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس زیادتی کو موضوع قرار دیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو اس کی تاویل یہ ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ کو موجودات کے پیدا کرنے کے بعد جو قوت و قدرت حاصل ہے۔ وہ باعتبار کمال ذاتی اور بلحاظ کمال صفاتی اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے:

((ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما حسنا من

لغوب ❷))

❶ مسند احمد ۴/۴۳۱ - (۲۰۱۱۷) الشريعة للأجری ص ۱۷۷ - مستدرک الحاکم ۲/۳۴۱ - البيهقي ۳/۹ - كنز العمال (۳۷۰/۱۰) كتاب العرش ص (۵۲)

❷ سورة ق، الآية: ۳۸

موضوعاتِ کبیر (الذو)

”ہم نے زمین و آسمان اور اس کے مابین جتنی چیزیں ہیں انہیں چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں تھکن نے ذرا بھی نہ چھوا۔“

اور معنی اس کے یہ ہوں گے۔ کہ اسے ایسے ہی سمجھا جیسا کہ کسی میدان کی ریت ہو۔ کہ پیاسا اسے پانی سمجھتا ہے۔ یا اس مٹی کی طرح جسے ہوا اڑا دے۔ تو پس اس موجود کے لئے جو حادث ہو۔ ایک موجود قدیم کے مقابلہ پر عارف کی نظر میں حقیقت وجود حاصل نہیں۔ کیونکہ مخلوقات کے لئے کوئی مستقل وجود نہیں۔ نہ ذاتی اعتبار سے نہ صفاتی لحاظ سے۔ اسی باعث کہنے والے نے کہا ہے۔ خدا کی قسم اللہ کے سوا کوئی شے موجود نہیں۔ اور اس گھر میں اس کے علاوہ کوئی رہنے والا نہیں۔ اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے ”کہ ہر شے اس کے علاوہ ہلاک ہونے والی ہے۔“ ①

حدیث: 665

((وقوله عليه الصلاة والسلام: اصدق كلمة قالها العرب قول لبید: الا كل

شی ما خلا الله باطل)) ②

”اور نبی کریم ﷺ نے عرب کے اس قول کی تصدیق کی جسے لبید بن عامرؓ نے بیان کیا تھا۔ خبردار اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔“

اور جو اس مقام جمع الجمع تک پہنچ گیا، اسے یہ ظاہری کثرت وحدت سے پردہ میں نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ وحدت کثرت سے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے:

((وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى)) ③

”جب آپ نے نکر یاں ماریں تو آپ نے نہیں ماری تھیں بلکہ اللہ نے ماری تھیں۔“

حدیث: 666

((كان عليه الصلاة والسلام لا يجلس اليه احد وهو يصلي الا خفف صلاته

وسأله عن حاجته، فاذا فرغ عاد الى صلاته)) ④

① سورة القصص، الآية: ٨٨۔

② بخاری کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاهلیة الحدیث (٣٨٤١) واخرجه ایضا فی کتاب الادب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء..... (الحدیث ٦١٤٦) واخرجه ایضا فی کتاب الرقاق، باب: الحنة اقرب الي احدكم من شراك نعله..... (الحدیث ٦٤٨٩) واخرجه مسلم فی کتاب الشعر، باب، فی انشاد الاشعار وبيان اشعر كلمة وذم الشعر (الحدیث ٥٨٤٨) و (الحدیث ٥٨٤٩) و (الحدیث ٥٨٥٠) و (الحدیث ٥٨٥١) و (الحدیث ٥٨٥٢) واخرجه الترمذی فی کتاب الادب، باب ما جاء فی انشاد الشعر (الحدیث ٢٨٥٠) ابن ماجه کتاب الادب باب الشعر حدیث (٣٧٥٧) ③ سورة الانفال الآية: ١٧۔

④ كشف الخفاء ١٩٠/٢۔ رقم (٢٠١٣) مناهل الصفا ص ٢٠۔ تذكرة الموضوعات ص ٣٨۔ الفوائد المجموعه رقم (٩٤)

”نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے ہوتے اور کوئی آپ کے پاس آ کر بیٹھتا تو آپ نماز ہلکی فرمادیتے اور اس سے اس کی حاجت پوچھتے جب اس کی حاجت سے فارغ ہو جاتے تو اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے۔“

تحقیق: قاضی عیاض نے اسے شفا میں ذکر کیا ہے۔ جلال الدین سیوطی وفا کی تخریج الاحادیث میں کہتے ہیں۔ عراقی نے تخریج الاحیاء العلوم میں تحریر کیا ہے میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔

حدیث: 667

((الکریم اذا قدر عفا)) ”شریف وہ ہے جب قادر ہو تو معاف کر دے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۹۲۵))

تحقیق: مقاصد میں ہے کہ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اس کی سند میں محمد بن زکریا الغلابی متروک ہے اور یہ موضوع ہونے کے زیادہ قریب ہے۔ اگرچہ یہ حدیث زہاد وغیرہ میں بہت مشہور ہے۔ لیکن میں کوئی حکم لگانے سے بری ہوں۔ یعنی نہ میں اسے موضوع قرار دیتا ہوں اور نہ ثابت قرار دیتا ہوں۔

حدیث: 668

((کفی بالمرء نصرة ان یری عدوه یعضی اللہ)) (کشف الخفاء رقم (۱۹۳۷))

”آدمی کی مدد کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ وہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی کرتا دیکھے۔“

تحقیق: سیوطی کہتے ہیں۔ یہ جعفر الاحمر کا قول ہے جیسا کہ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 669

((الکریم حبیب اللہ ولو کان فاسقا، والبخیل عدو اللہ ولو کان راہبا)) (کشف الخفاء رقم (۱۹۲۶))

”کریم اللہ تعالیٰ کا دوست ہے چاہے فاسق ہو۔ اور بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے چاہے راہب کیوں نہ ہو۔“

اس کی کوئی اصل نہیں اور فقرہ اولیٰ موضوع ہے اس لئے کہ نص قرآنی کے خلاف ہے:

((ان اللہ یحب التوابین)) ① ”اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

((واللہ لا یحب الظالمین)) ② ”اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔“

تحقیق: فاسق یا ظالم ہوتا ہے یا کافر۔

① سورة البقرة، من الآية: ۲۲۲۔

② سورة آل عمران، من الآية: ۱۴۰۔

موضوعات کبیر (۲۴۱)

حدیث: 670

((كف عن الشر يكف الشر عنك)) (كشف الخفاء رقم (۱۹۴۱))

”برائی سے رک تجھ سے بھی برائی رکی جائے گی۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل معلوم نہیں۔ (اس کو ابن ابی الدینا نے ابو ذر سے روایت کیا ہے)

حدیث: 671

((الكلام صفة المتكلم)) ”کلام متکلم کی صفت ہے۔“

(كشف الخفاء رقم (۱۹۴۳)) یہ حدیث نہیں ہے۔ دیکھیں التمییز رقم (۹۸۶)

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور معنی اس کے صحیح ہیں اور لوگوں کے قول کے مطابق ہیں۔ ہر برتن سے وہی نپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ ابن الدبیج کہتے ہیں نہ یہ اپنے اطلاق پر ہے نہ اپنے محل میں۔

حدیث: 672

((الكلام على المائدة)) ”دستر خوان پر بات کرنا۔“ (كشف الخفاء رقم (۱۹۴۴))

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس بارے میں نہ تو کوئی ممانعت اور نہ کوئی مثبت روایت جانتا ہوں۔ یعنی نہ وہ حدیث جانتا ہوں۔ جو اس کی نفی پر دلالت کرے اور نہ وہ حدیث جانتا ہوں جو اس کے اثبات پر دلالت کرے ویسے نبی کریم ﷺ کا کھانے کے دوران گفتگو کرنا اکثر احادیث سے ثابت ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل

حدیث:

حدیث: 673

((سم الله، و كل بيمينك، مما يليك)) ❶

”اللہ کا نام لے، دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ جو تمہارے قریب ہو۔“

حدیث: 674

((كل احد يوخذ من قوله ويرد الا صاحب هذا القبر ﷺ))

(كشف الخفاء رقم (۱۹۶۱))

موضوعات کبیر (اردو)

۲۳۲

”ہر شخص کا قول لیا جاتا اور رد کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس قبر والے کا۔“

تحقیق: یہ امام مالک کا قول ہے۔ اور صاحب قبر سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ کیونکہ آپ خطاء سے پاک ہیں۔ اور آپ اپنی جانب سے کچھ نہیں فرماتے۔ اسی طرح دیگر انبیاء۔

حدیث: 675 طبرانی میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

((ما من احد، الا یؤخذ من قوله ویذع)) ①

”کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی قول لیا جاتا ہو۔ اور رد نہ کیا جاتا ہو۔“

تحقیق: اور غزالیؒ نے احیاء میں اس کے معنی ذکر کئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جس سے علم کی بات لی جاتی ہے۔ اس کی بات رد بھی کی جاسکتی ہے۔ سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن احمد بن ضبل نے زوائد الزہد میں عکرمہ کے ذریعہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا قول لیا جاتا ہو۔ اور چھوڑا نہ جاتا ہو۔ سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ لیکن روایت اسی لائق ہوتی ہے۔ کہ لی بھی جائے اور چھوڑی بھی جائے، یا ہم روایت لیتے بھی ہیں۔ اور چھوڑتے بھی ہیں۔

حدیث: 676

((کل الاعمال، فیہا المقبول والمردود الا الصلاة علی، فانہا مقبولة غیر

مردودة)) (کشف الخفاء رقم (۱۹۶۳)

”تمام اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں۔ اور مردود بھی سوائے نبی کریم ﷺ پر درود کے۔ کیونکہ وہ صرف مقبول ہوتا ہے۔ مردود نہیں ہوتا۔“

اس پر کلام حرف صا میں الصلوٰۃ علی النبی لا ترد ② والی حدیث میں گزر چکا۔ امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یہ بے انتہا ضعیف ہے۔ کیونکہ کسی محدث نے اسے ذکر نہیں کیا۔ اور نہ اس کی کوئی معتمد سند نظر آئی۔

حدیث: 677 ((کل اناء بما فیہ یطفع)) ”جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی بہتا ہے۔“

(کشف الخفاء رقم (۱۹۶۷) دیکھیں التمیز (۹۹۷)

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ اور یطفع کے معنی مترشح کے آتے ہیں۔ اور اس بارے میں مشہور قول ہے کہ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔

① کشف الخفاء ۱۷۳/۲ و ۱۷۴۔ ② سبق برقم ۵۷۵ و ۶۰۸۔ اس کی تحقیق و تخریج بھی پیچھے گزر چکی ہے۔

موضوعات کبیر (اولاد)

حدیث: 678

((کل بنی آدم ینتمون الی عصبۃ ابیہم، الا ولد فاطمۃ، فانی انا ابوہم

و عصبہم)) ❶

”تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی جانب منسوب ہوتے ہیں۔ سوائے فاطمہؑ کی اولاد کے کیونکہ میں ہی ان کا باپ اور قبیلہ ہوں۔“

تحقیق: ابن الجوزی صحل المتناہیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ صحیح نہیں۔ اور ان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسے طبرائی نے کبیر میں فاطمہؑ سے روایت کیا ہے، اسی طرح ابویعلیٰ نے بھی۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے اور حدیث مرسل ہے اور طبرائی میں اس کا ایک شاہد بھی موجود ہے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔

حدیث: 679

((کل ثان لا بدله من ثالث)) (کشف الخفاء رقم (۱۹۷۶)

”ہر دوسرے کے لئے تیسرے کا وجود ضروری ہے۔“

تحقیق: یہ مشہور نہیں ایسے ہی بعض شعراء کا کلام ہے۔ جب کوئی شے دو ہوتی ہے۔ تو تین ضرور ہو جاتی ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 680

((کل عام تر ذلون)) ”تم ہر سال کم کئے جاتے ہو۔“ ❷

ہر شے میں ارذل اس کے کم ہونے کو بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((ومنکم من یرد الی ارذل العمر)) ❸

”تم میں سے وہ لوگ بھی ہیں۔ جو ارذل عمر کی جانب لوٹائے جاتے ہیں۔ یعنی بڑھاپے کی طرف۔“

حدیث: 681

زرکشیؒ کہتے یہ حسن بصریؒ کا قول ہے۔ اور اس معنی میں حدیث صحیح بخاری میں انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((لا یاتی علی امتی زمان الا الذی بعدہ شر منه)) ❹

❶ الملل المتناہیہ ۲۵۸/۱۔ تاریخ بغداد ۲۸۵/۱۱۔ کشف الخفاء رقم (۱۹۶۸) ضعیف ہے۔ الضعیفہ رقم

(۴۲۲۸، ۴۲۲۹) الملل المتناہیہ لابن جوزی (۲۵۸/۱) تذکرۃ للفتنی (۹۸) مجمع الزوائد (۱۷۳/۹) بیہقی نے اس

کو طبرانی اور ابی یعلیٰ کی جانب منسوب کیا ہے اور کہا کہ اس میں شبیر بن نعام راوی کی بیان کردہ روایت قابلِ حجت نہیں۔

❷ کشف الخفاء رقم (۱۹۷۹) الدر المنثور (۱۲۴) تذکرۃ الموضوعات (۲۱) البدایہ والنہایہ (۱۳۵/۹) لابن کثیر۔

❸ سورۃ الحج الآیہ: ۵۔ ❹ فتح الباری ۱/۱۶ و ۲۰ و ۱۱۰۔

”میری امت پر کوئی زمانہ ایسا نہ آئے گا۔ کہ اس کے بعد زیادہ شرارت ہوگی۔“

حدیث: 682

طبرانی نے کبیر میں ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ:

((ما من عام الا ينتقص الخير فيه ويزيد الشر)) ❶

”کوئی سال ایسا نہیں۔ جس میں خیر کم نہ ہو۔ اور شرارت زیادہ نہ ہو۔“

حدیث: 683

طبرانی نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ:

((ما من عام الا ويحدث الناس بدعة، ويميتون سنة، حتى تمت السنن

وتحيا البدع)) (كشف الخفاء رقم (۲۲۳۴)

”کوئی سال ایسا نہیں کہ جس میں لوگ بدعت ایجاد نہ کرتے ہوں۔ اور سنت کو مردہ نہ کرتے ہوں۔ حتیٰ کہ
سننیں مرجائیں گی۔ اور بدعتیں زندہ ہو جائیں گی۔“

تحقیق: اور تمت لغت میں تموت کے معنی میں آتا ہے۔ سب سے بھی دونوں طریقہ پر پڑھا جاتا ہے۔ متم
ومت وقتاً۔ میم کے زیر اور پیش کے ساتھ۔

حدیث: 684

جامع صغیر میں ہے:

((ما من عام الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم))

”کوئی سال ایسا نہیں کہ اس کے بعد اس سے زیادہ شرارت نہ ہو۔ حتیٰ کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملو۔“

تحقیق: طبرانی نے انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا۔

حدیث: 685

احمدؒ بخاریؒ اور نسائیؒ نے انسؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((لا ياتي عليكم عام ولا يوم الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم)) ❷

”تم پر کوئی سال اور کوئی روز ایسا نہ آئے گا۔ کہ اس کے بعد اس سے زیادہ شر نہ ہو۔ حتیٰ کہ تم خدا سے جا ملو
گے۔“

❶ كشف الخفاء ۲/۲۶۶۔ رقم (۲۲۳۱) كنز العمال ۳۸۶۲۴۔

❷ البخاری فتح الباری ۱۳/۲۱ و ۲۲۔ مسند احمد ۳/۱۱۷ و ۱۳۲۔ الطبرانی فی الصغیر ۱/۱۹۲۔

موضوعات کبیر (۲۳۵)

حدیث: 686 اسی طرح ابن مسعودؓ سے بھی ان کا قول روایت کیا گیا ہے:

((ولا اعنى امرا خيرا من امر، ولا عاما خيرا من عام، ولكن علماء کم

وفقهاء کم يذهبون، ثم لا تجدون منهم خلقا، ويجي قوم يفتون برأيهم))
 ”میں کسی کام میں سے بھی کسی بھلے کام کی امید نہیں رکھتا اور نہ اس بات کی کہ ایک سال دوسرے سے بہتر ہو۔ لیکن تمہارے علماء اور فقہاء چلے جائیں گے پھر تم ان کا قائم مقام نہ پاؤ گے۔ اور ایک قوم ایسی آئے گی۔ جو اپنی رائے سے فتویٰ دے گی۔“

اور ایک روایت میں ہے:

بارشوں کی کثرت و قلت کیا ہے۔ یعنی علماء کا چلا جانا (یعنی اصل میں قلت یہ ہے۔ اور اسی طرح عبداللہ بن عباس نے قرآن کی اس آیت:

((اولم يروا انا نأتى الارض ننقصها من اطرافها)) ①

”کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے رہتے ہیں۔“
 کی یہ تفسیر کی ہے۔ یہ کم کرنا، زمین کے علماء اور فقہاء کا وفات پا جانا ہے۔

حدیث: 687 ابو جعفرؓ کا قول ہے:

((موت عالم احب الى ابليس من موت سبعين عابدا))

”ایک عالم کی موت شیطان کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔“

حدیث: 688 اس کی تائید ایک حدیث بھی کرتی ہے:

((لموت قبيلة ايسر من موت عالم)) ②

”ایک قبیلہ کا مرجانا ایک عالم کے مرجانے سے زیادہ آسان ہے۔“

تحقیق: اسے طبرانی اور ابن عبد البرؒ نے ابوالدرداءؓ سے روایت کیا ہے۔

① سورة الرعد الآية: ۴۱۔

② دیلمی (۴/۴۳۶) حدیث رقم (۴۷۷۱) مجمع الزوائد (۲۰۱/۱) بحوالہ طبرانی کبیر۔ اس میں ولید بن مسلمؒ راوی ہے اور روایت بھی معصن ہے۔ دوسرا راوی خالد بن یزید بن ابی مالک کے معلق احمد کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ سنائی کہتے ہیں ثقہ نہیں۔ غرض یہ روایت سن گھڑت ہے۔

حدیث: 689 اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے:

((فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد)) ❶

”ایک فقیر شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں میرے نزدیک یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے بعد کی بنا پر ہے۔ کیونکہ آپ تو عالم ظاہر میں نور کی مشعل تھے۔

حدیث: 690 اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے:

((خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم)) ❶

”سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر جو اس سے قریب ہو، پھر جو اس کے قریب ہو (یعنی صحابہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ)“

حدیث: 691

((کل بدعة ضلالة الا بدعة فی عبادة)) ”ہر بدعت گمراہی ہے سوائے عبادت میں بدعت کے۔“

تحقیق: اس کی سند میں کذاب اور تہم راوی ہے۔ (یہ حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ دیلمی (۳۱۰/۳) تذکرہ الموضوعات (۱۶) تنزیہ الشریعة (۳۲۰/۱) اس میں یثیم بن عدی کذاب راوی ہے۔ میزان (۴۳۳/۴)

حدیث: 692

((کل ممنوع حلو)) ”ہر ممنوع چیز میٹھی ہوتی ہے۔“

(کشف الخفاء رقم (۱۹۸۸) یہ حدیث نہیں دیکھیں التمییز رقم (۱۰۱۹)

ہاں اس کی صحت معنی پر آدم علیہ السلام کا امتحان دلالت کرتا ہے:

((ولا تقربا هذه الشجرة)) ❷ ”اس درخت کے قریب نہ جانا۔“

حدیث: 693

((كنت نبیا و آدم بین الماء والطين)) ❸ ”میں نبی تھا اور آدم پانی اور مٹی میں تھے۔“

سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں اس حدیث سے ان الفاظ کے ساتھ واقف نہیں۔ کجا کہ اس میں یہ زیادتی کہ

❶ سنن ابن ماجہ المقدمہ حدیث (۲۲۲) ترمذی کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة (الحدیث ۲۶۸۱) شیخ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ المشکاۃ ۲۱۷۔ التعليق الرغیب (۶۱/۱) تمام المنة (۱۱۵)

❷ الترمذی ۲۳۰۲ و ۲۳۰۳۔ کتاب الشهادات۔ باب ۴۔ فتح الباری ۶/۷، ۲۱/۱۳۔ تاریخ بغداد ۵۳/۲۔ تلخیص

العبیر ۴/۴۔ ۲۰۴۔ صحیح ہے۔ مجمع الزوائد (۱۹/۱۰) ❷ سورة البقرة، الآية: ۳۵۔

❸ کشف الخفاء ۱۹۱/۲۔ رقم (۲۰۱۷) تنزیہ الشریعة ۳۴۱/۱۔ تذکرہ الموضوعات ص ۸۶۔ احادیث القصاص ص ۲۹۔

موضوعات کبیر (۲۳۷)

((و کنت نبینا ولا آدم ولا ماء ولا طین)) ”نہ آدم تھے نہ پانی اور نہ مٹی۔“
عسقلانی اپنے بعض جوابوں میں فرماتے ہیں یہ زیادتی ضعیف ہے اور روایت ماقبل قوی ہے۔

حدیث: 694

زرکشیؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن ترمذی میں یہ موجود ہے۔ کہ آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نبی کب ہوئے۔ آپ نے فرمایا:

((و آدم بین الروح والجسد)) ”جب آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔“
(یعنی جب آدم کا مجسمہ تیار ہو چکا تھا۔ اور ابھی روح نہ ڈالی گئی تھی)

حدیث: 695

ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے عریاض بن ساریہ سے روایت کیا ہے کہ:

((انی عند الله لمکتوب: خاتم النبیین، وان آدم لمنجدل فی طینہ))

”میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا۔ جب کہ آدم اپنی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔“ ❶

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں عوام نے اس میں یہ زیادتی کر ڈالی کہ نہ آدم تھے۔ نہ پانی اور نہ مٹی۔ اس کی باعتبار الفاظ کوئی اصل نہیں ورنہ یہ باعتبار معنی صحیح ہے۔ جیسا کہ گزر چکا۔

حدیث: 696

((کنت اول النبیین فی الخلق و آخرهم فی البعث)) ❷

”اور اس حدیث کی بنا پر میں خلقت میں اول النبیین تھا (یعنی سب سے پہلے میرے لئے نبوت لکھی گئی) اور بعثت کے لحاظ سے میں آخری نبی ہوں۔“

تحقیق: اسے ابن ابی حاتم نے دلائل البیہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطیؒ کہتے ہیں۔

حدیث: 697

اس کے لئے میسرہ کی روایت شاہد ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

((کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد)) ”میں نبی تھا اور آدم جسد اور روح کے درمیان تھے۔“

❶ مستدرک حاکم ۴/۱۸۸ رقم حدیث (۳۵۶۶) السیرۃ النبویہ (۱/۱۰۱) حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

❷ کشف الغطاء رقم (۲۰۰۷) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ویکس سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۶۶۱)

موضوعاتِ کبیر (۲۳۸)

تحقیق: اسے امام احمدؒ اور امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔ اور حاکمؒ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ (مستدرک حاکم ۲/۶۰۸) حدیث (۴۲۰۹) مسند احمد: ۵/۵۹۔ حدیث (۲۸۷۱) اس کو حاکم اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ شعیب الارناؤط مسند احمد کی تحقیق میں کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

حدیث: 698

((كنت كنزا لا اعرف، فاحببت ان اعرف، فخلقت خلقا، فعرّفتهم بهی،

فعرّفونی)) ❶

”میں ایک ایسا خزانہ تھا جو پوشیدہ تھا میں نے یہ پسند کیا کہ پہچانا جاؤں۔ تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور میں نے ان کو اپنی وجہ سے جانا اور انہوں نے مجھے پہچانا۔“
ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ یہ حضور کا کلام نہیں اور نہ اس کی کوئی سند صحیح ہے اور نہ ضعیف۔ زکشیؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی ان کی متابعت کی ہے لیکن معنی صحیح ہیں۔ اور خدا کے اس قول سے مستفاد ہیں۔

((وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون)) ❷

”میں نے جنات اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ وہ میری عبادت کریں۔“

تحقیق: تاکہ وہ مجھے پہچانیں۔ جیسا کہ ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر کی ہے۔

حدیث: 699

((كن ذنبا ولا تكن راسا)) ”دم ہو جا۔ لیکن سر نہ ہو۔“ (كشف الخفاء رقم (۲۰۲۶)

میں ملا علی قاریؒ کہتا ہوں۔ یہ ابن ادھم کا کلام ہے۔ اور یہ بھی زیادہ کیا ہے۔ کہ سر ہلاک ہوتا ہے۔ اور دم محفوظ رہتی ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ قول اس معنی کے زیادہ قریب ہے۔ درمیانہ ہو جا اور ایک جانب چل۔

حدیث: 700

((كن من خيار النساء على حذر)) ”بہترین عورتوں سے ڈرو۔“ (كشف الخفاء رقم (۲۰۱۹)

❶ كشف الخفاء ۱۹۱/۲۔ تنزیہ الشریعہ ۳۴/۱۔ احادیث القصاص ص ۳۔ تذکرۃ الموضوعات (۱۱) الدر المنشرۃ

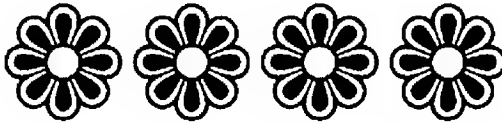
(۱۲۵) مجموع الفتاویٰ حدیث (۱۸) جمہولی روایت ہے اس کی کوئی سند نہیں۔ کسی طبع صوفی کا قول ہے۔

❷ سورة الذاریات الآية ۵۶۔

موضوعاتِ کبیر (۱۲۰)

۲۳۹

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ اسے عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں اسمعیل بن عبید سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ تو بری عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگ اور اچھی عورتوں سے بھی بچتا رہ۔ کیونکہ بھلائی کی طرف نہیں جاتیں اور برائی کی جانب جلد دوڑتی ہیں۔ قرطبی نے تذکرہ میں حضرت علیؑ سے بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے وفات کے وقت عورتوں کے بارے میں لمبا کلام فرمایا۔ اور کہا اے لوگو شریر عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگو اور بہتر عورتوں سے ڈرتے رہو۔



حرف اللام (ل)

حدیث: 701

((لبس الخرقۃ الصوفیۃ، وكون الحسن البصری لبسها من علی)) (کشف

الخفاء رقم (۲۰۳۵)

”صوفیاء کا خرقہ پہنو۔ اور حسن بصریؒ نے اس خرقہ کو حضرت علیؑ سے پہنا۔“

تحقیق: ابن دحیہؒ اور ابن الصلاحؒ فرماتے ہیں یہ باطل ہے اور اسی طرح امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سندات میں کوئی بھی سند ایسی نہیں۔ جو ثابت ہو۔ اور اس مضمون پر کوئی حدیث جو صحیح، حسن یا ضعیف ہو۔ موجود نہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے کسی صحابی کو خرقہ اس شکل میں پہنایا ہو جو صوفیاء میں متعارف ہے اور نہ کسی صحابی کو اس فعل کا حکم دیا۔ اور جو اس بارے میں روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ وہ سب باطل ہیں۔ پھر حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں کہ ان تہمت لگانے والوں کے جھوٹ میں یہ بات بھی موجود ہے کہ حضرت علیؑ نے یہ خرقہ حسن بصریؒ کو پہنایا۔ حسن بصریؒ آئمہ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن تمام محدثین اس بات پر متفق ہیں۔ کہ حسن بصریؒ کو حضرت علیؑ سے سماع حاصل نہیں (یعنی حسن بصریؒ نے حضرت علیؑ سے کوئی روایت نہیں سنی۔ کجا کہ حضرت علیؑ کا ان کو خرقہ پہنانا۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس میں ہمارے شیخ ہی منفرد نہیں۔ بلکہ ایک جماعت نے اس پر عمل کیا ہے۔ کہ خود پہنا بھی ہے۔ اور دوسروں کو پہنایا بھی ہے۔ جیسے دمیاطیؒ۔ ذہبیؒ۔ ابن حبانؒ۔ علائیؒ۔ عراقیؒ۔ ابن الملقنؒ اور برہان الکلیؒ ابن ناصر الدین وغیرہ ایک قوم کی مشابہت اور ان کے طریقہ کو تبرک سمجھتے ہوئے۔ کیونکہ انہیں جو صحبت متصل سے حصہ ملا ہے۔ کمال بن زیاد کے واسطے سے اور وہ حضرت علیؑ کے ساتھ رہے۔ اور بعض سندات میں خرقہ کا تعلق اولیں قرنی سے کیا جاتا ہے۔ کہ اولیں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؑ کے ساتھ جمع ہوئے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں ایسے ہی صوفیاء میں جو تلقین کی نسبت پائی جاتی ہے، اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی مصافحہ کی نسبت جسے وہ نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ اسی طرح خرقہ کی اولیں کی جانب نسبت کہ نبی کریم ﷺ نے اولیں کے لئے اپنے خرقہ کی وصیت کی۔ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے ان کے سپرد کیا۔ اور وہ اولیں کے ذریعہ ان صوفیاء تک پہنچا۔ اور اسی طرح چلتا رہا۔ اگرچہ اس کا بعض مشائخ نے ذکر کیا ہے۔ لیکن صحت کا دار و مدار کتاب اللہ اور سنت رسول کی متابعت میں ہے اور خواہشات سے احتراز اور ہدایت پر چلنے میں ہے۔ اور عاقبت اصحاب تقویٰ کے لئے ہے۔

موضوعات کبیر (اردو)

۲۵۱

حدیث: 702 ((لذوا للموت وابنوا للخراب)) ❶

”موت کے قریب ہو اور خراب کو بناؤ۔“

تحقیق: امام احمدؒ کہتے ہیں یہ بازاروں میں چلتی ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 703 ((لیکن نبیؐ نے شعب میں ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((ان ملکا بباب من ابواب السماء یقول ذلک))

”آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ ہے جو یہ کہتا ہے۔“

اور یہ بھی میں ابن الزبیرؓ سے بھی اس معنی کی ایک حدیث موجود ہے۔ لیکن اس کی سند میں دو راوی ضعیف اور ابو حکیم مجہول ہے۔ اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابو ذرؓ سے اس حدیث کو موقوفاً و مقطوعاً روایت کیا ہے۔ یہ تمام کا تمام سخاویؒ کا قول ہے۔ لیکن سیوطیؒ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ امام احمدؒ نے زہد میں عبدالواحد بن زیاد سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا۔

حدیث: 704 ((لسان اهل الجنة العربية والفارسية الدرية))

”اہل جنت کی زبان عربی اور عمدہ فارسی ہوگی۔“

حدیث: 705 اسے صاحب کافی نے نقل کیا ہے۔ ولیمؒ کی روایت ہے:

((اذا اراد الله امرا فيه لين اوحى الله به الى الملائكة المقربين بالفارسية

الدرية)) ❷

”جب اللہ تعالیٰ کسی کام میں نرمی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ تو اپنے مقرب فرشتوں کے پاس عمدہ فارسی میں وحی فرماتے ہیں۔“

تحقیق: اور یہ دونوں موضوع ہیں۔

حدیث: 706 اور یہ مندرجہ ذیل صحیح مرفوع حدیث کے مخالف بھی ہیں کہ:

❶ كشف الخفاء ۲/۲۰۱۔

وفی اتحاف السادة المتقين ۳۷۲/۹ بلفظ ((لذوا للتراب واجمعوا للفناء))

❷ كنز العمال رقم ۲۹۸۵۶ و ۳۴۱۲۳۔

موضوعات کبیر (اردو)

۲۵۲

((احبوا العرب لثلاث، فانی عربی، وکلام اللہ عربی، ولسان اهل الجنة))

① ((عربی))

”عرب سے تین وجوہ کی بنا پر محبت کرو۔ اول یہ کہ میں بھی عربی ہوں اور کلام اللہ (قرآن مجید) عربی زبان میں ہے۔ اور اہل جنت کی زبان پر بھی عربی ہوگی۔“

تحقیق: مولیٰ بن کمال پاشا نے اپنے حاشیہ التلویح میں لکھ کر اس سے اقتنا کیا ہے۔ اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ در یہ دال کے زبر اور راء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور شہر کی زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ اور یہ بادشاہ کے دروازے کی جانب سے بولی جاتی ہے۔ اور اس سے مراد حاضری لی جاتی تھی۔ مولیٰ کہتے ہیں۔ جس نے اسے دروازہ کی جانب نسبت کیا ہے۔ اسے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ فارسی میں دروازے کو در بولتے ہیں۔ اور یہ بات غلطی نہیں ہے۔ کہ اگر اس کے الفاظ بلا صحت لفظ بھی صحیح تسلیم کر لئے جائیں تو یہ ضمد دال اور تشدید راء کے ساتھ ہوگا۔ اور فارسی زبان کی تعریف ہوگی۔ یعنی اس کے کلمات لفظی لطافت اور معنوی ظرافت میں موتی کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح وہ بھی موضوع ہے۔ کہ جو بعض عجمی مشائخ نے ذکر کیا ہے کہ کلام قدسی فارسی زبان میں آیا وچہ کنم ایں گناہ گاراں کہ نیامرزم۔ میں ان گناہ گاروں کا کیا کروں۔ اگر ان کی مغفرت نہ کروں۔

حدیث: 707 ((لسعۃ حیاة الہوی کبدی...))

”خواہشات کے سانپ نے میرا جگر ڈس لیا۔“

تحقیق: اور ایک صحیح روایت میں ہے مجھے ڈس لیا گیا ہے نہ کوئی اس کا طبیب ہے نہ جھاڑ نے والا سوائے اس دوست کے جس کے ساتھ مجھے شغف ہے۔ وہی میری بیماری اور میرا تریاق ہے اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھی گئیں۔ لیکن اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن تیمیہ کہتے ہیں مشہور یہ ہے۔ کہ ابو محمد زورہ نے یہ حضور کے سامنے پڑھا تھا۔ حتیٰ کہ آپ کو وجد آگیا۔ آپ کے موٹھوں سے آپ کی چادر گر گئی۔ اسے اصحاب صفہ نے تقسیم کر لیا اور اس کا ایک ایک ٹکڑا اپنے اپنے کپڑوں میں لگایا۔ یہ باتفاق محدثین جھوٹ ہے۔ اور اس مضمون میں جتنی روایات بیان کی جاتی ہیں۔ سب موضوع ہیں۔ سیوطی کہتے ہیں اس روایت کو دیلمی نے انسؓ

① مجمع الزوائد ۵۲/۱۰ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر والوسط الا انہ قال ولسان اهل الجنة عربی وفیہ العلاء بن عمرو الحنفی وهو مجمع علی ضعفہ۔

الموضوعات ۴۶/۲۔ مستدرک الحاکم ۸۷/۴۔ رقم (۶۹۹۹) تنزیہ الشریعة ۳۰/۲۔

الاحیاء ۳۶۴/۲۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۵۷۳۷۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة البانی (۱۶۰) نوٹ کرنا ہے۔

فیض القدیر (۱۷۹/۱) موسوعہ (۱۳۶/۱) الضعیفة (۲۹۳/۱)

موضوعات کبیر (۱۵۳)

سے روایت کیا ہے اور دیلمی کہتے ہیں کہ اسے روایت کرنے میں ابو بکر عمار بن اسحق منفرد ہیں۔ ذہبی کہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی نے اس کو وضع کیا ہے۔

حدیث: 708

دیمری کہتے ہیں ابوطاہر القدسی نے انسؓ سے اور صاحب عوارف نے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے دو شعر پڑھے گئے تو رسول اللہ ﷺ کو وجد آگیا۔ اور صحابہ کرام بھی وجد کرنے لگے۔ اور آپ کی چادر آپ کے مونڈھے سے گر گئی جب لوگوں کو سکون حاصل ہوا۔ تو اپنے اپنے مقام پر آ کر بیٹھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((لیس بکریم من لم یهتز عند السماع)) ”وہ شریف نہیں جو سماع کے دقت کانپ نہ جائے۔“

تحقیق: پھر نبی کریم ﷺ نے چادر کے ٹکڑے کر کے چار سو آدمیوں پر تقسیم کر دیا۔ یہ حدیث موضوع ہے اور اس کا گھڑنے والا عمار بن اسحق ہے۔ باقی سند معتبر ہے۔ کہ امام ذہبی رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی اس کا ایک کذب ہے۔

حدیث: 709

((اللعب بالحمام مجلبة للفق)) ”کبوتر بازی غریبی پیدا کرتی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۰۴۳))

تحقیق: مقاصد میں ہے کہ اس کو ابن ابی الدنیا نے ملاہی میں روایت کیا ہے کہ یہ ابراہیم نخعی کے قول کے معنی ہیں۔ جواڑنے والے کبوتر کے ساتھ کھیلے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا۔ جب تک فقر کا غم نہ اٹھالے گا۔

حدیث: 710

اور مرفوع روایت میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے کبوتر پر نگاہ لگائے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا:

((شیطان یبع شیطانہ)) ❶ ”یہ ایک شیطان ہے جو شیطانہ (کبوتری) پر نگاہ لگائے ہوئے ہے۔“

تحقیق: اسے بخاری نے ادب المفرد میں۔ ابوداؤد نے سنن میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 711

((لن الله الداخل فينا بغير نسب، والخارج منا بغير سب)) ❷

❶ ابوداؤد حدیث (۴۹۴۰) الادب باب [۶۴] ابن ماجہ ۳۷۶۴ و ۳۷۶۷۔ کتاب الادب، باب اللعب بالحمام مسند

احمد ۳۴۵/۲۔ موارد الظلم ۲۰۰۶۔ مصنف عبدالرزاق ۱۹۷۳۱۔ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ المشکاة (۴۵۰۶)

❷ کشف الخفاء رقم (۲۰۴۵) التذکرۃ للفتنی (۸۷) الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۱۰۲۲)

”جو ہم میں بغیر نسب کے داخل ہوا اللہ اس پر لعنت فرمائے اور جو بغیر سبب کے خارج ہوا اس پر بھی۔“
تحقیق: سخاوی مقاصد میں فرماتے ہیں ہمارے شیخ حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سرخی باندھی۔ لیکن اس کے بارے میں کچھ ذکر نہیں کیا۔

حدیث: 712

اس کے لئے بہت سے ثابت شواہد موجود ہیں۔ جیسا کہ یہ حدیث کہ:

((ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیہ...)) ③

”سب سے بڑا بہتان یہ ہے۔ کہ آدمی اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرے۔“

تحقیق: اسے بخاریؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 713

اور ایک روایت میں ہے کہ:

((من ادعی الی غیر ابیہ وهو یعلم انه غیر ابیہ فالجنة علیه حرام)) ②

”جس نے غیر باپ کی طرف نسبت کی اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں۔ تو اس پر جنت حرام ہے۔“

تحقیق: اور شفاءؒ میں مصعبؒ نے مالکؒ بن انس سے روایت کیا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو غلط طور پر حضور کے گھر کی جانب نسبت کرے۔ اسے خوب اچھی طرح مارا جائے۔ اسے شہرت دی جائے۔ اور لمبی قید میں ڈالا جائے۔ تاکہ اس کی توبہ ظاہر ہو۔ کیونکہ اس نے نبی کریم ﷺ کے حق کو ہلکا کیا۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ وہ حدیث جس لفظ کے ساتھ گزری ہے۔ وہ موضوع ہے۔ اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے۔

حدیث: 714

((لعن الله المغنی والمغنی له)) ③

”اللہ تعالیٰ گانے والے پر اور جس کے لئے گایا جائے دونوں پر لعنت فرمائے۔“

① صحیح بخاری حدیث (۳۵۰۹) فتح الباری ۲/۴۳۰۔ مسند احمد ۴/۱۰۶۔ رقم (۱۷۱۰۶) الاحیاء ۳/۱۳۸۔

② أخرجه البخاری فی کتاب المغازی، باب غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان (الحدیث ۴۳۲۶) وأخرجه ایضا فی کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابیہ (الحدیث ۶۷۶۶) وأخرجه مسلم فی کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ وهو یعلم (الحدیث ۲۱۷، ۲۱۶) وأخرجه ابوداود فی کتاب الادب، باب الرجل ینتمی الی غیر موالیه (الحدیث ۵۱۱۳) ابن ماجہ کتاب الحدود باب من ادعی الی غیر ابیہ او تولى غیر موالیه حدیث ۲۶۱۰۔ الترغیب والترہیب ۳/۷۳۔ الدارمی ۲/۲۴۳ و ۲۴۴۔

③ كشف الحفاء رقم (۲۰۴۹) الفوائد المجموعه رقم (۷۶۰) مقاصد الحسنه (ص ۱۵۶)

موضوعات کبیر (۲۵۵)

تحقیق: نووی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ زرکشی اور سخاویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔

حدیث: 715

((لعن الله الفروج على السروج)) ”اللہ تعالیٰ ان فروج پر لعنت کرتا ہے جو چراغوں پر ہوں۔“
تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 716

((لعن الله الكذاب ولو كان مازحا)) ”اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرتا ہے چاہے مذاق میں ہو۔“
تحقیق: سخاویؒ فرماتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔

حدیث: 717 ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ لیکن یہ حدیث موجود ہے:
((انی امزح ولا اقول الا حقا)) ❶ ”میں مذاق کرتا ہوں لیکن حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔“

حدیث: 718

((لكل بلوى عون)) ”ہر بلوے کے لئے ایک مددگار ہے۔“ (كشف الخفاء رقم ۲۰۵۷)
تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن الدبیج رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث: 719 اور شاید یہ ان کا اشارہ مندرجہ ذیل حدیث کی طرف ہو۔
((لكل داء دواء)) ❷ ”ہر بیماری کے لئے دوا ہے۔“

حدیث: 720

((لكل حجرة اجرة)) ”ہر حجرہ کے لئے اجرت ہے۔“ (كشف الخفاء رقم ۲۰۵۹)

❶ رواہ الترمذی ۱۹۹۰ بلفظ ((انی لا اقول الا حقا)) وقال حسن صحيح البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحیحة (۱۷۲۶) مختصر الشمائل (۲۰۲)

مسند احمد ۳۴۰/۲ البخاری فی الادب المفرد رقم ۵۰۳۔ البیہقی ۲۴۸/۱۰۔ تفسیر ابن کثیر ۴۱۸/۷۔ ابن المنی فی عمل الیوم والليلة رقم ۴۱۲۔

❷ مستدرک الحاکم ۱۹۹/۴ و ۴۰۱۔ رقم الحدیث (۷۴۳۴) اتحاف السادة المتقین (۵۱۵/۹) ابن عدی فی الکامل (۱۰۳/۳) الموسوعة (۶۴۳/۶) المشكاة حدیث (۴۵۱۵) صحیح مسلم حدیث (۲۲۰۴) مسند احمد ۳۳۵/۳۔ البیہقی ۳۴۳/۹۔ فتح الباری ۱۳۵/۱۰۔

تحقیق: ابن الدبیج کہتے ہیں۔ اس کے معنی صحیح ہیں۔ گویا کہ مقصد یہ ہے۔ کہ ہر مکان کے لئے مزدوری ہے اگرچہ وہ پتھر کی کیوں نہ ہو۔

حدیث: 721 ((لکل زمان دولة ورجال)) (کشف الخفاء رقم (۲۰۶۲))

”ہر زمانہ کے لئے دولت اور آدمی ہوتے ہیں۔“

یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے:

((وتلك الايام نداو لها بين الناس)) ❶ ”ہم دنوں کو لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں۔“
لوگوں کا قول ہے ایک روز ہم پر ہوتا ہے ایک ہمارے لئے اور ایک روز عورتوں کا ہوتا ہے اور ایک روز گدھوں کا۔

حدیث: 722 اور ابن عدی نے ابی الطفیل سے موقوفاً بیان کیا ہے۔

((لکل مقام مقال، ولکل زمان رجال))

”ہر بات کے لئے ایک جگہ ہوتی ہے اور ہر زمانہ میں مرد خدا ہوتے ہیں۔“

حدیث: 723 ((لکل ساقطة لاقطة))

”ہر گرنے والی چیز کے لئے پکڑنے والا ہوتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۰۶۳))

تحقیق: مقاصد الحسنہ میں امام سخاوی کہتے ہیں یہ بعض سلف کا کلام ہے۔

حدیث: 724 اور اسی کے قریب ہے یہ حدیث ہے کہ:

((الحكمة ضالة المؤمن فحيث وجدها فهو احق بها)) ❷

”کلمہ حکمت ایمان دار کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں بھی وہ اسے پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔“

حدیث: 725 ((لکل شی آفة، وللعلم آفات))

”ہر چیز کے لئے آفت ہے۔ اور ہر علم کے لئے بہت سی آفتیں ہیں۔“

تحقیق: علماء کا کلام ہے۔

حدیث: 726 ((لکل مجتهد نصيب))

”ہر کوشش کرنے والے کے لئے حصہ ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۰۶۵))

❶ سورة آل عمران الآية ۲۴۰۔

❷ تفسیر ابن کثیر ۳۵/۶۔ کشف الخفاء ۴۳۵/۱۔ الترمذی ۲۶۸۷۔ کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفتنة علی العبادة ابن ماجہ ۴۱۶۹۔ کتاب الزهد، باب الحکمة البانی کہتے ہیں یہ نکتہ ضعیف ہے۔ المشکاۃ (۲۱۶) اس میں ابراہیم بن فضل بخاری ضعیف راوی ہے۔

موضوعات کبیر

میں (ملا علی قاری کہتا ہوں) اسی معنی میں یہ بھی موجود ہے۔ جو کوشش کرے گا پائے گا۔ جو غوطہ مارے گا پالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿اَنَا لَا نَضِيعُ اجْرًا مِنْ اِحْسَنِ عَمَلٍ﴾ ❶
 ”اللہ تعالیٰ اچھے عمل کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔“

حدیث: 727

((للبيت رب يحميه)) ❷ ”بيت اللہ کے لئے رب ہے۔ جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔“
تحقیق: یہ قول عبدالمطلب کا ہے جو انہوں نے ابرہہ امیر حبش الفیل سے کہا تھا۔ جب انہوں نے اس سے اپنے مال کے لوٹانے کا سوال کیا۔ اس نے کہا تو نے مجھ سے مال لوٹانے کا سوال کیا ہے۔ اور کعبہ سے واپس لوٹ جانے کا سوال نہیں۔ باوجود اپنی شرافت کے۔ اس واقعہ کو سیوطیؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 728

((للسائل حق وان جاء على فرس)) ❸
 ”سائل گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تب بھی اس کا حق ہے۔“
تحقیق: ابن الدبیع نے امام احمدؒ سے نقل کیا ہے۔ کہ دو حدیثیں ہیں۔ جو بازاروں میں بہت رائج ہیں لیکن ان کی کوئی اصل نہیں ایک تو یہ کہ سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث: 729

((يوم نحر كم يوم صومكم)) ❹ ”تمہاری قربانی کا دن تمہارے روزے کا دن ہے۔“
تحقیق: اور یہ دوسری اس سے بھی زیادہ غریب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے شیخ سخاویؒ سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ حدیث سائل کا حق ہے۔ اسے احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے۔ حسین بن علیؒ سے بھی موقوفہ روایت ہے۔ اور اس کی سند عمدہ ہے۔ جیسا کہ عراقیؒ کہتے ہیں۔ اور کچھ اور لوگوں نے بھی ان کی اتباع کی ہے۔ اور

❶ سورة الکہف، الآیہ: ۳۰۔ ❷ تذکرۃ الموضوعات ص ۷۲۔ کشف الخفاء ۱۹۹/۲۔
 ❸ ابوداؤد الزکاة باب [۳۴] البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (۲۳۶۸) ترمذی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

مسند احمد ۲۰۱/۱۔ رقم (۱۷۳۰) تذکرۃ الموضوعات ص ۶۲۔ مجمع الزوائد ۱۰۱/۳ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الصغیر والواوسط وفیہ عثمان بن فاید وهو ضعیف قلت هو فی الطبرانی فی الکبیر ایضا ۱۴۱/۳۔

❹ کشف الخفاء ۱۶۱/۱، ۲۱۱/۲ و ۵۵۸۔

ابوداؤد نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔ لیکن عبدالمبرکتہ ہیں یہ قوی نہیں۔ سیوطی کہتے ہیں عراقی کا قول ہے کہ اس حدیث پر امام احمد کا جو اعتراض نقل کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح نہیں کیونکہ انہوں نے اپنی مسند میں عمدہ سند کے ساتھ جس کے رواۃ معتبر ہیں اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: 730

سیوطی کہتے ہیں امام احمدؒ نے زہد میں سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم نے فرمایا:

((ان للسائل حقا وان اتاك على فرس مطوق بالفضة))

”سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور چاہے گھوڑے کی گردن میں چاندی کا طوق پڑا ہو۔“

حدیث: 731

اور بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں ابوہریرہؓ کے ذریعہ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((ان اتاك على فرس باسط كفيه فقد وجب الحق ولو بشق تمره)) ❶

”اگر تیرے پاس کوئی سائل گھوڑے پر سوار ہو کر ہاتھ پھیلاتا آئے تو اس کا حق واجب ہو چکا چاہے کھجور کی ایک گٹھلی کیوں نہ ہو۔“

تحقیق: اور یوم صومکم والی حدیث عنقریب آئے گی۔

حدیث: 732

((لما خلق الله العقل)) ❷ ”اللہ نے جب عقل کو پیدا فرمایا۔“

تحقیق: اس پر بحث حرف ہمزہ میں گزر چکی۔ زرکشی کہتے ہیں یہ باتفاق موضوع ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اس بات میں زرکشی کی متابعت ابن تیمیہؒ نے بھی فرمائی ہے۔ اور میں نے اس کی اچھی اصل پائی ہے۔ عبد اللہ بن احمدؒ نے زوائد الممسند میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 733

حدثنا علي بن مسلم حدثنا سيار حدثنا جعفر حدثنا مالك بن دينار عن الحسن بن

❶ الفوائد المسبوعة ص ۶۵۔ رقم (۱۸۸) تذکرۃ الموضوعات (۶۲) کنز العمال ۱۶۲۸۸۔

❷ سبق برقم ۲۶۷۔ موضوع ہے۔ عقل کے بارے میں کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ ابن تیمیہ کہتے ہیں اس بارے میں تمام روایات موضوع ہیں۔ حافظ ابن قیم متار المصنف ص ۶۶ میں کہتے ہیں عقل کی مدح کے بارے میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔

مرفوع روایت ہے۔ کہ:

((لما خلق الله العقل قال له: اقبل، فاقبل. ثم قاله له: ادبر، فادبر. قال: ما خلقت

خلقا احب الى منك، بك آخذ وبك اعطى)) (كشف الخفاء رقم (۲۰۵۷)
 ”جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا۔ تو اس سے کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی میں تیرے ہی ذریعہ لیتا ہوں۔ اور تیرے ہی ذریعہ دیتا ہوں۔“

تحقیق: یہ روایت مرسل ہے۔ اور عمدہ سند ہے اور یہ معجم طبرانی میں موصولاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو ضعیف سندات کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حدیث: 734

((لما غسلت النبی علیہ الصلاۃ والسلام اقتلصت میاء محاجر عینیہ. ای

ارتفعت میاء حدقته. فشربته، فورثت علم الاولین والآخرین))

(كشف الخفاء رقم (۲۰۷۷)

”یعنی جب میں نے نبی کریم ﷺ کو غسل دیا۔ تو پانی آپ کی آنکھوں کے گڑھوں پر بلند ہو گیا۔ میں نے اسے پی لیا۔ تو مجھے اولین اور آخرین کا علم دے دیا گیا۔“

تحقیق: اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔ نووی کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں رافضیوں کا قول ہے۔ کہ حضرت علیؑ نے وہ پانی پیا جو آپ کی ناف میں جمع ہو گیا تھا اس نے پینے والے کا کوئی قصہ بیان نہیں کیا۔ لیکن ہم اپنے پینے والوں کا اقتداء قصہ بیان کرتے ہیں۔ اور یہ کلام بلحاظ اصل اور بلحاظ فرع ہر دو طرح باطل ہے۔

حدیث: 735

((لهدم الکعبة حجرا حجرا اھون من قتل المسلم)) ❶

”خانہ کعبہ کا ایک ایک پتھر گرا کر ان مسلمان کے قتل سے زیادہ ہلکا ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس سے واقف نہیں۔

❶ كشف الخفاء رقم (۲۰۸۶) الفوائد المجموعہ کتاب الجہاد رقم (۶۳۷)

حدیث: 736 لیکن اس کے معنی طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہیں:

((من آذى مسلماً بغير حق فکانما هدم بیت الله)) ❶

”جو مسلمان کو بغیر حق کے اذیت پہنچائے گویا کہ اس نے بیت اللہ کو منہدم کیا۔“

حدیث: 737

((لو حسن احدکم ظنه بحجر لنفعه الله به)) (كشف الخفاء رقم (۲۰۸۷))

”اگر کسی شخص کا پتھر کے ساتھ بھی خیال اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ اسے نفع دے گا۔“

تحقیق: ابن تیمیہ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ابن قیم جوزی کہتے ہیں۔ یہ بت پرستوں کا کلام ہے جو پتھروں کے ساتھ بھی حسن ظن رکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 738

((من بلغه شی عن الله فيه فضيلة فعمل به ایمانا به ورجاء ثوابه، اعطاه الله

ذلک وان لم یکن کذلک))

(كشف الخفاء رقم (۲۴۲۰) اس کو طبرانی اور ابی یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے رقم (۵۵۱۳)

”اگر کسی پتھر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اسے کوئی فضیلت معلوم ہوئی ہو۔ پھر وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی غرض سے اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ وہ شے اسے عطا فرمائے گا ورنہ ایسا نہیں ہے“

تحقیق: (اور اس صفت کے ساتھ صرف حجر اسود مخصوص ہے) ملا علی قاری کہتے ہیں عز بن جماعہ نے اپنی منسلک الکبیر میں بغیر سند کے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

حدیث: 739

((من بلغه عن الله تعالى فضيلة فاخذ بها ایمانا ورجاء ثوابه، اعطاه الله ذلک

وان لم یکن کذلک))

❶ كشف الخفاء ۲/۲۱۶ و ۳۰۶۔ اس کو طبرانی نے اپنی اوسط اور صغیر میں روایت کیا ہے اس میں قاسم بن مطیب راوی کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ بکثرت غلطیاں کرتا ہے یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو ترک کر دیا جائے۔ جیسا کہ مجمع الزوائد (۱۷۹/۲) میں ہے۔

موضوعات کبیر (۲۶۱)

”جسے اللہ سے کوئی فضیلت پہنچے۔ اور پھر وہ اسے ایمان اور ثواب کی غرض سے لازم پکڑے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے۔“

تحقیق: اگرچہ ایسا نہ ہو ہم باعتبار الفاظ اس حدیث پر حرف میم میں بحث کریں گے۔

حدیث: 740

((لو اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجی یوم القيامة الاجنباً)) ①

”اگر لوطی سمندر کے پانی سے بھی غسل کرے تو وہ قیامت کے روز حالت جنابت ہی میں آئے گا۔“

تحقیق: دلیلی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ سے بھی یہ روایت کی گئی ہے۔ سخاوی کہتے ہیں وہ ہر معنی میں باطل ہے۔

حدیث: 741

((لو صدق السائل ما افلح من رده)) ②

”اگر سائل سچ بولے۔ تو اس کو لوٹانے والا کامیاب نہیں ہو سکتا۔“

تحقیق: یہ مختلف طرق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں اس کی سند ات قوی نہیں۔ ابن الدبی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ عقلی کہتے ہیں۔ اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں۔ امام احمد کا قول ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 742

لیکن ایک حدیث اس کے معنی کے قریب قریب موجود ہے:

((لو لا ان المساکین یکذبون ما افلح من ردهم)) ③

”اگر مساکین جھوٹ نہ بولا کرتے تو ان کو لوٹانے والے فلاح نہ پاتے۔“

تحقیق: اسے طبرانی نے کبیر میں ابوامامہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

① کشف الحفاء رقم (۲۰۹۳) ابن جوزی نے اس کو موضوعات ۱۱۳/۳ میں بیان کیا ہے۔

② الاحیاء ۱۲۷/۱۔ کشف الحفاء ۱۶۱/۱ و ۲۲۱۔ رقم (۲۱۰۰) تذکرۃ الموضوعات ص ۶۱۔

③ الطبرانی فی الکبیر ۲۹۴/۸۔

وینحوہ فی مجمع الزوائد ۱۰۲/۳ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ جعفر بن الزبیر وهو ضعیف۔

((لو عاش ابراہیم لکان نبیا)) ❶ ”اگر ابراہیمؑ بن محمد ﷺ زندہ ہوتے تو نبی ہوتے۔“

تحقیق: نوویؒ اپنی تہذیب میں فرماتے ہیں۔ یہ حدیث باطل ہے۔ یہ مغیبات پر جسارت ہے۔ ابن عبد البرؒ اپنی تمہید میں فرماتے ہیں۔ میں یہ بات نہیں جانتا۔ کہ نوح علیہ السلام کے گھر نبی پیدا ہوا ہو۔ اور اگر یہ اصول ہوتا تو ہر ایک نبی ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے اس کی غرابت مخفی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے۔ کہ اولاد صلیبی نبی ہونہ کہ ذریت۔ کلام تو خصوص جزئی میں ہے نہ کہ مطلق کلی میں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کے نبی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہر نبی کی اولاد نبی ہو۔ اور جب نبی کریم ﷺ نے یہ خبر بیان فرمائی۔ اور نقل یہ خبر آپ سے ثبوت کو پہنچ گئی۔ تو اس میں کوئی کلام ہی باقی نہ رہا۔

کیونکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ کہ جب ابراہیم بن نبی کریم ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا:

((ان له مرضعا في الجنة، ولو عاش صديقا نبيا، ولو عاش لاعتقت

اخواله من القبط وما استرق قبطي)) ❷

”ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہوگی۔ اور اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ میں ان کے قبطی ماموں کو آزاد کرتا ہوں۔“

تحقیق: مگر اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی ضعیف ہے۔ لیکن اس کی تین سندیں ہیں۔ جو ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اور اس کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول بھی اشارہ کرتا ہے:

((ما كان محمد اباً احداً من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين)) ❸

”محمدؐ میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ آپ تو اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔“

❶ تہذیب تاریخ دمشق ۱/۲۹۵۔ ابن ماجہ ۱۰۱۱۔ کنز العمال ۳۲۲۰۴۔ الفوائد المجموعة ص ۳۹۸۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۹۹۔ کشف الخفاء ۲/۲۲۲ و ۲۲۴۔ الحاوی للفتاویٰ للسیوطی (۱۸۸/۲) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی (۲۲۰)

❷ ابن ماجہ ۱۰۱۱۔ کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلاة علی ابن رسول اللہ ﷺ و ذکر وفاته بوصیری کہتے ہیں اس میں ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ راوی ضعیف ہے۔ تہذیب تاریخ دمشق ۱/۲۹۶۔

❸ سورۃ الاحزاب الآیۃ: ۴۰۔

موضوعات کبیر (۲۶۳)

تحقیق: یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ آپ کی کوئی اولاد بلوغت (جوانی) تک زندہ نہ رہے گی کیونکہ یہ اس بات کو مقتضی ہے۔ کہ آپ کی اولاد کو بھی وہی قلب حاصل ہو۔ کیونکہ اولاد باپ کے نقش قدم پر ہوتی ہے۔ تو اگر ابراہیم علیہ السلام زندہ رہتے اور چالیس سال کی عمر کو پہنچتے تو نبی ہوتے۔ تو یہ لازم آتا کہ آپ خاتم النبیین نہ ہوں۔ رہا ابن حجرؒ کی کا قول۔ اور ان کی تاویل کہ قضیہ شرطی کے لئے۔ وقوع مقدم لازم نہیں۔ اور نوویؒ اور ابن عبدالبرؒ کے انکار سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس قضیہ شرطیہ سے واقف نہ ہوں یہ کلام تو فرض وقوع مقدم پر ہے۔

حدیث: 745 اور معنوی لحاظ سے اس حدیث کے ایک اور حدیث بھی قریب ہے:

((لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب)) ❶ ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔“
تحقیق: اسے احمدؒ نے اور حاکمؒ نے عقبہ بن عامر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اگر ابراہیمؑ زندہ ہوتے اور نبی ہوتے اور عمرؓ بھی نبی ہوتے تو ہر دو آپ کے متبعین سے ہوتے جیسا کہ عیسیٰؑ علیہ السلام۔ اور خضرؑ اور الیاسؑ علیہ السلام تو یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین ❷ کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ آئے گا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ کر دے۔ اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

حدیث: 746 جیسا کہ اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے:

((لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعي)) ❸

”کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔“

حدیث: 747

((لو علم الله فى الخصيان خيرا لا خرج من اصلابهم ذرية توحد الله، ولكنه

علم ان لا خير فيهم فاجيهم)) (كشف الخفاء رقم (۲۱۰۳))

❶ الترمذی ۳۶۸۶۔ کتاب المناقب، باب مناقب عمر ۱۸۔ البانی نے اس کو صحت قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۳۲۷) مستدرک الحاکم ۸۵/۳۔ فتح الباری ۵۱/۷۔ رقم (۴۴۹۰)۔ کنز العمال ۵۷۸/۱۱۔ حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ وفی مسند احمد ۵۵/۶ عن عائشةؓ قال قال صلی اللہ علیہ وسلم ((قد كان فى الامم محدثون فان يكن من امنی فعمر))

❷ سورة الاحزاب الآية: ۴۰۔

❸ مسند احمد ۳۸۷/۳۔ رقم ۱۰۲۲۳، ۱۴۶۸۵۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ارواء الغلیل ۳۴/۶۔ تفسیر ابن کثیر ۲۹۶/۴۔

موضوعات کبیر (۲۶۳)

”اگر اللہ یہ جانتا۔ کہ خسیوں میں کوئی بھلائی ہے تو ان کی پشت سے ذریت پیدا کرتا جو اس کی توحید بیان کرتے لیکن اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں۔“

تحقیق: اس کو دہلی نے ابن عباس سے مرفوعاً بلا سند روایت کیا ہے۔ مقاصد الحسنہ میں ہے کہ یہ کسی کے نزدیک بھی صحیح نہیں۔ اور اس مضمون میں جتنی بھی تعریف یا برائی کی احادیث بیان کی جاتی ہیں سب باطل ہیں۔ اور اس مضمون میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی طرف جو نسبت کی جاتی ہے وہ افتراء ہے۔

حدیث: 748 بلکہ بیہوشی کی مناقب شافعی میں ہے:

((اربعة لا يعبا الله بهم يوم القيامة: زهد خصي، وتقى جندی، وامانة امراة، وعبادة صبی))

”چار آدمیوں کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پرواہ نہ کرے گا۔ خصی کا زہد۔ سپاہی کا تقویٰ، عورت کی امانت اور بچے کی عبادت۔“

تحقیق: یہ اکثر احوال پر موقوف ہے۔ جیسا کہ سخاویؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 749 ((لو كشف الغطاء ما ازددت يقينا))

”اگر پردہ ہٹا دیا جاتا تو میرے یقین میں کوئی زیادتی نہ ہوتی۔“

تحقیق: قشیری اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔ یہ عامر بن عبد اللہ بن قیس کا قول ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ حضرت علیؑ کا کلام ہے اور اس کے معنی ہم نے اس کے کمال میں بیان کئے ہیں۔

حدیث: 750

((لو كانت الدنيا دما عيطا. اى طريا. لكان قوت المومن منها حلالا)) ①

”اگر دنیا تازہ خون ہوتی۔ تو مسلمان کی روزی ہوتی۔ اور حلال ہوتی۔ اور ایک روایت میں ہے۔ مؤمن کا حصہ ہوتی اور حلال ہوتی۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ اس کی سند معلوم نہیں۔ زکشیؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ انسان مضطر ہو جاتا ہے اور وہ حلال ہو جاتا۔

حدیث: 751

((لو كان الارز رجلا لكان حليما)) ② ”اگر چاول آدمی ہوتا تو برو بار ہوتا۔“

① تنزيه الشريعة ۱۹۹/۲۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۳۴۔

② كشف الخفاء ۲۲۶/۲۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۴۸۔ كشف الخفاء ۲۲۵/۲ و ۲۲۷۔

موضوعات کبیر (اردو) ۲۲۵

تحقیق: ابن القیم ہدی النبوی، نیں فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے اور عسقلانیؒ نے بھی ان ہی کی اتباع کی ہے وہ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے اگرچہ لوگوں کی زبان پر جاری ہے۔ اسی طرح تمام چاول کی احادیث موضوع ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

حدیث: 752 حضرت علیؓ سے مرفوعاً گزر چکا کہ:

((سید طعام الدنيا اللحم ثم الارز)) ❶ ”تمام کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں۔“
تحقیق: ابو نعیمؒ نے طب نووی میں اور دیلمیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: 753

((لو كان الحضر حيا لوزاني)) ”اگر خضر زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے۔“
تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ حافظ حیسریؒ فرماتے ہیں۔ اس کی سند معلوم نہیں۔ اور یہ بعض کذا بین کے اختلاف کی بنا پر ہے۔ شیخ ابن عطا طائف المنن میں فرماتے ہیں۔ محدثین نے جو اس قول پر اعتراض نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں ائمہ کا کلام نہیں پہنچا۔

((وقد علم كل اناس مشربهم)) ❷

”اور تحقیق ہر قبیلہ اپنے گھاٹ کو جانتا ہے۔“

حدیث: 754

((لولاك لما خلقت الافلاك)) ❸ ”اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔“
تحقیق: صفائیؒ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔ اگرچہ یہ حدیث نہیں۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث: 755 کیونکہ دیلمیؒ نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((اتاني جبريل فقال: يا محمد! لولاك ما خلقت الجنة، ولولاك ما خلقت

النار)) ❹

❶ سبق الحديث برقم ۵۱۴۔ ❷ سورة البقرة، الآية: ۳۲۶۔

❸ الفوائد المجموعة ص ۳۲۶۔ رقم (۱۰۱۳) تذكرة الموضوعات ص ۸۶۔ كشف الحفاء ۲۳۲۲۔ سلسلة

الاحاديث الضعيفة للالباني رقم (۲۸۲)

❹ كنز العمال ۳۲۰۲۵۔

”نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل آیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ نہ ہوتے تو نہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔“

اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ میں دنیا پیدا نہ کرتا۔

حدیث: 756

((لو منع الناس عن فت البعر لفتوه، وقالوا: ما نهينا عنه الا وفيه شئ)) ❶

”اگر لوگوں کو میٹھی مارنے سے منع کیا جاتا تو وہ ضرور مارتے۔ صحابہ کہتے ہیں ہمیں کسی چیز سے منع نہیں کیا گیا۔ مگر اس میں کچھ نہ کچھ عیب ضرور تھا۔“

یہ روایت اchiاء میں موجود ہے۔ عراقی کہتے ہیں اس کا کہیں وجود نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اس کے معنی اس آیت سے ماخوذ ہیں:

((ولا تقربا هذه الشجرة)) ❷ ”کہ اس درخت کے قریب نہ جانا“
اور شیطان کا یہ قول:

((ما نها كما ربكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين او تكونا من

الخالدين)) ❸

”کہ اللہ نے تمہیں اس درخت سے اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتہ نہ بن جاؤ یا تم اس میں ہمیشہ نہ رہنے لگو۔“

حدیث: 757

((لو وزن خوف المومن ورجاؤه لا اعتدلا)) (كشف الخفاء رقم (۲۱۳۱))

”اگر مومن کے خوف اور اس کی امید کا وزن کیا جائے۔ تو برابر ہوں گے۔“

تحقیق: اس کی مرفوع حدیث میں کوئی اصل نہیں۔ اور مقاصد میں ہے کہ یہ بعض سلف کے کلام سے نقل کیا گیا ہے زکشی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ سیوطی کہتے ہیں عبد اللہ بن احمد نے اسے زوائد الزہد میں ثابت البنانی کا قول بیان کیا ہے۔ اس کے معنی کی تحقیق باب الخوف والرجاء شرح عین العلم میں ہے۔

❶ الاحیاء العلوم ۵۷/۱۔

❷ سورة الاعراف، الآية: ۱۹۔

❸ سورة الاعراف، الآية: ۲۰۔

موضوعات کبیر (۲۶۷)

(نوٹ: اس قسم کی روایت بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔ کہتے ہیں اس کا معنی قرآن کی اس آیت سے ملتا جلتا ہے۔ یرجون رحمته ویخافون عذابه۔ الاسراء (۵۷) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خوف زدہ ہیں۔

حدیث: 758

((لو يعلم الناس ما فی الحلیة لاشتروها ولو بوزنہا ذہبا)) ①

”اگر لوگ یہ جان لیں کہ عادات میں کیا خوبیاں ہیں تو اسے سونے سے وزن کر کے خریدیں۔“

تحقیق: طبرانی نے کبیر میں سلمہ بن سلیمان الخبازی کی سند سے معاذ بن جبلؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ خبازی کذاب ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ ابن عدیؒ نے اسے معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں بلکہ یہ موضوع ہے۔ (ابن جوزیؒ کہتے ہیں اس میں حسین بن علوان کذاب ہے)

حدیث: 759

((اللواء یحملہ علی یوم القیامة)) (کشف الخفاء رقم (۲۰۳۹))

”جھنڈے کو قیامت کے روز علیؑ اٹھائیں گے۔“

تحقیق: انطا کی حاشیۃ الشفاء میں کہتے ہیں۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث: 760

((لیس لفاسق غیبة)) ② ”فاسق کے لئے غیبت نہیں۔“

تحقیق: سخاویؒ اس معنی کی حدیث نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ عقلیؒ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ قلائیؒ کہتے ہیں یہ منکر ہے منوئیؒ کہتے ہیں۔ اسے ہروئیؒ نے حسن قرار دیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ حفاظ کی ایک جماعت نے اس بات کی تصریح کی ہے۔ کہ یہ منکر ہے۔ موضوع ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو طبرانیؒ وغیرہ نے معاویہ بن حیدر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن سند اس کی ضعیف ہے۔ اور حاکم کے قول کا بھی یہی مقصد ہے۔ کہ یہ صحیح نہیں اور نہ اعتماد کے قابل ہے۔

① الفوائد المجموعہ ص ۱۶۴ رقم (۴۸۹) کشف الخفاء ۲/۲۳۵۔ رقم (۲۱۳۲) رواہ ابن عدی (۱۸۸/۱) اللابی

المصنوعہ (۲۲۰/۲)

② کشف الخفاء رقم (۲۱۵۱) مجمع الزوائد ۱/۱۴۹ وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ العلای بن بشر ضعفہ

الازدی۔ اتحاف السادة المتقین ۴/۱۱۷، ۵۵۸/۷۔ السلسلة الضعیفة حدیث رقم ۵۸۴۔

حدیث: 761

بیہقی نے سنن اور الشعب میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((من القی جلباب الحیاء فلا غیبة له)) ① ”کہ جو حیاء کی چادر اتار دے اس کی غیبت نہیں۔“

تحقیق: سہیلی کہتے ہیں یہ قوی نہیں۔ اور یہ گزر چکا۔ کہ اس کی سند میں ضعیف ہے۔ تو حاصل یہ نکلا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن بغیرہ ہے۔

نوٹ: کیونکہ اس کی متعدد سندیں ہیں۔ اسی طرح کی ایک روایت ابن عیینہ سے مروی ہے کہ تین آدمیوں کی غیبت کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔ نمبر ایک جابر حکمران نمبر (۲) اعلانیہ فقہ و فخر کرنے والا۔ (۳) وہ بدعی جو لوگوں کو اپنی بدعت کی طرف بلائے۔ اسی طرح زید بن اسلم کہتے ہیں کہ جو اعلانیہ معاصی کا ارتکاب کرے اس کی غیبت غیبت نہیں۔

حدیث: 762

((لیس للمومن راحة دون لقاء ربه)) ②

”مومن کے لئے اللہ تعالیٰ سے ملنے کے علاوہ کوئی راحت نہیں۔“

تحقیق: اسے محمد بن نصر نے قیام اللیل میں دھب بن منبہ سے ان کا قول نقل کیا ہے۔

حدیث: 763

اور مرفوعاً یہ مروی ہے کہ:

((انما المستريح من غفر له)) ③ ”فائدہ میں وہ ہے جس کی مغفرت کر دی جائے۔“

حدیث: 764

((لی مع الله وقت لا یسع فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل)) كشف الخفاء

رقم (۲۱۰۹)

”میرے لئے اللہ کے ساتھ ایسا وقت ہے۔ جس میں نہ تو کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔“

تحقیق: اس کا اکثر صوفیاء تذکرہ کرتے ہیں۔ اور یہ رسالہ قشیری میں ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ میرے

① البیہقی ۴۱۰/۱۰۔ الاحیاء ۲۱۷/۱، ۱۰۵/۳۔ تاریخ بغداد ۴/۱۷۱، ۴۳۸/۸۔ السلسلة الضعیفة رقم ۵۸۵۔

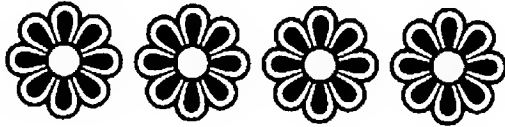
② كشف الخفاء رقم (۲۱۰۴) ان الفاظ سے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفة (۶۶۳)

③ حلیۃ الاولیاء ۲۹۰/۸۔ مسند احمد ۱۰۲/۶۔ رقم (۲۴۹۰۳) (۲۵۲۲۰)۔ مجمع الزوائد ۲/۳۳۰۔ الزهد لابن المبارك ص ۸۵۔

موضوعاتِ کبیر (اردو) ۲۶۹

لئے ایک ایسا وقت ہے جس میں میرے پاس خدا کے سوا کوئی نہیں آسکتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ فرشتہ مقرب سے مراد جبرئیل اور نبی مرسل سے مراد خود آپ کی ذات ہے اور اس میں اشارہ مقام استغراق کی طرف ہے جسے آپ سکر محو اور فنا سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

(نوٹ: جب یہ روایت ہی صحیح نہیں تو اس کی تاویل کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ اس سے مراد سکر محو اور فنا تجرد وغیرہ صوفیا کی اصلاحات ہیں کسی صحیح حدیث میں اس کی کوئی صراحت نہیں یہ مصطلحات گمراہ صوفیوں نے ایجاد کی ہیں۔)



(۲)

حرف المیم

حدیث: 765

((ما اخاف علی امتی فتنۃ اخوف علیہا من النساء والخمر)) (کشف الخفاء

رقم (۲۱۶۹)

”میں اپنی امت پر کسی چیز کا اتنا خوف نہیں کرتا۔ جتنا عورتوں اور شراب کا۔“

تحقیق: اس کو دیلمی نے بغیر سند کے حضرت علی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاویؒ نے اس کی سرخی بنائی ہے۔ اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ابن الدبیجؒ کہتے ہیں۔ اس میں اس کے الفاظ بالاسند نہیں پاتا۔ لیکن اس کے شواہد بہت سے ہیں۔ (شواہد سے مراد وہ روایت ہے کہ میں اپنے بعد سب سے بڑا فتنہ مردوں کے لئے عورتوں کا چھوڑے جا رہا ہوں)

حدیث: 766

((ما اخاف علی امتی فتنۃ اخوف علیہا من النساء والخمر))

”میں اپنی امت پر کسی چیز کا اتنا خوف نہیں کرتا۔ جتنا عورتوں اور شراب کا۔“

حدیث: 767 ((ما اعلم ما خلف جداری هذا)) (کشف الخفاء رقم (۲۱۷۰)

”میں نہیں جانتا۔ میری اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔“

تحقیق: عسقلانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 768 ((ما افلح سمین)) ”نہیں کامیاب ہوا موٹا۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۱۷۱)

تحقیق: یہ امام شافعیؒ کا کلام ہے۔ امام محمدؒ بن الحسنؒ فرماتے ہیں۔ یہ اس بنا پر ہے۔ کہ عاقل دنیا و آخرت کی تہمت سے بری نہیں ہوتا۔ اور موٹا کسی کوشش میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور جب وہ دین و دنیا دونوں کی کوششوں سے خالی ہوا۔ تو جو پایوں کی حد میں داخل ہو گیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ عاشقوں کے جسم لاغر ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے اور تو موٹا ہے تو اس نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کہ

موضوعات کبیر (۲۷۱)

محبت ان کی طبیعت کے خلاف ہے۔ اور وہ میری طبیعت کے موافق ہے اس لئے میری غذا ہو گئی۔

حدیث: 769 ((ما الطلح صاحب عیال قط)) ❶ ”عیال دار کبھی کامیاب نہیں ہوا۔“

تحقیق: دیلمی نے بالسند حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں یہ حضورؐ سے روایت کرنا منکر ہے۔ بلکہ یہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔

حدیث: 770 ((ما انصف القاری المصلی)) (کشف الخفاء رقم (۲۱۸۱))

”نماز پڑھنے والے قاری نے کتنا انصاف کیا۔“

حدیث: 771 عسقلانی کہتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ:

((لا یجهر بعضکم علی بعض بالقرآن)) ❷ ”ایک دوسرے پر قرآن زور سے نہ پڑھو۔“

تحقیق: یہ صحیح ہے بیاضی سے موطاء اور ابوداؤد وغیرہ میں مروی ہے۔

حدیث: 772 ((ما اوتی قوم المنطق الا منعوا العمل)) ❸

”جس قوم کو منطق عطا کی گئی اس نے عمل کو چھوڑ دیا۔“

تحقیق: یہ احیاء العلوم میں ہے عراقی کہتے ہیں میں اس کی کوئی اصل نہیں پاتا۔ اور ہو سکتا ہے منطق سے مراد جھگڑا ہو۔

حدیث: 773 ((ما اتخذ الله من ولی جاهل ولو اتخذه لعلمه)) ❹

”اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو دوست نہیں بناتا اور اگر اُسے دوست بنا لے تو اُس کو تعلیم دیتا ہے۔“

تحقیق: یعنی اگر اُسے دوست بنانے کا ارادہ کر لے تو اُسے سکھاتا ہے۔ جملہ سے مراد سالکین مریدین اور

دوسرے سے مراد مجذوبین ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ ثابت نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف

نہیں۔ (ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ روایت ثابت نہیں)

❶ لسان المیزان الجزء الاول الترجمة رقم (۵۷۴) اتحاف السادة المتقين ۳۱۹/۵۔ اللائی

المصنوعه ۹۹/۲۔

❷ ابوداؤد الصلاة باب [۲۵] حدیث رقم (۱۳۳۳) صحیح ہے۔ رفع الصوت فی القراءة فی صلاة اللیل۔ الموطا صفحہ

۸۰۔

❸ الاحیاء ۴۲/۱۔

❹ اس کو ابوفیم نے الحلیہ ۲۱۹/۵ میں ابن جوزی نے الموضوعات (۲۶۲/۱) میں ابن عراق نے تزیہ الشریعہ (۲۷۷/۱) میں سیوطی نے

اللائ اللی المصنوعہ (۱۱۳/۱) جلیبی نے کشف الخفاء (۳۶۰/۲) میں جبکہ شیخ الالبانی اس کو سلسلہ الاحادیث الضعیفہ ۸۲ میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 774

((ما استرذل الله عبدا الا حظر عليه العلم والادب)) قال في ((الميزان)) ❶

هو باطل۔

”جب اللہ بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس پر علم و ادب کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔“ ذہبی ”میزان“ میں کہتے ہیں یہ باطل ہے۔

نوٹ: موضوع ہے رقم (۵۰۰۰) اس کو ابن نجار نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے

حدیث: 775

((ما بدئ بشئ يوم الاربعاء الا تم)) (كشف الخفاء رقم (۲۱۹۱))

”بدھ کے روز جو بھی کام شروع کیا جائے۔ پورا ہو جاتا ہے۔“

حدیث: 776

سنادی کہتے ہیں میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوعاً مروی ہے۔ اس کے مخالف ہے۔

((يوم الاربعاء يوم نحس مستمر)) ❷ ”کہ بدھ کا روز نحس ہے۔“

تحقیق: طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔ اور یہ ضعیف ہے۔ اور ہو سکتا ہے، اس سے مراد یہ ہو کہ یہ کفار کے لئے نحس ہے۔ اور نیک لوگوں کے لئے مستقل طور پر سعد ہے اور ہمارے ائمہ میں سے صاحب ہدایہ نے اس پر عمل کیا۔ کہ وہ اپنے درس کی ابتداء اسی روز کرتے۔ عسقلانی فرماتے ہیں بعض صلحاء سے جس سے میں ملا ہوں یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ بدھ کے روز نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی گئی۔ کہ لوگ اس سے بدفالی لیتے ہیں۔ اسے یہ چیز عطا کی گئی کہ جو کام بھی اس روز شروع کیا جائے وہ پورا ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔ (یہ بات ہر گز صحیح نہیں نہ یہ کسی کا قول ثابت ہے نہ مرفوعاً اس کی کوئی اصل ہے)

حدیث: 777

((ما بعد طريق ادى الى صديق))

”جو راستہ دوست کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ کتنا دور ہے۔“

❶ میزان الاعتدال ترجمہ رقم ۵۹۳۔

❷ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۱۶۔ تفسیر القرطبی ۱۳۵/۱۷۔ الدر المنثور ۱۳۵/۶۔ کشف الخفاء رقم (۲۱۸۳)

موضوعاتِ کبیر (۱۲۳)

تحقیق: یہ ذی النون مصری کا کلام ہے۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ دوست تک پہنچنے کی راہ کتنی بعید ہے۔ (یہ حدیث نہیں ہے) (کشف الخفاء رقم (۲۱۱۲))

حدیث: 778

((ما بکیت من دهر الا بکیت علیہ)) (کشف الخفاء رقم (۲۱۹۳))

”میں زمانہ کے باعث نہیں رویا۔ بلکہ زمانہ پر رویا ہوں۔“

تحقیق: یہ ابن عباسؓ کے کلام کے معنی ہیں۔

حدیث: 779

((ما ترک القاتل علی المقتول من ذنب)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۰۰))

”قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ نہیں چھوڑا۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی الہلالیؒ میں کہتے ہیں میں اس کو نہیں پہچانتا نہ ہی اس کی کوئی ضعیف سند ہے۔ ابن کثیر اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث: 780

جیسا کہ ابن حبانؒ نے ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((ان السیف محاء للخطایا)) ❶ ”تکوار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔“

حدیث: 781

((وللبیہقی فی حدیث مرفوع: ((القتلی ثلاثہ...)) ❷ فذکرہ الی ان قال

فی الرجل المؤمن المقتوف علی نفسه المقتول فی الجہاد فی سبیل اللہ

تعالیٰ: ((ان السیف محاء للخطایا)) وفی المناق المقتول فی الجہاد: ((ان

السیف لا یمحو النفاق))

❶ موارد الغامض رقم: ۱۶۱۱۔ فتح الباری ۱/۶۸۔ الترغیب والترہیب ۲/۳۱۶۔ البیہقی ۹/۱۶۴۔

❷ البیہقی ۹/۱۶۴۔ انارمی ۲/۲۰۶۔

موضوعات کبیر (ازدوا)

وقال السيوطي: حديث ((السيف محاء للخطايا)) ❶ اخرجه احمد وابن

حبان من حديث عتبة بن عبيد.

”اور بیہوشی نے مرنوع حدیث میں روایت کیا ہے۔ کہ مقتول تین ہیں حتیٰ کہ بیہوشی نے اس مومن کے بارے میں جس نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہو۔ اور وہ جہاد فی سبیل اللہ میں مقتول ہو کہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ اور اس منافق کے بارے میں جو جہاد میں مقتول ہو جائے یہ روایت ہے۔ کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔ سیوطی کہتے ہیں یہ حدیث کہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے، اسے احمد اور ابن حبان نے عتبہ بن عبيد سے روایت کیا ہے۔“

حدیث: 782 ابو نعیم اور دیلمی نے عائشہ سے روایت کیا ہے:

((قتل الصبر لا يمر على ذنب الا محاه)) ❷

”باندھ کر قتل کرنا مقتول نے جو بھی گناہ کیا ہے۔ اسے معاف کر دیتا ہے۔“

حدیث: 783 سعید بن منصور نے عمرو بن شعیب سے مرسل روایت کیا ہے:

((من قتل صبورا كان كفارة لخطايا)) ❸

”جو باندھ کر قتل کیا جائے۔ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

حدیث: 784 بیہوشی نے شعب الایمان میں اوزاعی سے روایت کیا ہے:

((من قتل مظلوما كفر الله عنه كل ذنب)) قال: وذلك في القرآن ((انی

اريد ان تبوء باثمي واثمك)) ❹ انتہی.

”جو مظلوم قتل کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے اور یہ قرآن میں بھی موجود ہے ”میں تیرے

❶ انظر حديث رقم ٨٠٠۔

❷ مجمع الزوائد ٢٦٦/٦ وقال الهيثمي رواه البزار وقال ولا نعلمه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا من هذا الوجه ورجاله ثقات۔

❸ كنز العمال ١٢٩٦٨ وعزاه السيوطي لابن النجار عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده۔

❹ سورة المائدة، الآية: ٢٩۔

موضوعات کبیر (الذو)

۲۷۵

اور اپنے دونوں کے گناہ سمیٹنے کا ارادہ کرتا ہوں۔“
اور قرآن سے یہ استدلال کرنا بحیثیت الفاظ ہے۔“

حدیث: 785

((ما تغاضم علی احد مرتین)) ”کسی پر دو مرتبہ آنا کتنا بڑا ظلم ہے۔“

تحقیق: یہ بہت سے اسلاف کا کلام ہے۔ دیونوریؒ کی مجالہ میں اصمعیؒ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے کہا میں کسی کے پاس دوبار نہیں آتا۔ اس سے دریافت کیا گیا یہ کیسے۔ اس نے جواب دیا جب میں کسی کے پاس ایک بار آ جاتا ہوں۔ تو اس کے پاس دوبارہ نہیں جاتا۔

حدیث: 786

((لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین)) ❶ ”مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔“

تحقیق: نیز اصمعیؒ سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے جب بھی کسی متکبر شخص کو دیکھا تو اس کی بیماری میری طرف منتقل ہو جاتی ہے یعنی میں اس پر تکبر کرنے لگتا ہوں۔

حدیث: 787

((ما خلا جسد من حسد)) ”کوئی جسم حسد سے خالی نہیں۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۲۰۸))

تحقیق: سناوئیؒ کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث سے واقف نہیں۔

حدیث: 788

مگر اس کے معنی نزہۃ الحفاظ میں ابو موسیٰ المدنیؒ کی سند سے حضرت انسؓ سے ایک طویل حدیث میں مرفوعاً

مروی ہیں:

((کل بنی آدم حسود)) ”آدم کا ہر بیٹا حاسد (حسد کرنے والا) ہے۔“

تحقیق: اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں خلف العمی ضعیف راوی ہے۔

حدیث: 789

((ما خلا قصیر من حکمة، ولا طویل من حماقة)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۰۹))

❶ اخرجہ البخاری فی کتاب الادب باب لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین (الحديث ۶۱۳۳) و اخرجہ مسلم کتاب

الزهد، والرقائق باب لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین (الحديث ۷۴۲۳) ابو داود الادب باب [۳۴] فی الحذر من

الناس (الحديث ۴۸۶۲) ابن ماجہ ۳۹۸۲ و ۳۹۸۳۔ کتاب الفتن باب العزلة۔ الدارمی ۳۲۰/۲۔ مسند احمد

۳۷۹/۲

”کوئی پست قد حکمت سے اور کوئی لمبے قد والا حماقت سے خالی نہیں ہوتا۔“

حدیث: 790

سناوئی مقاصد میں کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ: ((جعل الخیر کلہ فی الربعۃ)) ”اللہ تعالیٰ نے تمام بھلائی ربعہ (یعنی میانہ قد) میں رکھی ہے۔“
تحقیق: اور ربعہ وہ ہوتا ہے جو نہ بہت لمبا ہو اور نہ بہت چھوٹا۔ بلکہ اس کا قد کچھ لمبائی کی جانب مائل ہو۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے اوصاف میں۔ یہ صحیح طور پر ثابت ہے۔ اس کی صحیح شاہد وہ حدیث ہے خیر الامور اوسطھا تمہارے بہتر کام وہ ہیں جن میں میانہ روی ہو۔ مگر بات یہ ہے کہ اس میں ان امور کا بیان ہے جو آدمی کے اختیار میں ہوں۔

حدیث: 791

حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: ((ان الله جعل الهوج فی الطوال)) ”اللہ تعالیٰ نے حماقت کو لمبائی میں رکھا ہے۔“

حدیث: 792

((ما رفع احد احدًا فوق قدره الا واتضع عنده من قدره بازید)) (کشف

الخفاء رقم (۲۲۱۲)

”کسی نے کسی کو اس کی حیثیت سے اوپر نہیں اٹھایا۔ مگر اس کی حیثیت اس کی نظروں میں گر گئی۔“

تحقیق: سناوئی مقاصد میں کہتے ہیں یہ مرفوعاً مروی نہیں۔

حدیث: 793

((لکن جاء نحوه فی ((مناقب الشافعی)) للبيهقي: ما اکرم احدًا فوق

مقداره الا اتضع من قدری عنده بمقدار ما اکرمته))

”بلکہ بھیجتے ہیں کہ مناقب شافعیؒ میں اس قسم کا قول موجود ہے۔ میں نے کسی کی اس کی مقدار سے زیادہ عزت نہیں کی۔ مگر میں جتنا اس کا اکرام کرتا تھا۔ اتنی ہی اس کے دل میں میری قدر کم ہو گئی۔“

حدیث: 794

((ما ضاق مجلس بمتحابین)) ❶

❶ رواہ الخطیب فی تاریخ بغداد ۳/۲۲۶ وابن حجر فی لسان المیزان ۵/ الترجمة رقم ۱۱۸۳۔ وابن عراق فی تنزیہ الشریعة ۲/۲۶۴۔ الفوائد المجموعة ص ۲۵۵۔ کشف الخفاء رقم (۲۲۱۷) البانی نے سلسلہ الاحادیث الضعیفة حدیث (۵۰۹۲) میں اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

موضوعات کبیر (اردو)

۲۷۷

”محبت کرنے والوں کے ساتھ مجلس نے مزائیس اٹھایا۔“

تحقیق: اسے دلیلی نے بلا سند حسن سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ بیہی نے شعب الایمان میں ذی النون مصری کا قول اسی معنی میں نقل کیا ہے۔

حدیث: 795

((ما عاقبت من عصی اللہ فیک بمثل ان تطیع اللہ فیہ)) ①

”جس نے اللہ کی تیرے بارے میں نافرمانی کی میں نے اسے اتنی سزا نہیں دی جتنا اللہ کی اطاعت میں اسے اجر دیا۔“

تحقیق: سخاوی نے مقاصد میں اس کی سرخی باندھی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔

حدیث: 796

((ما عند اللہ بشی اعظم من جبر القلوب)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۲۱))

”دلوں کے جوڑنے سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے نزدیک بڑی نہیں ہے۔“

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔

حدیث: 797

((ما عدل من ولی ولہ)) ”جس نے اپنے بیٹے کو والی بنایا اُس نے انصاف نہیں کیا۔“ (کشف الخفاء رقم (۳۳۳))

تحقیق: ہمارے شیخ امام سخاوی فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں میرے نزدیک یہ موضوع ہے اور معنا بھی باطل ہے۔

حدیث: 798

((ما عزت النیة فی الحدیث الا لشرفه)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۲۰))

”حدیث کی نیت نے جتنی عزت کی۔ خدا تعالیٰ نے اسے شرف بخشا۔“

تحقیق: خطیب کہتے ہیں یہ مرفوعاً محفوظ نہیں۔ بلکہ ابن ہارون کا قول ہے۔

حدیث: 799

((ما عز شی الاہان))

① (کشف الخفاء رقم (۲۲۱۸)) اس کو خطیب نے المستحق والمفترق میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح اصحابی الترغیب میں اس کو ضعیف سند سے بیان کیا ہے۔ یہ کلام حضرت عمرؓ پر موقوف ہے۔

موضوعات کبیر (۲۷۸)

”جس چیز کی زیادہ عزت کی گئی وہی ذلیل ہوئی۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۲۲۳))

حدیث: 800 یہ ایک حدیث صحیح کے معنی ہیں۔ جو انسؓ سے مروی ہے کہ:

((حق علی اللہ ان لا یرفع شیاً من الدنیا الا وضعه)) ①

”اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں جب کوئی چیز بلند کی جاتی ہے تو اسے گرا دیتا ہے۔“

تحقیق: اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 801

((ما فضلکم ابوبکر بفضل صوم ولا صلاة، ولكن بشی وقر فی قلبه)) ②

”ابوبکرؓ کی فضیلت نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں۔ لیکن وہ تو اس چیز کی بنا پر ہے۔ جو ان کے دل میں اللہ

تعالیٰ کے ذکر کی بنا پر راسخ ہو گئی تھی۔“

تحقیق: یہ حدیث احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں نے اسے مرفوعاً نہیں پایا۔ لیکن حکیم رحمۃ اللہ ترمذیؒ کی نوادر میں یہ بکر بن عبد اللہ المزنی کا قول ہے۔ (کشف الخفاء رقم (۲۲۲۸))

حدیث: 802 ((ما کثر اذان بلدة الا قل بردھا))

”جب کسی شہر میں اذانیں زیادہ ہوتی ہیں تو اس کی سردی کم ہو جاتی ہے۔“

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے بلا سند حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 803 ((اللائی میں ہے یہ حدیث کہ:

((ما من مدینة یکثر اذانها الا قل بردھا)) ③

”جب کسی شہر میں اذانیں زیادہ ہوتی ہیں۔ تو اس کی سردی کم ہو جاتی ہے۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔

① البخاری ۳۸/۴۔ ابوداؤد الادب باب [۹] بدائع المنن ۱۱۸۹۔ النسائی کتاب الخیل باب الحنب [۱۶] حدیث

(۳۵۹۲) الدارقطنی ۳۰۳/۴۔ الاحیاء ۲۰۱/۳۔

② اتحاف السادة المتقين ۶۶/۲۔ السلسلة الضعيفة ۶۶/۲۔ رقم (۹۶۲)

③ اللآلیء المنصوعة ۸/۲۔ تنزیہ الشریعة ۷۹/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۱۸۔ رقم (۵۳) رواہ ابن عدی فی الکامل

(۱۷۶۴/۵) والعقیلی فی الضعفاء (۲۶۴/۲) الموضوعات لابن جوزی (۱۹/۲) نیز اس کا زوری نے سیدنا علیؓ سے مرفوعاً

روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ موضوع ہے اس میں عمرو بن صحیح مہتمم بالکذب ہے۔

حدیث: 804

((ما كل مرة تسلم العبرة)) ”ہر بار منکا سالم رہتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۲۳۹))
تحقیق: میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ البتہ مقاصد میں اس معنی کا ایک شعر ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 805

((ما اعتلات دار من الدنيا حبرة الا اعتلات منها عبدة))
”دنیا کا کوئی گھر نعمتوں سے جب بھی بھرتا ہے۔ تو وہ عبرت سے بھر جاتا ہے۔“
عراقی کہتے ہیں۔ اسے ابن السبارک نے تھی بن کثیر سے مسلمان روایت کیا ہے۔ الاحمدیہ کے معنی خوشی کے
ہیں۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے

((فهم في روضة يحبرون)) ② ”وہ باغ میں خوش ہوں گے۔“
لیکن قاموس میں ہے کہ عبرت سے مراد بہنے والا آنسو ہے۔

حدیث: 806

((ما من ليلة الا ينادى مناد: يا اهل القبور! من تغبطون؟ فيقولون: اهل

المساجد.. الخ..))

”کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جب کہ منادی یہ ندانہ کرتا ہو۔ کہ اہل قبور تم کس سے رشک کرتے ہو۔ تو وہ
جواب دیں گے اہل مساجد سے۔“
تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 807

((ما من جماعة اجتمعت الا وفيهم ولي لله، لا هم يدرون به، ولا هو يدري

بنفسه)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۴۹))

”کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جب وہ جمع ہو تو اس میں ایک نہ ایک اللہ کا ولی ضرور ہوتا ہے جسے نہ تو لوگ
جانتے ہیں۔ اور نہ وہ خود اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔“
تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ کلام باطل ہے۔ کیونکہ جماعت تو فاجر کی بھی ہوتی ہے۔ جو کفر پر م

① کشف الخفاء ۲/۲۷۲۔ رقم (۲۲۵۰)

② سورة الروم من الآية ۱۵۔

جاتے ہیں۔ اس کی صحیح سند ہو۔ تو تاویل کا دروازہ بہت وسیع ہے۔

حدیث: 808 ((ما من نبی نبی الا بعد الاربعین)) ❶

”جو بھی نبی بنایا گیا ہے وہ چالیس سال کی عمر میں بنایا گیا ہے۔“

ابن الجوزی کا قول ہے یہ موضوع ہے۔ زکشی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور سیوطی نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ قرآن کی بھی معارض ہے اللہ تعالیٰ بخیر علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں:

((و آتیناہ الحکم صبیاً)) ❷ ”ہم نے انہیں حکم بچپن میں دیا۔“

اور یوسف کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

((و اوحینا الیہ لتنبئہم بامرہم ہذا)) ❸

”اور ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ ہم تجھے اس کی خبر دیں گے۔“

اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو اکثریت پر محمول ہوگا۔

حدیث: 809

((ما النار فی الیس باسرع من الغیة فی حسنات العبد)) ❹

”خشت چیزوں میں غیبت سے زیادہ بندے کی نیکیوں پر آگ سے زیادہ کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔“

تحقیق: اسے غزالی نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ یا بس سے مراد خشک لکڑی ہے۔

حدیث: 810

((ما وسعنی ارضی ولا سمانی، ولكن وسعنی قلب عبدی المومن)) ❺

”مجھے میری زمین اور میرے آسمان نے وسعت نہیں دی۔ لیکن مومن بندے کے دل نے مجھے وسعت دی ہے۔“ (یعنی اللہ تعالیٰ مومن بندے کے دل میں سما جاتا ہے)

❶ کشف الخفاء ۲/۲۷۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱/۴۶۶۔

❷ سورة مريم الآية: ۱۲۔ ❸ سورة يوسف، الآية: ۱۵۔

❹ الاحیاء ۳/۱۴۵۔ کشف الخفاء ۲/۳۷۲۔ رقم (۲۲۵۱) تذکرۃ الموضوعات ص ۱۶۹۔

❺ اتحاف السادة المتقين ۷/۲۳۴۔ کشف الخفاء رقم (۲۲۵۶)

تذکرۃ الموضوعات ص ۳۰۔ احادیث القصاص۔ تنزیہ الشریعة ۱/۱۴۸۔ مجموع الفتاویٰ جلد ۱۸ صفحہ (۱۳۲)

تحقیق: یہ حدیث احیاء میں ہے عراقی فرماتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ اسرائیلیات میں تو موجود ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ سے اس کی کوئی معروف سند نہیں۔ ذیل میں بھی اسی قسم کا قول ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مومن کا دل مجھ پر ایمان لانے اور میری محبت کی بنا پر وسیع ہو گیا۔ اور اگر یہ مراد لی جائے کہ میں اس کے قلب میں حلول کر آیا تو یہ کفر ہے۔ زکشی کہتے ہیں، اس حدیث کو کفار نے وضع کیا ہے۔

حدیث: 811

سیوطی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے اپنی زہد میں وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے:

((ان الله فتح السموات لحز قیل حتی نظر الى العرش. فقال حز قیل:

سبحانک! ما اعظم شانک یا رب! فقال الله: ان السموات والارض ضعفن عن

ان یسعنّی، ووسعنی منها العبد المومن الوداع اللین))

”اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو حز قیل کے لئے کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس نے عرش پر نظر ڈالی حز قیل بولا اے رب! تیری شان کتنی بڑی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان و زمین مجھے وسعت دینے میں عاجز آ گئے۔ مجھے نیک مومن بندے کے دل نے وسعت دے دی۔“

اس میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی جانب:

((انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها

واشفقن منها وحملها الانسان)) ①

”ہم نے اپنی امانت کو زمین و آسمان پر پیش کیا۔ انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس سے گھبرا گئے۔ لیکن اسے انسان نے اٹھا لیا۔“

حدیث: 812

((مت مسلما ولا تبال)) ”مسلم مراد پر واہ نہ کر۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۲۶۳)

سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ سے اسے نہیں جانتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ولا تموتن الا وانتم مسلمون)) ② ”تم اسلام کی حالت میں مرو۔“

② سورة آل عمران من الآية ۱۰۲۔

① سورة الاحزاب، الآية: ۷۲۔

حدیث: 813 ((المجرة باب السماء)) ”مجرہ آسمان کا دروازہ ہے۔“

تحقیق: ”علم نجوم کے لحاظ سے مجرہ ایک منطقہ کا نام ہے) یہ نہایہ میں مذکور ہے۔

حدیث: 814

((المحبة مكية)) ”کسی چیز کی محبت اوندھے منہ گرانے والی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۲۷۳))

تحقیق: یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ ”کسی شے کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔“

حدیث: 815

((محبة الابناء صلة في الابناء)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۷۴))

”آباء کی محبت بیٹیوں کے لئے صلہ رحمی ہے۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں ان الفاظ سے اس سے واقف نہیں۔

حدیث: 816

((المحسود مرزوق))

”جس سے حسد کیا جائے اسے رزق دیا جاتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۲۷۵))

تحقیق: سخاویؒ نے اس کی سرخی بنائی ہے۔ لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ جب اس کے بھائی اس سے حسد کرتے ہیں تو اس کی شان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنے کی بنا پر بلند ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں زیادہ دے دوں گا۔“ ①

حدیث: 817

((مداد العلماء افضل من دماء الشهداء)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۷۶)) الفوائد

المجموعه رقم الحديث (۹۰۴) تذكرة الموضوعات (۲۳) الدر المنثور (۱۴۱)

”علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے افضل ہے۔“

تحقیق: خطیبؒ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ زرکشیؒ نے ذکر کیا ہے۔ اور یہ حسن بصریؒ کا کلام ہے۔

حدیث: 818

اور مرغوعا بھی یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح عليهم)) ②

”علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے وزن کی گئی تو یہ اس سے زیادہ وزنی ہو گئی۔“

① سورة ابراهيم من الآية ۷۔

② تاریخ بغداد ۱۹۳/۲۔ کنز العمال ۲۸۷/۴۔ الفوائد المجموعه ص ۲۸۷۔

موضوعاتِ کبیر (اردو) ۲۸۳

حدیث: 819

سناوٹی کہتے ہیں اسے ابن عبدالبر نے ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((یوزن يوم القيامة مداد العلماء بدم الشهداء))

(اس کی سند میں اسماعیل بن محمد بن زیاد کذاب راوی ہے)

”علماء کی سیاہی قیامت کے روز شہداء کے خون سے وزن کی جائے گی۔“

حدیث: 820

خطیب نے اپنی تاریخ میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم))

”علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے وزن کی گئی تو اسے ترجیح دی گئی۔“

تحقیق: اور اس کی سند میں محمد بن جعفر ہے۔ جس پر وضع کی تہمت ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ شہید کا خون نفع پہنچانے سے قاصر ہے۔ اور عالم کی سیاہی کا نفع متعدی اور ظاہر ہے۔

حدیث: 821

((المرء بسعدہ لا بابیہ ولا وجدہ)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۷۹))

”آدمی اپنی نیک بختی پر ہوتا ہے۔ نہ کہ باپ دادا کی۔“

تمیز میں ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے (۱۲۳۸)

حدیث: 822

یہ معنی ہیں اس حدیث کے:

((من بطاء به عمله لم يسرع به نسبه)) ❶ ”جہاں عمل پہنچ سکتا ہے۔ وہاں نسب نہیں پہنچ سکتا۔“

تحقیق: اور اس میں یہ زیادتی بھی ممکن ہے۔ کہ یوں کہا جائے۔ کہ نہ کوشش سے۔

حدیث: 823

اور یہ حدیث ہے کہ:

((لا ينفع ذا الجد منك الجد)) ❷ ”کوشش کرنے والے کی کوشش تجھے نفع نہیں پہنچا سکتی۔“

❶ مسلم الذکر ۳۸۔ الترمذی ۲۹۴۵۔ کتاب القراءات ابو داود العلم باب [۱] ابن ماجہ، المقدمہ حدیث (۲۲۵)

❷ بخاری، کتاب الاذان حدیث (۸۴۴) مسلم، کتاب المساجد حدیث (۵۹۳) ابو داود،

کتاب الصلاة حدیث (۱۰۵۰) ابن ابی شیبہ (۲۳۱/۱۰)

موضوعات کبیر

۲۸۴

حدیث : 824

((المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من ینخالل)) ❶

”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔“
تحقیق: اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور دیگر محدثین نے اس کو ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے زکشیؒ کہتے ہیں ابن الجوزیؒ نے غلطی کھائی ہے کہ اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث : 825

((المرض ینزل جملة واحدة، والبرء ینزل قليلا قليلا)) ❷

”بیماری ایک دم نازل ہوتی ہے اور شفاء آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اسے حاکم نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔ خطیبؒ نے متفق میں اور دیلمیؒ نے حارث بن عبداللہ الصغانیؒ کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن یہ باطل ہے۔ کیونکہ صفائی وضع کے ساتھ متہم ہے خطیبؒ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ اس میں دیلمیؒ نے سخت خطا کی ہے اور بہت بری بات بیان کی ہے اور رسول اللہ ﷺ اور کسی صحابی سے کسی طریقہ سے بھی ثابت نہیں۔ یہ عروہ بن الزبیر کا قول ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے دیلمیؒ اور حاکمؒ نے تاریخ میں عبداللہ بن الحارث کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ان کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ موضوع نہیں۔

حدیث : 826

((المریض انینہ تسبیح، وصیاحۃ تکبیر، ونفسہ صدقة، ونومہ عبادۃ، ونقلہ

❸ من جنب الی جنب جہاد فی سبیل اللہ))

”مریض کا کر اہنا تسبیح۔ اس کا چیخا تکبیر۔ اس کا سانس صدقہ۔ اس کا سونا عبادت اور اس کا ایک طرف

❶ کشف الخفاء رقم (۲۲۸۱) مسند احمد (۳۰۳/۲) ابوداؤد، کتاب الادب حدیث (۴۸۳۳) ترمذی، کتاب الزہد، حدیث (۲۳۷۸) بیہقی فی شعب الایمان ۵۰/۷۔ رقم (۹۴۳۶) المشکاة حدیث رقم (۵۰۱۹) مستدرک للحاکم

(۱۷۱/۴) البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ الصحیحہ (۹۲۷)

❷ اللآئی، المصنوعة ۲۱۷/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۲۶۲۔ رقم (۸۰۵) تنزیہ الشریعة ۳۵۴/۲۔ الموضوعات لابن جوزی (۲۰۹/۳) کشف الخفاء رقم (۲۲۸۵)

❸ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۲۰۶۔ الفوائد المجموعة ص ۲۶۲۔ کشف الخفاء ۲۸۴/۲۔

سے دوسری طرف کروٹ لینا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔“
تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ ثابت نہیں۔

حدیث: 827

((مسح الرقبة امان من الغل)) ”گردن کا مسح کرنا طوق سے امان ہے۔“
تحقیق: نووی شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 828

ما علی قاری فرماتے ہیں اسے ابو عبید القاسم نے موسیٰ بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہ:

((من مسح قفاه مع راسه وقی من الغل)) ❶

”جس نے اپنی گدی کا سر کے ساتھ مسح کیا وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رکھا جائے گا۔“
تحقیق: یہ حدیث موقوف ہے۔ لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔ کیونکہ اس میں رائے اور قیاس کا دخل نہیں۔
اور اس کی تائید وہ روایت کرتی ہے۔ جو مسند فردوس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً سند ضعیف کے ساتھ مروی ہے۔ اور ضعیف پر فضائل میں عمل کیا جاسکتا ہے اسی باعث ہمارے آئمہ کا قول کہ گردن کا مسح مستحب یا سنت ہے۔

حدیث: 829

((مسح العينين بباطن انملتي السبابتين بعد تقبيلهما عند سماع قول

الموذن: اشهد ان محمدا رسول الله. مع قوله: اشهد ان محمدا عبده

ورسوله، رضيت بالله ربا، وبالا سلام ديناً، وبمحمد عليه الصلاة والسلام

نبيا)) (كشف الخفاء رقم (۲۲۹۶) سلسلة الاحاديث الضعيفة رقم الحديث (۷۳)

”دونوں شہادت کی انگلیوں کے پوروں سے انہیں چومنے کے بعد آنکھوں کا مسح کرنا جس وقت موذن

اشہد ان محمد رسول اللہ کہے۔ تو سننے والا اشہد ان محمد عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالا سلام ديناً وحمد انبيا

❶ كشف الخفاء ۲/۲۹۰۔ التلخيص جلد ۱ ص ۹۲۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة (۹۸/۱) اس میں مسعودی راوی مغلط ہے۔ اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ اکثر علمائے عرب اور محققین کے نزدیک ضعیف روایت فضائل اعمال میں بھی قابل قبول نہیں اور یہی موقف درست اور حق پختی ہے۔

موضوعات کبیر (اردو) ۲۸۶

کہے۔ اور یہ فعل کرے۔“

تحقیق: اسے دلیلی نے فردوس میں ابو بکر صدیق سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو یہ کام کرے اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔ سخاوی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں اور ابن وکیع کہتے ہیں اس کو شیخ احمد الرواد نے اپنی کتاب موجبات الرحمة میں روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔ اور سند میں انقطاع ہے۔ اور وہ یہ روایت خضر علیہ السلام سے کرتے ہیں۔ اور اس مضمون میں جتنی بھی روایات مروی ہیں کوئی بھی صحیح نہیں۔ (دیکھیں التمیز (۱۲۶۲) ملا علی قاری فرماتے ہیں جب حضرت ابو بکر صدیق سے یہ قول ثابت ہو گیا۔ تو عمل کے لئے کافی ہے۔) حضرت ابو بکر صدیق سے یہ عمل کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں) اس کو ابن طاہر نے التذکرۃ امام شوکانی نے فوائد مجموعہ علامہ البانی وغیرہ نے غیر صحیح کہا ہے۔

حدیث: 830 کیونکہ حضور کا ارشاد ہے:

((علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين)) ①

”میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لو۔“

تحقیق: اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ فعل نہ کیا جائے اور نہ منع کیا جائے۔ اور اس کا غریب ہونا اہل عقل سے مخفی نہیں۔

حدیث: 831

((المصائب مفاتيح الارزاق)) ”مصائب رزق کی کنجیاں ہیں۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۳۰۶))

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی بنائی ہے۔ لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ دو معنی کو محتمل ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ مصیبت پر اجرو دیتا ہے اور اس کے بدلے میں بھلائی عطا فرماتا ہے۔

حدیث: 832

جیسا کہ ایک حدیث اس کی جانب اشارہ کرتی ہے:

((اللهم آجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها)) ②

”اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے بعد میرے لئے خیر عطا فرما۔“

تحقیق: دوسرے یہ کہ لوگوں میں جو قول مشہور ہے ایک قوم کی مصیبتیں دوسری قوم کے نزدیک فائدے ہیں اور ایک لطیفہ ہے کہ گدھے کی موت کتوں کی شادی ہے۔

① فتح الباری ۱۳/۲۹۲۔ الترمذی کتاب العلم، باب ما جاء فی الاخذ بالسنة حدیث ۲۶۷۶۔ ابوداؤد السنة باب [۵]

ابن ماجہ ۴۲۔ کتاب المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين البيهقي ۱۱۴/۱۰۔

② البيهقي ۶۵/۴۔ اتحاف السادة المتقين ۱۰۳/۲۷/۹، ۱۴۲۔

حدیث: 833

((مصارعته عليه الصلاة والسلام ابا جهل)) (كشف الخفاء رقم ۲۳۱۴)

”نبی کریم ﷺ سے کشتی لڑنا۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ حلبی نے حافیہ الشفاء میں تحریر کیا ہے۔

حدیث: 834

((مصر اطیب الارضین ترابا، وعجمها اکرم العجم انسابا))

”مصر تمام زمینوں میں مٹی کے لحاظ سے سب سے زیادہ پاک ہے۔ اور اس کے عجم بلحاظ نسب عجمی لوگوں

میں سب سے زیادہ شریف ہیں۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس معنی میں ایک روایت عمرو بن العاص سے بھی مروی ہے۔

لیکن میں کسی کو مرفوع نہیں پاتا۔ ہو سکتا ہے کہ عجم سے مراد یہود و نصاریٰ ہوں۔ کیونکہ وہ نسباً یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کی اولاد سے ہیں۔

حدیث: 835

((مصر کنانة الله في ارضه، ما طلبها عدو الا اهلكه الله)) ①

”مصر اللہ کی زمین میں اس تیر ہے جس دشمن نے بھی اسے طلب کیا اللہ نے اسے ہلاک کر

دیا۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں نے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔ اور اس معنی میں بہت

سی حدیثیں موجود ہیں۔ جن میں کوئی بھی صحیح نہیں۔

حدیث: 836

لیکن صحیح مسلم میں ابو ذرؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((انکم ستفتحون ارضاً یذکر فیہا القیراط فاستوصوا باہلہا خیراً، فان لہم

ذمة ورحماً)) ②

”عنقریب تم ایک زمین کو فتح کرو گے۔ جس میں قیراط کا ذکر کیا جائے گا۔ تم اس کے باشندوں کو بھلائی کی

وصیت کرو۔ کیونکہ ان کے لئے ذمہ اور صلہ رحمی کا تعلق ہے۔“

تحقیق: زہری فرماتے ہیں رحم کا تعلق باعتبار فتح اور ذمہ داری کا تعلق ابراہیم کا ان کی اولاد سے ہونے کے باعث حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ذمہ سے وہ عہد مراد ہے۔ جس کے ذریعہ وہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلام میں داخل ہوئے۔ کیونکہ مصر صلح کے ذریعے فتح ہوا۔ اور یہ اس حدیث میں مصر کے مفتوح ہونے کے بارے میں حضور کی پیشین گوئی ہے۔ اور اس کے باشندوں کے لئے عہد کی۔

حدیث: 837

اسی طرح زکشیؒ کہتے ہیں۔ کہ پہلی روایت کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن طبرانیؒ میں کعب بن مالک سے یہ حدیث مروی ہے کہ:

((اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خيرا فان لهم ذمة))

”جب تم مصر فتح کرو۔ تو قبطیوں کو بھلائی کی وصیت کرو۔ کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے۔“

تحقیق: اور اس کی اصل صحیح مسلم میں ہے۔ سیوطی کتاب الخط میں فرماتے ہیں۔ بعض کتاب الہیہ میں مصر تمام زمین کا خزانہ ہے۔ جو شخص اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے ٹکڑے ٹکڑے فرما دیتا ہے۔ کعب احبار سے روایت ہے مصر ایسا شہر ہے جو فتنوں سے مامون ہے۔ جو اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اٹے منہ گراتا ہے۔ ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے اہل مصر کمزور لشکر ہے قریب ہے کہ کوئی ان کا ارادہ کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا۔ تیج بن عامر الکلاعی کہتے ہیں میں نے اس بات کی خبر معاذ بن جبل سے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا یہ خبر رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ اور کنانہ کا لفظ شام کے بارے میں بھی وارد ہوا ہے۔ ابن عساکر نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے ان کتابوں میں جو اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء پر نازل فرمائی ہیں۔ یہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شام میرا تیر ہے۔ جب میں کسی پر غضب ناک ہوتا ہوں۔ تو اس تیر کے ذریعہ انہیں مارتا ہوں۔

حدیث: 838 ((المضمضة والاستنشاق ثلاثا فريضة للجنب)) ①

”جنبی کے لئے تین بار کلی کرنا۔ اور ناک میں پانی دینا فرض ہے۔“

تحقیق: لیکن یہ روایت لفظاً موضوع ہے۔ اگرچہ اس کے معنی ہمارے نزدیک صحیح ہیں۔

① (كشف الخفاء رقم (۲۳۱۳) دارقطنی جلد ۱ ص ۱۵۔ نصب الراية جلد ۱ ص ۷۸۔ هداية جلد ۱ ص ۴۷۔

احادیث ضعاف ص ۶۴ باطل ہے۔ اس میں برکہ راوی کذاب ہے۔ درایہ جلد ۱ ص ۳۷۔ حاکم کہتے ہیں من گھڑت روایات بیان کرتا

حدیث: 839 ((المعاصی تزیل النعم))

”گناہ نعمتوں کو زائل کر دیتے ہیں۔“ (کشف الحفاء رقم (۲۳۱۸))

تحقیق: سخاوتی مقاصد میں کہتے ہیں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ ورنہ یہ اکثر اسلاف کا کلام ہے شاعر کہتا ہے۔ جب تو کسی نعمت میں ہو تو اس سے ڈرتا رہ کیونکہ گناہ نعمتوں کو زائل کر دیتے ہیں۔ ابن الدبیج نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس معنی کی اللہ تعالیٰ کا قول بھی تائید کرتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغِيرُ مَا يَقُومُ حَتَّىٰ يَغِيرُوا مَا بَانَفْسِهِمْ﴾ ①

”اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تبدیل نہیں فرماتا۔ جب تک وہ اپنے آپ کو تبدیل نہ کر لیں۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَكَفَرْتُ بِأَنعَمَ اللَّهُ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ...﴾ ②

”انہوں نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوک کا لباس پہنا دیا۔“

حدیث: 840 ((المعدة بيت الداء، والحمية راس الدواء)) ③

”معدہ بیماری کا گھر ہے۔ اور پرہیز علاج کی بنیاد ہے۔“

تحقیق: امام غزالی نے اس کو احیاء العلوم میں بیان کیا ہے یہ حارث بن کلدہ طیب عرب کا کلام ہے۔ اور اسے رسول اللہ ﷺ سے منسوب کرنا صحیح نہیں۔

حدیث: 841 احیاء العلوم میں مرفوعاً مروی ہے:

((البطنة اصل الداء، والحمية اصل الدواء، وعودوا كل جسد بما اعتاد)) ④

”پیت کی بیماری۔ بیماری کی جڑ ہے۔ اور پرہیز اس کا علاج ہے۔ اور ہر بدن کو اتنا تیار کرو۔ جتنا تیار کر سکو۔“

تحقیق: عراقی مقاصد اور مختصر میں کہتے ہیں میں نے اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں پائی۔

حدیث: 842 اسی طرح یہ حدیث کہ:

① سورة الرعد، الآية: ۱۱۔ ② سورة النحل، الآية: ۱۱۲۔

③ اتحاف السادة المتقين ۷/۴۰۰۔ المقاصد الحسنہ ص ۱۸۳۔ تکرر الموضوعات للفتنی (۲۰۶) کشف الحفاء رقم

(۲۳۲۰)

④ الاحیاء ۳/۸۴۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۱۶۔ الفوائد المجموعہ ص ۲۶۲۔ رقم (۸۱۰) المغنی، باب فوائد

الجوع۔ البانی نے اس کو سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۰۲) میں نقل کیا ہے۔

موضوعاتِ کبیر (اردو)

((المعدة حوض البدن، والعروق اليها واردة...)) (اللالی المصنوعه)

(۱۱۳/۲) میزان الاعتدال (۴۱/۱)

”معدہ جسم کا حوض ہے اور رگیں اس میں آکر ملتی ہیں۔“

تحقیق: امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں یہ حضور ﷺ کے کلام سے نہیں پہچانا جاتا۔ بلکہ یہ عبدالملک بن سعید بن الحارث کا کلام ہے۔ زرکشیؒ پہلی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ بعض اطباء کا کلام ہے۔ امام سیوطیؒ فرماتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں دہب بن منبہ سے روایت کیا ہے۔ کہ اطباء اسی امر پر متفق ہیں۔ کہ اصل طب بخار ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ حکماء کا اتفاق ہے۔ کہ حکمت کی جڑ خاموشی ہے۔

حدیث: 843 خلال نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((الازم دواء، والمعدة بيت الداء، وعودوا بدنا ما اعتاد))

”بخارا تر نادوا ہے۔ اور معدہ بیماری کا گھر ہے۔ اپنے بدنوں کو وہاں تک تیار کرو۔ جہاں تک تیار ہو سکیں۔“

حدیث: 844

((معلم الصبيان اذا لم يعدل بينهم كتب يوم القيامة مع الظلمة)) ①

”بچوں کے استاد اگر بچوں میں انصاف نہ کریں۔ تو وہ قیامت کے روز ظالموں کے ساتھ لکھے جائیں گے۔“

تحقیق: یہ کھول کا قول ہے۔ جو شام میں تابعین کے سرور ہیں۔

حدیث: 845 ((المغتتاب والمستمع شريكان في الانم)) ②

”غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔“

تحقیق: اس کا غزالیؒ نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی نے اسے بیان نہیں کیا۔ اور اس کی کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ جب سننے والا رضامندی سے سنے۔

حدیث: 846 تو طبرانی میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

① تنزيه الشريعة ۲۵۲/۱۔ تذكرة الموضوعات ۱۰۹۔ كشف الحفاء ۲۹۸/۲۔ رقم (۲۳۲۱)

② اتحاف السادة المتقين ۵۳/۷۔ الاحیاء ۲۳۶/۱۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۷۰۔

((نہی عن الغيبة وعن الاستماع الى الغيبة)) ❶

”غیبت کرنے اور غیبت کے سننے سے منع کیا گیا ہے۔“

تحقیق: (اس میں فرات بن سائب راوی متروک ہے) اور قرآن میں ہے۔

((ولا یغتب بعضکم بعضا)) ❷ ”ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔“

اور یہ روایت موجود ہے:

حدیث: 847

((من اغتیب عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع نصره اذله الله

تعالیٰ فی الدنیا والآخرة)) ❸

”جس کے پاس اس کے مسلم بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے۔ حالانکہ مدد کی طاقت

رکھتا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔“

تحقیق: اسے ابن ابی الدنیانے انس سے روایت کیا ہے۔

”کبھی ڈبونے کی حدیث۔“

((المقل))

حدیث: 848

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرفی باندھی ہے۔ لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ابن الدبیج کہتے ہیں۔ میں

اس کے معنی نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں قاموس میں اس کے کئی معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ڈبونا اور

پانی میں غوطہ لگانا۔ صاحب قاموس فرماتے ہیں مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مراد وہ اٹکھٹی لی جائے۔

جس میں یہود و نجر جلاتے ہیں۔ لیکن بظاہر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام میں مراد کبھی کا کھانے وغیرہ

میں ڈبونا مراد لیا جائے۔ اور یہ حدیث گزر چکی۔

((اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوه)) ❹

حدیث: 849

”جب کبھی برتن میں گر جائے۔ تو اسے اچھی طرح ڈبو دو۔“

تحقیق: یہ حدیث صحیح مرفوع ہے۔ اور ثرم انقلوہ والی روایت موضوع ہے۔

❶ تاریخ بغداد ۲۲۶/۸۔ وفی مجمع الزوائد ۹۱/۸ ((نہی عن النمیمۃ والاستماع الیہما)) وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی

الکبیر والاولیاء ۹۳/۴۔ وفی اسنادہ فرات ایضا۔۔۔

❷ سورة الحشرات من الآية: ۱۲۔

❸ شرح السنة ۱۷/۱۳۔ المطالب العالیۃ ۲۷۰۶۔ الترغیب والترہیب ۵۱۸/۳۔ اتحاف السادة المتقین ۵۴۵/۷۔

❹ (البخاری: ۱۸۱/۷) ابوداؤد الاطعمۃ، باب (۴۹) ابن خزيمة (۱۰۵) النسائی الفرع والعتیرۃ باب (۱۰)

حدیث: 850

((المقام بمكة سعادة، والخروج منها شقاوة))

”مکہ میں ٹھہرنا سعادت اور مکہ سے نکلنا بد بختی ہے۔“

تحقیق: اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ اسے حسن بھری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 851

((ملعون من زاد ولم يشتر))

”وہ شخص ملعون ہے جس نے بولی میں زیادتی کی۔ اور مال نہ خریدا۔“

((قال السخاوی: لا اعلمه فی المرفوع. قلت: لكن ثبت النہی عن

النجش)) ❶ وهو: ان يزيد في سوم شي ولم يرد شراه

”سخاوی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں آنحضرت ﷺ سے نجش کی ممانعت ثابت ہے اور نجش اسی کو کہا جاتا ہے کہ قیمت میں زیادتی کر دی جائے اور خریدنے کا ارادہ نہ ہو۔“

حدیث: 852

((من ابتلى ببليتین فليختر اسهلهما))

”جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے۔ وہ نرم تر کو اختیار کرے۔“ (كشف الخفاء رقم (۲۴۰۰)

حدیث: 853

((هو معنى قول عائشة: ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين امرين

الا اختار اسرهما ما لم يكن اثماً)) ❷

”یہ حضرت عائشہ کے قول کے معنی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں اختیار دیا گیا آپ نے نرم تر کو اختیار کیا؛ بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔“

حدیث: 854

((من اتت عليه اربعون سنة ولم يغلب خيره شره فليتهجز الى النار)) ❸

”جس کی عمر چالیس سال کی ہو جائے اور اس کی بھلائی اس کی برائی پر غالب نہ آئے تو اسے جہنم کی تیاری کر لینی چاہیے۔“

❶ شرح السنة ۱۲۱/۸ - الموطا ۶۸۴/۲ - البخاری فتح الباری ۳۵۵/۴ - مسلم ۱۱۵۶/۳

❷ ابوداؤد الادب باب [۴] فی التجاوز فی الامر حدیث (۴۷۸۵) صحیح ہے۔ التمهید ۱۴۹/۸

❸ كشف الخفاء: ۳۰۴/۲ - رقم (۲۳۴۴)

موضوعات کبیر (۲۹۳)

تحقیق: اسے ازدئی نے اپنی سند کے ساتھ ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور خطیب نے ان الفاظ کے ساتھ اس کی جانب اشارہ کیا ہے۔ مولف سے بہت تعجب ہے کہ اس نے اس حدیث کا اقرار کیا ہے۔ اور وضع کی علامت اس سے ظاہر ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں جہاں تک سند سے اس کے موضوع ہونے کا تعلق ہے وہ تو مسلم ہے۔ لیکن معنوی لحاظ سے اس کے بطلان کی کوئی وجہ ثابت نہیں ہوئی۔ اور بعض عام لفظوں میں یہ ہے کہ اس کے لئے موت بہتر ہے۔

حدیث: 855 اور ایک حدیث اس کی تائید کرتی ہے:

((من لم یرعو عند الشیب، ویستحی من العیب، ولم یخش اللہ فی الغیب

فلیس للہ فیہ حاجة)) ❶

”جو بڑھاپے کے وقت نہ ڈرے اور عیب سے نہ شرمایا اور غیب میں اللہ سے نہ ڈرے تو اللہ کے لئے اس میں کوئی حاجت نہیں۔“

تحقیق: اسے دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے (بالفاظ دیگر ہر دو موضوع ہیں) اور ابو یزید نے جب انہوں نے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا تو کتنی عمدہ بات فرمائی کہ بڑھاپا آگیا اور عیب نہیں گیا۔ اور میں نہیں جانتا کہ غیب میں کیا ہے۔

حدیث: 856

((من اراد ان یوتیہ اللہ علماً بغير تعلم، وهدی بغير هداية فلیزهد فی

الدنیا)) ❷

”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم اور بغیر راہ دکھائے ہدایت عطا ہو جائے تو وہ دنیا میں زہد اختیار کرے۔“

حدیث: 857

اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ مختصر میں ہے اور معنی اس کے صحیح ہیں اور اس حدیث سے ماخوذ ہیں۔ کہ:

((من عمل بما علم ورثه اللہ علم ما لم یعلم))

❶ کشف الخفاء ۲/۳۸۴۔ ❷ کشف الخفاء ۲/۳۰۵۔ الفوائد المجموعہ ص ۲۸۶۔ رقم (۸۹۶) حافظ عراقی نے معنی میں اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اس کی کوئی اصل نہیں دیکھی۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۲۰)

”جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے علم کا وارث بنا دیتا ہے۔ جس کو وہ نہیں جانتا۔“

حدیث: 858

((من احب حبیبیۃ او کریمتیۃ۔ وفی رواۃ: من اکرم حبیبیۃ۔ فلا یکتبن بعد

العصر)) ❶

”جو شخص اپنی دو محبوب یا شریف چیزوں کو چاہتا ہے۔ تو وہ عمر کے بعد نہ لکھے۔“
تحقیق: اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک عمر کے بعد بغیر چراغ کے لکھنا ہو۔ امام احمدؒ نے اپنے بعض ساتھیوں کو وصیت کی تھی۔ کہ عمر کے بعد کتاب کی جانب نظر نہ کریں۔ جیسا کہ خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ طبیب کا کلام ہے جیسا کہ شافعی الوراق کا قول ہے۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کی دیت کھاتا ہے اور اس معنی میں درزی اور ارباب صنائع داخل ہیں۔

حدیث: 859

((من احبک لشیء ملک عند انقضائه)) ❷

”جو تجھ سے کسی شے کے لئے محبت کرے اس کے پورا کرنے کا وہ مالک ہو جاتا ہے۔“
تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ ہاں اس کے معنی بعض حکماء کی انگلیٹھیوں پر نقش تھے اور یہ بھی حکماء کے قول سے استنباط کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ کی عبادت اس کی ذات سے محبت کی بنا پر کی جائے۔ نہ کہ جنت دوزخ کے لئے۔ حتیٰ کہ امام فخر الدین رازی کہتے ہیں جو شخص یہ خیال کرے کہ اگر جنت و دوزخ پیدا نہ کی جاتی۔ تو وہ اللہ کی عبادت نہ کرتا۔ تو وہ اللہ کے ساتھ کفر کر رہا ہے اور شاید اس اطلاق کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون﴾ ❸

”میں نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((فایای فاعبدون)) ❹ ”خاص میری ہی عبادت کرو۔“

اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:

((یدعون ربهم خوفاً وطمعاً)) ❺ ”کہ وہ اپنے رب کو خوف و طمع سے پکارتے ہیں۔“

❶ کشف الحفاء ۳۰۸/۲۔ تذکرۃ الموضوعات (۱۶۲)

❷ کشف الحفاء ۳۱۰/۲۔ ❸ سورة الذاریات، الآیۃ: ۵۶۔

❹ سورة المنکبوت، الآیۃ: ۵۶۔ ❺ سورة المسحذۃ، الآیۃ: ۱۶۔

یعنی خوف تو اس کے غضب کا اور طمع اس کی رحمت کی یا خوف تو جہنم کا اور امید جنت کی۔ دوسری چیز عبادت میں ترہیب و ترغیب سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ آدمی کو مالک کی خدمت کی ترغیب دی جاتی ہے اور نافرمانی سے ڈرایا جاتا ہے۔ ایسے ہی لڑکے کو والد کے حق میں۔

حدیث: 860

((من اذل عالماً بغير حق اذله الله يوم القيامة على رؤوس الخلائق)) ①

”جو کسی عالم کو ناحق ذلیل کرے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کرے گا۔“

تحقیق: یہ سمعان بن المہدی المکذوبہ کے نسخہ سے منقول ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ہے۔

حدیث: 861

((من اخلص لله اربعين يوماً ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه)) ②

”جس نے اللہ کے لئے چالیس دن تک خلوص اختیار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی زبان پر حکمت

کی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔“

تحقیق: اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن انہوں نے غلطی کی۔ کیونکہ ابونعیم نے حلیہ میں ابویوبؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند وضعی ہے۔ امام احمدؒ نے مکحولؒ سے مرفوعاً لفظ تفحرت (پھوٹنے لگتی ہیں) کے ساتھ روایت کیا ہے (یہ مرسل ہے) زکشیؒ کہتے ہیں یہ ضعیف سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اسے ابونعیم نے حلیہ میں مکحولؒ کے ذریعہ ابویوبؓ انصاریؓ سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔

حدیث: 862

((من اسمک فليتم)) ③ ”جو بلندی اختیار کرے۔ اس سے تجاوز کرنا چاہیے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں یہ باطل ہے۔

حدیث: 863

((من اسلم على يديه رجل وجبت له الجنة)) ④

① تذکرۃ الموضوعات ص ۲۳۔ ② کشف الخفاء رقم (۲۳۶۱) الدارمی ۳۵۹/۱۔ حلیۃ الاولیاء

۴/۲۱۱، ۱۸۹/۵، الترغیب والترہیب ۵۶/۱۔ اللآلی المصنوعة ۱۷۶/۲۔ ضعیف ہے۔ رقم (۵۳۷۵)

③ المقاصد الحسنۃ ص ۳۹۷۔ کشف الخفاء رقم (۲۳۷۳)

④ مجمع الزوائد ۹۴/۱ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الثلاثة وفيه محمد بن معاوية النيسابوري وثقه احمد وضعفه

اکثر الناس قال يحيى بن معين كذاب۔ سخت ضعیف ہے۔ رقم (۵۴۲۳)

الطبرانی الصغير ۱۵۷/۱۔ اللآلی المصنوعة ۲۴/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۱۔

موضوعات کبیر (ادبی)

۲۹۶

”جس کے ہاتھ پر ایک آدمی اسلام قبول کر لے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔“

تحقیق: صفائی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

نوٹ: اس میں محمد بن معاویہ کو احمد نے ثقہ جبکہ اکثر نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ یحییٰ بن معین نے اس کو کذاب کہا ہے۔

حدیث: 864

((من استوی یوماہ فہو مغبون، ومن کان یومہ شرا من امسہ فہو ملعون)) ①

”جو ایک روز برباد ہوا۔ وہ غبن کیا گیا۔ اور آج (کادن) اُس کے کل (ماضی) سے بُرا گزرا۔ وہ ملعون ہے۔“

تحقیق: یہ نہیں پہچانی جاتی سوائے اس کے کہ اسے عبدالعزیز بن رواد کے خواب کے، وہ کہتے ہیں مجھے خواب میں یہ وصیت کی گئی ہے اور اس کے آخر میں کچھ زیادتی بھی ہے۔ اسی یہ بھی نے روایت کیا ہے اور لعنت زیادتی میں نہیں نقصان میں ہے۔ شاعر کا قول ہے

آدمی کی دنیا میں زیادتی نقصان ہے اور اس کی کمائی میں سوائے خسارے کے کوئی نفع نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والدہ انسان خسارے میں ہے۔ ”مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اور وصیت کرتے ہیں حق کے ساتھ اور وصیت کرتے ہیں ساتھ صبر کے۔“ (سورہ العصر)

حدیث: 865

((من اعان ظالما سلطہ اللہ علیہ)) ②

”جو ظالم کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس پر ظالم کو مسلط فرما دیتا ہے۔“

تحقیق: اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ابو زکریا العدوی وضع کے ساتھ متہم ہے۔ اس کا سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کی تائید میں وہ ثبوت ہے جو دلیلی نے ابن مسعود سے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔ (جس کی سند ہی نہیں وہ دلیل اور ثبوت کیسے ہو سکتی ہے)

① الاحیاء ۴/۳۲۶۔ اتحاف السادة المتقين ۱/۵۷۹، ۱۰/۵۰۱، ۷/۲۳۱، ۹/۶۲۸، ۱۰/۴۳۹۔ کشف الحفاء ۲/۲۲۳۔

رقم (۲۴۰۶)

② تفسیر ابن کثیر ۳/۳۳۲۔ تفسیر القرطبی ۷/۸۵۔ اتحاف السادة المتقين ۶/۱۳۴۔ کشف الحفاء ۲/۳۱۵۔ موضوع

ہے رقم (۵۴۵۳)

حدیث: 866

سیوطی کہتے ہیں۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اس سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے حسن بن علی بن زکریا۔ سعید بن عبد الجبار الکلابی حماد بن سلمہ۔ عاصم بن زرارہ بن حیش۔ ابن مسعود۔ سیوطی کہتے ہیں۔ اس سند پر کوئی غبار نہیں۔ بشرطیکہ یہ حسن بن علی بن زکریا ابو زکریا العدوی نہ ہو۔

حدیث: 867

((من اعان تارک الصلاة بلقمة فکانما قتل الانبياء کلهم))
 ”جس نے نماز چھوڑنے والے کی ایک لقمہ سے بھی مدد کی۔ گویا اس نے تمام انبیاء کو قتل کر دیا۔“

تحقیق: اللالی المصنوعہ میں ہے کہ یہ موضوع ہے اس کو رتن ہندی کذاب نے وضع کیا ہے۔

حدیث: 868

((من اغتسل من الجنابة حلالا اعطاه الله تعالى مائة قصر من درة بيضاء،

وكتب الله له بكل قطرة ثواب الف شهيد))^①

”جو حلال طور پر غسل جنابت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سفید موتیوں کے محل عطا فرماتا ہے اور ہر قطرہ کے بدلے سو شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔“

تحقیق: ابن جوزی نے اس کو انسؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور یہ باطل ہے اسے دینار نے وضع کیا ہے۔

حدیث: 869

((من افرد الاقامة فليس منا))^②

”جس نے اقامت مفرد طور پر رکھی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

تحقیق: اس کو جوزقانی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ موضوع ہے جیسا کہ اللالی میں ہے۔

① تذکرۃ الموضوعات ص ۱۰۴۔ کشف الخفاء ۳۱۷/۲۔ رقم (۲۳۸۶)

② تنزیہ الشریعہ ۶۸/۲۔ الفوائد المجموعہ ص ۹۔ اللآئیں المصنوعہ ۵/۲۔ رقم (۱۵)۔ کشف الخفاء ۳۱۸/۲۔

موضوعات لابن جوزی (۸۴/۲) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۳۲)

③ اللآئیں المصنوعہ ۸/۲۔ الفوائد المجموعہ ص ۱۸۔ رقم (۵۴) تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۳۵۔ الموضوعات

لابن جوزی (۹۰۲/۲) تنزیہ الشریعہ ۷۹/۲۔ کشف الخفاء ۳۱۸/۲۔

اسی طرح جابر کی وہ حدیث جو مؤذن کے ثواب کے بارے میں ایک لمبی حدیث ہے وہ بھی موضوع ہے۔

حدیث: 870 ((من اكرم غريبا في غربته وجبت له الجنة)) ①

”جو مسافر کی اس کے سفر میں مدد کرے، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔“

تحقیق: دیلمی نے اسے بلا سند ابن عباسؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

حدیث: 871 لیکن اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے:

((من كان يوم من بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه)) ②

”جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔“

حدیث: 872 ((من احتكر الطعام اربعين يوما فقد برى من الله)) ③

”جو چالیس روز تک کھانے کی چیز چھپا کر رکھے (قیمت بڑھانے کے لئے مال چھپا کر رکھنا) تو وہ اللہ سے بری ہے۔“

تحقیق: اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں روایت کیا ہے۔ لیکن عراقی کہتے ہیں ان کے اس قول پر اعتراض ہے۔ کیونکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (یہ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں اصبح بن زید قابل جہت نہیں)

حدیث: 873

ملا علی قاری کہتے ہیں سیوطی نے جامع الصغیر میں اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من احتكر طعاما على امتي اربعين يوما وتصدق به لم يقبل منه)) ④

”جو شخص میری امت پر چالیس روز تک کھانا روکے رکھے۔ اب اگر اس سے صدقہ بھی کرے گا تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔“

تحقیق: ابن عساکر نے اسے معاویہ سے روایت کیا ہے۔

① كشف الخفاء ۱۰۱/۲ و ۳۱۸۔ رقم (۲۳۸۹) ② انظر الحديث رقم ۵۸۶۔

③ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۴۲۔ اتحاف السادة المثقین ۵/۴۷۸۔ تلخیص الحبیبر ۳/۱۳۔ الاحیاء ۲/۷۴۔ حلیہ الاولیاء ۱/۱۰۶۔ رواہ احمد ۲/۳۳۔ رقم (۴۸۸۰) مستدرک للحاکم (۱۲/۲) ابن ابی شیبہ ۶/۱۰۴۔ علل الحديث

لابن ابی حاتم (۱۱۷۴)

④ ابن عساکر ۵/۱۸۶۔ السلسلة الضعيفة ۸۵۸۔ الاحیاء ۲/۷۴۔ اللآلئ المصنوعة ۲/۸۱۔

حدیث: 874 ((من اكل طعام اخيه ليسره لم يضره)) ❶

”جو شخص اپنے بھائی کا کھانا اس کی خوشی سے کھائے تو وہ اسے ضرر نہ پہنچائے گا۔“

تحقیق: یہ ابوسلیمان دارانی کا قول ہے۔

حدیث: 875 ((من اكل فولة بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها)) ❷

”جو لو بھیا چھلکے سمیت کھائے اللہ تعالیٰ اس سے اتنی ہی بیماری دور کرتا ہے۔“

تحقیق: اسے ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن القیمؒ نے اسے اپنی موضوعات میں شمار کیا ہے۔ امام ذہبیؒ نے اسے میزان میں نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ یہ باطل ہے۔ اور امام ذہبیؒ فرماتے ہیں امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ لو بھیا دماغ میں زیادتی کرتا ہے۔ اور دماغ عقل میں زیادتی کرتا ہے۔ (نوٹ: اس میں عبدالصمد بن مطیر راوی موقوف ہے)

حدیث: 876 ((من اكل مع مغفور له غفر له)) ❸

”جو شخص مغفور (بخش شدہ) کے ساتھ کھانا کھائے، اس کی بھی بخشش کر دی جاتی ہے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے۔ موضوع ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ نہ یہ صحیح ہے۔ نہ حسن اور نہ ضعیف۔ اور دیگر لوگوں کا قول ہے کہ اہل علم کے نزدیک اس کی کوئی سند نہیں اور نہ اس کے معنی مطلقاً صحیح ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کفار اور منافقین بھی کھاتے ہیں۔ اس کا سخاوی نے ذکر کیا ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ کفار اہل مغفرت سے نہیں ہیں ہاں یہ بات کچھ بعید نہیں کہ اگر کوئی کسی نیک آدمی کے ساتھ برکت اور محبت خداوندی کی بنا پر کھانا کھائے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے یا اس پر بھی رحمت ہو جائے۔

حدیث: 877 ((من استرضى فلم يرض فهو شيطان)) ❹

”جو شخص رضامندی چاہے اور دوسرا رضی نہ ہو۔ تو وہ شیطان ہے۔“

❶ الفوائد المجموعة ص ۸۲۔ كشف الخفاء ۳۱۸/۲۔

❷ اللآلیٰ ۱۱۸/۲۔ تنزیہ الشریعہ ۲۳۶/۲۔ رواہ ابن عدی ۱۰۷۳/۴۔ تذکرۃ الموضوعات لابن قیسرانی (۷۲۸۰)

الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۴۸۵) کتاب الاطعمہ والاشربة۔

❸ تنزیہ الشریعہ ۲۶۷/۲۔ احادیث القصاص ۳۶۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۴۔

تفسیر ابن کثیر ۱۹۸/۸ وقال ابن کثیر لا اصل له وانما یروی هذا عن بعض الصالحین انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال یا رسول اللہ انت قلت: ((من اكل مع مغفور له غفر له؟ قال: لا، ولكن الآن اقوله۔

❹ الفوائد المجموعہ ص ۲۵۹۔ رقم (۷۸۸) تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۲۰۴۔ كشف الخفاء ۳۲۲/۲۔

موضوعات کبیر (۳۰۰)

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے اور امام شافعیؒ سے کچھ زیادتی کے ساتھ مروی ہے۔ جو زبردستی غصہ لانا چاہے اور غصہ نہ آئے تو وہ گدھا ہے

حدیث: 878 ((من اکتحل يوم عاشوراء بالاثمد لم يرمد عينه ابدا)) ①

”جو عاشوراء (دس محرم) کے روز اشمہ کا سرمہ لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی خراب نہیں ہوں گی۔“

اسے حاکم وغیرہ نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہتے ہیں یہ منکر ہے۔

((وقال السخاوی: بل هو موضوع اورده ابن الجوزی فی ((الموضوعات)) ②

سخاوی کہتے ہیں بلکہ موضوع ہے اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔
امام حاکم فرماتے ہیں عاشوراء کے روز سرمہ لگانا اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی روایت مروی نہیں یہ وہ بدعت ہے جو حسینؑ کے قاتلوں نے ایجاد کی ہے۔

حدیث: 879

ملا علی قاری فرماتے ہیں جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی جامع الصغیر میں انہی الفاظ کے ساتھ اسے ابن عباسؓ سے پہنچی کے حوالہ سے روایت کیا ہے:

③ ((من اکتحل يوم عاشوراء لم يرمد ابدا))

”جو عاشوراء (دس محرم) کے دن اشمہ کا سرمہ لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی خراب نہیں ہوں گی۔“

اور انہوں نے یہ التزام کر رکھا ہے۔ کہ اپنی کتاب میں کوئی حدیث موضوع بیان نہیں کرتے، اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ حدیث سیوطیؒ کے نزدیک موضوع نہیں ہے اور یہ روایت ضعیف ہے۔

(نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۶۲۴)

حدیث: 880 ((من انتهر صاحب بدعة ملا الله قلبه امانا وایمانا)) ④

”جو شخص بدعتی کو جھڑکے تو اللہ تعالیٰ اس کا دل امن و ایمان سے بھر دیتا ہے۔“

① اللآئیں المصنوعة ۶۲/۲ - نصب الرأیة ۴۵۰/۲ - الفوائد المجموعه (۲۸۵) تنزیه الشریعة ۱۵۷/۲ - تذکرۃ

الموضوعات للفتنی (۱۱۸) الموضوعات لابن جوزی (۲۰۴/۲)

② الموضوعات ۲۰۴/۲

③ الحدیث رواه والبیہقی فی شعب الایمان واثارة المؤلف تشعر ان الحدیث فی السنن ولبس کما قال۔

④ اتحاف السادة المتقین ۱۹۶/۶

موضوعات کبیر (۳۰۱)

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ جو بدعتی سے بغض کی وجہ سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دیتا ہے۔ اور جو بدعتی سے ناراض ہو اللہ اسے قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو بدعتی کو سلام کہتا ہے اور خندہ پیشانی سے ملتا ہے جس سے بدعتی خوش ہوتا ہے۔ تو اس شخص نے اس کی توہین کی جو اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کیا۔ موضوع ہے۔ دیکھیں حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۲۰۰۔ تنزلہ الشریعة جلد ۱ ص (۳۱۴) الفوائد المجموعہ ص (۵۰۴) کتاب الموضوعات جلد ۱ ص ۹۹۔ اللالی المصنوعہ جلد ۱ ص ۲۳۱۔

حدیث: 881 ((من اهدیت له هدیة وعنده قوم فهم شر کاؤہ فیہا)) ❶

”جس کے پاس ہدیہ بھیجا جائے۔ اور اس کے پاس لوگ موجود ہوں۔ تو وہ اس میں برابر کے شریک ہیں۔“

تحقیق: ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کر کے غلطی کھائی ہے۔ اسے عبد بن حمید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ عقلی کہتے ہیں اس باب میں حضور سے کوئی حدیث صحیح نہیں۔ ایسے ہی بخاری اسے معلقاً لانے کے بعد فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ روایت کی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے اس کے شریک ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں۔ موقوف زیادہ صحیح ہے۔ جیسا کہ سخاوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔ (نوٹ: مناباً اور سنداً یہ روایت صحیح نہیں)

حدیث: 882 زرکشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((من اهدی له هدیة فجلساؤہ شر کاؤہ فیہا)) ❷

”جس کے پاس ہدیہ بھیجا جائے۔ اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں۔ تو وہ اس میں شریک ہیں۔“

تحقیق: اس حدیث کو بطرانی نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 883

((من بان عذرہ وجبت الصدقة علیہ)) (کشف الخفاء رقم (۲۴۱۶))

❶ فتح الباری ۲۲۷/۵۔ حلیۃ الاولیاء ۳/۳۵۱۔ کشف الخفاء رقم (۲۳۹۷) رواہ البیہقی ۱۸۳/۶۔ طبرانی کبیر

(۱۰۴/۱۱) المطالب العالیۃ ۱۴۲۲۔ تاریخ بغداد ۴/۲۵۲۔ الموضوعات ۳/۹۲۔

❷ الشیخ فی الکبیر ۱۰۴/۱۱۔ الاتحاف ۴/۱۷۸۔ مجمع الرواید ۴/۱۴۸۔ الاحیاء ۱/۲۲۸۔

موضوعات کبیر (۳۰۲)

”جس کا عذر ظاہر ہو جائے۔ اس پر صدقہ واجب ہے۔“
تحقیق: سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 884

((من بلغه عن الله عز وجل شئ فيه فضيلة فاخذ به ايماناً به ورجاء ثوابه،

اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك)) ❶

”جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضیلت کی چیز پہنچے اور وہ اسے اس پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی غرض سے لازم پکڑے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے۔ اگر چاہیانا ہو۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کا پہلے اس حدیث کے تحت اگر کوئی شخص پتھر کے ساتھ اچھا گمان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بھی اسے نفع پہنچا دیتا ہے، کلام گزر چکا۔ اس کی اور اس حدیث ”جسے اللہ سے کوئی شے پہنچے“ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ معنوی لحاظ سے دونوں میں فرق ہے اور دوسری حدیث کو ابوالشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند میں بشر بن عبید موقوف ہے۔ اور اس کی کئی سندیں ہیں جو متروک سے خالی نہیں ہیں۔ اور مجہول راوی بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے مقصد کلام یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ اور اس کی تقویت وہ حدیث کرتی ہے جو ابن عبد البر نے انسؓ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ زرکڑی نے ذکر کیا ہے ایسے ہی عز بن جماعہ نے اپنی منسکہ الکبیر میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ اور کسی کی جانب نسبت نہیں کی اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو سیوطیؒ نے اپنی جامع الصغیر میں نقل کی ہے کہ طبرانی نے اوسط میں انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

حدیث: 885

((من بلغه عن الله فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها)) ❷

”جسے اللہ سے کوئی فضیلت پہنچے پھر اسے صدقہ نہ کرے تو اسے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔“

تحقیق: حاصل کلام یہ ہے کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو ضعیف پر محمول کیا جائے تو ایمانا بہ کا قول اس کی نفی کرتا ہے۔ کیونکہ اگر اس لفظ کی بنا پر اس کے ثبوت کا اعتقاد کر لیا جائے۔ کیونکہ ضعیف نہیں بولی جاتی جب تک مضمون ثابت نہ ہو اور اگر اسے صحیح پر حمل کیا جائے۔ تو آخر کا لفظ

❶ اللآلی المصنوعة ۱/۱۱۱ - المطالب ۳۰۱۹ و ۳۰۳۷ - كشف الخفاء رقم (۲۴۲۰)

❷ البانی نے اس کو موضوع کہا ہے۔ الضعيفة رقم الحديث (۴۵۱)

❸ مجمع الزوائد ۱/۱۴۹ وقال الهیثمی رواه ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط بزع ابو الخلیل وهو ضعیف۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۰۳

”چاہے ایسا نہ ہو۔ اس کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ کسی امر کا فرض ہونا دوسری چیز کی صحت مستزماہ کی نفی نہیں کرتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم اول کو پسند کرتے ہیں اور اس کے ثبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور سند پر توقف نہ کیا جائے گا اس خیال کی بنا پر اس کی کوئی اور سند ہو۔ کیونکہ جب یہ عام ہوگئی تو ہم اسے عموماً میں شمار کریں گے۔ تو ثبوت اس کے درج ہونے کی بنا پر ہوگا۔ نہ کہ کوئی اور۔ اور اگر ہم دوسرے جملہ کو اختیار کریں تو ہم اسے نفی طور پر صحت سند پر محمول کریں گے۔ تو ہماری یہ تصدیق باعتبار ظاہر ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ باطن میں صحیح نہ ہو۔ تو اس حدیث کی بنا پر جو واقع میں حدیث نہیں۔ یہ ثواب لکھا جائے گا کیونکہ اس کے بعض روایات ایسے ہیں جو شرط کے ساتھ ظاہر او باطن ایسا عادل نہیں ہے۔ اور متحققین کے نزدیک صحت، حسن اور ضعف کا دار و مدار صرف ظاہر پر ہوتا ہے۔ اور یہ احتمال رہتا ہے کہ صحیح موضوع ہے۔ اور موضوع صحیح۔ جیسا کہ شیخ ابن حجر المکی نے اس حدیث کے حل میں لکھا ہے۔ کیوں کہ قول؟؟ کی ضمیر کا مرجع فضیلت بمعنی فضل کی جانب کیا جائے۔ اور ظاہر بھی یہی ہے تو اس وقت اخذ بہ کے معنی یہ ہوں گے کہ قولاً وفعلاً اس پر عمل کیا۔ پھر یہ قول ایماناً بہ۔ یعنی اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے۔ کیونکہ معنی یہ ہوں گے کہ اس حدیث پر ایمان رکھتے ہوئے۔ جیسا کہ شیخ نے حل کیا ہے۔ تو یہ جواب خود جواب کا محتمل ہوگا۔

حدیث: 886 ((من بشرنی بخروج صفر بشرته بالجنة)) ①

”جو شخص مجھے صفر کے نکل جانے کی خوشخبری سنائے گا میں اسے جنت کی خوشخبری سناؤں گا۔“
تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ (صفائی اور عراقی نے اس کو موضوع کہا ہے)

حدیث: 887 ((من بودک له فی شی فلیلزمه)) ②

”کسی چیز میں برکت دی جائے۔ تو وہ اسے لازم پکڑ لے۔“
تحقیق: ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں انہیں بھول ہوئی۔ ورنہ ابن ماجہ نے اسے انس اور عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ زرکشی کہتے ہیں۔

حدیث: 888

سناؤی کہتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے انس سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

((من اصاب من شی فلیلزمه)) ③

① تذکرۃ الموضوعات ص ۱۱۶۔ کشف الخفاء ۲/۳۲۷۔ رقم (۲۴۱۸) الفوائد المجموعہ: کتاب الفضائل حدیث (۱۲۶۰)

② اتحاف السادة ۴/۲۸۷۔ احادیث القصاص ۶۹۔ کشف الخفاء ۲/۳۱۵ و ۳۲۹۔ رقم (۲۴۲۵)

③ ابن ماجہ ۲۱۴۷۔ کتاب التجارات، باب اذا للرجل رزق من وجه فلیلزمہ۔ کنز العمال ۹۲۸۵۔ التاريخ الكبير للبخاری ۲۰۶/۸۔

موضوعات کبیر (۳۰۴)

”جسے کوئی شے پہنچے وہ اسے لازم پکڑ لے۔“

تحقیق: اور بیہوشی نے شعب میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جسے رزق دیا جائے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ جامع الصغیر میں دونوں طرح موجود ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔) (احادیث البیوع) (ضعیف ابن ماجہ۔)

حدیث: 889

((من تزوج امرأة لمالها حرمه الله مالها وجمالها)) ❶

”جو عورت سے اس کے مال کے باعث شادی کرے اللہ تعالیٰ اس کے مال اور خوبصورتی کو حرام کرے۔“

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں یہ معلوم نہیں۔ سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔ صحیحین میں ہے۔

حدیث: 890

((تنكح المرأة لمالها وجمالها وحسبها ودينها، فاظفر بذات الدين، تربت

يداك)) ❷

”عورت سے نکاح اس کے مال، اس کے جمال، اس کے حسب اور اس کے دین کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ تم دین والی سے مدد چاہو۔“

حدیث: 891

((من تزيا بغير زيه لقتل قدمه هدر)) ❸

”جو صورت تبدیل کر لے پھر قتل کر دیا جائے تو اس کا خون رائیگاں ہے۔“

تحقیق: مقاصد الحسنہ میں ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور حکایات جن جو اس بارے میں حضور ﷺ سے مروی ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ثابت نہیں۔

حدیث: 892

((من تكلم بكلام الدنيا في المسجد احبط الله اعماله اربعين سنة)) ❹

❶ احادیث القصاص ۶۵۔ کشف الخفاء ۳۳۰/۲۔ رقم (۲۴۳۱)

❷ البخاری فتح الباری ۱۳۲/۹ مسلم الرضاع ۵۳۔

❸ تذکرة الموضوعات ص ۱۵۸۔ کشف الخفاء ۳۳۱/۲۔ رقم (۲۴۳۳)

❹ تذکرة الموضوعات ص ۲۵۰۔ کشف الخفاء ۳۳۳/۲۔ رقم (۲۴۴۰)

موضوعات کبیر (اُردو) ۳۰۵

”جو شخص مسجد میں کوئی دنیاوی بات کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے عمل برباد کر دیتا ہے۔“
تحقیق: صفائی کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ کیونکہ یہ لفظ بھی باطل ہے اور معنا بھی۔

حدیث: 893 ((من تواضع لغنی لاجل غناه ذهب ثلثا دینہ)) ❶

”جو کسی امیر کی اس کی دولت کی بنا پر تواضع کرتا ہے تو اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔“
تحقیق: اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن سیوطی کہتے ہیں ان کا یہ قول صحیح نہیں۔ کیونکہ تنہائی نے اپنی شعب میں ابن مسعود اور انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: 894 ((من دخل علی غنی فتواضع له ذهب ثلثا دینہ)) ❷

”جو شخص کسی امیر آدمی کے پاس جائے اور اس کی تواضع کرے تو اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔“

تحقیق: سیوطی کہتے ہیں دونوں کی سند ضعیف ہیں (نہ کہ موضوع)

حدیث: 895 ((من جالس عالما فکانما جالس نبیا)) ❸

”جو عالم دین کے پاس بیٹھا۔ گویا وہ نبی کے پاس بیٹھا۔“
سخاوی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔

(نوٹ: اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جس نے علماء کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ جس نے علماء سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ جو علماء کی مجلس میں بیٹھا گویا وہ میری مجلس میں بیٹھا اور جو دنیا میں میری مجلس میں بیٹھا وہ قیامت کے دن بھی میری مجلس میں ہوگا۔ اس کی سند میں کذاب راوی ہے۔) ملا علی قاری کہتے ہیں معنی اس کے صحیح ہیں۔ کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((فاسألوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون)) ❹

”اگر تم نہ جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔“

اور یہ بھی وارد ہے۔

حدیث: 896 ((الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ)) ❺

❶ الموضوعات لابن الجوزی ۱۳۹/۳۔ تذکرۃ الموضوعات ۱۷۵۔ کشف الخفاء ۳۳۴/۲۔ رقم (۲۴۴۴)

❷ تاریخ بغداد ۳۶۸/۴۔ اتحاف السادة ۱۳۲/۶، ۲۹۵/۹۔ ❸ کشف الخفاء ۳۳۶/۲۔ رقم (۲۴۴۹)

❹ سورة النحل الآية: ۴۳۔

❺ انظر الحديث رقم ۵۴۸ وما بعده۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۰۶

”کہ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں۔“

نوٹ: مذکورہ بالا روایت حرف شین میں گزر چکی ہے۔ اس کی مکمل تحقیق بھی وہاں گزر چکی ہے۔ ملا علی قاری کا یہ کہنا کہ اس کے معنی صحیح ہیں، درست نہیں۔ عالم کے پاس بیٹھنا نبی کے پاس بیٹھنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح شیخ نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا اجر و ثواب کا موجب ہے۔ مگر یہ روایات قطعاً من گھڑت ہیں۔

حدیث: 897

((من جلد و جلد)) ❶ ”جس نے کوشش کی اس نے پالیا“

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرفی باندھی ہے اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ بعض فضلاء کا کلام ہے۔ اسی طرح یہ حدیث کہ۔

حدیث: 898

((من لج ولج)) ”جس نے پناہ چاہی پناہ دیا گیا۔“

حدیث: 899

((من جمع مالا من تھاوش اذہبہ اللہ فی نہابر)) ❷

”جس نے حرام طریقے سے مال جمع کیا اللہ تعالیٰ اسے قطع رحمی میں لے جاتا ہے۔“

تحقیق: سبکی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن قضائی نے اسے ابوسلمہ الحمصی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابوسلمہ قاضی حمص ضعیف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مرسل بھی ہے۔ اور اس میں ایک راوی متروک بھی ہے۔ جیسا کہ سخاوی فرماتے ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔

حدیث: 900

اور جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((من اصاب مالا من تھاوش اذہبہ اللہ فی نہابر)) ❸

”جو حرام سے مال پاتا ہے خدا تعالیٰ اسے حرام میں لے جاتا ہے۔“

تحقیق: اسے قضائی نے ابوسلمہ الحمصی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن ابوسلمہ الحمصی ضعیف ہے۔ تو یہ روایت ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔ اور مقصد یہ ہے کہ جو بھی مال حرام سے وصول ہوگا۔ وہ حرام میں جائے گا۔ تھاوش کے معنی غصب اور چوری کے آتے ہیں۔ اور تھاوبر کے معنی مہالک کے آتے ہیں۔

حدیث: 901

((من جہل شینا عاداتہ)) ❹

❶ کشف الخفاء ۲/۳۳۶۔ ❷ کشف الخفاء ۲/۳۳۶۔

❸ کشف الخفاء ۲/۳۳۷۔ رقم (۲۳۷۴) ضعیف ہے رقم (۵۴۳۲)

❹ کنز العمال ۹۲۵۶۔ الفوائد المجموعۃ ۱۴۶۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۳۲۔ کشف الخفاء ۲/۳۱۳۔ رقم

موضوعات کبیر (۳۰۷)

”جو کسی چیز سے جاہل ہو تو اس نے اس سے عداوت برتی۔“

تحقیق: ابن الدبیح کہتے ہیں یہ حدیث نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ شاعر کے قول کی طرح ہے آدمی جب تک جاہل رہتا ہے ہمیشہ دشمن رہتا ہے۔

حدیث: 902 ((من حدث حدیثا فعطس عنده فهو حق)) ❶

”جو کوئی حدیث بیان کرے اور اس وقت اسے چھینک آجائے تو گویا کہ وہ حق ہے۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اسے ابو یعلیٰؒ نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح دارقطنی، طبرانی اور بیہقی نے بھی اور امام بیہقی فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ دیگر علماء کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے چاہے اس کی سند سورج کی طرح چمکدار کیوں نہ ہو۔ اور اس میں بہت بڑی بحث ہے جو مخفی نہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ امام نووی نے اس کی تحسین کی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ حدیث باطل ہے انہوں نے غلطی کی۔
نوٹ: (یہ روایت موضوع ہے۔ رقم (۵۶۶))

حدیث: 903 اور طبرانی میں انسؓ سے مروی ہے:

❷ ((اصدق الحدیث ما عطس عنده))

”سب سے سچی بات وہ ہے کہ جس کے کہتے وقت چھینک آجائے۔“

حدیث: 904 ((من حفر لآخیه قلبیا، اوقعه اللہ فیہ قریبا)) ❸

”جو اپنے بھائی کیلئے گڑھا کھودے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس میں گرا دے گا۔“

عسقلانی فرماتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بعض لوگوں کے الفاظ یہ بھی

ہیں

❶ کشف الحفاء ۲/۳۳۸۔ رقم (۲۴۶۱) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۶۵) الموضوعات لابن جوزی (۷۷/۳)

الفوائد المجموعہ: کتاب الادب حدیث (۶۶۹)

❷ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۶۵۔

وقال النووی فی الاذکار ص ۲۴۴ ((رویتا فی مسند ابی یعلیٰ الموصلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((من حدث حدیثا فعطس عنده فهو حق)) کل اسنادہ ثقات متقون الا بقیۃ بن الولید فمختلف فیہ، واكثر الحفاظ والائمة يحتجون بروایته عن الشامیین وقد روى هذا الحدیث عن معاویۃ بن یحیی الشامی۔
اللائحۃ ۲/۱۵۴۔

❸ مجمع الزوائد ۸/۵۹ وقال ہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط عن شیخہ جعفر بن محمد بن ماجد ولم اعرفہ وعمارہ بن زاذان وثقہ ابو زرعة وجماعة وفيہ ضعف وبقیۃ رجالہ ثقات۔

موضوعات کبیر (۳۰۸)

﴿من حفر بئرا لاخيه وقع فيه﴾ کہ جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے خود اس میں گرتا ہے۔^①
لیکن اس کے معنی صحیح ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول سے مستفاد ہیں۔

﴿ولا يحق المكر السيئ الا باهله﴾ ”اور بری تدبیروں کا وبال تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے۔“^②

حدیث: 905

((من حلف بالله صادقا كان كمن سبح الله وقدمه))^③

”جو اللہ کی سچی قسم کھائے تو گویا اس نے اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کی۔“

تحقیق: سخاؤی نے اس کی سرخی باندھی ہے۔ لیکن اس پر کلام نہیں کیا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح اور سچ ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اپنی قسم میں سچا ہے تو یہ اللہ کا ذکر ہوگا۔ چاہے قسم کھانے والا منافق کیوں نہ ہو۔ ابن الدبیجؒ کہتے ہیں۔ میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کی کبھی قسم نہیں کھائی۔ نہ سچی نہ جھوٹی۔ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرتے ہوئے تو اگر اس حدیث کے معنی صحیح تسلیم کئے جائیں۔ تو یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت و جلال کے باعث قسم نہ کھانا بہر صورت ایک خصلت محمودہ ہے اور یہ بات مخفی نہیں کہ خصلت محمودہ کو ترک کرنا جبکہ اس کا فعل خود محمود ہو جائز ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے متعدد مقامات پر قسم کھائی۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے قسم کھائی تو مناسب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قسم چھوڑنا خصال محمودہ میں داخل ہے۔ اور علی الخصوص معاملات میں لڑائی یا دشمنی کے وقت اور جان کر معاملات میں قسم نہ کھائے۔

حدیث: 906

((من دخل السوق فقال: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله

الحمد، يحيى ويميت، وهو حي لا يموت، بيده الخير وهو على كل شيء

قدير، كتب الله له الف الف حسنة، ومحاعنه الف الف سيئة، ورفع له الف

الف درجة))^④

① كشف الحفاء ۲/۳۳۹۔ ② سورة فاطر الآية: ۴۳۔

③ كشف الحفاء ۲/۳۴۱۔

④ الترمذی ۳۴۲۸۔ کتاب الدعوات۔ ابن ماجہ، کتاب النجارات حدیث (۲۲۳۵) مستدرک الحاكم ۱/۵۳۸ و

۵۳۹۔ الدارمی ۲/۲۹۳۔ الاذکار النووية ص ۲۶۹۔

موضوعات کبیر (۳۰۹)

”جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وهو حی لا یموت بیدہ الخیر وهو علی کل شیء قدير۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھتا ہے ایک لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور ایک لاکھ درجے بڑھاتا ہے۔“

تحقیق: ابن الجوزی کہتے ہیں یہ حدیث معلول ہے اسے ائمہ حدیث نے معلول قرار دیا ہے۔ ترمذی نے اسے اپنی جامع میں نقل کر کے فرمایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا یہ منکر ہے اس میں خطا اور غلطی واقع ہوئی ہے۔ اسے ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے جیسا کہ دارقطنی۔ نسائی۔ دارمی اور ابوزرعہ کا قول ہے۔ ابن حبان فرماتے ہیں کتب حدیث میں جو یہ روایت نقل کی جاتی ہے۔ ازراہ تعجب کی جاتی ہے۔ اور انہوں نے اسے اکیلے موضوعات میں شمار کیا ہے (لیکن یہ روایت ترمذی میں دو سندوں سے مروی ہے۔ ایک سند پر امام ترمذی نے سکوت اختیار کیا ہے۔ اور وہ بہت عمدہ سند ہے) نوٹ: البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ تخریج الاحادیث المختارہ ۱۷۶، ۱۷۸۔ التعلیق الرغیب (۴/۳) تخریج الکلم الطیب (۲۲۹) ”احادیث البیوع۔“

حدیث: 907

((من دعا لظالم بطول البقاء فقد احب ان يعصى الله)) ①

”جو ظالم کے لئے لمبی عمر کی دعا کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ کی نافرمانی کو پسند کرتا ہے۔“

تحقیق: اسے غزالی نے اپنی احیاء میں اور زبیری نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں میں نے اسے مرفوعاً کہیں نہیں دیکھا۔ ابونعیم نے اسے حلیہ میں سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں۔ اس معنی میں جتنی روایات بیان کی جاتی ہیں۔ سب موضوع ہیں۔ یعنی باعتبار سند اور باعتبار الفاظ۔ ورنہ معنی کی صحت میں تو کوئی شک نہیں۔ عراقی تخریج الاحادیث الاحیاء میں فرماتے ہیں اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں حسن بصری کا قول نقل کیا ہے۔ اسی طرح امام عسقلانی نے تخریج کشف میں فرمایا ہے۔

((من رفع يديه فلا صلاة له)) ②

”جو اپنے ہاتھ اٹھائے (رفع یدین کرے) اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔

① الاحیاء ۸۸/۲۔ الاتحاف ۱۳۳/۶۔ الفوائد ص ۲۱۱۔ رقم (۶۳۰) المغنی عن حمل الاسفار للعراقی (۸۸/۲)

② الموضوعات لابن جوزی (۹۷/۲) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۳۹) اللالی المصنوعہ (۱۱/۲) تذکرۃ الموضوعات

لابن القیسرانی (۸۰۹)

موضوعات کبیر (اردو)

۳۱۰

حدیث: 909

((من زارنی وزار ابی ابراہیم فی عام واحد دخل الجنة)) ❶

”جس نے میری اور میرے باپ ابراہیمؑ کی ایک سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تحقیق: ابن تیمیہؒ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ امام نووی شرح المذہب میں فرماتے ہیں یہ موضوع ہے باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں امام ذہبیؒ فرماتے ہیں اس کے تمام طریقے کمزور ہیں اگرچہ ایک دوسرے کی تقویت ضرور کرتے ہیں لیکن اس کے روایت میں کذب کے ساتھ متہم راوی موجود ہے۔

حدیث: 910

((من زار العلماء فکانما زارنی، ومن صافح العلماء فکانما صافحنی، ومن

جالس العلماء فکانما جالسنی، ومن جالسنی فی الدنیا اجلس الی یوم

القیامة)) ❷

”جس آدمی نے علماء کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ اور جس نے علماء سے مصافحہ کیا گویا اس

نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور جو علماء کے ساتھ بیٹھا۔ گویا وہ میرے ساتھ بیٹھا۔ اور جو دنیا میں میرے ساتھ

بیٹھا۔ میں اسے قیامت کے دن اپنے ساتھ بٹھاؤں گا۔“

تحقیق: ذیل میں ہے کہ اس کی سند میں حفص کذاب ہے۔

حدیث: 911

((من زرع حصدا)) ❸ ”جو بوئے گا وہ کائے گا۔“

یہ لفظ حدیث نہیں ہے۔ لیکن بلحاظ معنی کہ انسان دنیا میں جو بوئے گا۔ آخرت میں وہی کائے گا اس پر کلام اس حدیث کے تحت گزر چکا۔ یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التیمیہ (۱۳۷۹)

((الدنیا مزرعة الآخرة)) ❹ ”کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔“

(یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے)

❶ تذکرۃ الموضوعات ص ۷۵۔ احادیث القصاص ۲۰۔ الفوائد المجموعہ کتاب الحج حدیث (۳۲۶)

❷ تنزیہ الشریعة ۲۷۲/۱۔ کشف الخفاء ۳۴۸/۲۔ رقم (۲۴۹۴) الفوائد ص ۲۸۵۔ و ابونعیم فی تاریخ اصہبان (۳۶۴/۲)

❸ کشف الخفاء ۳۴۷/۲۔ رقم (۲۴۹۱)

❹ انظر الحدیث رقم ۴۷۲۔

موضوعات کبیر (اُردو)

۳۱۱

حدیث: 912

((من سبق الی مباح فهو له)) (کشف الخفاء رقم (۲۴۹۵) ضعیف ہے حکم (۵۶۳۳))
”جو مباح کام کی طرف پہل کرے وہ اسی کے لئے ہے۔“

حدیث: 913

یہ اس حدیث کے معنی ہیں جو ابوداؤد میں اسمر بن مضر سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے

((من سبق الی ما لم یسبق الیه فهو له)) ①

”جو ایسی چیز کی جانب سبقت کرے جس کی جانب کسی نے سبقت نہ کی ہو تو وہ اسی کے لئے ہے۔“

تحقیق: بغوی فرماتے ہیں۔ میں اس سند کے ساتھ کسی اور حدیث کو نہیں جانتا۔ ضیاء نے مختارہ میں اس کی تصحیح کی ہے۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 914

ملا علی قاری کہتے ہیں جامع الصغیر میں ہے:

((من سبق الی ما لم یسبق الیه مسلم فهو له)) ②

”جس نے اس چیز کی جانب سبقت کی جس کی جانب کسی مسلمان نے پہلے نہ کی ہو تو وہ اسی کے لئے ہے۔“

تحقیق: اسے ابوداؤد اور ضیاء نے ام جندب سے روایت کیا ہے اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے۔

حدیث: 915

((منی مناخ من سبق)) ③

”منیٰ میں جو پہلے پہنچ جائے وہ اس جگہ قیام کا زیادہ مستحق ہے۔“

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف ابی داؤد (۳۳۵)

حدیث: 916

((من سر اخاه المومن فقد سر الله)) ④

① ابوداؤد الخراج باب [۳۶] مشکلة رقم ۳۰۰۲۔

② ارواء الغلیل ۱۱/۶۔ تلخیص الحیر ۶۳/۳۔ الطبرانی فی الکبیر ۲۵۵/۱۔ البیہقی ۱۳۹/۱۰ و ۱۴۲۔ ابوداؤد

الخراج باب [۳۶]

③ الترمذی ۸۸۱۔ کتاب الحج، ابن ماجہ ۳۰۰۶ و ۳۰۰۷۔ کتاب المناسک شرح السنة ۲۸۱/۸۔ الدارمی ۷۳/۲۔

صحیح ابن خزيمة ۲۸۹۱۔ البیہقی ۱۳۹/۵، ۱۴۰/۱۰۔

④ الاحیاء ۱۲/۲۔ الاتحاف ۲۳۸/۵۔

موضوعات کبیر (۳۱۲)

”جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرے اللہ اسے بھی خوش کرتا ہے۔“

حدیث: 917

یہ احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ ابن حبان اور عقیلی نے ضعفاء میں ابوبکر صدیقؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من سر مومنا فانما سر الله)) ❶ ”جو مومن کو خوش کرے اللہ تعالیٰ اسے خوش کرتا ہے۔“
تحقیق: عقیلیؒ کہتے ہیں یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 918

ذیل میں ہے یہ حدیث:

((من سر مومنا فانما يسر الله، ومن عظم مومنا فانما يعظم الله، ومن اكرم

مومنا فانما يكرم الله)) ❷

”جو مومن کو خوش کرے اللہ اسے خوش کرتا ہے۔ جو مومن کی عظمت کرے اللہ اس کی عظمت کرتا ہے۔ اور جو مومن کی عزت کرے اللہ اس کی عزت کرتا ہے۔“

تحقیق: یہ صاف جھوٹ ہے۔

حدیث: 919

ابن حبان کہتے ہیں میں نے جعفر بن ابان کو ابن رمح۔ لیث۔ نافع۔ ابن عمر کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ:

((من سر المومن فقد سرنی، ومن سرنی فقد سر الله)) ❸

”جس نے مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔“

تحقیق: میں نے اس سے کہا اے شیخ اللہ سے ڈرا اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہ بول اس نے کہا تم مجھ سے حلال جگہ میں نہیں ہو تم مجھ سے میری سند کے باعث حسد کرتے ہو۔ تو میں نے اسے خوف دلایا حتیٰ کہ اس نے یہ قسم کھائی کہ وہ مکہ میں حدیث بیان نہیں کرے گا۔

❶ اتحاف السادة ۳۴۵/۵۔

❷ حلیۃ الاولیاء ۵۷/۳۔ الاتحاف ۲۳۸/۵۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۔

❸ تحذیر العواص ۱۳۵۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۔ ابن جوزی فی العلل المتناہیة (۲۳/۲) احادیث القصاص (۱۳۵) الفوائد المجموعہ رقم (۱۳۸۴) یہ موضوع روایت ہے۔

موضوعات کبیر (ادبی)

۳۱۳

حدیث: 920

((من سمی فی وضوئہ لم یزل ملکان یکتبان لہ الحسنات حتی یحدث من

ذلک الوضوء)) ❶

”جو وضو میں بسم اللہ پڑھے تو دو فرشتے اس کی نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا یہ وضو ٹوٹے۔“

تحقیق: ابن طاہر کہتے ہیں اس کی سند میں ابن علوان ہے۔ جو مشہور کذاب ہے۔

حدیث: 921

((من سمع المنادی بالصلاة فقال: مرحبا بالقائلین عدلا، و مرحبا بالصلاة

واہلا، كتب الله له الفی الف حسنة ومحا عنه الفی الف سيئة، ورفع له الفی

الف درجة)) ❷

”جو اذان کی آواز سنے اور یہ کہے مرحبا بالقائلین عدلا و مرحبا بالصلاة و اہلا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو لاکھ

نیکیاں لکھتا ہے۔ دو لاکھ برائیاں مٹاتا ہے۔ اور دو لاکھ درجے لکھتا ہے۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ (من گھڑت ہے۔ راوی ہمام بن مسلم الزاہد حدیث چور تھا ثقہ راویوں

سے ایسی حدیثیں روایت کرتا جو ان کی روایات نہ ہوں۔ فن حدیث کی بہت کم معرفت رکھتا تھا جب ایسی

روایات زیادہ ہو گئیں تو اس کی روایات سے استدلال باطل ہو گیا۔ (کتاب الموضوعات جلد ۳ ص ۹۶۔ اور

اس کا شاگرد سلیمان بن ربیع نجدی ضعیف ہے۔ دارقطنی نے اسے چھوڑ دیا تھا میزان جلد ۲ ص ۲۰۷)

حدیث: 922

((من شکا ضرورته اوجب معونته))

”جو اپنی ضرورت کی شکایت کرے اس کی مدد واجب ہو جاتی ہے۔“

تحقیق: یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ (حدیث نہیں ہے۔ دیکھیں التمیز ابن الدبیج (۱۳۸۹)

حدیث: 923

((من صبر علی حر مكة ساعة من نهار تباعدت منه جہنم مسيرة مائتي

عام)) ❸

❶ تنزیہ الشریعة ۷۰/۲۔ تذکرۃ الموضوعات (۳۱) کشف الخفاء ۳۵۳/۲۔ رقم (۲۵۰۸)

❷ تذکرۃ الموضوعات ص ۳۵۔ تنزیہ الشریعة (۱۱۶/۲)

❸ کنز العمال ۳۴۷۰۴۔ کشف الخفاء ۳۵۴/۲۔ (۲۵۱۲)

موضوعات کبیر

۳۱۳

”جو مکہ کی گرمی پر دن کا کچھ حصہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کو دو سو سال کی مسافت پر دور کر دیتا ہے۔“

(نوٹ: باطل ہے۔ دیکھیں امتیاز (۱۳۹۰))

حدیث: 924

اسے عقیلی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً کتاب الضعفاء میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من صبر علی حر مکة ساعة باعد الله جهنم منه سبعین خریفا)) ❶

”جو مکہ کی گرمی پر تھوڑی دیر بھی صبر کرے اللہ تعالیٰ اس سے دوزخ کو ستر سال کی مسافت پر دور فرما دیتا ہے۔“

تحقیق: اور عقیلی کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں امام نسفی نے تفسیر مدارک میں اسے نقل کیا ہے۔ اور وہ بہت بڑے امام ہیں۔ اس باعث اس حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہو گی چاہے وہ ضعیف ہو۔

حدیث: 925

((من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له)) ❷

”جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔“

تحقیق: ابن عبد البر کہتے ہیں یہ فحش غلطی ہے اصل روایت کے الفاظ ہیں۔ فلیس له شی اس کے لیے کوئی چیز نہیں (اور اس کے دو مقصد ہو سکتے ہیں کہ اس کے لئے اجر نہیں دوسرے اس کے لئے کوئی گناہ یا سزا نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ پہلی روایت دوسری روایت پر محمول ہے اور میں نے اس مسئلہ کو ایک مستقل رسالہ میں بیان کیا ہے۔

نوٹ: ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں فلیس له شی اس پر کوئی گناہ نہیں۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا

ہے۔ الصبیحة (۲۳۵۲)

حدیث: 926

((من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی)) ❸

❶ عزہ السیوطی لابی الشیخ عن ابی ہریرۃ وفیہ عبدالرحیم بن زید العمی متروک عن ابیہ ولیس بالقوی۔ انظر الکتب رقم ۳۴۷۰۴

❷ شرح السنة ۳۵۲/۵۔ ابوداود الحنائل باب [۵۴] ابن ماجہ ۱۵۱۷۔ کتاب الحنائز۔ عبدالرزاق ۶۵۷۹۔ مسند احمد ۴۴۴/۲

❸ سقطت من المطبوعة والصحيح ما اثبتناه راجع السلسلة الضعيفة حديث رقم ۵۷۳ الفوائد ۳۲۔ رقم (۱۰۹)

موضوعات کبیر (اردو) ۳۱۵

”جس نے متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی۔ گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 927 ((من صلی علی ولم یصل علی آلی فقد جفانی)) ❶

”جس نے مجھ پر درود پڑھا اور میری آل پر نہ پڑھا۔ تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔“

تحقیق: یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 928

((من طاف بهذا البيت اسبوعا وصلى خلف المقام ركعتين وشرب من ماء

زمزم، غفرت له ذنوبه بالغة ما بلغت)) ❷

”جو ہفتہ کے دن بیت اللہ کا طواف کرے۔ مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور زمزم کا پانی پئے تو اس کے جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں معاف ہو جاتے ہیں۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اور اس میں بہت عام لوگ مبتلا ہیں۔ خصوصاً اہل مکہ۔ حتیٰ کہ زمزم کی بعض دیواروں پر بھی یہ لکھ دیا۔ اور اس کے ثبوت میں ایک خواب اور اسی قسم کی دیگر روایات جو حضور سے ثابت نہیں لکھ دیں۔ (ابن طاہر نے اس کو تذکرۃ الموضوعات میں بیان کیا ہے۔)

حدیث: 929

ملا علی قاری کہتے ہیں اس حدیث کو واحدی نے اپنی تفسیر میں۔ جندی نے فضائل مکہ۔ اور دیلمی نے اپنی مسند

میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے:

((من طاف بالبيت اسبوعا، ثم اتى مقام ابراهيم فركع عنده ركعتين، ثم اتى

زمزم فشرّب من مائها؛ اخرجه الله من ذنوبه كيوم ولدته امه)) ❸

”جو ہفتہ کے روز بیت اللہ کا طواف کرے پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر زمزم آ کر پانی

پئے۔ اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے ایسے ہی پاک کر دیتا ہے جیسا کہ اس روز تھا جب اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔“

❶ لم اجدہ۔

❷ بنحوہ فی المسند ۹۵/۲۔ وحديث الباب فی كشف الخفاء ۳۵۸/۲۔ رواہ ابن عدی (۲۵۲۲/۷) تذکرۃ

الموضوعات للفتنی (۷۱) الاتحاف للزبیدی (۳۵۹/۴) الفوائد المجموعہ، کتاب الحج حدیث (۲۹۸)

❸ كشف الخفاء ۳۵۸/۲ وعزاه للديلمی مجمع ۴۱۵/۳۔ الحاكم ۴۵۷/۳۔

موضوعات کبیر (۲۷۳/۴)

تحقیق: یہ نہ کہا جائے کہ یہ موضوع ہے۔ بلکہ ضعیف ہے۔ اور سخاوی کا یہ قول کہ یہ صحیح نہیں ہے یہ ضعیف اور حسن ہونے کے منافی نہیں ہے۔ ہاں اگر انہوں نے اس سے یہ ارادہ کیا ہو کہ یہ ثابت نہیں ہے۔ مرنے نے یہی معنی سمجھے اسی باعث انہوں نے اپنی مختصر میں فرمایا ہے کہ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ بڑے اور چھوٹے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج کبیرہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ لیکن یہ اجماع کے خلاف ہے۔ جیسا کہ تورستی، قاضی عیاض اور اکابر میں سے نووی وغیرہ نے کہا ہے۔ کہ کبیرہ گناہوں کو صرف توبہ مٹا سکتی ہے۔

حدیث: 930

((من طاف اسبوعا فی المطر غفر له من سلف من ذنوبه)) ①

”جو ہفتہ کے روز بارش میں بیت اللہ کا طواف کرے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تحقیق: اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ بدر بن جماع نے بارش میں بیت اللہ کا طواف کیا جب وہ حجر کے قریب اسے چومنے کے لئے پہنچے تو بارش میں بھیگ چکے تھے۔ اسی طرح اہل مکہ اور غیر اہل مکہ کے لئے بھی یہ اتفاق پیش آیا۔ بلکہ مجاہد کہتے ہیں امین زہیرؒ نے بارش میں طواف کیا ہے جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ ابن جماعؒ نے اپنی سنن میں ابن عمرؓ سے ایک روایت اسی معنی کی نقل کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ (صغانی کہتے ہیں یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں)

حدیث: 931

((من طاف حول البيت سبعا في يوم صائف، شديد حره، وحسر عن راسه، وقارب بين خطاه، وقل التفاته، وغض بصره، وقل كلامه الا بذكر الله تعالى، واستلم الحجر في كل طواف من غير ان يوذى احدا؛ كتب الله له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين الف حسنة، ومحا عنه سبعين الف سيئة، ورفع له سبعين الف درجة، ويعتق الله عنه سبعين رقبة، ثمن كل رقبة عشرة آلاف درهم، ويعطيه الله تعالى سبعين شفاعا ان شاء في اهل بيته من المسلمين وان شاء في العامة، وان شاء عجلت له في الدنيا، وان شاء اخرت له في الآخرة))

① الاتحاف (۲۷۳/۴) تزكرة الموضوعات ص (۷۲) للفتنى۔

موضوعات کبیر (۳۱۷)

”جو شہید گرمی میں بیت اللہ کے گرد طواف کرے۔ اپنے سر کو کھول رکھے اپنی غلطیوں کو سامنے رکھے۔ ادھر ادھر توجہ کم کرے۔ نگاہ کو نیچی رکھے۔ اور بات کم کرے۔ سوائے اللہ کے ذکر کے اور ہر طواف میں کسی کو ایذا پہنچائے بغیر حجر اسود کو چومے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ستر ہزار برائیاں مٹاتا ہے۔ ستر ہزار درجے بلند کرتا۔ اس کی جانب سے ستر غلام آزاد کرتا۔ جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس ہزار ہوتی ہے۔ اور اسے ستر آدمیوں کی شفاعت مرحمت فرماتا ہے چاہے اپنے گھر والوں کی کرے۔ یا عام لوگوں کی چاہے دنیا میں اسے طلب کرے اور چاہے آخرت کے لئے رکھے۔“

تحقیق: جنہی نے اسے تاریخ مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ رسالۃ الحسن البصری اور مناسک ابن الحاج وغیرہ میں بھی اسی قسم کی روایات ہیں۔ لیکن آثار وضع ان کے نزدیک چمک رہے ہیں۔ اسی باعث سخاوی کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے۔

حدیث: 932

((من طاف اسبوعا حافیا حاسرا کان له کعتق رقبة، و من طاف اسبوعا فی

المطر غفر له ما سلف من ذنبه)) ❶

”جو ہفتے کے روز ننگے سر، درنگے پاؤں طواف کرے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جو ہفتے کے روز بارش میں طواف کرے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تحقیق: اسے غزالی نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ میں نے اسے اس طرح نہیں پایا۔

حدیث: 933

لیکن ترمذی اور ابن ماجہ میں ابن عمرؓ سے اس طرح ہے کہ:

((من طاف بالبيت اسبوعا فاحصاه کان کعتق رقبة)) ❷

”جو ہفتے کے روز طواف کرے۔ اور اسے گھیرے (یعنی چاروں طرف) تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔“

نوٹ: ابن ماجہ کی روایت میں ہفتے کے دن کا ذکر نہیں۔ طواف کے ساتھ دو رکعتوں کا ذکر ہے۔

حدیث: 934

ملا علی قاری کہتے ہیں جامع الصغیر میں ہے:

((من طاف بالبيت سبعا و صلی رکعتین کان کعتق رقبة)) ❸

❶ الاحیاء ۲۴۱/۱ وقال العراقي لم احده هكذا۔

❷ الترمذی ۹۰۹۔ ابن ماجہ ۲۹۵۶۔ کتاب المناسک۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ التعلیق الرغب (۱۳۰/۲)

❸ وعزاه لابن ماجہ ۲۹۵۶ والذی فی ابن ماجہ لیس فیہ لفظ (سبعا) فلینبہ۔

”جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔“

حدیث: 935

((من عبد الله بجهل كان ما يفسده اكثر مما يصلح)) (كشف الخفاء رقم (۲۰۳۰))

”جو اللہ کی جہالت کے ساتھ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی صلاحیتوں کو بھی مٹا دیتا ہے۔“

تحقیق: یہ ضرار بن الازور صحابی کا قول ہے۔ (مرفوعاً ثابت نہیں کسی بزرگ کا قول ہے۔)

حدیث: 936

دارمی نے واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((المتعبد بغیر فقه كالحمار فی الطاحونة)) ①

”بغیر علم کے عبادت کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ بچہ کی گدھا۔“

تحقیق: اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔

حدیث: 937

((من عرف نفسه فقد عرف ربه)) ②

”جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔“

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۶۶))

تحقیق: ابن تیمیہ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ سمعانی کہتے ہیں یہ مرفوعاً پہچانی نہیں جاتی۔ یہ یحییٰ بن معاذ الرازی کا قول ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو باعتبار جہالت پہچان لیا۔ اس نے اللہ کو باعتبار علم پہچان لیا۔ یا جس نے اپنے نفس کی فنا کو پہچان لیا۔ اس نے خدا کی بقا کو پہچان لیا۔ یا جس نے اپنے عجز اور ضعف کو پہچان لیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قوت کو پہچان لیا۔ اور یہ بات قرآن سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ ﴿وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ﴾ ③ ابراہیم کی ملت سے وہی انکار کر سکتا ہے۔ جو اپنے نفس سے جاہل ہو۔ یعنی اپنی جہالت کی بنا پر خدا کو نہیں جانتا۔

① حلیۃ الاولیاء ۲۱۹/۵۔ اللآلی ۱۱۳/۱۔ الموضوعات ۲۶۲/۱۔ تنزیہ الشریعہ (۲۶۷/۱) الفوائد المجموعہ رقم (۹۱۹) حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ ثابت نہیں ہے۔

② الحاوی للفتاویٰ ۴۱۲/۲۔ کشف الخفاء ۳۶۵/۲۔ رقم (۲۵۳۲)۔ الاسماء والصفات جلد ۲ ص ۱۱۱۔ کتاب

الموضوعات جلد ۱ ص ۶۴۔ تنزیہ الشریعہ جلد ۱ ص ۱۳۴۔ الکامل جلد ۶ ص ۲۲۹۲) لسان جلد ۲ ص ۲۳۹۔ المقاصد الحسنہ (۴۱۹) حدیث نہیں ہے جاہل صوفیوں نے اسے حدیث بنا ڈالا ہے۔

③ سورة البقرة، الآية: ۱۳۰۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۱۹

حدیث: 938

((من عرف نفسه استراح))

”جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے آرام پالیا۔“ کشف الخفاء رقم (۲۵۳۲)

تحقیق: یہ مرفوع حدیث نہیں۔ بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا، اسے کوئی تعریف نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی اس نے مخلوق کی تعریف اور برائی سے آرام پالیا۔

حدیث: 939

((من عشق فف فمات مات شهيدا)) ①

”جس نے عشق کیا پھر پاک دامن رہا اور چھپایا تو وہ شہید کی موت مرا۔“

تحقیق: یہ اس سند سے روایت کی جاتی ہے۔ سوید بن نصر۔ علی بن مسہر۔ ابو یحییٰ القاتات مجاہد اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوعاً مروی ہے۔ سوید پر یحییٰ بن معین نے انکار کیا ہے۔ حتیٰ کہ حاکم نے یحییٰ بن معین سے یہ روایت کیا ہے۔ کہ جب ان کے سامنے یہ حدیث ذکر کی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں سوید سے جنگ کرتا۔ سخاوی کہتے ہیں لیکن سوید اسے روایت کرنے میں منفر نہیں۔ بلکہ اسے زبیر بن بکار نے اس سند کے ساتھ عبدالملک بن عبدالعزیز الماحون، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابن ابی نجیح مجاہد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ سند صحیح ہے۔ ابن حزم نے اسے معرض احتجاج میں ذکر کیا ہے اور فرمایا اگر خواہش ہلاک ہو گئی تو وہ شہید مرا۔ اگرچہ وہ آنکھ قرار کی تمنا کرے۔ اسے ہم سے ثقہ لوگوں نے روایت کیا ہے۔ جو کذب سے پاک ہیں۔ ابن الدبیج کہتے ہیں پاکدامنی سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ خلوت میں ہوں تب بھی وہ اس خیال سے پاکدامن رہیں کہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور حاضر ہے کیونکہ حدیث میں ہے جو اپنی خواہش کو چھپاتے ہوئے پاکدامن رہے۔ تو جب وہ مرے گا تو شہادت کی موت مرے گا۔ سیوطی کہتے ہیں اسے حاکم نے تاریخ نیشاپور میں۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 940

خطیب نے عائشہ سے بھی ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من عشق فف فمات مات شهيدا))

”جو عشق کرے پھر پاکدامن رہے تو وہ شہید کی موت مرے گا۔“

حدیث: 941

اور دیلمی نے بلا سند یہ روایت کی ہے:

((العشق من غیر رية كفارة للذنوب)) ”عشق بغیر شک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

موضوعات کبیر (اردو)

۳۲۰

حدیث: 942

((من عصی الله فی غربته رده الله خائباً)) (کشف الخفاء رقم (۲۵۴۰) اس کی

کوئی اصل نہیں دیکھیں ابن الدبیج کی التمیز (۱۴۰۷)

”جو سفر میں اللہ کی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں ڈالے گا۔“

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں جہاں تک میں جانتا ہوں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 943

((من علم اخاه آية من كتاب الله فقد ملك رقبته)) ①

”جس نے اپنے بھائی کو قرآن کی ایک آیت کی تعلیم دی تو وہ اس کی گردن کا مالک ہو گیا۔“

تحقیق: ابن تیمیہ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی ہے۔

حدیث: 944

((من فصل بینی و بین آلی بعلی فعليه كذا و كذا)) (کشف الخفاء رقم (۲۵۵۴)

”جو میرے اور میری اولاد کے درمیان علی کے ذریعہ فرق کرے تو اس پر اتنا اتنا گناہ ہے۔“

تحقیق: یہ باطل ہے۔ موضوع ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ شیعوں کی مفتریات میں سے ہے۔

حدیث: 945

((من قال فی دیننا براہ لفاقتلوه)) ②

”جو ہمارے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات کہے اسے قتل کر دو۔“

تحقیق: اسے اسحاق السطی نے وضع کیا تھا۔ جیسا کہ وجیز میں ہے۔

حدیث: 946

((من قدم لآخیه ابریقاً يتوضا به فکانما قدم جواداً)) (کشف الخفاء رقم

(۲۵۶۳) تذکرۃ الموضوعات لابن طاهر (۳۱)

① احادیث القصاص ۴۵۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۸۔ کشف الخفاء رقم (۲۵۴۳) مجمع الزوائد (۱۲۸/۱)

② اللکئی ۱۰/۲۔ رواہ الخطیب البغدادی فی تاریخہ ۳۲۲/۶، ۲۲۹/۹۔ ابن عدی الکامل ۱/۳۲۵، ۴/۱۵۹۵ ابن

حوزی فی الموضوعات ۳/۹۴، ۹۵۔ کشف الخفاء ۲/۳۷۲ رقم (۲۵۶۲)

تاریخ بغداد ۶/۳۲۲، ۹/۲۲۹۔ علل الحدیث ۱۳۷۳۔ تنزیہ الشریعة ۲/۲۱۷۔

موضوعات کبیر

۳۲۱

”جو اپنے بھائی کے وضو کے لئے لوٹا آگے کرے تو گویا اس نے ایک گھوڑا پیش کیا۔“

تحقیق: ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی ہے۔

حدیث: 947 ((من قرأ بالبقرة ولم يدع بالشيخ فقد ظلم))

”جو سورت بقرہ پڑھے اور اُسے شیخ نہ کہا جائے تو اس پر ظلم نہ کرے تو اس نے ظلم کیا گیا۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے۔ کہ زہراوین (بقرہ۔ آل عمران) کا پڑھنا صحابہ کے نزدیک بڑا کام سمجھا جاتا ہو۔

حدیث: 948 ((من قرأ بالقرآن منكوسا القى فى النار منكوسا)) ❶

”جو التا قرآن پڑھے۔ اسے النار و زخ میں ڈالا جائے گا۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔

حدیث: 949

((من قرأ فى الفجر: ((الم نشرح)) و ((الم تر كيف)) لم يرمد)) كشف

الخفاء رقم (۲۰۶۶) اس کی کوئی اصل نہیں دیکھیں التمييز (۱۴۱۶)

”جو فجر کی نماز میں الم تر کیف اور الم نشرح پڑھے اس کی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی سورت القدر کا وضو کے بعد پڑھنا۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں اور یہ سنت کو بھی فوت کرنے والا ہے۔ مراد ان کی یہ ہے کہ مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ ورنہ فقیہ ابو الیث السمرقندی نے جو بڑے امام ہیں اس کا ذکر کیا ہے۔ رہا یہ قول کہ سنت کو فوت کرنے والا ہے۔ تو مراد یہ کہ وضو کی سنت کو کیونکہ وضو میں کوئی سنت مستقلہ نہیں۔ جیسا کہ غزالیؒ نے تحقیقاً ثابت کیا ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ ہر وضوء کے بعد نماز پڑھی جائے۔ اور اس کی جلدی کی شرط نہیں۔ تو وضو کے بعد اور نماز سے قبل کسی سورت وغیرہ کا پڑھنا۔ اس کے منافی نہ ہوگا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وضوء کے اعضاء، سوکھنے سے قبل نماز پڑھی جائے۔

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۶۷)

حدیث: 950 ((من قصلنا وجب حقه علينا)) (كشف الخفاء رقم (۲۰۷۱))

❶ كشف الخفاء ۳۷۲/۲۔ رقم (۲۰۶۴)

”جو ہمارا ارادہ کرے ہم پر اس کا حق واجب ہو چکا۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں لیکن اس معنی کی روایت گزر چکی ہے کہ سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ ❶

حدیث: 951

ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے:

❷ ((اذا اتاكم كريم قوم فاکرموه))

”جب تمہارے پاس کوئی قوم کا شریف شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔“

اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہر شخص اللہ کے نزدیک شریف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

❸ ((ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم))

”تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ شریف تم میں سے زیادہ متقی ہے۔“

حدیث: 952

((من قص اظفاره مخالفا لم ير في عينيه رمدا)) (كشف الخفاء رقم (۲۰۷۲))

یہ حدیث نہیں ائمہ میں کسی کا قول ہے دیکھیں التمییز (۱۳۱۹)

”جو مخالف طور پر ناخن کاٹے اس کی آنکھیں کبھی درد نہ ہوں گی۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔ امام احمد بن حنبل اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور شرف الدیاطی اسے بعض مشائخ سے نقل کیا کرتے تھے۔

حدیث: 953

((من قضی صلاة من الفرائض فی آخر جمعة من شهر رمضان، کان ذلک

جاءرا لكل صلاة فائتة فی عمره الی سبعین سنة)) ❹

❶ انظر الحديث رقم ۷۴۸۔

❷ البیہقی ۱۶۸/۸۔ ابن ماجہ ۳۷۱۲۔ کتاب الادب۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ الصحیحہ (۱۲۰۵) الروض النضیر

(۲۶۸) مستدرک الحاکم ۲۹۲/۴۔ الحلیہ ۲۰۵/۶۔ میزان الاعتدال ۳۲۷۳ و ۸۵۹۲ الطبرانی فی الکبیر ۳۷۰/۲۔

مجمع الزوائد ۱۵۰/۸ و ۱۶ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الصغیر والوسط وفيه عون بن عمرو القیس وهو ضعيف

وفي طريق اخرى فی الاوسط وفيه حصین بن عمرو وهو متروک۔

❸ سورة الحجرات، الآية: ۱۳۔ ❹ كشف الخفاء ۳۷۰/۲۔ رقم (۲۰۷۵)

موضوعات کبیر (اردو) ۳۲۳

”جو ماہ رمضان کے آخری جمعہ میں فرائض میں سے کوئی نماز قضا کرے۔ تو وہ ہر نماز پر کافی ہوگی جو اس نے اپنی زندگی میں چھوڑی ہے ستر سال تک۔“

تحقیق: یہ قطعی طور پر باطل ہے۔ کیونکہ یہ اجماع کے قطعی طور پر منافی ہے۔ کیونکہ عبادات میں سے کوئی بھی عبادت ایسی نہیں جو کوئی سال کے عبادت کی قائم مقام ہو سکے۔ صاحب نہایہ یا شرح ہدایہ کا نقل کرنا اسے معتبر نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ محدث نہیں ہیں۔ اور نہ انہوں نے حدیث کی کسی مخرج کی جانب نسبت کی ہے۔

حدیث: 954

((من قطع رجاء من از تجاه قطع الله منه رجاء يوم القيامة فلم يلج الجنة))

(کشف الخفاء رقم (۲۰۷۳))

”جس نے اُس شخص کی اُمید توڑی جو اُس سے توقع رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی امید بھی منقطع فرما دے گا۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

تحقیق: یہ حیوۃ الحیوان الکبریٰ کی جانب منسوب کی جاتی ہے کہ اس نے امام احمد کے ذریعہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں یہ امام احمد پر مختلف ہے۔

حدیث: 955

((من کتم سره ملک امره)) کشف الخفاء رقم (۲۰۸۵) التمییز (۱۴۲۱)

”جو اپنے راز کو چھپائے وہ اپنے کام کا مالک رہتا ہے (یعنی وہی ذمہ دار ہو جاتا ہے)“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قول امام شافعی کا ہے۔

حدیث: 956

((من کثرت صلاته باللیل حسن وجهه بالنهار)) ❶

”جس کی رات کی نمازیں زیادہ ہوں اس کا چہرہ دن میں حسین ہو جاتا ہے۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں بلا ارادہ وضع ہوگئی۔ کیونکہ ائمہ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ جملہ شریک کے لئے ثابت البنانی نے کہا تھا۔ جب شریک ان کے پاس گئے (شریک معتبر رواۃ میں سے ہیں وہ ثابت

❶ کشف الخفاء رقم (کشف الخفاء رقم (۲۰۸۷) سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی قیام اللیل حدیث

(۱۳۳۳) تاریخ بغداد ۳۴۱/۱، ۳۴۱/۱۳، ۳۸۱/۱۰، تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۳۸) الموضوعات

لابن جوزی ۱۰۹/۲، ۱۱۰، اللالی المصنوعہ (۱۷/۲) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ

(۳۶۳۳) بوسری کہتے ہیں اس کے تمام طرق ضعیف ہیں یہ روایت باطل ہے نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۲۲

کے اس قول کو غلطی سے حدیث سمجھ بیٹھے (جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 957

((من لبس نعلا صفراء قل همه)) (کشف الخفاء رقم (۲۵۹۶)

”جو زرد جوتے پہنے اس کا غم کم ہو جاتا ہے۔“

یہ ابن عباس سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کی جاتی ہے:

حدیث: 958

((لم یزل فی سرور ما دام لابسها)) (تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۵۸) العلل

لابن ابی حاتم (۳۱۹/۲) موضوع ہے۔ الضعیفة (۷۱۶)

”اس کا پہننے والا ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے۔“

ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ جھوٹ موضوع ہے اور زحشری نے کشاف میں اسے حضرت علی کی جانب منسوب کیا ہے اور گویا اس کا ماخذ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

((صفراء فاقع لونها تسر الناظرین)) ❶

”اس گائے کا رنگ گہرا زرد ہونا چاہیے۔ جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے۔“

حدیث: 959

((من لعب بالشطرنج فهو ملعون)) ❷ ”جو شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے۔“

تحقیق: نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں بلکہ جھوٹ اور مرفوعاً اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ایک حدیث وارد ہے کہ جو شطرنج کھیلے یا شطرنج کی جانب دیکھے وہ ملعون ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ سور کا گوشت کھانے والا۔ ابن عبدان۔ ابو موسیٰ۔ اور ابن حزم نے اسے حبتہ بن مسلم سے مرسل روایت نہیں کرتے۔ جیسا کہ سیوطی کی جامع الصغیر میں ہے۔ اور انہوں نے قاعدہ کے مطابق وہ اس میں موضوع ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ اور مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔ غایت امر یہ ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور شطرنج کی برائی میں جو احادیث ثابت ہیں وہ اسے تقویت پہنچاتی ہیں۔

❶ سورة البقرة الآية: ۶۹۔

❷ انظر نصب الراية ۴/۲۷۴۔

حدیث: 960

((من لم یداوم علی اربع قبل الظهر لم تنله شفاعتی)) ❶

”جو ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کی پابندی نہ کرے اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔“

تحقیق: سیوطی نے اسے کتاب الموضوعات کے اخیر میں ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ حافظ ابن حجر سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 961

((من لم یخف اللہ خف منه)) (کشف الخفاء رقم (۲۶۰۰)) یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں

التمیز (۱۴۳۳) اس معنی کی حدیث سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۴۸۵) میں البانی نے نقل کی ہے۔

”جو اللہ سے نہ ڈرے۔ اس سے ڈرو۔“

تحقیق: یہ لفظ ثابت نہیں لیکن معنی صحیح ہے۔

حدیث: 962

((من لم یصلحہ الخیر یصلحہ الشر)) (کشف الخفاء رقم (۲۶۱۵)) یہ حدیث نہیں

ہے دیکھیں التمییز (۱۴۳۸)

”جس کی بھلائی اصلاح نہ کر سکے اس کی برائی اصلاح کر دیتی ہے۔“

تحقیق: یہ بعض ملف کا کلام ہے۔

حدیث: 963

((من لم یکن عنده صدقة فلیلعن الیہود)) (کشف الخفاء رقم (۲۶۰۵))

”جس شخص کے پاس صدقہ نہیں۔ تو اس کو چاہیے وہ یہود پر لعنت کرے۔“

(البانی کہتے ہیں موضوع ہے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۰۴))

تحقیق: یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث: 964

((من لانت کلمتہ وجبت محبتہ))

❶ تذکرۃ الموضوعات ص ۴۸۔ تنزیہ الشریعة ۱۲۷/۲۔ کشف الخفاء رقم (۲۶۰۴) تاریخ بغداد (۲۷۰/۱۴) (ابن

معین کہتے ہیں یہ جھوٹ اور باطل ہے)

موضوعات کبیر (۳۲۶)

”جس کی گفتگو نرم ہو اس کی محبت واجب ہے۔“

تحقیق: یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ جیسا کہ خطیبؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 965 ((من لم ینفعه علمه ضرہ جہلہ)) ❶

”جسے علم نفع نہ پہنچائے اسے اس کی جہالت نقصان پہنچائے گی۔“

تحقیق: میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث: 966

((من نصح جاہلا عاذاہ)) (کشف الخفاء رقم (۲۶۳۴) التذکرۃ (۲۷))

”جو جاہل کو نصیحت کرے اسے اپنا دشمن بناتا ہے۔“

بعض اسلاف کا کلام ہے۔ یہ مسند روایت نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں میں اسے نہیں جانتا لیکن خطیب نے معمر بن الحشی سے روایت کیا ہے:

((لا تردن علی معجب خطا فیستفید منک علما یتخذک عدوا))

”کہ خطا کی جگہ پر نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ تجھ سے علم کا فائدہ تو اٹھالے گا۔ اور تجھے اپنا دشمن بنالے گا۔“

حدیث: 967

((من وسع علی عیالہ فی یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ السنۃ کلہا)) ❷

”جو عاشوراء کے روز اپنے گھر والوں پر کسادگی کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کرتا ہے۔“

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں یہ ثابت نہیں بلکہ محمد بن المثنیٰ کا کلام ہے۔ سیوطی کہتے ہیں ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ یہ صحیح ہے ثابت ہے۔ بیہقیؒ نے شعب الایمان میں ابوسعید خدریؒ ابو ہریرہؒ ابن مسعودؒ اور جابرؒ سے روایت کیا

❶ کشف الخفاء ۲/۳۸۴۔

❷ رواہ الطبرانی فی الکبیر ۹۴/۱۰۔ ابن عدی فی الکامل ۱۸۵۴/۵۔ تنزیہ الشریعہ (۱۵۷/۲) مشکاة المصابیح

۱۹۲۶ و عزہ التبریزی لوزن وقال وروی البیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود وابی ہریرۃ و ابی سعید وضعفہ

وقال الالبانی فی الہامش ہو حدیث ضعیف من جمیع طرقہ وحکم علیہ شیخ الاسلام ابن تیمیۃ بالوضع فما بعد

والشریعۃ لا تثبت بالتحریر۔

موضوعات کبیر (اردو) ۳۲۷

ہے اگرچہ سب کی سندات ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کرتی ہیں۔ حافظ ابوالفضل العراقی اپنی امالیہ میں فرماتے ہیں۔ ابوہریرہؓ کی روایت مختلف سندات سے مروی ہے جس میں سے بعض کو ابوالفضل بن ناصر نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن الجوزی نے سلیمان بن ابی عبداللہ کے ذریعہ اسے ابوہریرہؓ سے موضوعات میں روایت کیا ہے۔ ❶ اور ابن الجوزی کہتے ہیں سلیمان مجہول ہے۔ لیکن ابن حبانؒ نے سلیمان کو ثقافت میں شمار کیا ہے۔ تو حدیث ان کی رائے کے لحاظ سے حسن ہوئی۔ ابن الجوزیؒ کہتے ہیں یہ روایت جابرؓ سے مسلم کی شرطوں کے مطابق کئی طریقوں سے مروی ہے۔ ابن عبدالبرؒ نے اسذکار میں ابوالزبیر کے ذریعہ جابرؓ سے روایت کیا ہے اور یہ سب سے عمدہ طریقہ ہے۔ ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں یہ ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے۔ اور دارقطنیؒ نے افراد میں ابن عمرؓ سے موقوف روایت کیا ہے۔ اور اسے ابن عبدالبرؒ نے ایک عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن المنشتر سے بھی روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں یہ کہا جاتا تھا اور پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اس کے تمام طریقے عراقی کی امالی میں ایک جزو میں جمع ہیں۔ جسے سیوطی نے نقل کیا ہے۔ میں نے اس جزو کو مختصر کر کے تعقبات علی الموضوعات میں جمع کر دیا ہے۔ نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف اور ابن تیمیہ نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے۔

حدیث: 968 ((من یخطب الحسنا یعط مہرھا))

(کشف الخفاء رقم (۲۶۴۶) یہ حدیث نہیں دیکھیں اتمیز (۱۳۶۱)

”جو حسین عورت کو پیغام دے تو اس کا مہر بھی دے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ اور ہو سکتا ہے حناء سے مراد وہ نیکی ہو جو قرآن میں حسنی سے تعبیر کی گئی ہے۔ اور مہر سے اعمال صالحہ کی جانب کنایہ ہو۔

حدیث: 969

((من تمام الحج ضرب الجمال)) (کشف الخفاء رقم (۲۴۴۳)

”حج کے کمال میں سے اونٹوں کو مارنا ہے۔“

تحقیق: یہ اعمشؒ کا کلام ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیح کا قول ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں یہ صحیح طور پر ثابت

موضوعات کبیر

۳۲۸

ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور کی موجودگی میں اپنے اونٹ کو مارا۔ اور آپ نے کوئی اعتراض نہ فرمایا۔ تو یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہاں مصدر کی اضافت فاعل کی جانب ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اضافت مفعول کی جانب ہو اور یہ زیادہ عمدہ ہے۔ اور تمام کے معنی مشہور ہیں۔

حدیث: 970

((من حسن الموافقة الموافقة)) (کشف الخفاء رقم (۲۴۶۸))

”موافقت کی دوستی کتنی عمدہ ہے۔“

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے اور اس پر کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کے معنی ایک مثال میں پائے جاتے ہیں اگر چوپائے نہ ہوتے تو مخلوق تباہ ہو جاتی۔

حدیث: 971

((من علامة الساعة التدافع على الامامة))

”قیامت کی نشانی میں سے امامت سے رک جانا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے اور اس کے معنی صحیح ہیں۔ ابن الدبیج نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 972

سلامۃ بنت الحر سے مروی ہے کہ:

((ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجلدون اماما يصلي

بہم)) ❶

”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اہل مسجد ایک دوسرے کو دھکیل کر آگے کریں گے انہیں نماز

پڑھانے کے لئے امام میسر نہیں ہوگا۔ پڑھانے کے لئے بھی کوئی نہ ملے گا۔“

تحقیق: اسے امام احمدؒ، ابوداؤد، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشکاۃ (۱۱۲۳) اس کی سند میں ام غراب اور عقیلہ دونوں مجہول

راوی ہیں ہدایۃ الرواة (۱۰۸۲)

❶ ابوداؤد الصلاة باب [۶۰] فی کراہیۃ التدافع علی الامامۃ حدیث (۵۸۱) مسند احمد ۶/۳۸۱۔ البیہقی ۳/۱۲۹۔

حدیث: 973

((من فتنۃ العالم ان یكون الکلام احب الیه من السکوت)) ❶

”عالم کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا۔ کہ انہیں کلام خاموشی سے زیادہ محبوب ہوگا۔“

تحقیق: اسے غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں ابو نعیمؒ اور ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ جیسا کہ عراقی نے مختصر میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 974

((من الذنوب ذنوب لا یکفرھا الا الوقوف بعرفۃ)) ❷

”گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں۔ کہ جنہیں سوائے عرفہ کے قیام کے کوئی شے نہیں مٹا سکتی۔“

تحقیق: یہ بھی احیاء العلوم میں ہے۔ عراقی احیاء کی تخریج میں کہتے ہیں۔ میں نے اس کی اصل کہیں نہیں پائی۔

حدیث: 975

((موتوا قبل ان تموتوا)) ”مرنے سے پہلے مرجاؤ۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۶۶۹))

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں۔ یہ ثابت نہیں ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں۔ یہ صوفیاء کا کلام ہے اور مقصد یہ ہے۔ کہ اضطرابی موت سے قبل خود اختیاری موت مرجاؤ۔ اور اختیاری موت سے مراد شہوات لذات دنیا اور غفلتوں کو ترک کر دینا ہے۔

حدیث: 976

((الموت کفارة لكل مسلم)) ❸

”موت ہر مسلمان کا کفارہ ہے۔“

تحقیق: ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ جیسا کہ عراقیؒ اپنی امالی میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ اتنی سندات سے مروی ہے۔ جو رتبہ حسن تک پہنچتی ہیں یہیؒ نے شعب میں اور قضا علی نے انسؒ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو بکر بن العربیؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❶ الاحیاء ۶۲/۱ الموضوعات ۲۶۵/۱ - کشف الخفاء رقم (۲۵۴۹)

❷ انظر الحدیث رقم ۲۸۹ - کشف الخفاء رقم (۲۵۵۰)

❸ الموضوعات ۲۱۸/۳ - کشف الخفاء رقم (۲۶۶۳) موضوع ہے۔

((المومن اذا قال صدق، واذا قيل له صدق)) ①

”مومن جب بولتا ہے تو سچ بولتا ہے اور جب اس سے کوئی بات بیان کی جاتی ہے تو تصدیق کرتا ہے۔“
یہ ان الفاظ کے ساتھ پہچانی نہیں جاتی۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے قول سے مستحب ہے:

((والذی جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون)) ②

”جو سچ بات لایا اور سچ کی تصدیق کی یہی متقین لوگ ہیں۔“

تحقیق: اور مومن سے مراد مومن کامل ہے۔ سخاوی نے پہلی شق کو اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مومن کی عادت ہر بات پر ڈھل جاتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے اور دوسرے الفاظ پر نظر رکھتے ہوئے یہ حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا آپ نے فرمایا تو نے چوری کی اس نے جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے چوری نہیں کی حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جھوٹ بولا۔

حدیث: 978

ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے:

((من حلف بالله فليصدق، ومن حلف له بالله فليرض، ومن لم يرض بالله

فليس من الله)) ③

”جو اللہ کے نام کی قسم کھائے اس کی تصدیق کرنی چاہیے اور جس کسی کیلئے اللہ کی قسم کھائی جائے، اسے راضی ہو جانا چاہیے اور جو اللہ کے نام کے ساتھ راضی نہ ہو اسے اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔“

① کشف الحفاء رقم (۲۶۷۴) ابن دہب کہتے ہیں میں ان الفاظ سے اس کو نہیں جانتا۔ التبیہ (۱۳۸۶)

② سورة الزمر، الآية: ۳۳۔

③ ابن ماجہ ۲۱۰۱۔ کتاب الکفارات، باب من حلف له بالله فليرض۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الارواء (۲۶۹۸)

موضوعات کبیر (جلد ۳۳۱)

حدیث: 979 ((المومن سریع الغضب سریع الرجوع)) ❶

”مومن کو غصہ جلد آتا ہے۔ اور غصے سے رجوع بھی جلد کرتا ہے۔“
تحقیق: اسے غزالی نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ اور غزالی کہتے ہیں اس طرح یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 980 ملا علی قاری کہتے ہیں یہ حدیث حدت کے معنی ہیں:

((الحدة تعتری خيار امتی)) ❷

حدیث: 981 اور ایک لمبی حدیث میں آتا ہے کہ:

((ان المومن قد يكون سريع الغضب سريع الفی فتلك بتلك، وقد يكون بطی الغضب بطی الفی فتلك بتلك، وقد يكون بطی التعصب سريع الفی فهذا هو المومن الكامل، والناقص من يكون حاله بالعکس))
”مومن کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد اترتا ہے اور ایسے ہی کبھی دیر میں غصہ آتا ہے اور جلد اترتا ہے۔ تو یہ مومن کامل ہے اور ناقص وہ ہے۔ جو اس کے برعکس ہو۔ یعنی جلد غصہ آئے اور دیر میں اترے۔“

حدیث: 982 ((المومن یسیر المونة))

”مومن بلحاظ مونث آسان ہوتا ہے۔“
تحقیق: صفائی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 983 ((المومن غر کریم، والمنافق خب لنیم)) ❸

”مومن مکار نہیں ہوتا۔ بلکہ شریف ہوتا ہے اور منافق دھوکہ باز اور بد بخت ہوتا ہے۔“
تحقیق: صفائی کہتے ہیں کہ مصابیح کی احادیث سے ایک موضوع حدیث ہے لیکن صفائی کا قول صحیح نہیں امام احمد نے اسے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس میں منافق کی جگہ لفظ فاجر ہے جب کے معنی دھوکہ

❶ الاحیاء ۱۸۳/۲ - اتحاف السادة ۲۳۲/۶ - تذکرۃ الموضوعات ص ۱۹۰ - کشف الخفاء رقم (۲۶۸۱)

❷ المطالب العالیہ ۱۲۳۱ - الاتحاف ۱۳/۸ - کشف الخفاء رقم (۲۶۹۱)

❸ الترمذی ۱۹۶۴ - کتاب البر، باب ما جاء فی السخاء - ابو داود الادب باب [۶] مستدرک الحاکم ۴۳/۱ - البیہقی ۱۹۵/۱۰ - السلسلۃ الصحیحہ رقم ۹۳۵ - البخاری فی الادب المفرد رقم ۴۱۸ - شرح السنۃ ۸۶/۱۳ - حلیۃ الاولیاء ۱۱۰/۳ - البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

موضوعات کبیر (۳۳۲)

کے آتے ہیں اور اگر کریم کا مقصد یہ ہے کہ وہ مکار نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی طبیعت میں اتباع کے مادہ کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے (لیکن حضرت عمر کا قول ہے کہ مومن نہ دھوکہ دیتا ہے نہ دھوکہ کھاتا ہے)

حدیث: 984 ((المومن حلوی والکافر خمیری))

(کشف الخفاء رقم (۲۶۷۷) باطل ہے دیکھیں التمییز (۱۳۸۸)

”مومن حلوا خورا اور کافر شراب خور ہوتا ہے۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ پہلے گزر چکا کہ نبی کریم ﷺ کو حلوا اور شہد پسند تھا۔ اور یہ حدیث بھی گزر چکی کہ

((قلب المومن يحب الحلواء)) ❶ ”مومن کا دل حلوے کو پسند کرتا ہے۔“

حدیث: 985 ((المومن ليس بحقود)) ❷ ”مومن کینہ پرور نہیں ہوتا۔“

یہ احیاء میں ہے عراقی کہتے ہیں میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں اور مومن سے مراد مومن کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ونزعنا ما فی صدورهم من غل)) ❸ ”اور ہم نے ان کے دل سے کینہ نکال پھینکا۔“

حدیث: 986 ((المومن ملقی والکافر موقی)) (کشف الخفاء رقم (۲۶۸۸)

”مومن ملاقات کرنے والا اور کافر بچنے والا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مومن مصیبتوں سے ملنے والا ہے۔ تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ اور کافر مصائب سے محفوظ رہتا ہے اور نعمتوں میں لگا رہتا ہے تاکہ اس پر وہ گناہ باقی رہیں۔ یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمییز (۲۶۵۵)

حدیث: 987 ((الدنيا سجن المومن وجنة الکافر)) ❹

”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

❶ انظر الحديث رقم ۶۷۸ وما بعده۔

❷ الاحیاء ۴۶/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۔ کشف الخفاء ۲/۴۰۵۔ رقم (۲۶۸۵) التمییز (۱۴۹۲)

❸ سورة الاعراف من الآية: ۴۳۔

❹ مسند احمد ۲/۱۹۷۔ الترمذی ۲۳۲۴۔ کتاب الزهد باب (۱۶) ابن ماجہ ۴۱۱۳۔ مسلم الزهد ۱۔ مستدرک

الحاکم ۴/۶۰۴، ۳۱۵/۴۔ شرح السنة ۱۴/۲۹۶ و ۲۹۷۔

موضوعات کبیر (۱۳)

حدیث: 988

((المومن موتمن علی نسبہ)) ❶ ”مومن اپنے نسب پر امین ہوتا ہے۔“
اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں بلکہ یہ علماء میں سے امام مالکؒ وغیرہ کا قول ہے:
((الناس موتمنون علی انسابہم)) ”کہ لوگ اپنے نسب پر امین ہوتے ہیں۔“

حدیث: 989

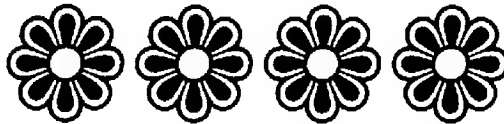
((المومن یخدع)) ”مومن کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۶۹۳))
تحقیق: یہ سعید بن جبیر کا قول ہے۔ جس کا ذکر شفاء میں ہے۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مومن طبعاً شرارتوں
سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اس سے احتراز اگرچہ اس سے جاہل نہیں ہوتا لیکن اپنی شرافت اور اخلاق کی بنا پر
دھوکہ کھا جاتا ہے۔

حدیث: 990

((المومن یغبط والمنافق یحسد)) (کشف الخفاء رقم (۲۶۹۴))

”مومن سے رشک اور کافر سے حسد کیا جاتا ہے۔“

تحقیق: یہ فضیل بن عیاض کا کلام ہے۔



ن

حرف النون

حدیث: 991

((الناس بزمانهم اشبه منهم بآبائهم)) (كشف الخفاء رقم (۲۷۸۸))

”لوگ اپنے زمانہ کے لحاظ سے اپنے آباء سے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں۔“

تحقیق: یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اور ایک خیال یہ ہے کہ یہ حضرت علیؓ کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

حدیث: 992

((الناس علی دین ملوکھم)) (كشف الخفاء رقم (۲۷۹۰))

”لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اسے لمحاظ حدیث نہیں پہچانتا۔ یہ معنوی لحاظ سے پہلے قول کے قریب ہے۔

حدیث: 993

((الناس بالناس)) ”لوگ لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔“ (كشف الخفاء رقم (۲۷۹۱))

یہ حدیث صحیح کے معنی ہیں:

حدیث: 994

((امتی کالبنیان یشد بعضہ بعضا)) ❶ (كشف الخفاء رقم (۲۷۹۲))

”میری امت عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے۔“

حدیث: 995

((الناس معجزیون باعمالهم))

”لوگ اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے۔“

تحقیق: اسے سخاویؒ نے نحویین کی جانب منسوب کیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ اگر وہ اچھے ہیں تو اچھا بدلہ اور برے ہیں تو برا بدلہ۔ جلال الدین سیوطیؒ اپنی درر میں فرماتے ہیں۔ اسے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے موقوف روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں قرآن میں ہے۔

❶ فی البخاری ۱/۱۲۹، ۳/۱۶۹، ۸/۱۴۔ مسلم البر والصلة ۶۵۔ مسند احمد ۴/۴۰۴۔ الترمذی ۱۹۲۸۔ کتاب

البر۔ المشكاة (۱۰۴) الايمان لابن بن ابی شيبة (۹۰) بلفظ (المومن للمومن کالبنيان یشد بعضہ بعضا)

موضوعات کبیر (۳۳۵)

((هل تجزون الا ما كنتم تعملون)) ❶ ”تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔“

حدیث: 996 ((الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا))

”لوگ نیند سے ہنکار رہتے ہیں جب وہ مرجائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔“
(البانی کہتے ہیں اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۰۲)

تحقیق: یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔

حدیث: 997 ((نبذ القمل یورث النسیان)) ”جو پھینکنا نسیان پیدا کرتا ہے۔“ ❷

تحقیق: یہ ایک حدیث مرفوع میں روایت کیا جاتا ہے۔ جو شدید ضعیف ہے۔ اور اس کی سند میں حکم بن عبداللہ الایلی ہے۔ جو کذب و وضع کے ساتھ مہتمم ہے جیسا کہ ابن عدی نے اپنی کامل میں لکھا ہے۔

حدیث: 998 ((النبی لا یولف تحت الارض))

”نبی زمین کے نیچے ایک ہزار سال مکمل نہیں کرتا۔“ کشف الخفاء رقم (۲۷۹۹)

تحقیق: یعنی مرنے کے بعد ایک ہزار سال مکمل نہیں ہوتے بلکہ اس سے قبل قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ عز الدیرینی نے ”الدردر الملتقطہ“ میں اس کے بطلان کی تصریح کی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں جو کچھ علماء اہل کتاب سے نقل کیا جاتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہر وہ روایت جس میں قیامت کے دن کا کوئی وقت متعین ہو یا تو اس کی کوئی اصل ہی نہیں یا وہ سند اثبات نہیں۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں سیوطی نے اسے رسالۃ ”الکشف“ میں ضعیف قرار دیا۔ کیونکہ اس امت کو ایک ہزار سال سے زائد عرصہ گزر چکا۔ اور یہ محقق بات ہے کہ اب لوگ ایک ہزار سال سے زیادہ گزار چکے۔

حدیث: 999 ((النساء ینصر بعضهن بعضا)) ❸

”عورتیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں۔“

تحقیق: یہ عکرمہؒ کا قول ہے۔ اور صحیح بخاری کتاب اللباس کی حدیث میں مدرج ہو گیا۔

حدیث: 1000 ((النسیان طبع الانسان))

”بھول جانا انسان کی فطرت ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۸۰۶) الفوائد المجموعہ رقم (۷۸۶)

❶ سورة النمل الآية: ۹۰۔

❷ کشف الخفاء رقم (۲۷۹۸) تحت ضعیف ہے۔ دیکھیں التیز الطیب من الخیث (۱۵۳۰)

❸ فتح الباری ۲۸۱/۱۰۔ کشف الخفاء رقم (۲۸۰۳)

موضوعات کبیر (۱۰۰)

تحقیق: مقاصد الحسنہ میں سخاویؒ کہتے ہیں میں اسے ان الفاظ کے ساتھ نہیں پہچانتا۔

حدیث: 1001 بلکہ طبرانی کبیر میں ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے:

((المومن نساء ان ذکر ذکر)) ❶ ”مومن بہت بھولنے والا ہے اگر اُسے یاد کرادیا جائے تو یاد کر لیتا ہے۔“
ملا علی قاری کہتے ہیں قرآن میں ہے:

((واذکر ربک اذا نسیت)) ❷ ”جب تو بھول جائے تو اپنے خدا کو یاد کر۔“

((فلا تنسی الا ما شاء اللہ)) ❸ ”وہ نہیں بھولتا مگر جو اللہ چاہے۔“

((ولقد عہدنا الی آدم من قبل فنیسی)) ❹ ”ہم نے آدم سے پہلے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گیا۔“

تحقیق: اور یہ بھی کہ انسان نسیان سے مشتق ہے اور اس کی تحقیق میں بہت طویل کلام ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ پہلا شخص پہلا بھولنے والا ہے (یعنی آدم علیہ السلام)

حدیث: 1002 ((نصرة الله للعبد خیر من نصرته لنفسه))

(کشف الحفاء رقم (۲۸۰۷) الموضوعات (۵۶۰))

”اللہ کی مدد بندے کے لئے خود اس کی اپنے نفس کی مدد سے بہتر ہوتی ہے۔“

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ وہیب بن الورد کا قول ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو صبر کر اور میری مدد سے راضی ہو جا کیونکہ میری مدد جو تیرے لئے ہو گی وہ تیری اپنی ذات کی مدد سے بہتر ہوگی۔ زوائد احمد میں ہے کہ امام احمد فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ بات تورات میں لکھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں عبد اللہ بن احمد نے زہد میں اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حدیث: 1003 ((النظر الی الوجه الجمیل عبادة))

”خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔“

تحقیق: ابن القیم فرماتے ہیں ہمارے شیخ یعنی امام ابن تیمیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ جھوٹ ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر بہتان ہے۔ کسی نے بھی اسے صحیح سند کے ساتھ روایت نہیں کیا بلکہ یہ موضوع ہے۔

❶ لم أجدہ۔ ❷ سورة الکہف، الآية: ۲۴۔

❸ سورة الاعلیٰ، الآية: ۷۰، ۶۔ ❹ سورة طہ، الآية: ۱۱۵۔

موضوعات کبیر (۳۳۷)

حدیث: 1004 ملا علی قاری کہتے ہیں یہ وارد ہے کہ:

((النظر الى الوجه الحسن يجلو البصر، والنظر الى الوجه القبيح يورث

القلح)) ❶

”اچھے چہرہ کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرنا ہے اور برے چہرے کی طرف دیکھنا۔ قلح پیدا کرتا ہے (یعنی بندہ

برے چہرے کی طرف دیکھنے سے تنگی اور بد صورتی کا وارث بن جاتا ہے۔)

(البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۳۲)

تحقیق: ابو نعیم نے حلیہ میں سیدنا جابر سے سند کے ساتھ اس کا ہر ایک حصہ روایت کیا ہے لیکن دونوں ضعیف ہیں اور دوسری بہت زیادہ ضعیف ہے۔

حدیث: 1005 اور پہلی روایت کی یہ حدیث تائید کرتی ہے:

((النظر الى المرأة الحسناء والخضرة يزيدان في النظر)) ❷

”خوبصورت عورت اور گھاس کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔“

تحقیق: اسے ابو نعیم نے حلیہ میں جابرؓ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے اسے جامع السعیر میں نقل کیا ہے اور یہ روایت ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔ (صفانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔)

حدیث: 1006

((نظرة الى وجه العالم احب الى الله من عبادة ستين سنة صياما وقياماً))

(کشف الخفاء رقم (۲۸۱۱)

”عالم کے چہرہ کی جانب دیکھنا ساٹھ سال کے قیام اور روزوں سے بہتر ہے۔“

تحقیق: یہ نسخہ معان بن المہدیؒ وغیرہ میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور اس کے معنی بھی مروی ہیں لیکن سخاویؒ کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔

حدیث: 1007 اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ:

❶ تاریخ بغداد ۲۲۵/۳ و ۲۲۶۔ تہذیب تاریخ دمشق ۳۸۴/۵۔ تنزیہ الشریعة ۱۷۰/۱ و ۲۰۱۔ اللآلی ۵۹/۱۔ کشف

الخفاء رقم (۲۸۱۰)

❷ کشف الخفاء ۴۳۹/۲۔ اللآلی المصنوعہ ۶۰/۱۔ کنز العمال (۴۴۴۲۱)

موضوعات کبیر (۱۷۸)

((النظر الى وجه علي عبادۃ)) ❶ "علی کے چہرہ کی جانب دیکھنا عبادت ہے۔"

تحقیق: اسے طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود اور عمران بن حصینؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 1008 ((نعم الصهر القبور)) "آدمی کا اچھا داماد قبر ہے۔"

تحقیق: "زرکشی" کہتے ہیں یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔ مسند فردوس میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

حدیث: 1009 ((نعم الكفو القبر للجارية)) وبیض له فی المسند

قبر عورت کے لئے اچھا خاوند ہے اور مصنف نے مسند میں اسی کی سرخی باندھی ہے۔

حدیث: 1010

سیوطی کہتے ہیں طبریات میں علی بن عبداللہ بن عباس کی سند سے مروی ہے انہوں نے کہا:

((نعم الاختان القبور)) "ہاں قبریں اچھی بہنیں ہیں۔"

حدیث: 1011 ((نعم العبد صهيب. لو لم يخف الله لم يعصه)) ❷

"صہیب اچھا بندہ ہے۔ اگر اللہ سے نہ ڈرتا تو اس کی نافرمانی نہ کرتا۔"

تحقیق: یہ اصولیین اصحاب معانی اور اہل عربیہ کے کلام میں بہت مشہور ہے۔ بعض تو اسے حضرت عمرؓ سے

روایت کرتے ہیں اور بعض اسے مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔ سخاوی کہتے ہیں میں نے اپنے شیخ یعنی حافظ ابن حجر

عسقلانیؒ کے خط میں دیکھا۔ کہ انہوں نے اسے ابن قتیبہؒ کی مشکل الحدیث کی جانب منسوب کیا ہے۔ لیکن ابن

قتیبہ نے سند ذکر نہیں کی اور ابن قتیبہ کا مقصد یہ ہے کہ صہیبؓ اللہ کی اطاعت اس کی محبت کی بنا پر کرتا ہے۔

عذاب کے خوف سے نہیں۔ سبکی شرح تلخیص میں فرماتے ہیں۔ میں نے یہ کلام حدیث کی کسی کتاب میں نہیں

دیکھا۔ نہ مرفوعاً نہ موقوفاً۔ نہ نبی کریم ﷺ سے نہ حضرت عمرؓ سے۔ اگرچہ بہت تلاش کیا۔ شنی حافیۃ المغنی میں

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابو بکر بن العربی کو اسے حضرت عمرؓ کی جانب

❶ حلیۃ الاولیاء ۵۸/۵۔ تاریخ بغداد ۵۱/۲۔ اللآلئ ۱۷۸/۱۔ تنزیہ الشریعہ ۳۸۲/۱۔ الفوائد رقم الحدیث (۱۰۹۳)

رواہ الحاکم (۱۴۱/۳) اس میں مسعودی مختلط راوی ہے۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۰/۱۸، ۹۳/۱۰) وابو نعیم فی

الحلیۃ (۱۸۳/۲) ابن عدی فی الکامل (۲۶۵۴/۷) ابن جوزی فی الموضوعات (۳۵۸/۱) مجمع الزوائد

(۱۱۹/۹) من حدیث ابن مسعود وقال رواہ الطبرانی وفیہ احمد بن بدیل الیمامی وثقہ ابن حبان وقال: مستقیم

الحدیث، وابن ابی حاتم وفیہ ضعف، وبقیہ رجالہ رجال الصحیح، واورده من حدیث عمران بن الحصین وقال: رواہ

الطبرانی وفیہ عمران بن خالد الخزاعی وهو ضعیف۔

❷ کنز العمال ۳۳۵۱۳۔ الفوائد المجموعۃ ص ۴۰۹ رقم (۱۲۰۲) تذکرۃ الموضوعات ص ۱۰۱۔ الدر المنثور (۱۶۵)

موضوعات کبیر (اردو) ۳۳۹

منسوب کرتے دیکھا۔ لیکن سندان پر بھی ظاہر نہ تھی۔ عراقیؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور نہ میں حدیث کی کسی کتاب میں اس کی سند سے واقف ہوا۔ بعض نحوی اسے حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ لیکن میں نے حضرت عمرؓ سے اس کی سند نہیں دیکھی۔

حدیث: 1012

دائمی حاشیہ علی المغنی میں فرماتے ہیں۔ ابو نعیمؒ کی حلیہ میں سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ کے ترجمہ میں حضرت عمرؓ سے یہ روایت دیکھی میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:

((ان سالما شدید الحب لله عز وجل لو كان لا يخاف الله ما عصاه)) ①

”سالمؓ اللہ سے بہت محبت کرنے والا ہے۔ اگر وہ اللہ سے نہ ڈرتے تو اس کی نافرمانی نہ کرتے۔“

تحقیق: اسے ابن ابی شریفؒ نے شرح جمع الجوامع میں نقل کیا ہے اور وہ کہتے ہیں اس کی سند میں ابن لہیعہ موجود ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن حلیہ میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے ”بے شک سالمؓ اللہ کی محبت میں شدید تھے اگر وہ اللہ سے نہ ڈرتے، اُس کی نافرمانی نہ کرتے۔“ حافظ سیوطیؒ شرح لظم الخیص میں فرماتے ہیں۔ لوگوں کے سوالات نعم العبد صہیبؓ والی حدیث کے بارے میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور بعض اسے حضورؐ کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ ابن الماک نے شرح کافیہ میں اسے حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کیا ہے۔ شیخ بہاء الدین السبکیؒ فرماتے ہیں۔ باوجود کافی تلاش و بسیار میں نے اس کلام کو کسی حدیث کی کتاب میں نہیں دیکھا۔ نہ مرفوعاً نہ موقوفاً نہ حضرت عمرؓ سے نہ کسی اور سے۔

حدیث: 1013

ہاں یہ حضرت عمرؓ سے مرفوعاً سالمؓ کے بارے میں مروی ہے نہ کہ صہیبؓ کے کہ:

((ان معاذ بن جبل امام العلماء يوم القيامة لا يحجبه من الله الا المرسلون،

وان سالما مولیٰ ابی حذیفہؓ شدید الحب فی الله لو لم يخف الله ما عصاه))

”معاذ بن جبلؓ قیامت کے دن علماء کے امام ہوں گے۔ اللہ سے ان کے درمیان سوائے انبیاء کے کوئی حائل نہ ہوگا۔ اور سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ اللہ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ سے نہ ڈرتے تو اس کی نافرمانی نہ کرتے۔“

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے روایت کیا ہے۔

① حلیۃ الاولیاء ۱۷۷/۱۰۔ الاحیاء ۳۲۱/۴۔ اتحاف السادة المتقين ۶۱۸/۹۔

حدیث: 1014

((نقطة من دواة عالم احب الى الله من عرق مائة ثوب شهيد))
 ”عالم کی روایت کا ایک نقطہ اللہ تعالیٰ کو سو شہیدوں کے کپڑوں کے عرق سے زیادہ پسند ہے۔“
تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ہے۔

حدیث: 1015

((نوم المؤمن سبات؛ وسمعه خبات))
 ”مومن کی نیند بھی ہلکی ہوتی ہے اور اس کی قوت سماعت بھی کمزور ہوتی ہے۔“
تحقیق: اسے صاحب نہایہ نے بلا سند ذکر کیا ہے۔ اور کورانی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ مومن کی نیند بھی ہلکی اور آواز بھی ہلکی ہوتی ہے۔

حدیث: 1016

((نوم العالم عبادة))
 ”عالم کا سونا بھی عبادت ہے۔“
تحقیق: اس کی تردید کوئی اصل نہیں۔ بلکہ روایت یہ ہے کہ۔

حدیث: 1017

((نود الصائم عبادة، وصمته تسبیح، وعمله مضاعف، ودعاؤه مستجاب،

وذنہ مغفور)) ❶

”روزہ دار کا سونا بھی عبادت۔ اس کی خاموشی تسبیح۔ اس کا عمل دگنا۔ اس کی دعا قبول اور اس کے گناہ معاف ہیں۔“

تحقیق: یہ پہلی ”ضعیف سند کے ساتھ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 1018

((نوم علی علم خیر من صلاة علی جهل)) ❷
 ”نوم علی علم خیر من صلاة علی جهل“

”علم کی حالت میں سونا جہالت کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔“

تحقیق: فی الجملہ یہ بات تو ثابت ہوئی کہ عالم کا سونا بھی عبادت ہے اس لئے کہ وہ طاعت کی غرض سے آرام کی نیت کرتا ہے اور اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ظالم کی نیند بھی عبادت ہے اور وہ

❶ حلیۃ الاولیاء ۸۳/۵ - الاحیاء ۲۳۲/۱ - کنز العمال ۲۳۰۶۲ - کشف الخفاء رقم (۲۸۳۹)

❷ حلیۃ الاولیاء ۳۸۵/۴ - کشف الخفاء ۴۴۹/۲ و ۴۵۶۔

موضوعات کبیر (زادو) ۳۲۱

اس طرح سے کہ سونے کی حالت میں اس کا ظلم ختم ہو جاتا۔

حدیث: 1019 ((نية المومن خير من عمله)) ❶

”مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے۔“

تحقیق: ابن دجہ کہتے ہیں صحیح نہیں۔ بیہقی کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ عسکریؒ نے اسے امثال میں انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ نواس بن سمعان سے بھی ایک ضعیف سند کے ساتھ یہ مروی ہے۔ جیسا کہ زرکشی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1020 جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((نية المومن خير من عمله، وعمل المنافق خير من نيته وکل يعمل علی

نیته، فاذا عمل المومن عملاً ثار فی قلبه نور)) ❷

”مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر۔ اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ جب مومن بندہ کوئی خیر کا عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں نور روشن ہو جاتا ہے۔“

تحقیق: طبرانی نے اسے سہل بن سعید سے روایت کیا ہے۔ اور مومن کی نیت کا عمل سے بہتر ہونا اس لئے ہے کہ اس کے ذریعہ ثواب کا ارادہ کرتا ہے۔ برخلاف اعضاء کی عبادت کے کیونکہ وہ عبادت اس وقت شمار ہو گی۔ جب کہ اس کے ساتھ نیت بھی شامل ہو۔

حدیث: 1021

((من هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة)) ❸

”اور اگر مومن خالی نیت کرے اور کوئی عمل نہ کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے۔“ کیونکہ مومن کا دل بھی معرفت کا مقام ہوتا ہے۔“

❶ رواہ الطبرانی فی الکبیر (۲۲۸/۶) بیہقی فی الشعب۔ خطیب بغدادی (۲۳۷/۹) ابن نعیم فی حلیۃ (۳۵۵/۳) الدر المنثور (۱۶۶) المجموع (۱۰۹، ۶۱/۱) الفوائد المجموعہ رقم (۷۳۱) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھیں (ضعیف الجامع)

❷ الطبرانی فی الکبیر ۲۲۸/۶ الاحیاء ۳۵۵/۴ حلیۃ الاولیاء ۲۵۵/۳ تاریخ بغداد ۲۳۷/۹۔

❸ مسند احمد ۲۳۴/۲ حلیۃ الاولیاء ۳۹۴/۱۰ موارد للظمان رقم ۳۱۔

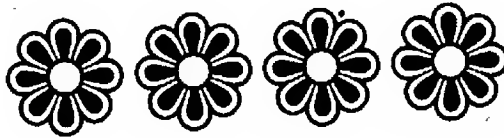
موضوعات کبیر (۳۳۲)

تحقیق: سہل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن کے دل سے زیادہ کوئی معزز اور اشرف مکان پیدا نہیں فرمایا۔ اور مخلوق کو معرفت حق سے زیادہ کوئی عزت کی شے نہیں بخشی۔ تو گویا عزت کو عزت کی جگہ میں رکھا۔ تو جو شے معزز مقام میں نشوونما پائے وہ اس شے سے بہتر ہوگی۔ جس کی تربیت برے مقام میں ہو۔ سہل فرماتے ہیں تم اس بات سے اس بندے کو قیاس کر لو کہ جس نے اس مقام میں پرورش پائی ہو جو اللہ کے نزدیک ایک معزز مقام ہے اور ”میں (قول خداوندی) اس حالت میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہوں جن کی قبریں (اجسام) گری ہوئی ہیں“ ❶ اور مجھے زمین و آسمان نے وسعت نہیں دی (کہ میں اس میں سا سکتا) لیکن مومن بندے کے دل نے مجھے وسعت دی ہے ❷ (کہ میں اس میں سما جاتا ہوں) یہ روایت اسی جانب اشارہ کرتی ہے کیونکہ مومن ڈرتا رہتا ہے۔ اسی باعث کہا جاتا ہے جنت میں اور دوزخ میں ہمیشہ رہنا نیت کی جزاء ہے اور نیت ریاکاری سے سالم رہتی ہے۔ بخلاف عمل کے۔

حدیث: 1022

((ناصح الید ملعون)) ”ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔“ (کشف الخفاء رقم ۲۸۲۸)

تحقیق: (غالباً جالبق مراد ہے) (یعنی مشت زنی) اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ رہاوی نے حاشیہ علی المنار میں اس کی تصریح کی ہے۔



❶ الحدیث رقم ۲۴۹۔

❷ انظر الحدیث رقم ۸۳۰۔

و

حرف الواو

حدیث: 1023

((وصیی، وموضع سری، وخیلفتی فی اهلی، وخیر من اخلف بعدی علی

بن ابی طالب)) ❶

”میرا وصی۔ میرے بھید کی جگہ، میرے گھروالوں میں میرا خلیفہ اور میرے بعد کے لوگوں میں سب سے بہتر علی ہے۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ صفائی نے درالمتقط میں لکھا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ شیعوں کی مفتریات میں سے ہے اللہ تعالیٰ کی ان پر مار پڑے، کیسی کیسی تہمتیں لگاتے ہیں۔

حدیث: 1024

((الورد الابيض خلق من عرقی، والاحمر من عرق جبریل، والاصفر من

عرق براقی)) ❷

”سفید گلاب میرے عرق سے سرخ (گلاب) جبریل کے عرق سے اور زرد (گلاب) میرے براق کے عرق سے پیدا کیا گیا ہے۔“

تحقیق: یہ منفرد دوس وغیرہ میں مذکور ہے۔ نووی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ اور دیگر محدثین کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 1025

ملا علی قاری فرماتے ہیں ابن عدیؒ نے حسن بن علی بن زکریا بن صالح العدوی المصری کے ترجمہ میں جو ذنب سے ملقب تھے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

❶ اللآلی: ۱۸۵/۱۔ تنزیہ الشریعة ۳۵۶/۱۔ الفوائد ص ۳۶۶۔ رقم (۱۱۰۲) فتح الباری ۱۵۰/۸۔ ابن جوزی فی

الموضوعات (۳۷۴/۱) ابن عراق فی تنزیہ الشریعة (۳۵۶/۱) کشف الخفاء رقم (۲۸۹۵)

❷ اللآلی: ۱۴۸/۲۔ تنزیہ الشریعة ۲۷۰/۲۔ کشف الخفاء رقم (۲۸۹۷)

موضوعات کبیر (۱۲۰)

((ليلة اسرى بى الى السماء سقط الى الارض من عرقى فنبت منه الورد،

فمن اراد اراد ان يشم رائحتى فليشم الورد)) ❶

”جس رات مجھے آسمانوں کی جانب لیجایا گیا تو میرا پسینہ زمین پر گر گیا۔ اس سے گلاب اگ آیا۔ جو میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے۔“

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے۔

حدیث: 1026 ((الوضوء على الوضوء نور على نور)) ❷

”وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے۔“

تحقیق: یہ روایت احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں مجھے اس کا اصل معلوم نہیں۔ اس سے پہلے حافظ منذری نے بھی یہی لکھا کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری (۱/۲۸۲) میں کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے رزین نے اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 1027 ((ولا راد لما قضيت))

”جب میں فیصلہ کر لوں اسے کوئی رد کرنے والا نہیں۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۹۰۹) صحیح ہے دیکھیں التبیہ (۱۵۶۷)

تحقیق: یہ مسند عبد بن حمید میں نماز کے بعد ذکر کے بارے میں ہے۔ طبرانی نے اسے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں جو اس حدیث کا انکار کرے یہ اس کے علم کا قصور ہے۔

حدیث: 1028 ((الولد سر ابیه)) ”لڑکا اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہے۔“

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۴۸)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ زکشی نے ان سے پہلے یہی تحریر کیا تھا۔

حدیث: 1029 ((ولد الزنا لا یدخل الجنة)) ❸ ”ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

❶ کشف الخفاء ۱/۳۰۲، ۲/۴۶۵۔ (۶۱۸) کشف الخفاء ۲/۵۸۲۔ تنزیہ الشریعہ ۲/۲۷۰ و ۲۷۱۔

❷ الاحیاء ۱/۱۳۴۔ فتح الباری ۱/۲۳۴۔ وقال ابن حجر وهو حدیث ضعیف۔ الفوائد ص ۱۱۔ رقم (۲۵) المقاصد الحسنہ

صر (۴۵۱) تکررة الموضوعات ص (۳۱) کشف الخفاء رقم (۲۸۹۸)

❸ علل الحدیث ۴۸۸۔ کشف الخفاء رقم (۲۹۱۸)

موضوعات کبیر (اردو) ۳۳۵

تحقیق: یہ لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے۔ لیکن سنت سے ثابت نہیں۔ بلکہ صاحب قاموس سفر السعاده میں فرماتے ہیں۔ یہ باطل ہے۔

حدیث: 1030 ((ولدت فی زمن الملك العادل)) ❶

”میں عادل بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا۔“ (عادل بادشاہ سے مراد نو شیرواں ہے)
تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ زرکشی کہتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ باطل ہے۔

حدیث: 1031

سیوطی کہتے ہیں۔ بیہمتی شعب الایمان میں فرماتے ہیں۔ ہمارے شیخ ابو عبد اللہ الحافظ ان روایات کے بطلان کے قائل تھے۔ کہ جو بعض جہلاء نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ:

((ولدت فی زمن الملك العادل)) میں عادل بادشاہ یعنی (نو شیرواں) کے زمانہ میں پیدا ہوا۔“

حدیث: 1032

((ویل للتاجر من (بلی واللہ) وویل للصانع من [غد وبعد غد]) ❷

”تاجر کے لئے مصائب کی تباہی ہے خدا کی قسم دستکار کے لئے کل بھی اور کل کے بعد بھی تباہی ہے۔“

تحقیق: عراقی کہتے ہیں۔ میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ صاحب مسند فردوس نے اسے حضرت علیؑ سے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔

حدیث: 1033

((ویہ اسم شیطان)) ”ویہ شیطان کا نام ہے۔“

تحقیق: یہ حضرت عمرؓ اور ابراہیم نخعیؒ جو تابعین کوفہ میں سے ہے ان سے روایت کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس قسم کے نام رکھنا مکروہ ہے۔ جیسے سیبویہ۔ نقطویہ۔

❶ السلسلة الضعيفة حديث رقم ۹۹۷۔ تذکرة الموضوعات ص ۸۸۔ کشف الخفاء ۴/۲۷۲۔ الفوائد المجموعہ

فضائل النبیؐ رقم (۱۰۲۵)

❷ الاحیاء ۲/۷۷۔ کشف الخفاء ۲/۴۷۱۔ اتحاف السادة ۵/۴۸۴۔



حرف الہاء

حدیث: 1034 ((الہدیۃ لمن حضر)) (کشف الخفاء رقم (۲۸۷۲))

”ہدیہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حاضر ہوں۔“ اور ایسے ہی یہ حدیث کہ:

حدیث: 1035 ((الہدایا تشترک))

”ہدایا مشترک ہوتے ہیں۔“ دونوں کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1036

((من اہدیٰ لہ ہدیۃ فجلساؤہ شر کاؤہ فیہا)) کما تقدم ❶ واللہ اعلم۔
”جسے کوئی ہدیہ کیا جائے تو اس کے پاس بیٹھنے والے اس کے شریک ہوتے ہیں۔“ یہ ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے جیسا کہ گزر چکا۔ واللہ اعلم۔

حدیث: 1037

((ہلاک امتی عالم فاجر و عابد جاہل)) (کشف الخفاء رقم (۲۸۸۳) الفوائد

المجموعہ رقم (۹۰۹) الاتحاف ۳۶۹/۱۔ تذکرۃ الموضوعات (۲۴)

”میری امت کو ہلاک کرنے والا ایک گنہگار عالم اور ایک جاہل عابد (عبادت کرنے والا) ہے۔“

تحقیق: یہ کہیں نہیں پائی جاتی جیسا کہ مختصر میں ہے۔

ل

حرف اللام الف

حدیث: 1038 ((لا ادري نصف العلم)) ❶ "میں آدھا علم نہیں جانتا۔"

تحقیق: یہ شععی کا قول ہے جیسا کہ دارمی المقدمہ، باب (۲۱) حدیث (۱۸۶) نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے اپنی مدخل میں روایت کیا ہے۔ لیکن سعید بن منصور کی سنن میں ابن مسعود سے مروی ہے۔

حدیث: 1039 ((لا ادري ثلث العلم)) "میں تہائی علم نہیں جانتا۔"

اسے سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1040 سخاویؒ کہتے ہیں صحیح بخاری میں ابن مسعود سے مروی ہے:

((من علم فليقل، ومن لم يعلم فليقل)) ❷

"جو جانتا ہو جو وہ کہہ لے اور نہ جانتا ہو اسے یہ کہنا چاہیے۔ اللہ جانتا ہے کیونکہ جس بات کو نہ جانتا ہو اس پر یہ کہنا کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ یہ بھی ایک علم ہے۔"

حدیث: 1041 ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ:

((لا ادري عزيز انبي ام لا؟)) ❸ "میں نہیں جانتا کہ عزیر نبی تھے یا نہیں۔"

اور قرآن میں ہے:

((وما ادري ما يفعل بي ولا بكم)) ❹

"میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔"

حدیث: 1042 ((لا باس ببول الحمار وكل ما اكل لحمه)) ❺

"گدھے کے پیشاب اور ہر اس جانور کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں، جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔"

(یہ موضوع ہے جیسا کہ الزیلعی میں ہے۔ اس میں مجہول راوی ہیں)

❶ كشف الخفاء ۲/۴۸۲ - رقم (۲۹۷۹) تذكرة الموضوعات ص ۲۲۔

❷ فتح الباری ۵۱۱/۸۔ ❸ المطالب العالیۃ ۳۴۷۲ - كشف الخفاء ۲/۴۸۳۔

❹ سورة الاحقاف، الآية: ۹۔

❺ اللآئی ۲/۲ - تذكرة الموضوعات ص ۳۳ - كشف الخفاء رقم (۲۹۸۸) تنزيه الشريعة (۶۶/۲) الفوائد المجموعہ

كتاب الطهارة حديث ۱۔

حدیث: 1043 ((لا باس بالذواق عند المشتري))

”خریدتے وقت چیز چکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔“ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1044

((لا تتوضؤوا فی الکئیف الذی تبولون فیہ، فان وضوء المومن یوزن مع

حسناتہ)) ❶

”اس برتن میں وضو نہ کرو۔ جس میں پیشاب کرتے ہو۔ کیونکہ مومن کے وضوء کا پانی نیکیوں کے ساتھ

وزن کیا جائے گا۔“

تحقیق: اسے یحییٰ بن عنبسہ نے وضع کیا ہے۔ نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

حدیث: 1045 ((لا تسیدونی فی الصلاة)) ❷

”مجھے نماز میں سردار نہ بناؤ۔“ سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث: 1046

((لا تکرهوا الفتنة فی آخر الزمان؛ فانها تبیر۔ ای تھلک۔ المنافقین)) ❸

”آخری زمانہ میں فتنہ کو برانہ سمجھو۔ کیونکہ وہ منافقین کو ہلاک کر دیتا ہے۔“

تحقیق: اسے ویلمی نے حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جیسا کہ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ سیوطیؒ کہتے

ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے شرح بخاری میں اس کا انکار کیا ہے اور انہوں نے کہا ابن وہب سے اس

روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس کو باطل قرار دیا۔ سخاویؒ کہتے ہیں اسے ابو نعیم نے بھی

روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں راوی ضعیف بھی ہے اور مجہول بھی۔ ابن وہب سے اس کے بارے میں

دریافت کیا گیا۔ انہوں نے اسے باطل قرار دیا۔ (ابن بطالؒ کہتے ہیں یہ باطل اور مردود ہے)

❶ السلسلة الضعيفة ۸۱۸۔ كشف الخفاء ۴/۴۸۶۔ الفوائد ص ۱۳۔ رقم (۳۵) شرح السنه للبيهقي (۲۸۱) ابن النجار

(۱۲۹/۱۰) تنزيه الشريعة (۷۴/۲) تذكرة الموضوعات (۳۲)

❷ كشف الخفاء ۴/۴۹۴۔ رقم (۳۰۱۸) الحاوي للفتاوى۔ ۵۳۳/۴۔

❸ فتح الباری ۱۳/۴۴۔ كشف الخفاء ۲/۵۱۰۔ الفوائد ص ۵۰۹۔ رقم (۱۴۲۰) احاديث القصاص (۳۹)

الدرالمشتر (۱۷۵) وابن طاهر في التذكرة (۲۲۲) كنز العمال ۳۱۱۷۰۔

حدیث: 1047

ابن وہب سے ذکر کیا گیا۔ کہ فلاں شخص آپ کے ذریعہ حضور سے یہ روایت کرتا ہے کہ:
 ((لا تکرهوا الفتن فان فيها حصاد المنافقين)) ”قتلوں کو برائہ سمجھو وہ منافقوں کو کاٹتا ہے۔“
تحقیق: ابن وہب نے کہا۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ اسے اندھا کرے وہ اسی وقت اندھا ہو گیا۔

حدیث: 1048

((لا تعد من لا يعودك)) (كشف الخفاء رقم (۳۰۳۳))
 ”تو اس کی عیادت نہ کر جو تیری عیادت نہ کرے۔“ یہ ابن وہب کا قول ہے۔

حدیث: 1049

اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو جابرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:
 ((من عاد مريضاً عدنا مرضاه))

”جو ہمارے بیماروں کی تیمارداری کرے گا ہم اس کے بیمار کی تیمارداری کریں گے۔“
تحقیق: لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے عرض کیا۔ کہ ہمارا پڑوسی بیمار ہے۔ آپ اس کی عیادت نہیں کرتے۔ امام احمد نے فرمایا جب اس نے ہماری عیادت نہیں کی۔ تو ہم اس کی عیادت کیوں کریں۔

حدیث: 1050

ملاطی قاری کہتے ہیں۔ شاید یہ احتیاجاً فرمایا کیونکہ ایک حدیث ضعیف میں جسے دیلمی نے ایک انصاری سے روایت کیا ہے جس کا نام قیس تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ خبر پہنچی کہ:
 ((عد من لا يعودك)) ”اس کی عیادت کر جو تیری عیادت نہ کرے۔“
تحقیق: تو ہو سکتا ہے۔ پہلی عدل پر اور دوسری فضیلت پر محمول ہو۔

حدیث: 1051

((لا تعظمونی فی المسجد)) (كشف الخفاء رقم (۳۰۵۰))
 ”مسجد میں میری تعظیم نہ کرو۔“ اس کی کوئی اصل نہیں پہنچی جاتی۔

حدیث: 1052

((لا تلد الحية الا الحية)) (كشف الخفاء رقم (۳۰۴۴))
 ”سانپ سانپ ہی جنتا ہے۔“ یہ حدیث نہیں ہے۔ بلکہ عرب کی ایک مثال ہے۔

حدیث: 1053

((لا تمارضوا فتمرضوا، ولا تحفروا قبوركم فتموتوا)) ❶

❶ كشف الخفاء (۵۲/۲) الدر المنثور (۱۷۹) الفوائد المجموعه رقم (۸۰۶) كتاب الادب۔

موضوعات کبیر (۱۰۰)

۳۵۱

”تم جان کر بیمار نہ ہو ورنہ بیمار ہو جاؤ گے اور اپنی قبریں نہ کھودو ورنہ مر جاؤ گے۔“

تحقیق: اسے ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کے بارے میں اپنے والد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ منکر ہے۔ دیلمی نے اسے وہب بن قیس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کسی حالت میں بھی یہ صحیح نہیں اور عوام جو اس میں یہ زیادتی کرتے ہیں کہ تم مر جاؤ گے تو جہنم میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس کی قطعاً کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1054

((لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال)) (کشف الخفاء رقم ۳۰۵۵)

”کہنے والے کی جانب نہ دیکھو یہ دیکھو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔“

تحقیق: یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ جیسا کہ سمعانیؒ نے اس کا اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ اور سیوطی نے اس کو نقل کیا ہے۔

حدیث: 1055

((لا سلام علی اکل)) ”کھانے والے پر سلام نہیں۔“ (کشف الخفاء رقم ۳۰۶۸)

تحقیق: اس کی لفظاً کوئی اصل نہیں اور معنوی لحاظ سے صحیح ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ

حدیث: 1056 ((لا عذر لمن اقر)) ”کھانے والے کے لئے کوئی عذر نہیں۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی معنوی لحاظ سے اس کا اطلاق صحیح ہے۔

حدیث: 1057 ((لا غیبة لفاسق)) ❶ ”فاسق کے لئے کوئی غیبت نہیں۔“

تحقیق: امام احمد فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ دارقطنیؒ خطیبؒ اور حاکمؒ کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ لیکن زرکشیؒ کہتے ہیں اس کی بہت سندات ہیں۔ بیہقیؒ نے اپنی سنن میں حضرت انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: 1058 ((من القی جلباب الحیاء فلا غیبة له)) ❷

”جو حیا کی چادر اتار پھینکے اس کے لئے غیبت نہیں۔“

تحقیق: اور بیہقیؒ فرماتے ہیں اس کی سند میں ضعف ہے۔ ہروئیؒ ذم الکلام میں فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے مختلف طریقوں سے اسے بہرے روایت کیا ہے۔

موضوعات کبیر (۲۵۲)

حدیث: 1059 ((لیس لفاسق غیبة)) ① ”فاسق کی غیبت، غیبت نہیں ہے۔“

حدیث: 1060 ((لا فتی الا علی، ولا سیف الا ذو الفقار))

”علی کے علاوہ کوئی جوان نہیں۔ اور ذو الفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں جس پر اعتماد کیا جاسکے۔

حدیث: 1061

یہ ایک بیکار اثر میں حسن بن عرفہ سے مروی ہے اور ابو جعفر محمد بن علی الباقر سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔
بدر کے روز ایک فرشتہ نے آسمان سے یہ ندا دی جس کا نام رضوان تھا:

((لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی)) ②

”ذو الفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ اور علیؑ کے علاوہ کوئی جوان نہیں۔“

تحقیق: جیسا کہ ریاض النضرہ میں ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں ذو الفقار نبی کریم ﷺ کی تلوار کا نام ہے۔ اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا تھا کہ اس میں ایک چھوٹا سا گڑھا تھا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اس کا بطلان انہی الفاظ سے ظاہر ہے کہ اگر بدر کے روز آسمان سے ندا کی جاتی تو اسے صحابہ کرام سنتے اور ان سے بڑے بڑے ائمہ نقل کرتے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بدر کے روز نقاروں کی آواز کو اب زمانہ زیادہ گزر جانے کے باعث فرشتوں کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ اور یہ عقلاً بھی باطل ہے اور نقلاً بھی۔ اگرچہ اس کا ابن المرزوق نے ذکر کیا ہے۔ اور عسقلانی نے ان کی متابعت کی ہے اسی طرح شیعوں کی بدترین مفتریات میں سے یہ بھی ہے علیؑ کو پکار جو عجائب کا مظہر ہے۔ تو اسے مصائب میں مددگار پائے گا۔ اے محمد تیری نبوت کے ذریعہ اور اے علیؑ تیری ولایت کے ذریعہ (اس کا کہنے والا مشرک ہے۔)

حدیث: 1062 ((لا مہر اقل من عشرة دراهم)) ③ ”دس درہم سے کم مہر نہیں۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اسے دارقطنیؒ نے جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند بیکار ہے۔ کیونکہ اس میں بشر بن عبد کذاب ہے۔ امام احمد فرمایا کرتے تھے۔ میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہ میں نے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں پائی اور سہل بن سعد کی حدیث جس میں اپنے نفس کو ہبہ کرنے والی عورت کو آپؐ نے فرمایا کہ:

① انظر الحديث رقم ۷۸۰۔ ② فتح الباری۔ ۱۰/۱۹۶۔ الألبانی ۱/۱۸۹ كشف الخفاء ۲/۵۰۶۔

③ الدارقطنی ۳/۲۴۵۔ البيهقی ۷/۱۳۳۔ عبد الرزاق ۷/۷۷۵۷ و ۷/۷۷۵۸۔ العقیلی (۴/۲۳۵) الموضوعات لابن جوزی

۲/۲۶۳ (۲/۱۶۵) مجمع الزوائد (۴/۲۸۵)

موضوعات کبیر (۱۲۵)

حدیث: 1063 ((التمس ولو خاتما من حديد)) ①

”تملاش کر چاہے لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو۔“

تحقیق: اس کے معارض ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ تضاد اس شکل سے ختم ہو جائے گا۔ اگر ہم اول کو اقل مہر اجل قرار دیں۔ اور دوسری روایت کو مہر عاجل پر محمول کریں۔ اور پہلی روایت کی تائید وہ روایت کرتی ہے۔ جو بیہیٹی نے سنن الکبریٰ میں مختلف سندوں کے ساتھ اگرچہ وہ ضعیف ہیں جابر سے روایت کی ہیں۔ لیکن یہ روایت ایک دوسرے کی تقویت کرتی ہیں تو گویا کہ یہ روایت درجہ حسن (غیرہ) تک پہنچ گئی جو حجت کے لئے کافی ہے۔ جیسا کہ ہم نے شرح مختصر الوقایہ میں بیان کیا ہے۔

نوٹ: احادیث میں کوئی تعارض اور تضاد نہیں۔ مہر کی رقم کو کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حد شریعت میں مقرر نہیں۔ دس درہم مہر والی روایت ضعیف ہے۔ دیکھیں ارواء الغلیل (۶/۳۶۳)

حدیث: 1064

((لا هم الا هم الدين، ولا وجع الا وجع العين)) ② (كشف الخفاء رقم (۳۰۹۴))

”دین کی کوشش کے علاوہ کوئی کوشش نہیں اور آنکھ کے درد کے علاوہ کوئی درد نہیں۔“ (موضوع ہے رقم (۶۳۲۹))

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں امام احمد کا قول ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ بیہیٹی نے شعب میں اسے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ سیوطی کہتے ہیں یہ معجم الطبرانی الصغیر میں جابر سے مروی ہے۔ زرکشی ابن المدینی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کہتے ہیں پانچ حدیثیں ہم ایسی روایت کرتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں جس میں سے ایک روایت یہ بھی ہے اور انہوں نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

حدیث: 1065 ((لا غم الا غم الدين)) ”دین کے غم کے علاوہ کوئی غم نہیں۔“

حدیث: 1066 ((لا يابى الكرامة الا حمار))

كشف الخفاء رقم (۳۰۹۸) تذكرة الموضوعات (۱۶۴)

”عزت کا سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔“

① البخاری ۲۲/۷۔ الترمذی ۱۱۱۴۔ النسائی النکاح باب [۶۷] ابوداؤد النکاح باب [۳۱] البيهقي ۲۳۶/۷۔

② اللآلی ۸۲/۲۔ مجمع الزوائد ۱۲۹/۴ وقال البيهقي رواه الطبرانی في الصغير والاوسط وفيه سهل بن قمرين وهو ضعيف۔

تحقیق: یہ حضرت علیؑ کا قول ہے جیسا کہ دیلمیؒ نے ذکر کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں۔ سنن سعید بن منصور میں ہے۔ کہ حضرت علیؑ کے لئے فرش بچھا یا وہ اس پر بیٹھ گئے۔ اور یہ بات فرمائی۔ دیلمی نے اسے ابن عمرؓ سے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اسے تہمتی نے شعب میں حضرت علیؑ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حدیث: 1067

((لا یحل لمسلم جہل الفرائض والسنن، ویحل لہ جہل ما سوی ذلک)) ❶
 ”کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ فرائض اور سنن سے جاہل رہے اور اس کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے جاہل رہنا جائز ہے۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ہے۔

حدیث: 1068

((لا یدخل الجنة ولد زنية)) ❷

”جنت میں زنا کرنے والی کا لڑکا داخل نہ ہوگا۔“

تحقیق: ابن طاہر اور ابن جوزی کہتے ہیں یہ موضوع ہے لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد کے ذریعہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے دارقطنی نے اس کو معلول قرار دیا ہے کیونکہ مجاہد نے ابو ہریرہ سے کوئی روایت نہیں۔

حدیث: 1069

((لا یستحی الشیخ ان یتعلم العلم کما لا یستحی ان یا کل الخبز))

(کشف الخفاء رقم (۳۱۴۷))

”شیخ علم حاصل کرنے سے نہیں شرماتا۔ جیسے روٹی کھانے سے نہیں شرماتا۔“ یہ غیر معروف ہے۔

حدیث: 1070

((لا یتعلم العلم مستحی ولا متکبر)) ❸

”شرم کرنے والا اور متکبر علم حاصل نہیں کر سکتا۔“

تحقیق: یہ مجاہد کا قول ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں معلقاً مروی ہے۔

❶ کشف الخفاء ۵۱۸/۲۔ تنزیہ الشریعة ۲۷۲/۱۔

❷ انظر الحدیث رقم ۱۰۴۹۔ کشف الخفاء رقم (۳۱۱۴) الحلیہ ۳۰۷/۳۔ منقطع ہے۔

❸ فتح الباری ۲۲۸/۱۔

حدیث: 1071

((لا يستدير الرغيف ويوضع بين يديك حتى يعمل فيه ثلاثمائة وستون

صانعا، اولهم ميكائيل)) ❶

”چپاتی تیار ہو کر اس وقت تک تیرے سامنے نہیں رکھی جاتی جب تک تین سو ساٹھ کاریگر اس میں کام نہیں کر لیتے۔ ان میں سب سے پہلے میکائیل ہیں۔“

تحقیق: حافظ عراقی کہتے ہیں اس کی اصل نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 1072

((لا يعذب الله بمسألة مختلف فيها))

”اللہ تعالیٰ اس مسئلہ پر عذاب نہ دے گا۔ جس میں اختلاف ہو۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بعض سلف کا قول ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں میں نے اپنے بعض مشائخ سے سنا کہ جو عالم کی اتباع کرے اللہ تعالیٰ اسے سالم ملے گا۔ اور قرآن بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ ((فاسألوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون)) ❷ ”اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔“ اور حدیث ہے

حدیث: 1073

((اصحابی کالنجوم باہم اقتدیتم اھتدیتم)) ❸

”میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

(البانی کہتے ہیں بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۵۸) ابن عبد البر کہتے ہیں یہ قابل حجت نہیں اس میں حارث بن غصین راوی مجہول ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں یہ روایت ساقط الاعتبار ہے۔ اس میں ابوسفیان ضعیف ہے۔ اور سلام بن سلیمان موضوع احادیث روایت کرتا تھا۔ تحقیق: اور اس میں اچھی طرح کلام اس حدیث کے تحت گزر چکا کہ:

حدیث: 1074

((اختلاف امتی رحمة)) ❹

”میری امت کا اختلاف بھی رحمت ہے۔“ (اس پر تحقیق گزر چکی ہے)

❶ الاحیاء ۹۱/۳۔ کشف الخفاء رقم (۳۱۴۸)

❷ سورة النحل الآية: ۴۳۔

❸ تلخیص الحبیہ ۱۹۰/۴ اتحاف السادة ۲۲۳/۲۔

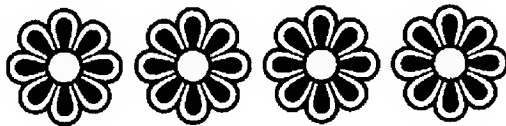
❹ انظر الحديث رقم ۱۶۰ و لا حدیث بعده۔

((لا آلاء الا الاولث، يا الله، انك سمیع علیم، محیط به علمك

كعسهلون، وبالحق انزلناه وبالحق نزل)) ❶

❷

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں میرا خیال ہے۔ یہ الفاظ اکثر شہروں میں (یعن مکہ ومصر مغرب) لوگوں کی زبان پر عام ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ یہ رمضان کے محافظ ہیں۔ غرق، چوری، جتنے اور تمام آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور رمضان کے اخیر جمعہ میں اسے لکھا جائے جس وقت خطیب منبر پر خطبہ دے رہا ہو۔ یہ بدعت ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کا انکار اس وقت کیا تھا۔ جب وہ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اور اثناء خطبہ میں لوگوں کو یہ لکھتے دیکھا، ملا علی قاریؒ کہتے ہیں۔ کعسهلون کا جملہ مجہول ہے۔ اس کے معنی معلوم نہیں۔ اس سے جھاڑ پھونک حرام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کلمہ کفر ہو اس صورت میں اس کا بولنے والا کافر ہوگا۔



❶ تذكرة الموضوعات ص ۲۱۲۔ كشف الخفاء ۳۸۸/۲ و ۴۸۴۔

❷ نوٹ: بعض الفاظ مجہول ہیں اور لوگوں کے خود ساختہ ہیں حدیث و روایت نہیں جس کا ترجمہ کیا جائے۔

ی

باب الیاء المثناة من تحت

حدیث: 1076

((یا ابا ہریرہ! اذا توضأت فقل: بسم الله والحمد لله، فان حفظتک لا

تستریح تکتب لک الحسنات حتی تحدث من ذلک الوضوء)) ❶

”اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! جب تو وضو کیا کرے تو یوں کہہ کہ بسم الله والحمد لله فان حفظتک لا تستریح تیرے لئے اس وقت تک ٹکیاں لکھی جائیں گی۔ جب تک تیرا وضو نہ ٹوٹے گا۔“ یہ منکر ہے۔ (ابن طاہر نے تذکرہ میں اس کو منکر کہا ہے)

حدیث: 1077

((یا احمد)) ”اے احمد۔“

یہ لمبی حدیث ہے اور موضوع ہے جیسا کہ صفائی کہتے ہیں۔

حدیث: 1078

((یا حمیراء)) ❷ ”اے حمیراء۔“

مزئی کہتے ہیں جس حدیث میں یہ لفظ ہو وہ موضوع ہے۔

یہ سیدہ عائشہ کو کہا جاتا ہے امام ابن قیم کہتے ہیں ہر وہ حدیث جس میں سیدہ عائشہ کو حمیرا کہا گیا ہے من گھڑت ہے۔ النار المنیف ص (۲۰)

حدیث: 1079

((یا خیل الله اذ کبى)) ❸ ”اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا۔“

تحقیق: اس کو ابوالشیخ نے النسخ والمسنوخ میں عبدالکریم سے روایت کیا ہے اور اسے عسکری نے امثال میں انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔ حارث بن النعمان نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا فرمائے آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ انس کہتے ہیں ایک روز اعلان کیا گیا اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا تو

❶ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۳۱) الموضوعات لابن جوزی (۱۸۶/۳) تنزیہ الشریعة لابن عراق ۲/۲۷۰، ۳۴۰۔

الفوائد المجموعہ کتاب الطہارت رقم (۳۲)

❷ انظر الحديث رقم ۴۳۸ و ۴۳۹۔

❸ فتح الباری ۷/۴۱۳۔ تفسیر ابن کثیر ۲/۹۲۔ کنز العمال ۴۳۶۳۔ کشف الخفاء رقم (۳۱۷۰)

موضوعات کبیر (۱۸۵)

سب سے پہلے سوار ہونے والے اور سب سے اول شہید ہونے والے حارثہ بن العثمان تھے۔ زکشیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں ابن عائدؒ نے مغازی میں ولید بن مسلم کے ذریعہ قتادہؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کے روز جنگ احزاب کے بعد ایک منادی بھیجا۔ جو یہ نداء کر رہا تھا۔ اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا۔ سہیلیؒ نے اپنی ”روضۃ الانف“ میں غزوہ حنین کے بارے میں ان الفاظ کو صحیح مسلم کی جانب منسوب کیا ہے۔ وہاں دیکھ لینا چاہیے۔

حدیث: 1080

((یا شیخ! ان اردت السلامة فاطلبها فی سلامة غیرک منک))

”اے شیخ! اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو اپنے غیر کی سلامتی تلاش کر۔“

تحقیق: روایت کیا اس کو سمعانی نے ذیل میں ابوالفتح الشیرازی سے کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ میں نے آپ سے ایک حدیث سننے کی خواہش کی تاکہ میں اوروں سے روایت کر سکوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے شیخ۔ اور انہوں نے پھر یہ روایت بیان کی۔ ابوالفتح اسے بیان کر کے بہت خوش ہوئے اور فرماتے کہ میرا نام شیخ..... نبی کریم ﷺ نے رکھا ہے۔ جیسا کہ سخاویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ منونی کہتے ہیں اس قسم کی روایات کا جو نبی کریم ﷺ سے خواب میں مروی ہیں چاہے وہ عمل کے بارے میں ہوں انکار نہیں مگر جس معاملہ میں ہمیں نقل روایت اس کے خلاف پہنچی ہو۔ وہاں یہ حکم نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ ہمارے اصحاب نے خصائص میں ذکر کیا ہے۔ نودی شرح مسلم میں فرماتے ہیں جو چیز شریعت میں متعین ہو چکی تو سونے والے کے خواب کی بنیاد پر اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔ ہر وہ حکم جو خواب سے ثابت ہو اور وہ احکام ظاہر یہ کے خلاف ہو تو تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو اس سے ارادہ امر مستحب کا ہے یا اس کام سے روکنے کا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ یا کسی فعل کی جانب ہدایت کا ہے۔ تو ان پر عمل کے مستحب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ یہ خواب میں حکم نہیں۔ بلکہ اس کی اصل کا تقرر تو عمل میں آچکا تھا۔

حدیث: 1081

((یا صفراء! یا بیضاء! غری غیری)) (کشف الخفاء رقم (۳۱۸۵))

”یا زرد (دینار) یا سپید (درہم) میرے علاوہ کسی اور کی عزت کر۔“

تحقیق: یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ دیکھیں التمیز (۱۶۲۸) جب ان کے پاس ابن التیاح آیا اور اس

نے عرض کیا: اے امیر المومنین! بیت المال زرد اور سپید سے بھر گیا انہوں نے فرمایا اللہ اکبر اور ابن التیاح پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ بیت المال پر گئے اور لوگوں میں منادی کرادی۔ بیت المال میں جتنا بھی مال تھا سب لوگوں میں تقسیم کرادیا۔ اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ اے صفراء۔ اے بیضاء میرے علاوہ کسی اور کی عزت کر حتیٰ کہ بیت المال میں نہ کوئی درہم باقی رہا۔ نہ دینار۔ پھر بیت المال میں جھاڑو دینے کا حکم دیا۔ اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کا ایک سے زیادہ ائمہ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1082 ((یا علی! اذا تزودت فلا تنس البصل)) ❶

”اے علی جب تو زاد سفر لے جائے۔ تو پیاز کو نہ بھولنا۔“

تحقیق: سخاؤی کہتے ہیں یہ صاف جھوٹ ہے۔ اسی طرح دیلمی نے عبد اللہ بن الحارث الانصاری سے مروی روایت کیا ہے۔ کہ

حدیث: 1083 ((علیکم بالبصل، فانه یطیب النطفة ویصح الولد)) ❷

”تم پیاز کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ وہ نطفوں کو صاف کرتا ہے اور اولاد صحیح پیدا کرتا ہے۔“

حدیث: 1084

((یا علی! اتخذ لك نعلین من حديد، وافنهما فی طلب العلم)) ❸

”اے علی اپنے لئے لوہے کے دو جوتے بنا لے اور انہیں طلب علم میں فنا کر دے۔“

تحقیق: ابن تیمیہ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی قول ہے۔

حدیث: 1085

((یا علی! ادع بصحیفة ودواة فاملی رسول الله صلی الله علیه وسلم،

وکتب علی، وشهد جبرائیل، ثم طویت الصحیفة)) ❹

”اے علی کاغذ اور دوات لاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے بولنا شروع فرمایا۔ علیؑ نے لکھا۔ جبرائیل نے شہادت دی۔ پھر کاغذ پلیٹ دیا گیا۔“

❶ کشف الخفاء ۵۳۷/۲۔ جھوٹی روایت ہے دیکھیں التمیز (۱۶۳۹) وابن طاہر فی التزکرة (۱۳۹)

❷ تذکرة الموضوعات ص ۱۴۹۔ کشف الخفاء ۵۳۷/۲۔

❸ فوائد ص ۲۸۵۔ رقم (۸۹۱) تنزیہ الشریعة ۲۸۴/۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۲۰۔ کشف الخفاء رقم (۳۱۸۶)

❹ کشف الخفاء ۵۳۷/۲۔ رقم (۳۱۸۷)

موضوعات کبیر (۳۶۰)

تحقیق: راوی کہتا ہے۔ جو شخص تجھ سے کہتا ہے کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ صحیفہ میں کیا تھا۔ سوائے لکھوانے والے اور شاہد کے، اس کی تصدیق نہ کرنا اور یہ واقعہ اس مرض میں پیش آیا۔ جس میں حضور ﷺ نے وفات پائی۔ صفائی درالمتقط میں فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 1086

بعض محققین کہتے ہیں کہ علیؑ کے بارے میں وہ وصیتیں جن میں کلمہ ندائیہ ہے۔ سب کی سب موضوع ہیں سوائے اس حدیث کے:

((یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسى، الا انه لا نبي بعدي)) ①

”اے علی! تو میرے لیے ایسا ہے جیسے موسیٰ کے لیے ہارون۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

حدیث: 1087

((یاویح من نال الغنی بعد فاقه)) كشف الخفاء رقم (۳۱۹۲)

”افسوس ہے اس شخص پر جسے غنی فاقہ کے بعد حاصل ہوئی۔“

تحقیق: بعض بزرگوں کا قول ہے۔ اور اس کی مراد بھی ظاہر نہیں۔ یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمییز (۱۶۵۰)

حدیث: 1088

((یوجر المرء علی رغب انفه)) ②

”آدمی کو ناک رگڑنے پر اجڑ دیا جاتا ہے۔“ یہ معنی ہیں اس حدیث کے ہیں، جس میں آتا ہے

حدیث: 1089

((عجب ربنا من قوم یقادون للجنة بالسلاسل وهم له کارهون)) ③

”ہمارا رب اس قوم سے بہت خوش ہوتا ہے جو زنجیروں کے ساتھ جنت کی جانب مجبوراً کھینچے جائیں گے۔“

تحقیق: زنجیروں سے مراد۔ قیدیوں کی زنجیریں ہیں۔ (یعنی وہ قیدی بن کر آئے اور اسلام قبول کیا) اور مراد، فقر و مرض و مصائب بھی ہیں۔

① مسند احمد ۴۳۸/۶۔ فتح الباری ۱۱۲/۸۔ البخاری ۳/۶۔ ابن ماجہ ۱۱۵۔ مستدرک الحاکم ۱۰۸/۳۔ الطبرانی فی الکبیر ۲۳۱/۵۔

② لیس بحديث۔ كشف الخفاء رقم (۳۲۴۱)

③ ابوداود الجہاد باب [۱۲۳] حدیث ۲۶۷۷۔ صحیح ہے۔ مسند احمد ۳۰۲/۲۔ الاحیاء ۱۴۷/۴۔

موضوعات کبیر (اول)

۳۶۱

حدیث: 1090 ((یوم القوم احسنهم وجها)) ①

”لوگوں کی امامت خوبصورت چہرے والا کرے۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے اور اپنے اطلاق پر بھی نہیں۔ (یہ سیدہ عائشہ سے روایت کی جاتی ہے۔ اس میں محمد بن مروان سدی راوی موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا۔ کتاب البحر و چین جلد ۲ ص ۲۸۶)

حدیث: 1091 ((بد عدوک اذا لم تقدر علی قطعها قبلها))

”اگر تو اپنے دشمن کا ہاتھ کاٹنے پر قادر نہ ہو۔ تو اس کے ہاتھ چوم لے۔“

تحقیق: یہ مجالہ میں منصور سے مروی ہے۔ اگر تیری جانب تیرا دشمن ہاتھ بڑھائے تو اسے کاٹ سکتا ہو تو کاٹ دے ورنہ اسے چوم لے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل حدیث کے زیادہ قریب ہے۔

حدیث: 1092 ((یرقص للقرء فی دولته)) ②

”سر دار کی عزت اُس کے مال کے سبب کی جاتی ہے۔“ (یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمییز (۱۲۵۸)

حدیث: 1093 ((یس لما قرئت له)) ③

”سورت یس جس کام کے لئے بھی پڑھی جائے۔“ (وہ کام ہو جاتا ہے) اس کی کوئی اصل نہیں۔ دیکھیں التمییز (۱۲۵۹)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں اور شیخ اسماعیل الجبرتی کی جماعت میں تجربہ کی بنا پر یمن میں زیادہ مشہور ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ ایک شیعہ نے اہل سنت والجماعت کے ایک شیخ سے قرأت سبوعہ پڑھی۔ جب وہ اپنے شہر واپس گیا تو اس سے لوگوں نے کہا تو نے بہت اچھا کیا۔ لیکن تجھ میں ایک عیب ہے کہ تیرا شیخ سنی ہے۔ اس نے جواب دیا مجھے اس سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ کیونکہ میں نے شہد چاٹ لیا اور برتن چھوڑ دیا۔ یہ بات شیخ تک پہنچی۔ تو انہوں نے اپنے قاری شاگردوں کو آواز دی۔ انہوں نے سورت یس شہد واپس لوٹنے کے لئے پڑھی جب انہوں نے اسے مکمل کیا تو اس شیعہ کے دل سے قرأت سلب ہو چکی تھی۔ وہ شیخ کے پاس لوٹ کر آیا اور اپنی بدعت سے توبہ کی۔ اپنی غفلت سے چھٹکارا پایا اور اللہ نے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں۔

① اللآلی: ۱۲/۲۔ الموضوعات: ۱۰۰/۲۔ الکامل: ۷۷۴/۲۔ کتاب الموضوعات: ۲۴/۲۔ تنزیہ الشریعة: ۱۰۳/۲۔ میزان (۷/۴)

② انظر الحدیث رقم ۱۹۶۔ کشف الخفاء (۳۲۰۷) ③ کشف الخفاء: ۵۴۴/۲۔ رقم (۳۲۱۳)

حدیث: 1094

((بصوم اہل قباء)) ”وہ روزہ رکھے جس پر چاند ظاہر ہو جائے۔“ (کشف الخفاء رقم (۳۲۱۸))
تحقیق: یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ چاند مطالع کے مختلف ہونے کی بنا پر ہر ایک جگہ نظر آئے اور دوسری جگہ نظر نہ آئے۔ سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں میں نے اسے باعتبار حدیث کہیں نہیں پایا۔ ورنہ یہ فقہ میں معروف ہے اور اختلاف میں مشہور ہے۔

حدیث: 1095

((یساق الی مصر کل قصیر العمر)) ❶

”ہر چھوٹی عمر والا مصر کی طرف چلایا جائے گا۔“

حدیث: 1096

اور ابو نعیم نے طب میں اور طبرانی نے کبیر میں۔ ابن شاہین اور ابن السکن نے صحابہ میں اور ابن یونس وغیرہ نے موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((ان مصر ستفتح بعدی، فانتجعوا خیرھا۔ ای اطلبوا نفعھا۔ ولا تتخذوها

داراً، فانہ یساق الیھا اقل الناس اعماراً)) ❷

”مصر عنقریب میرے بعد فتح ہو جائے گا۔ اس کی بھلائی سے تو فائدہ حاصل کرو اور اسے گھر نہ بناؤ کیونکہ اس کی جانب وہ لوگ کھینچے جائیں گے۔ جن کی عمریں کم ہوں گی۔“

تحقیق: ابن یونس کہتے ہیں یہ بہت منکر ہے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موسیٰ اس جیسی حدیث بیان کریں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں بہت ڈرنے والے تھے۔ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ بخاری تاریخ میں کہتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث: 1097

((بقی الحر الذی یقی البرد)) (کشف الخفاء رقم (۳۲۳۳))

”گرمی سے وہی چیز بچاتی ہے جو سردی سے بچاتی ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ دیکھیں التمیز (۱۶۶۸) اس کے معنی صحیح ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیج

❶ کشف الخفاء رقم (۳۲۰۸) منکر ہے۔ اس کی سند میں مطہر بن الہیثم راوی متروک ہے۔ دیکھیں الفوائد المجموعہ ۵۳۱/۲۔

❷ مجمع الزوائد ۶۴/۱۰۔ الطبرانی فی الکبیر ۷۳/۵۔

موضوعات کبیر (۱۰۰)

نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے مستفاد ہے ((سرابیل تفيكم الحر)) ❶ ”اور پا جائے تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور سردی سے بھی۔“ یہ باب اکتفاء سے تعلق رکھتی ہے یعنی ایک ضد ذکر کر کے دوسری مراد لی گئی ہے۔ خوب غور کر لو۔

حدیث: 1098 ((اليقين الايمان كله)) ❷ ”یقین پورا ایمان ہے۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ صفائی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1099 ((يوم الاربعاء يوم نحس مستمر)) ❸

”بدھ کا دن برابر منحوس ہے۔“ (اس کی سند بیکار ہے۔ دیکھیں التمییز (۱۶۷۶) صفائی اور ابن جوزی نے اس کو موضوع کہا ہے۔

تحقیق: اسے طبرانی نے اوسط میں جابر سے روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اس کی فضیلت یا اس کے منحوس ہونے کے بارے میں جتنی روایات ہیں، سب کی سب داہیات ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی صحت کو چار باتیں ثابت کرتی ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے اس قول یوم نحس مستمر ❹ کی تفسیر کہ وہ بدھ کا روز اور وہ دشمنوں کے لئے نحس تھا۔ لیکن دوستوں کے لئے مبارک اور سعد تھا۔ ایسے ہی ہفتہ کے دنوں کے بارے میں مرفوع روایت مندرجہ ذیل ہے

حدیث: 1100

((يوم السبت يوم مكر وخديعة. ويوم الاحد يوم غرس وبناء والاثنين يوم

سفر وطلب رزق، والثلاثاء يوم حديد وباس، والاربعاء يوم لا اخذ ولا

عطاء، والخميس يوم طلب الحوائج، والجمعة يوم خطبة النكاح)) ❺

❶ سورة النحل، الآية، ۸۱۔

❷ الاحیاء ۷۲/۱۔ میزان الاعتدال ۷۴۷۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۱۱۔ کشف الخفاء رقم (۳۲۵۲)

❸ سبق الحديث۔ کشف الخفاء رقم (۳۲۵۵) الفوائد المجموعه رقم (۱۲۵۹)

❹ سورة القمر من الآية: ۱۹۔

❺ الفوائد المجموعه رقم (۱۲۵۲) رواه الذهبي في الميزان (۳۳۴۶) والبيهقي في شرح السنة (۳۹۶) التذكرة لابن

طاهر (۱۱۵) اللالی (۲۵۰/۱)

”ہفتہ کا دن کمر اور دھوکہ کا دن ہے۔ اتوار کا دن درخت لگانے اور تعمیر کا دن ہے۔ پیر کا دن سفر اور طلب رزق کے لئے ہے۔ منگل کا دن لڑائی اور تکلیف کا دن ہے۔ اور بدھ کا دن وہ ہے جس میں نہ کوئی چیز ملی جاتی ہے نہ دی جاتی ہے۔ جمعرات کا دن حاجات طلب کرنے کا دن ہے اور جمعہ کا دن نکاح کا دن ہے۔“

تحقیق: اسے ابو یعلیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ لیکن یہ بھی ضعیف ہے۔

حدیث: 1101 حضرت عائشہؓ سے یہ روایت ہے کہ:

((ان احب الایام الی ینخرج فیہ مسافری وانکح فیہ، واختن فیہ صبی یوم

الاربعاء))

”مجھے تمام دنوں میں سب سے زیادہ محبوب جس میں مسافر کو سفر کرنا چاہیے اسی میں نکاح پڑھا جائے۔ اور بچہ کے ختنہ کئے جائیں وہ بدھ کا دن ہے۔“

یہاں تک کہ سخاوی کا کلام تھا۔

حدیث: 1102 ((وتقدم ۵ ما بدی ء بشی یوم الاربعاء الا وتم))

”اور کچھ کلام اس بارے میں پہلے اس حدیث کے تحت گزر چکا کہ جو کام بدھ کے روز شروع کیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔“ (دیکھیں حدیث نمبر ۷۷۵)

حدیث: 1103 ((یوم صومکم یوم نحرکم)) ۵

”تمہارے روزہ کا دن تمہاری قربانی کا روز ہے۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ امام احمد وغیرہ کا قول ہے۔ اسے سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ دیکھیں التمییز (۱۶۷۷)

حدیث: 1104 زرخشی اسے نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

((نحرکم یوم صومکم)) ”تمہاری قربانی کا دن تمہارے روزے کا دن ہے۔“

تحقیق: امام احمد فرمایا کرتے تھے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اگر صحیح ہو تو اسے اغلب یا سنت پر محمول کیا جائے گا۔ جیسا کہ عام حجۃ الوداع وغیرہ میں وارد ہے۔

① سبق الحدیث۔

② کشف الخفاء ۲/۲۱ و ۵۵۸۔

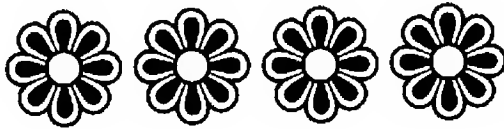
فصل

ہمارے شیخ حافظ شمس الدین السخاوی اپنی کتاب مقاصد الحسنہ فی بیان الاحادیث المشہورۃ علی اللسان کے خاتمہ میں فرماتے ہیں کہ وہ روایات جو آئمہ کی ایک دوسرے سے ملاقات کے بارے میں مشہور ہیں اور ایسے ہی وہ تصانیف جو بڑے بڑے لوگوں کی قبروں کے بارے میں لکھی گئیں۔ یہ سب کی سب باطل ہیں۔ اور عوام میں علم کے ساتھ بہت تذکرہ ہے۔ وہ علم مطلق ہو یا خاص۔ بعض اوقات جس کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ اس میں تقلید سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ جو لوگ صفات کے ساتھ متصف تھے۔ وہ اس قسم کی روایات کے ترک میں مشغول رہے۔ اس کے باوجود یہ لوگوں میں بہت عام ہیں۔ جن کا انھما بھی ممکن نہیں۔ پہلی قسم کی روایات میں یہ بہت مشہور ہے کہ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ شیبان راعی کے پاس جمع ہوئے اور ان سے سوالات کئے۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ باتفاق رائے باطل ہے۔ کیونکہ ان دونوں حضرات نے شیبانؒ کا زمانہ نہیں پایا۔ ایسے ہی یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ امام شافعیؒ امام ابی یوسف کے ساتھ رشید کے پاس جمع ہوئے۔ یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ امام شافعیؒ رشید کے پاس ابی یوسفؒ کی وفات کے بعد پہنچے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں ایسے ہی یہ واقعہ جو امام شافعیؒ کی جانب منسوب ہے کہ وہ سفر کر کے رشید کے پاس گئے اور امام محمد بن الحسن الشیبانی نے رشید کو ان کے قتل پر ابھارا۔ اور اسے بیٹھتی نے مناقب شافعیؒ میں روایت کیا ہے یہ بھی موضوع ہے اور جھوٹ ہے۔ اور ایسے ہی میمون کا یہ قول کہ امام احمدؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ تین قسم کی کتابوں کا کوئی اصل نہیں۔ مغازی۔ ملاحم اور تفسیر۔ خطیب اپنی جامع میں فرماتے ہیں یہ ان مضامین کی ان خاص کتب کے بارے میں ہے کہ جن پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ ان کے ناقل صاحب عدالت نہ تھے۔ اور اس میں قصوں کی بھرمار تھی۔ ملاحم کا جہاں تک تعلق ہے تو اس مضمون کی تمام کتب اس صفت کے ساتھ موصوف ہیں اور آئندہ آنے والے فتنوں کے بارے میں چند احادیث کے علاوہ کوئی حدیث صحیح نہیں اور جہاں تک کتب تفسیر کا تعلق ہے تو اس میں سب سے زیادہ مشہور کبلی اور مقاتل بن سلیمان کی کتابیں ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ تفسیر کبلی کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ شروع سے آخر جھوٹ ہے ان سے پوچھا گیا کہ اسے دیکھنا بھی جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ زکشیؒ کہتے ہیں مقاتل کی تفسیر بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں تفسیر کا جہاں تک تعلق ہے اس میں صحیح کتابیں اور معتبر نسخے بھی موجود ہیں جن کا حال میں نے کتاب الاقان فی علوم القرآن کے آخر میں بیان کیا ہے۔ مغازی کا جہاں تک معاملہ ہے اس میں مشہور محمد بن اسحاق کی کتاب ہے اور وہ اہل کتاب سے نقل کرتا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں واقدی کی کتابیں جھوٹی ہیں۔ اور مغازی میں موسیٰ بن عقبہ کی مغازی کے علاوہ کوئی کتاب صحیح نہیں۔

موضوعات کبیر (۱۰)

۳۶۶

ایسے ہی قبروں کا معاملہ ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ جبل لبنان کی ایک گھاٹی میں حضرت نوح علیہ السلام کی قبر ہے۔ اور یہ بات ساتویں صدی میں بیان کی گئی۔ ایسے ہی دمشق کی شرقی جانب میں ایک مشہد ابی بن کعب کے نام سے منسوب ہے۔ حالانکہ تمام علماء متفق ہیں کہ ابی دمشق تشریف ہی نہیں لائے۔ کجا کہ وہاں دفن ہونا۔ ایسے جبل مولات میں ایک مکان ابن عمرؓ کی جانب منسوب ہے۔ وہ بھی کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ تمام علماء متفق ہیں کہ ابن عمرؓ کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی۔ ایسے ہی مصر میں ایک مکان عقبہ بن عامر کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایک طویل مدت کے بعد بعض لوگوں نے یہ بات خواب میں دیکھی تھی۔ اسی طرح عسقلان میں جو مکان ابو ہریرہؓ کی طرف منسوب ہے وہ جندرة بن خیشہ کی قبر ہے۔ جیسا کہ بعض شامی حفاظ نے اس کی صراحت کی ہے۔ اگرچہ ابن حبان اور ہمارے شیخ نے قول اول کو تسلیم کیا ہے۔ قاہرہ میں وہ مقام جو مشہد حسینؓ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں حضرت حسینؓ با اتفاق دفن نہیں۔ بلکہ وہاں صرف ان کا سر ہے۔ اس کا بعض مصریین نے ذکر کیا ہے۔ اور بعض مصریین منکر ہیں۔ جیسا کہ ہمارے شیخ ابن حجر العسقلانی نے اس کا ذکر کیا ہے میں نے امام تہیٰ ابن تیمیہ کا ایک جواب دیکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اس کاشت سے انکار کیا ہے اور کافی طویل جواب ہے۔ نفیہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی جانب جو مکان مشہور ہے۔ بعض اہل معرفت نے اس کی زیارت کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ یہ ان کی قبر نہیں۔ اگرچہ وہ اسی گھاٹی میں مدفون ہیں۔



فصل

ملا علی قاری کہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ بات بھی مد نظر رکھنی چاہیے۔ جو علامۃ الشیخ محمد بن الجزری نے فرمائی ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی نبی کی قبر کی تعین صحیح نہیں۔ ہاں سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بستی میں مدفون ہیں نہ کہ خاص اس مکان میں جس کی جانب ان کی نسبت ہے۔ اور گویا کہ یہ اشارہ اسی امر کی جانب ہے کہ سورج کی روشنی جب ظاہر ہوگئی تو چاند اور ستاروں کی چمک کا وجود کہاں باقی رہا اور یہ چیز خود اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ اب تمام مقامات اور تمام زمانوں میں کل ادیان و مذاہب منسوخ ہو چکے ہیں۔ ورنہ آپ کی زیارت میں کوئی نہ کوئی اور بھی اسی عظمت و شان کے ساتھ شریک ہوتا۔ اور یہی حکمت تھی۔ جو نبی کریم ﷺ کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ کیونکہ اگر مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے پہلو میں دفن کیا جاتا۔ تو آپ کے رتبہ میں کمی آتی۔ اگرچہ مکہ معظمہ میں بہت سے صحابہ کرام دفن کئے گئے۔ لیکن ان کی قبریں غیر معروف ہیں۔ جیسا کہ خود نشانات ظاہر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت خدیجہ کی قبر بھی بعض لوگوں کے خواب پر بنائی گئی۔ پھر اس امر میں بھی اختلاف ہے۔ کہ حضور کی جائے پیدائش کون سی ہے اگرچہ اہل مکہ کے نزدیک اس سلسلہ میں ایک مقام مشہور ہے۔

اسی طرح ابو بکرؓ و عمرؓ اور علیؓ کی ولادت کی جگہ کا کچھ لوگ ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں تو ان کی جائے پیدائش کے ساتھ تبرک کی کوئی صورت ہی نہیں کیونکہ اعتبار تو ان کے انجام کار اور اخیر عمر میں ان کی قدر و منزلت کا ہے اور پیدائش کے وقت انہیں کوئی ولایت حاصل نہ تھی (کیونکہ پیدائش بھی کفار کے گھر میں ہوئی اور نشو و نما بھی اور خود بھی ایک مدت تک کافر رہے) ہاں اس لحاظ سے کہ ان کے لئے مستقبل میں نیکی سبقت کر چکی تھی۔ جیسا کہ مستقبل کے واقعات نے ثابت کیا۔

اسی طرح شیعوں کی بیہودگیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علیؓ کی قبر کے پہلو میں آدم اور نوح علیہ السلام کی قبر بھی بنا دی حالانکہ خود حضرت علیؓ کی قبر ثابت نہیں وہ بھی ایک خواب کی بنیاد پر بنائی گئی تھی۔ اور غالباً انہوں نے یہ فعل اس لئے اختیار کیا کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ صحابہ کرام میں ابو بکرؓ و عمرؓ کو جو منفر و مقام حضور کے پہلو میں دفن ہونے سے حاصل ہے۔ وہ اور کسی کو حاصل نہیں تو انہوں نے جھوٹی قبریں بنانے کا ارادہ کر لیا۔ تاکہ حضرت علیؓ کو بھی کوئی مقام حاصل ہو سکے۔

اسی طرح یہ باتیں جو منسوب کی جاتی ہیں۔ کہ علی بن موسیٰ رضاء کے مقبرہ میں اندھا بیٹا اور بیکار ہاتھ والا کار آمد ہو جاتا ہے یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے اسی طرح اہل مکہ اور اہل مدینہ کے جہلاء کا یہ دعویٰ کہ لیلۃ المعراج میں حضور کی قبر مبارک کے قریب نور نظر آتا ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے اور جھوٹے آدمیوں کی باتیں ہیں۔

رہا نبی کریم ﷺ کا نور مبارک وہ تو شرقاً اور غرباً ظاہر ہی ہے۔ سب سے پہلے اللہ نے آپ کے نور کو پیدا کیا۔ اور اپنی کتاب میں بھی آپ کا نام نور رکھا۔ اور نبی کریم ﷺ اپنی وعامیں فرماتے:

((اللہم اجعلنی نوراً)) ❶ ”اے اللہ میرے لئے نور پیدا فرما دیجئے۔“

اور قرآن میں ہے:

((یریدون ان یطفنوا نور اللہ بافواہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ)) ❷

”یہ لوگ اللہ کے نور کو اپنے منہوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انکار ہی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا فرما کر رہیں گے۔“

دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

((اللہ نور السموات والارض مثل نورہ)) ❸

”اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے اس کے نور کی مثال اس طاق کی طرح ہے۔“

((ومن لم یجعل اللہ له نوراً فما له من نور)) ❹

”جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔“

لیکن یہ نور وہ ہے۔ جس کا ظہور نہیں (بالفاظ دیگر یہ نور قلب ہے یا نور ایمان ہے۔ اہل بصیرت کو وہ نظر آ جاتا ہے۔

((فانہا لا تعمی الابصار ولكن تعمی القلوب التی فی الصدور)) ❺

”بات یہ ہے کہ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔“

تحقیق: خلاصہ میں ہے۔ شیخ فرماتے ہیں۔ حدیث کی وہ کتابیں اور دیگر قسم کی وہ کتب جو اس نور کے ظہور کے بارے میں تصنیف کی گئیں سب موضوع ہیں۔ جیسا کہ موضوعات قضائی۔ اسی طرح ابن ودعان کی اربعون۔

❶ فتح الباری ۱۱/۱۱۸۔ البیہقی ۲۹/۳۔ البیہقی فی الادب المفرد رقم ۳۹۶۔

❷ سورة النور الآية: ۳۲۔

❸ سورة النور من الآية: ۳۵۔

❹ سورة النور من الآية: ۴۰۔ ❺ سورة الحج الآية: ۴۶۔

حدیث: 1106 اور کتاب وصایا علی تمام کی تمام موضوع ہے سوائے پہلی حدیث کے کہ:

((یا علی! انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی)) ❶
 ”اے علی تو میرے لیے ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لیے ہارون۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

حدیث: 1107

صفائی فرماتے ہیں وصایا علی سب کی سب موضوع ہے اس کی پہلی روایت یہ ہے کہ فلاں کے لئے تین علاقے ہیں۔ اور اخیر میں خاص خاص اوقات میں صحبت سے منع کیا گیا۔ اور آخری وصیت یہ ہے کہ:

((یا علی! اعطیتک فی هذه الوصیة علم الاولین والآخرین))

”میں اے علی تجھے اس وصیت میں اولین و آخرین کا علم عطا کرتا ہوں۔“

تحقیق: اسے حماد بن عمرو النحسی نے وضع کیا تھا۔ سیوطی اللالی میں کہتے ہیں اسی طرح وصایا علی بھی سب موضوع ہیں۔ اور ان کی وضع کی تہمت حماد بن عمرو پر ہے۔ اسی طرح وہ وصایا علی جو عبد اللہ بن زیاد بن سمعان یا اس کے شیخ نے وضع کی تھیں سب موضوع ہیں۔

حدیث: 1108

صفائی کہتے ہیں۔ اس کی پہلی روایت یہ ہے:

((کان الموت فیہا علی غیرنا کتب....)) ❷

اس کو ہم نے موضوعات الشہاب سے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1109

اور آخری روایت یہ ہے کہ:

((ما من بیت الا و ملک یقف علی بابہ خمس مرات، فاذا وجد الانسان قد

نقد اكله، وانقطع اجله. القی علیہ غم الموت، فغشیته کربته، وغمرته

سکرتہ)) ❸

”کوئی گھر ایسا نہیں جہاں فرشتہ پانچ بار دروازے پر نہ ٹھہرتا ہو۔ جب انسان کا رزق ختم ہو جاتا۔ اور اس کی مدت پوری ہو جاتی ہے۔ تو اس پر موت کا غم ڈال دیا جاتا ہے۔ تو اس کی مصیبت اسے بے ہوش کر دیتی ہے۔ اور اس کی عمر میں سکرات پیدا ہو جاتے ہیں۔“

❶ انظر الحديث رقم ۱۱۰۵ - ❷ كشف الحفاء ۵۶۹/۲

❸ كشف الحفاء ۵۶۹/۲

موضوعات کبیر

۳۷۰

تحقیق: سیوطی ذیل میں فرماتے ہیں ان اربعین ودعائے میں سے اس طریقہ کے ساتھ کوئی حدیث مرفوع صحیح نہیں ہاں ان میں سے کچھ تھوڑے سے الفاظ صحیح ہیں۔ اگرچہ کلام عمدہ اور ناصحانہ ہے لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ جو بات حق ہو وہ حدیث بھی ہو۔ ہاں البتہ یہ ضروری ہے کہ ہر حدیث ضرور سچی ہوگی۔ اور یہ سب روایات چوری ہیں اسے ابن ودعان نے اُس کے گھڑنے والے سے چوری کیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جس نے رسائل اخوان الصفاء وضع کئے۔ یہ حدیث کے معاملہ میں تمام مخلوق میں سب سے زیادہ جاہل سب سے زیادہ بے حیاء اور سب سے زیادہ جھوٹ پر جری تھا۔ صفائی فرماتے ہیں۔ اسی قسم کی کتب میں سے کتاب فضل العلماء بھی ہے۔ جسے محدث شرف الدین بلخی نے تصنیف کیا ہے اور اس کی پہلی روایت یہ ہے کہ جو فقہ کا ایک مسئلہ بھی حاصل کرے اسکے لیے اتنا اجر ہے۔ اسی طرح شیخ ابن ابی الدنیا کے بارے میں جو لوگوں میں روایت مشہور ہے وہ بھی موضوع ہے کہ ابن ابی الدنیا علی اور عمر کے ساتھ کافی مدت تک رہے اور گھوڑے کی رکاب پکڑ کر سوار ہوئے۔ تو عمر کی رکاب نے انہیں زخمی کر دیا۔ حضرت عمر نے انہیں عمر میں برکت کی دعاء دی۔ اسی طرح ابن نسطور الرودی۔ یسر اور یغتم بن سالم کی احادیث۔ ایسے ہی خراش کی وہ احادیث جو اس نے انسؓ سے روایت کی ہیں۔ ایسے ہی دینار کی انسؓ سے روایتیں اور ابو ہریرہؓ بن ہریرہ القیس کی احادیث سب موضوع ہیں۔

حدیث: 1110

اسی طرح وہ کتاب جو مسند انسؓ بصری کے نام سے مشہور ہے اور انسؓ سے اسے سمعان بن المہدی نے روایت کیا ہے جس میں تین سو کے قریب روایات ہیں اور پہلی حدیث اس کی یہ ہے کہ:

((امتی فی سائر الامم کالقمر فی النجوم)) ❶

”میری امت تمام امتوں میں ایسی ہی ہے جیسا کہ چاند تاروں میں۔“

تحقیق: ”ذیل“ میں ہے سمعان بن المہدی پہچانا نہیں جاتا اس نے ایک جھوٹا نسخہ انسؓ سے منسوب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے کو قطع کرے۔ لسان المیزان میں ہے یہ نسخہ محمد بن مقاتل الرازی کی روایت سے منقول ہے اور وہ اسے جعفر بن ہارون کے واسطے سمعان سے ایک نسخہ کی روایت کرتا ہے جس میں تین سو سے زیادہ روایتیں ہیں۔ اور ان کے اکثر متون موضوع ہیں۔ صفائی کہتے ہیں اسی طرح وہ احادیث جن میں احمد کالفاظ آئے ایک بھی ثابت نہیں۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۷۱

حدیث: 1111

اسی قسم کی روایات میں سے خطبہ حجۃ الوداع بھی ہے جو ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً مروی ہے جس کی ابتداء یہ ہے کہ:

((لا یرکب احدکم البحر عند ارتجاجه)) ②

”کوئی تم میں سے سمندر کا سفر نہ کرے جب وہ موج زن ہو۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ سوالات ہیں جو عبد اللہ بن سلام نے حضور کا امتحان لیتے وقت سنے تھے اور وہ ایک اچھا خاصہ رسالہ ہے۔ جو مہملات سے پر ہے۔ اللالی میں ہے اخیر خطبہ میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے ایک لمبی روایت مروی ہے جو موضوع ہے اسے میسرہ بن عبد ربہ نے وضع کیا تھا خدا کے سامنے اسے برکت عطا نہ ہو۔

وحیز میں ہے ابن عدی کہتے ہیں میں نے محمد بن اشعث سے وہ تمام احادیث لکھیں جنہیں وہ موسیٰ ابن اسماعیل اور ابن موسیٰ بن جعفر کے واسطے اسے حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کرتا تھا۔ اس نے ہمارے سامنے ایک نسخہ نکالا جس میں ایک ہزار سے زائد موسیٰ المذکور سے روایات مروی تھیں اور عام روایات اس کی منکر تھیں۔ دارقطنی فرماتے ہیں یہ بھی ایک اللہ کا عذاب ہے۔ کہ یہ کتاب یعنی قلوبیات وضع کی گئی۔

حدیث: 1112

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس کا نام انہوں نے سنن رکھا ہے اور سب کی سب ایک ہی سند سے مروی ہیں۔ اس میں سے ایک روایت یہ بھی ہے:

((لا خیل ابقی من الدھم، ولا امرأۃ کابنۃ العم)) ②

”کوئی سیاہ و سرخ گھوڑا باقی نہ رہے گا۔ اور یہ حدیث ایک عورت سے جو چچا زاد بہن ہے۔“

تحقیق: اور عبد اللہ بن احمد۔ احمد۔ علی الرضاء کے ذریعہ ایک نسخہ روایت کیا جاتا ہے جو موضوع ہے اور باطل ہے اس کے وضع کی نسبت عبد اللہ یا احمد کی جانب تو نہیں سکتی۔ جیسا کہ بعض اصحاب کو غلط فہمی ہے۔ اسی طرح وضع کی نسبت رضایا ان کے والد کی جانب یہ بھی بہتر نہیں اور عبد اللہ بن احمد کی جانب تو ہرگز بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر اس سے مراد امام احمد بن حنبل ہیں تو یہ تو بتا ہی کا مقام ہے۔

حدیث: 1113

پھر اسحاق ملتوی کی باطل روایات بھی اسی کی مستحق ہیں جسکی ایک روایت یہ ہے کہ:

① کشف الخفاء ۵۷۰/۲۔ الفوائد المجموعۃ ص ۵۰۷۔

② کشف الخفاء ۵۷۰/۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۴۰۲/۲۔

موضوعات کبیر (اردو) ۳۷۲

((لا یحل لامرأة تؤمن بالله ان تضع الفرج علی السرج)) ❶

”وہ عورت جو اللہ پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں کہ وہ اپنی شرم گاہوں کو چراغوں پر رکھے۔“

حدیث: 1114 ((من منع الماعون لزمه طرف من البخل)) ❷

”اور جو مانگنے والے کو روکے اس کے لئے بخل لازم ہو گیا۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں یہ دوسری روایت اللہ تعالیٰ کے قول ((ویمنعون الماعون)) ❸ سے مستفاد ہے۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل روایت ہے کہ

حدیث: 1115 ((لعن الله الناظر والمنظور الیه))

”اللہ تعالیٰ دیکھنے والے پر اور جس چیز کی جانب دیکھا جائے اس پر لعنت فرماتا ہے۔“

ایسے ہی یہ روایت کہ

حدیث: 1116 ((لا تقولوا: مسیجد، ولا مصیحف))

”مسیجد اور مصحف نہ کہا کرو۔“

حدیث: 1117 اور مصغر نام نہ رکھا کرو اور نہ حمدون، علوان اور یموش وغیرہ نام رکھو۔

((وروی عن ابن جریج، عن عطاء، عن ابی سعید الوصیة لعلی فی الجماع

وکیف یجامع؟ فانظر الی هذا الدجال ما اجرأه))

”ابن جریج عطاء ابوسعید کے ذریعہ جماع کے بارے میں حضرت علیؑ کیلئے وصیت روایت کی جاتی ہے۔ کہ

کس طرح جماع کیا جائے اس دجال کو دیکھئے کہ جھوٹ میں کتنا جری ہے۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں یہاں دجال سے مراد ابن جریج نہیں ورنہ وہ تو جلیل القدر امام ہیں۔ بلکہ ابن جریج سے روایت کرنے والا مراد ہے۔

دیلی کہتے ہیں کتاب العروس کی اسناد جو ابوالفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی تک پہنچتی

ہیں۔ سب واہیات ہیں ان پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا اور اس کی تمام روایات منکر ہیں۔

ملا علی قاری کہتے ہیں اسی باعث قاعدہ کلیہ ہے کہ احادیث نبویہ۔ فقہی مسائل اور تفسیر قرآنیہ بجز کتب متداولہ

❶ کشف الخفاء ۵۷۰/۲۔ تنزیہ الشریعة ۲۱۵/۲۔ ❷ کشف الخفاء ۵۷۰/۲

❸ سورة الماعون، الآية: ۷۔

موضوعات کبیر (۱۱۱۸)

کے کسی سے روایت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ دیگر کتب پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اسلئے کہ زنا و فحشاء اور ملاحدہ نے اس میں بہت کچھ الحاق کیا ہے بخلاف کتب محفوظہ کے کیونکہ ان کے نسخے صحیح اور معتد ہوتے ہیں۔ سیوطی نے ابن الجوزی سے روایت کیا ہے کہ احادیث میں جو موضوع۔ جھوٹ اور دیگر مختلف قسم کی روایات داخل ہوئیں یہ ان لوگوں کی جانب سے داخل ہوئیں جن پر زہد غالب تھا پھر تو ان کا حافظہ کمزور ہو گیا۔ یا ان کی کتابیں ضائع ہو گئیں اور انہوں نے اپنی یادداشت سے احادیث بیان کرنی شروع کیں اور اسے بیان کرنے میں غلطی کھائی۔ ایسے ہی ان لوگوں سے بھی نقصان پہنچا جو خود ثقہ تھے لیکن اخیر عمر میں ان کی عقلیں جواب دے گئیں۔ بعض روایات اس قسم کے بھی ہیں جنہوں نے بھول سے غلط روایت بیان کی۔ جب انہیں صحت کا علم ہوا تو انہوں نے صحیح جانب اس خیال سے رجوع نہ کیا کہ لوگ ان کی نسبت غلط بیانی کی طرف کریں گے۔ ان میں سے زنا و فحشاء بھی ہیں۔ جنہوں نے قصد احدثیث وضع کیں ان کا مقصد دین میں فساد۔ اختلاف باہمی اور دین کو ایک کھیل کی حیثیت دینا تھا۔ بعض زنا و فحشاء شیخ کی فضیلت بیان کرتے۔ جس کے باعث شیخ درس میں وہ شے بھی بیان کر جاتا جو حدیث میں نہ تھی بعض اشخاص وہ بھی تھے جنہوں نے دین کی نصرت کے لئے حدیثیں وضع کیں۔ بعض وہ لوگ بھی تھے جو ترغیب و ترہیب کی احادیث ثواب سمجھ کر وضع کرتے۔ بعض وہ بھی تھے جنہوں نے ہر عمدہ بات کے لئے سند وضع کرنا جائز سمجھا تھا۔ بعضوں کا مقصد وضع حدیث سے بادشاہوں کا تقرب حاصل کرنا تھا۔ انہیں میں سے قصہ گو بھی تھے جن کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں سے ایسی روایات بیان کی جائیں۔ جس سے لوگوں کے دل نرم ہوں اور پھر وہ ہم پر مال خرچ کریں۔

حدیث: 1118

امام مالک سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب میں مامون کے پاس گیا اور وہ اپنی مجلس خاص میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو خلیفہ اور وزیر کے مابین کچھ جگہ جاتی تھی۔ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھ گیا اور میں نے مامون سے یہ مرفوع روایت بیان کی کہ:

((اذا ضاق المجلس باهله فبين كل سيدين مجلس عالم)) ①

”جب جگہ تنگ ہو تو عالم کی جگہ دوسرا روں کے درمیان ہوتی ہے۔“

تحقیق: ذیل میں ہے یہ روایت منکر ہے۔ اور امام مالک مامون کی خلافت سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔

حدیث: 1119

ذیل میں ہے حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں داؤد بن المجر سے تیس سے زائد روایتیں نقل کی ہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ یہ تمام کی تمام موضوع ہیں۔ اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے۔

① تنزیہ الشریعة ۳۵۱/۲۔ کشف الحفاء ۵۷۱/۲۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۰۔ لسان المیزان ۵/ الترجمة رقم

موضوعات کبیر (۳۷۲)

((ان الا ححق یصیب بحمقه اعظم من فجور الفاجر، وانما یرتفع العباد غذا

فی الدرجات، وینالون الزلفی من ربهم علی قدر عقولهم)) ❶
 ”کہ جب کوئی احق اپنی کسی بڑی حماقت کی بنا پر کوئی برائی کر بیٹھتا۔ تو وہ لوگوں کے درجے بلند کرتا اور خدا سے اپنی بد عقلی کی بنا پر رحمت کا بھی طالب رہتا۔“

حدیث: 1120 اسی قسم کی ایک اور روایت یہ ہے کہ:

((افضل الناس اعقل الناس)) ❷

”لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ عقل مند ہو۔“

حدیث: 1121

اسی طرح یہ روایت کہ آپ سے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ یہ نصرانی کتنا عاقل ہے تو آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ:

((مه! ان العاقل من عمل بطاعة الله)) ❸ ”عقل مند وہ ہے۔ جو اللہ کی اطاعت کرے۔“

تحقیق: سلیمان بن موسیٰ نے بیس سے زیادہ روایات وضع کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ علقمہ سے عرض کیا گیا کہ نصاریٰ کتنے عقلمند ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں ابن مسعود کسی نصرانی کو عاقل (عقل مند) کہنے سے منع کرتے تھے۔ اسی سلیمان کی موضوع روایتوں میں سے یہ بھی ہے کہ

حدیث: 1122

((رکعتان من العاقل افضل من سبعین رکعة من الجاهل، ولو قلت: سبع مائة

رکعة لکان کذلک)) ❹

”عاقل کی دو رکعت نماز جاہل کی ستر رکعت نمازوں سے بہتر ہے۔ اگر میں سات سو بھی کہوں۔ تو کوئی بات نہیں۔“

❶ کشف الخفاء ۵۷۱/۲۔

❷ کشف الخفاء ۵۷۱/۲۔

❸ تنزیہ الشریعة ۲۱۶/۱۔

❹ تنزیہ الشریعة ۲۲۴/۱۔ کشف الخفاء ۵۷۲/۲۔

حدیث: 1123

اس کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ عدی بن حاتم الطائی نے اپنے والد کی سرداری اس کی عزت و شرف اور عقل حضور کے سامنے بیان کی۔ آپ نے فرمایا:

((ان الشرف والسودد والعقل فى الدنيا والآخرة للعامل بطاعة الله تعالى))

”سرداری۔ عزت اور عقل دنیا و آخرت میں اللہ کی اطاعت کرنے والے کے لئے ہے۔“

تحقیق: عدی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ مہمان نوازی کرتا۔ لوگوں کو کھانا کھلاتا۔ صلہ رحمی کرتا۔ اور مصائب میں مدد کرتا اور اسی قسم کے دیگر امور انجام دیتا تو کیا اسے کوئی چیز بھی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ آپ نے فرمایا ”ہرگز نہیں تیرے باپ نے کبھی نہیں کہا کہ اے میرے خدا قیامت کے دن میرے گناہ معاف کرنا۔“ معنوی لحاظ سے اتنی بات تو صحیح ہے کہ بحالت کفر کوئی نیکی بھی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ ذیل میں ہے۔ اسی طرح بلال کے کوچ کر جانے اور پھر مدینہ واپس آنے کا واقعہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنے کے بعد وہ مدینہ واپس آئے۔ وہاں اذان دی جس سے اہل مدینہ کانپ گئے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ موضوع ہے۔ ابن جریر الہی نے اس پر مطلع کیا ہے۔ اور اپنی کتاب الموضوع میں کچھ اضافہ کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1124

”ذیل“ میں ہے سلیمان کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی بنانے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا:

((ابنه سبعة اذرع طولاً فى السماء غير مزخرفة ولا منقشة)) ❶

”اسے سات گز اونچی بناؤ۔ اور اس میں کسی قسم کے نقش و نگار نہ ہوں۔“ یہ روایت کہیں نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح ذیل میں ایک روایت یہ ہے کہ:

حدیث: 1125

((انه عليه الصلاة والسلام اذا كان يصلى ظن الظان انه جسد لا روح فيه))

”جب حضور نماز پڑھتے تو دیکھنے والا یہ خیال کرتا کہ یہ ایسا جسم ہے کہ جس میں روح نہیں۔“ مختصر میں ہے کہ:

حدیث: 1126

((الرجلان من امتی لیقومان الی الصلاة ورکوعهما وسجودهما واحد، وان

ما بین صلاتیهما کم بین السماء والارض)) ❶

”میری امت میں دو آدمی ایسے ہوں گے کہ جب وہ نماز کو کھڑے ہوں گے تو ان کے رکوع و سجود برابر ہوں گے۔ اور ان دونوں کی نمازوں کے درمیان اتنا ہی فرق (درجے کے اعتبار سے) ہوگا۔ جتنا زمین و آسمان کے مابین ہے۔“

تحقیق: یہ روایت موضوع ہے۔

حدیث: 1127

((وفیه ایضا: کان صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلس الیہ احد وهو یصلی الا

خفف صلاتہ واقبل علیہ. فقال: الک حاجة؟ فاذا فرغ من حاجته عاد الی

صلاته)) ❷ لم یوجد. وفیه ایضا. لا یصح فی صلاة الاسبوع شی.

”مختصر میں ہے کہ جب حضور نماز پڑھتے ہوتے اور کوئی آپ کے پاس آکر بیٹھتا۔ تو آپ نماز ہلکی کر دیتے اور اس کی جانب متوجہ ہو کر اس کی حاجت دریافت فرماتے اور اسے پورا کرنے کے بعد نماز شروع فرماتے۔ یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔ نیز مختصر میں ہے کہ ہفتہ کی نمازوں کے بارے میں جو روایات آتی ہیں، وہ بھی صحیح نہیں۔“

حدیث: 1128

((فی لیلة الجمعة اثنتا عشرة رکعة بالا خلاص عشر مرات))

”جمعہ کی رات کو بارہ رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں دس دس بار سورت اخلاص پڑھنا۔“

تحقیق: یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1129

((وکذا: رکعتان ب (اذا زلزلت) خمس عشرة مرة وفي رواية: خمسين مرة

❶ الفوائد المجموعة ص ۲۵۔ تذکرة الموضوعات ص ۳۷۔ ❷ کشف الحفاء ۲/۵۷۲۔

موضوعات کبیر

۳۷۷

((الکل منکر باطل))

”ایسے ہی وہ دو رکعتیں جن میں اذان و اذانیت پندرہ پندرہ بار پڑھی جائے۔ اور ایک روایت میں پچاس بار کا ذکر ہے۔ ❶ یہ سب کی سب منکر ہیں اور باطل ہیں۔“

حدیث: 1130

((يوم الجمعة ركعتان، والرابع، والاثنتا عشرة))

”جمعہ کے دن میں دو چار اور بارہ رکعتوں کی روایات ہیں۔“ ❷ ان کی بھی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1131

((قبل الجمعة اربع ركعات بالاخلاص خمسین مرة))

”جمعہ کے روز چار رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر ایک میں سورت اخلاص پچاس پچاس بار پڑھی جائے۔“ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

تحقیق: اسی طرح عاشورہ کی نماز اور صلوٰۃ الرغائب بالاتفاق موضوع ہیں۔ اسی طرح بقیہ وہ نمازیں جو رجب کی راتوں میں اور علی الخصوص۔ ستائیسویں رجب کی رات میں اور اسی طرح شعبان کی پندرہویں رات میں سورکعت نماز پڑھنا اور ہر ایک میں سورت اخلاص دس بار پڑھنا اور نمازوں کا جو ذکر قوت القلوب یا احیاء العلوم میں ہے اس سے کوئی دھوکہ نہ کھائے۔ اسے ہی ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور شرح الاوراد میں جو اس کا ذکر ہے اس سے بھی کوئی دھوکہ نہ کھائے۔

مواہب میں ہے۔ کہ قصہ گو جو یہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ چاند نبی کریم ﷺ کے گریبان میں سے داخل ہو کر آپ کی آستین سے نکل گیا۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ شیخ بدرالدین الزرکشی نے شیخ عماد بن کثیر سے نقل کیا ہے۔

حدیث: 1132

حیوۃ الحیوان الدمیری میں ہے۔ قرطبیؒ کہتے ہیں مرد (ایک پرندہ) کو بہت روزہ رکھنے والا بولا جاتا ہے۔ اور نجم عبدالباقی القانع میں یہ روایت موجود ہے کہ ابو غلیظ امیہ بن خلف احمیؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا۔ اور میرے ہاتھ میں مرد پرندہ تھا۔ آپ نے فرمایا:

((هذا اول طير صام يوم عاشورا)) ❶ ”یہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا تھا۔“

❶ کتاب المحروحين (۳۵/۲) تکررة الموضوعات (۴۲) کنز العمال (۷۷۵/۷)

❷ کتاب الموضوعات ۴۳/۲۔ اللالی ۵۲/۲۔ تنزیہ الشریعة (۸۷/۲)

❸ سبق الحدیث برقم ۶۸۶۔ کشف الخفاء ۵۷۳/۲۔ تنزیہ الشریعة (۱۵۶/۳)

موضوعات کبیر (الذو)

۳۷۸

تحقیق: اور یہ حدیث غلیظ نام کی طرح غلط ہے۔ حاکم کہتے ہیں یہ احادیث حضرت حسین کے قاتلوں نے وضع کی تھیں۔ یہ حدیث باطل ہے۔ اور اس کے رواۃ مجہول ہیں۔ اور یہ جو علماء میں مشہور ہے کہ خواب کا زمانہ ایام وحی میں چھ ماہ رہا۔ تو پستی نے تصریح کی ہے۔ کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور نودی نے بھی شرح مسلم میں ان کی موافقت کی ہے۔

حدیث: 1133

اور دلابی نے جو یہ حضرت حسین سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ کا سر مبارک علی کی گود میں تھا اور آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا:

((یا علی! صلیت العصر؟))

”اے علی! تم نے عصر کی نماز پڑھی۔“ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اللهم انک تعلم انه کان فی حاجتک وحاجة رسولک، فرد علیه الشمس)) ❶

”اے اللہ تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے کام میں تھا۔ تو سورج لوٹا دیا گیا۔ علی نے نماز پڑھی اور سورج غروب ہو گیا۔“

تحقیق: علماء کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے اور سورج سوائے یوشع بن نون کے کسی کے لئے نہیں لوٹا دیا گیا۔ جیسا کہ ”ریاض النضر فی مناقب العشرة“ میں ہے مگر اس واقعہ کو قاضی عیاض نے شفاء میں طحاوی کے ذریعہ روایت کیا ہے۔ میں نے اس کی شرح میں اس کی وجہ بیان کر دی ہے یہ واقعہ سیر میں بھی پورے طور پر موجود ہے۔

حدیث: 1134

شیخ جزری شرح مصابیح میں فرماتے ہیں اور یہ جو لوگ حضور کے اس قول:

((اللهم انت السلام ومنک السلام)) ❷

((والیک یرجع السلام، فحینا ربنا بالسلام، وادخلنا دارک دار السلام، فلا

اصل له. بل هو مختلق بعض القصاص))

❶ کشف الخفاء ۵۷۳/۲۔ تنزیہ الشریعة ۱۵۶/۲۔

❷ انظر الحديث رقم ۴۸۶۔

❸ البیهقی ۷۳/۵۰۱۸۳/۲۔

موضوعات کبیر (۱۱۳۵)

۳۷۹

اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ یہ بعض قصہ گوؤں کی داخل کی ہوئی ہے۔

شیخ علامۃ الزین العراقی فرماتے ہیں لوگوں میں مشہور ہے جو چاشت کی نماز قطع کرے گا یعنی گاہے گاہے چھوڑ دے گا وہ اندھا ہو جائے گا۔ ایسے لوگوں نے اسی باعث بالکل ترک کر رکھی ہے اور جیسا کہ ان کا خیال ہے اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ظاہر چیز یہ ہے کہ شیطان نے ان کی زبان سے یہ بات جاری کرائی ہے تاکہ وہ خیر کثیر سے محروم رہیں۔

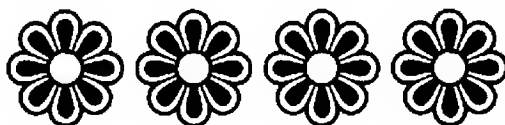
حدیث: 1135

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ عورتیں اسی باعث چاشت کی نماز نہیں پڑھتیں کیونکہ ایام کے زمانہ میں وہ پڑھنے سے مجبور ہیں اور اس حدیث کا:

((تارک الورد ملعون)) ❶

”کہ رو ترک کرنے والا ملعون ہے۔“

ابن امیر الحاج کہتے ہیں۔ ذوالحلیفہ میں کچھ کنوئیں ہیں جو حضرت علیؑ کے نام سے موسوم ہیں اور کہا جاتا ہے کہ حضرت نے ان کنوؤں میں جنات سے جنگ کی تھی۔ یہ کہنے والے کا جھوٹ ہے۔



فصل

امام ابن القیم الجوزی سے سوال کیا گیا۔ کیا کسی موضوع حدیث کو بغیر سند کے کسی قاعدہ سے اس کا پہچانا ممکن ہے یا نہیں انہوں نے فرمایا یہ تو بڑا سوال ہے۔ اور اس کو وہی شخص پہچان سکتا ہے جو سنن صحیحہ کی معرفت اس درجہ کی رکھتا ہو کہ سنن صحیحہ اس کے گوشت اور خون تک میں سرایت کر چکی ہوں اور اسے اس میں ملکہ پیدا ہو گیا ہو اور اس امر کی خصوصیت پیدا ہو گئی ہو۔ کہ وہ سنن آثار اور سیرت رسول سے واقف ہونے کے علاوہ اس امر کو بھی خوب جانتا ہو۔ کہ نبی ﷺ کن باتوں کا حکم دیتے اور کن امور سے منع فرماتے۔ کوئی کوئی خبریں بیان فرمائیں۔ کیا کیا دعا فرمائی۔ کس بات کو پسند فرماتے اور کس بات کو برا سمجھتے۔ اور امت کے لئے کوئی بات مشروع فرمائی۔ گویا کہ اسے اتنا ملکہ ہو کہ جیسا کہ وہ خود صحابہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ہر وقت اختلاط رکھتا ہو۔ اسی طرح آپ کے احوال۔ آپ کی عادات و شائل آپ کے اقوال و افعال کس بات کے جائز ہونے کی خبر بیان فرمائی اور کس بات کے ناجائز ہونے کی۔ اور ان امور سے وہ اس حد تک واقف ہو کہ اس کے علاوہ دوسرا انہیں نہ پہچان سکے کیونکہ ہر مقتدا کی اپنے مقتدی کے ساتھ یہی شان ہوتی ہے۔ اور اس میں یہ تخصیص ہونی چاہیے کہ وہ آپ کے اقوال و افعال کا علم حاصل کرنے پر حریص ہو اور اس بات کی تمیز کر سکے کہ کوئی بات کی نبی ﷺ کے ساتھ نسبت صحیح ہے اور کس بات کی غلط ہے کیونکہ آپ اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔ مقلدین کا بھی اپنے ائمہ کے ساتھ یہی قاعدہ ہے کہ وہ اپنے ائمہ کے اقوال۔ ان کی نصوص۔ مذہب۔ طریقہ کار اور ان کا مشرب اس حد تک پہچانتے ہیں کہ کوئی دوسرا انہیں پہچاننا۔

حدیث: 1136

اس قسم کی مثالوں میں سے وہ روایت بھی ہے جو جعفر بن حمر نے حسن و ثابت کے واسطے سے انسؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من قال سبحان الله وبحمده غرس الله له الف الف نخلة في الجنة اصلها

ذهب...)) ①

”جو سبحان اللہ و بحمدہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک لاکھ درخت لگا دیتا ہے۔ جس کی جڑ سونے کی ہوتی ہے۔“

تحقیق: تو یہ جعفر بن حمر بن فرقد ابو سلیمان القصاب البصری ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں اس کی احادیث

موضوعات کبیر (۳۸۱)

منکر ہیں۔ ازدی کہتے ہیں محدثین کو اس میں کلام ہے۔ رہا اس کا باپ حسن تو اس کے بارے میں یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کوئی چیز نہیں اور اس کی احادیث نہ لکھی جائیں۔ نسائی اور وارقطنی فرماتے ہیں۔ یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں۔ وہ حد عدالت سے باہر ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں اس کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں۔

حدیث: 1137

ان روایات میں سے وہ بھی ہے جو ابن مندہ وغیرہ نے احمد بن عبد اللہ الجویباری الکذاب سے اس سند کے ساتھ شقیق ابراہیم بن ادہم، یزید، اویس قرنی، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ:

((من دعا بهذه الاسماء: اللهم انت حي لا تموت، وغالب لا تغلب، وبصير

لا يرتاب، وسميع لا تشك، وصادق لا تكذب، وصمد لا تطعم، وعالم لا

تعلم... الى ان قال: فالذي بعثني بالحق لو دعي بهذه الدعوات على

صفائح الحديد لذابت، وعلى ماء جار لسكن، ومن دعا عند منامه بها بعث

لكل حرف منها سبعمائة الف ملك يسبحون له ويستغفرون له) ①

”نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی۔ اللہم انت حی لا تموت وغالب لا تغلب وبصیر لا ترتاب وسمیع لا تشک وصادق لا کذب وحمد لا تطعم وعالم لا تعلم اس کے بعد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ کر بھیجا ہے۔ جو ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا۔ تو لوہے کے تختے بھی پگھل جائیں گے جاری پانی ساکن ہو جائے گا۔ اور جو اسے سوتے وقت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے بدلے سات لاکھ فرشتے بھیجے گا۔ جو اس کے لئے تسبیح واستغفار کریں گے۔“

تحقیق: اس کی متابعت ایک دوسرے کذاب، سلیمان بن عیسیٰ نے بھی کی ہے۔ وہ اسے ثوری کے ذریعہ ابراہیم بن ادہم سے روایت کرتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کی دیگر مثالیں ایسی ہیں۔ کہ جسے نبی کریم ﷺ کے کلام کی ادنیٰ معرفت بھی حاصل ہوگی وہ اسے قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ کلام موضوع اور نبی ﷺ پر تہمت ہے۔

حدیث: 1138

اسی قسم کی ایک روایت وہ بھی ہے۔ جو عباس بن الفضل کذاب البلیؒ نے اس سند کے ذریعہ۔ عمر بن

الضحاک، المجلول لا یعرف۔ ابن معاویہ۔ اعش۔ ابوصالح۔ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((من کتب: بسم الله الرحمن الرحيم ولم یعم الهاء التي فی (الله) تعالیٰ

کتب الله له الف الف حسنة، ومحا عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف

درجہ)) ❶

”جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے تو اللہ کی ہا بھی پوری نہ ہوگی۔ کہ اللہ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ اور ایک لاکھ برائیاں مٹائے گا۔ اور ایک لاکھ درجے بلند فرمائے گا۔“
نوٹ: ابن حبان کہتے ہیں معمولی علم والا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ یہ من گھڑت ہے۔

حدیث: 1139

انہی روایات میں سے وہ بھی ہے جو ابوالعلاء نے تافع کے ذریعہ ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من کفن ميتا فان له بكل شعرة تصيب كفنه عشر حسنة)) ❷

”جو شخص میت کو کفن دے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے جو کفن کو لگے۔ دس نیکیاں ہوں گی۔“

تحقیق: یہ ابوالعلاء جو تافع سے روایت کرتا ہے اس کا حدیث میں کوئی درجہ نہیں اور نہ اس سے احتجاج جائز ہے۔ اس حدیث کو حسن بن سفیان نے اس سند کے ساتھ ابوالریج الزہرائی۔ صلت بن الحجاج۔ ابوالعلاء سے روایت کیا ہے۔ دارقطنیؒ کہتے ہیں یہ ابوالعلاء خفاف الکوفی ہے اور اس کا نام خالد بن طہمان ہے۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے اور وفات سے دس سال قبل اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ اگرچہ اس سے قبل یہ ثقہ تھا۔ خرابی حافظہ کے بعد جو الفاظ بھی لوگ اس کے سامنے پڑھ دیتے وہ اسے حدیث میں داخل کر دیتا۔

حدیث: 1140

اسی قسم کی وہ روایت بھی ہے جو محمد بن الیلمانی نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من صام صبيحة يوم الفطر فكانما صام الدهر كله)) ❸

❶ كشف الخفاء ۵۷/۲۔ تنزيه الشريعة ۲۵۵/۱۔ الفوائد المجموعة ص ۲۷۷۔ میزان الاعتدال ۳۸۴/۲۔ ابن جوزی

فی الموضوعات (۲۲۴/۱) وابن القيسرانی فی التزکرة (۸۷۸)

❷ كشف الخفاء ۵۷۴/۲۔ میزان الاعتدال ۵۵۴/۴۔

❸ میزان الاعتدال ۶۱۷/۳۔

”جو عید کے دن صبح روزہ رکھے گویا اس نے ساری زندگی کے روزے رکھے۔“

تحقیق: یہ حدیث باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے ابن البیہقی مکرر روایات بیان کیا کرتا تھا۔ بخاری، ابوحاتم رازی اور نسائی کہتے ہیں اس کی حدیث منکر ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ دارقطنی اور حمیدی کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ اپنے والد کے ایک نسخہ سے روایت کیا کرتا تھا جس میں اسی (۸۰) حدیثیں تھیں اور سب کی سب موضوع تھیں۔ ان میں سے کسی کے ساتھ احتجاج جائز نہیں۔ ہاں تعجب کے طور پر اسے ذکر کر سکتا ہے۔

حدیث: 1141

((من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة)) ❶

”جو عاشورہ کے دن روزہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت (کا ثواب) لکھتا ہے۔“

تحقیق: یہ باطل ہے۔ اسے حبیب بن ابی حبیب۔ ابراہیم الصانع۔ میمون بن مہران۔ ابن عباس کے ذریعہ روایت کرتا ہے اور یہ حبیب وہ حبیب نہیں جو احادیث وضع کیا کرتا تھا۔

حدیث: 1142

اسی قسم کی ایک روایت وہ بھی ہے جو زکریا بن درید الکندی الکذاب الاثر نے حمید کے ذریعہ انس سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من داوم على صلاة الضحى ولم يقطعها الا من علة كنت انا وهو في

الجنة في زورق من نور، في بحر من نور، حتى نزور رب العالمين)) ❷

”جو نماز چاشت پر پیشگی کرے اور اسے درمیان میں قطع نہ کرے تو وہ اور میں جنت میں نور کی ایک کشتی میں نور کے سمندر میں ایک ساتھ سوار ہوں گے۔ اور رب العالمین کی ایک ساتھ زیارت کریں گے۔“

نوٹ: من گھڑت ہے۔ زکریا کندی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

حدیث: 1143

انہی روایات میں سے وہ روایت بھی ہے جو عمر بن راشد نے یحییٰ بن ابی کثیر۔ ابوسلمہ کے ذریعہ ابو ہریرہ سے روایت کی ہے:

❶ میزان الاعتدال ۴۵۱/۱۔ تنزیہ الشریعة ۱۴۹/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۹۶۔

❷ میزان الاعتدال ۷۲/۲۔ تنزیہ الشریعة ۸۲/۲۔ الموضوعات لابن جوزی ۱۱۱/۲۔ العلل المتناهية ۴۷۲/۱۔

موضوعات کبیر (اردو)

۳۸۴

((من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینهن بشی عدلن له عبادۃ

اننتی عشرة سنة)) ❶

”جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کی یہ چھ رکعتیں۔ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔“

(البانی کہتے ہیں یہ غایت درجہ ضعیف روایت ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث (۳۶۹)

تحقیق: (یہ روایت ابن ماجہ میں ہے) امام احمد، یحییٰ بن معین اور دارقطنی اس میں عمر بن راشد کے بارے میں فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے امام احمد یہ بھی فرماتے ہیں اس کی حدیث کسی شے کی بھی مساوی نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اور انہوں نے اسے بہت ضعیف قرار دیا۔ ابن حبان فرماتے ہیں اس کا ذکر بھی جائز نہیں۔ بجز اس کے کہ اس روایت پر جرح مقصود ہو کیونکہ عمر بن راشد، امام مالک اور ابن ابی ذئب وغیرہ جیسے ثقات پر احادیث وضع کیا کرتا تھا۔

حدیث: 1144 اسی قسم کی یہ روایت ہے:

((من صلی يوم الاحد اربع رکعات بتسلیمة واحدة، یقرا فی کل رکعة

(الحمد) و (آمن الرسول...) الی آخرها کتب اللہ له الف حجة والف عمرة

والف غزوة، وبکل رکعة الف صلاة، وجعل بینہ وبين النار الف خندق)) ❷

”جو اتوار کے دن ایک سلام سے چار رکعت پڑھے اور ہر ایک میں سورت فاتحہ اور آمن الرسول سے آخر سورت تک پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار حج۔ ایک ہزار عمرہ اور ایک ہزار غزوہ کا ثواب لکھتا ہے اور ہر رکعت کے بدلے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب اور اس کے اور دوزخ کے مابین ایک ہزار خندق حاصل کر دیتا ہے۔“

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس روایت کو وضع کرنے والے کی صورت بگاڑے وہ اللہ اور رسول پر جھوٹ بولنے میں کتنا جری ہے۔

❶ میزان الاعتدال ۱۹۴/۳۔ سنن ابن محہ حدیث (۱۳۷۴) البانی کہتے ہیں سخت ضعیف الخلفی الرغیب (۲۰۱/۱) الضعیفہ (۳۶۹)

❷ الموضوعات ۱۱۶/۲۔ تنزیہ الشریعة ۸۶/۲۔ کشف الخفاء ۵۷۴/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۴۵۔ رقم (۱۳۲) المعنی عن حمل الاسفار للمراقی (۱۹۸/۱)

حدیث: 1145

اسی طرح یہ حدیث کہ:

((من صلی يوم الاحد اربع رکعات، یقرأ فی کل رکعة فاتحة الكتاب مرة، و (قل هو الله احد) خمس عشرة مرة، اعطاه الله يوم القيامة ثواب من قرأ القرآن عشر مرات، وعمل بما فی القرآن، ويخرج يوم القيامة من قبره ووجهه مثل القمر ليلة البدر، ويعطيه الله بكل رکعة الف مدينة من لؤلؤ فی کل مدينة الف قصر من زبرجد، فی کل قصر الف دار من الياقوت، فی کل دار الف بیت من المسک فی کل بیت الف سریر....)) ❶

”جو اتوار کی رات میں چار رکعت پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورت اخلاص پندرہ پندرہ بار تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز دس بار قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور جب وہ قبر سے نکالا جائے گا۔ تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار موتیوں کے شہر عطا فرمائے گا۔ اور ہر شہر میں ایک ہزار زبرجد کے محل ہوں گے اور ہر محل میں ایک ہزار یاقوت کے مکان اور ہر مکان میں ایک ہزار مشک کے کمرے اور ہر کمرے میں ایک ہزار تخت ہوں گے۔“

تحقیق: علیٰ ہذا النقیاس اسی طرح یہ کذاب اور بد معاش ایک ہزار کی رٹ لگاتا چلا گیا۔ بعینہ یہ مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1146

((من صلی ليلة الاثنين ست رکعات، یقرأ فی کل رکعة فاتحه الكتاب مرة، وعشرين مرة (قل هو الله احد...) ويستغفر الله بعد ذلك عشر مرات، اعطاه الله يوم القيامة ثواب الف صديق، والف عابد والف زاهد)) ❷

❶ انظر الحديث السابق والموضوعات لابن الحوزی ۱۱۵/۲۔

❷ كشف الخفاء ۵۷۴/۲۔ تنزيه الشريعة ۸۴/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۴۵۔

موضوعات کبیر (۱۸۷۰)

”جود و سوموار کی رات میں چھ رکعت نماز پڑھے۔ ہر ایک میں سورت فاتحہ ایک مرتبہ اور سورت اخلاص بیس بار پڑھے اور بعد میں دس بار استغفار کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایک ہزار صدیق۔ ایک ہزار عابد اور ایک ہزار زاہدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔“

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس کے واضح اور حضور پر جھوٹ بولنے والے کی صورت بگاڑے یہ احمد بن عبد اللہ الجوباری الکذاب الخبیث کا کام ہے۔ یہ بھی ایک مندرجہ ذیل روایت ہے۔

حدیث: 1147

((من صلی لیلۃ الاثنين اربع رکعات، یقرأ فی کل رکعة فاتحة الكتاب مرة، وآية الكرسي مرة، و (قل هو الله احد) مرة و (قل اعوذ برب الفلق) مرة، و (قل اعوذ برب الناس) مرة، کفرت ذنوبه کلها. واعطاه الله قصرا فی الجنة من درة بیضاء، فی جوف القصر سبعة ابیات، طول کل بیت ثلاثة آلاف

ذراع، وعرضه مثل ذلک...)) ❶

”جود و سوموار کی رات کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورت فاتحہ ایک بار آیت الکرسی ایک بار۔ قل ہو اللہ۔ ایک بار۔ قل اعوذ برب الفلق ایک بار قل اعوذ برب الناس ایک بار پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کا کفارہ فرمادے گا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک محل بنائے گا۔ جو سپید موتیوں کا ہوگا۔ ہر محل میں سات گھر ہوں گے۔ جن کا طول و عرض تین ہزار گز ہوگا۔“

تحقیق: اسی طرح اس کذاب خبیث نے ایک لمبی حدیث بیان کی۔ جس میں یہی خرافات بھری ہوئی ہیں۔ اور یہ تمام شرارت حسین بن ابراہیم کذاب و دجال کی ہے۔ جو محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے۔ اسی طرح اس نے ہفتے کے تمام ایام کے لئے احادیث وضع کیں۔

یہ باب بہت وسیع ہے ہم نے اس میں سے کچھ تھوڑا سا جزو بیان کیا ہے تاکہ اس قسم کی احادیث کی پہچان پیدا ہو جائے کہ جن روایات میں اس قسم کی خرافات قبیحہ ہوں وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اور اسی قسم کی احادیث ان جہلاء نے وضع کی ہیں۔ جو زہد۔ فقر اور تصوف کے ساتھ منسوب ہیں۔

حدیث: 1148

اور بہت سی روایات وہ ہیں۔ جو فقہ کی جانب منسوب ہیں۔ اور ان موضوع روایات پر ایک ظلمت و خرافات

❶ الموضوعات لابن الحوزی ۱۱۷/۲ و ۱۱۸۔ وانظر الحديث قبله۔

موضوعات کبیر (آزاد)

۳۸۷

ظاہر ہوتی ہے۔ جو خود اس کے موضوع ہونے کو بیان کر دیتی ہیں۔ مثلاً یہ روایت:

((من صلی الضحیٰ کذا و کذا رکعة اعطی ثواب سبعین نبیاً)) ①

”جو چاشت کی اتنی اتنی رکعت نماز پڑھے تو اسے ستر انبیاء کا ثواب دیا جاتا ہے۔“

تحقیق: اور یہ خبیث کذاب اتنی بات نہیں جانتا کہ اگر کوئی شخص نبی کے علاوہ عمر نوح کے برابر بھی نماز پڑھے تو اسے ایک نبی کی نماز کا ثواب نہیں مل سکتا۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل قول کہ

حدیث: 1149

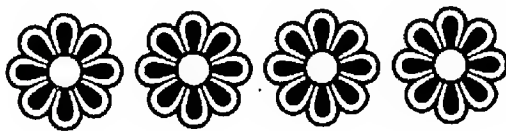
((من اغتسل يوم الجمعة بنية وحسبة كتب الله له بكل شعرة نورا يوم

القيامة، ورفع الله له بكل قطرة درجة في الجنة من الدر والياقوت والزبرجد

بین کل درجتین مسيرة مائة عام)) ②

”جو جمعہ کے روز ڈرتے ہوئے غسل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر بال کے بدلے قیامت کے روز نور اور ہر قطرہ کے بدلے جنت میں موتی یا قوت اور زبرجد کا ایک درجہ عطا فرمائے گا اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی۔“

تحقیق: اس طرح اس نے ایک لمبی حدیث روایت کی اللہ تعالیٰ اس کے واضح کی صورت خراب کرے اور یہ روایت عمر بن صبیح کذاب خبیث کی وضع کردہ ہے۔



① کشف الخفاء ۵۷۵/۲۔ الفوائد ص ۳۶۔ تنزیہ الشریعة ۱۸۲/۲۔

② تنزیہ الشریعة ۸۰/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۱۵۔ رقم (۴۰) کشف الخفاء ۵۷۵/۲۔ رواہ احمد ۱۰/۴۔ الحاکم

۲۸۳/۱، ۲۹۰۔ الخطیب البغدادی ۳۳۱/۳۔ البخاری فی تاریخ الکبیر ۳۷۵/۱۔ الموضوعات لابن جوزی

۱۰۳/۲۔ اللآلی المصنوعة ۱۳/۲۔

فصل

اب ہم وہ قاعدہ کلیہ کو بتانا چاہتے ہیں جس کے ذریعہ حدیث کے موضوع ہونے کا علم حاصل ہو جائے۔

حدیث: 1150

اس میں سے ایک یہ ہے کہ حدیث ایسی امثال و خرافات پر مشتمل ہو کہ نبی کریم ﷺ نے اس جیسی بات نہ فرمائی ہو اور یہ مکذوبین کی روایات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ روایت:

((من قال لا اله الا الله خلق الله من تلك الكلمة طائرا له سبعون الف لسان،

لكل لسان سبعون الف لغة يستغفرون الله له)) ①

”جو شخص لا اله الا الله کہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کی ستر زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغت ہوتے ہیں۔ اور وہ اللہ سے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔“

حدیث: 1151

((من فعل كذا وكذا اعطى في الجنة سبعين الف مدينة، في كل مدينة

سبعون الف قصر، في كل قصر سبعون الف حوراء))

”یا اسی قسم کی دیگر روایات جن میں یہ آتا ہے کہ جو فلاں فلاں عمل کرے۔ تو جنت میں اسے ستر ہزار شہر عطا کئے جائیں گے ہر شہر میں ستر ہزار محل اور ہر محل میں ستر ہزار حوریں ہوں گی۔“

تحقیق: اور اس قسم کی مثالیں دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ان کا واضح (گھڑنے والا) انتہائی درجہ جاہل اور بیوقوف ہے یا زندقہ ہے۔ کہ اس قسم کے کلمات نبی کریم ﷺ کی جانب منسوب کر کے آپ کی تنقیص کا ارادہ مقصود تھا۔ دوسری قسم کی روایات وہ ہیں جنہیں حس (عقل) تجربہ، مشاہدہ جھوٹ تصور کرے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1152 ((الباذنجان لما اكل له)) ②

① كشف الخفاء ۵۷۵/۲۔

② سبق الحديث برقم ۳۱۷۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۴۸۔ كشف الخفاء ۳۲۷/۱۔ الحاوی للفتاویٰ ۵۴۶/۱۔

”کہ پیگن جس شے کے لئے بھی کھایا جائے۔“ اور یہ روایت کہ

حدیث: 1153

((الباذنجان شفاء من کل داء)) ”پیگن ہر بیماری کی شفاء ہے۔“ ①

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس کے واضح کی صورت خراب کرے۔ یہ حدیث بعض جاہل اطباء نے لوگوں کو مسخر کرنے کیلئے وضع کی ہے۔ پیگن سوداوی بخارا اور بہت سے امراض ایسے ہیں کہ پیگن سے مرض میں اور شدت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر اسے فقیر کھائے تو غنی ہو جائے اور اس کا غنا کبھی ختم نہ ہو۔ اگر جاہل کھائے تو عالم بن جائے۔ اور اس کا علم کبھی ختم نہ ہو۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت کہ

حدیث: 1154

((اذا عطس الرجل عند الحديث فهو صدق)) ②

”جب کسی کو بات کرتے وقت چھینک آجائے تو سمجھو وہ بات سچی ہے۔“

تحقیق: اگرچہ اس روایت کی سند بعض لوگوں سے صحیح بھی ہو۔ لیکن حس (تجربہ، عقل) اس کے موضوع ہونے کی گواہی دے رہی ہے۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ یہ بات ثابت کرتا ہے کہ چھینک اور جھوٹ بیک وقت بھی واقع ہوتے ہیں۔ اور جھوٹ جھوٹ ہے چاہے ایک لاکھ آدمی کیوں نہ چھینکیں اور حضور سے جو احادیث ثابت ہیں ان میں سے کسی ایک پر بھی چھینک کے ذریعہ صحت کا حکم نہیں لگایا گیا۔ اور اگر کسی کی شہادت کے وقت تمام لوگ چھینکیں تب بھی اس کی صداقت کا حکم جاری نہیں کیا جاتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے اسے ان الفاظ کیساتھ روایت کیا ہے کہ بلا تے وقت دیا (دعا کے وقت) چھینک آجانا سچا گواہ ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور یہ بات مخفی نہیں کہ اگر کوئی بات نقل ثابت ہو جائے تو اگر حس عقل کی مخالفت کرے تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1155

((عليكم بالعَدَس فانہ مبارك يرقق القلب، ويكثر الدمعة، قدس فيه سبعون

نبيا)) ①

① لسان الميزان ۸۸/۴۔ تنزیہ الشریعة ۲۳۸/۲۔ الموضوعات لابن جوزی ۳/۳۰۱۔ تذکرۃ الموضوعات للآلہ

(۱۴۸) الفوائد رقم ۴۹۴۔ موضوع ہے۔

② انظر الحديث رقم ۹۲۳۔ اس کی تحریف پیچھے گزر چکی ہے۔

③ الفوائد المجموعہ ص ۱۶۱۔ رقم (۴۸۱) تذکرۃ الموضوعات (۱۴۷) الموضوعات لابن جوزی ۴/۲۹۴۔ الآلہ

المصنوعہ ۲/۲۱۲۔ المجمع ۵/۴۴۔ پیش کیے ہیں اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس میں عمرو بن حصین راوی متروک ہے۔ تنزیہ

الشریعة ۲/۲۴۳۔

موضوعات کبیر (۱۵)

۳۹۰

”کہ مسور کی دال کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ مبارک ہے دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو زیادہ کرتی ہے اس میں ستر انبیاء کے ذریعے پاک پاکی داخل کی گئی ہے۔“

تحقیق: عبد اللہ بن المبارک سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا گیا اور ان سے سوال کیا گیا کہ یہ روایت آپ سے کی جاتی ہے انہوں نے فرمایا میرا نام نہ لو میں مسور کا کوئی درجہ بھی بلند نہیں کر سکتا۔ یہ تو یہود کی خواہشات کا نتیجہ ہے۔ اور اگر اسے ایک نبی بھی پاک بناتا تو یہ تمام بیماریوں کی شفا بن جاتی۔ پس ستر انبیاء کیسے ممکن ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اسے معمولی چیز قرار دیا ہے اور ان لوگوں کی تردید کی جنہوں نے من و دسلوی کے مقابلے میں اسے فوقیت دی اور اسے پیاز اور لہسن کے برابر قرار دیا۔ اسی باعث ان یہود نے انبیاء بنی اسرائیل پر یہ افتراء باندھا کہ انہوں نے اسے اس عیب سے پاک کر دیا حالانکہ اس میں مختلف نقصانات ہیں۔ سوداء کو زیادہ کرتی۔ نفخ اور ریاح غلیظہ پیدا کرتی ہے۔ نیز سانس کو تنگ کرتی اور خون کو خراب کرتی ہے اس کے علاوہ اور بہت سے محسوس نقصانات موجود ہیں۔ اور یہ حدیث ان لوگوں نے وضع کی ہے جنہوں نے اسے من و دسلوی پر ترجیح دی ہے یا انہی جیسے دیگر اشخاص۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ پہلے دیگر علماء کے اقوال گزر چکے۔ جو امین المبارک کی تائید کرتے ہیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث کہ

حدیث: 1156

((ان الله خلق السموات والارض يوم عاشوراء)) ①

”اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان عاشوراء (دس محرم) کے دن پیدا کئے۔“ اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث کہ

حدیث: 1157

((اشربوا علی الطعام تشبعوا)) ②

”کھانے پر پانی پیا کرو۔ اس سے تمہارا پیٹ بھر جائے گا۔“

تحقیق: نیز کھانے پر پانی پینا، کھانے کو تحلیل کر دیتا ہے۔ اور کھانے کو معدہ میں ٹھہرنے نہیں دیتا۔ اسی طرح یہ حدیث کہ:

حدیث: 1158

((اكذب الناس الصباغون والصواغون)) ③

”سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے لوگ کپڑا رنگنے والے اور زیورات بنانے والے ہیں۔“

① کشف الخفاء ۵۷۵/۲۔

② میزان الاعتدال ترجمہ رقم ۴۶۴۲۔ کشف الخفاء ۵۷۶/۲۔

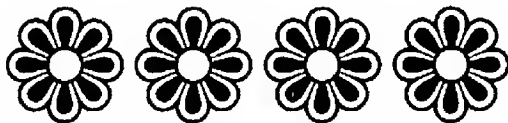
③ مسند احمد ۲۹۲/۲۔ ابن ماجہ ۲۱۵۲۔ کتاب التجارات، باب المضاعفات۔ البيهقي ۲۴۹/۱۰ منحة المعبود ۱۳۰۶۔ تاریخ بغداد ۴۳۸/۱۳ المحرر حین ۲۰۵/۲ و ۲۱۳۔

موضوعاتِ کبیر (۱۲۰)

۳۹۱

نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۱۳۳) ((احادیث البیوع))

تحقیق: تو حس اس حدیث کا انکار کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے علاوہ دیگر طبقات میں ان سے بہت زیادہ جھوٹ پایا جاتا ہے۔ جیسے رافضی کہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ جھوٹے ہیں۔ کاہن اور نجومی وغیرہ۔ بعض علماء نے اس کی یہ تاویل کی ہے۔ کہ یہاں صباغ سے مراد وہ لوگ ہیں جو حدیث میں بطور زینت الفاظ کی زیادتی کرتے ہیں۔ حدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ یہ حدیث میں زبردستی کی تاویل ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ قول غریب ہے۔ کیونکہ اس حدیث کو احمد۔ ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔



فصل

حدیث: 1159

معرفت حدیث میں ساجۃ الحدیث بھی داخل ہے اور اس میں وہ روایات داخل ہیں۔ جن کے ذریعہ لوگوں سے مذاق کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ یہ روایت:

((لو كان الارز رجلا لكان حليما، ما اكله جائع الا اشبعه)) ①

”اگر چاول انسان ہوتا تو بہت حلیم الطبع ہوتا جب بھی اسے بھوکا کھائے گا تو اس کا پیٹ بھر جائے گا۔“
نوٹ: ابن قیم نے (ہدی النہوی) میں اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

تحقیق: اور یہ اس قسم کی فضولیات ہیں کہ جن سے عقلاء فضلاء بھی بری ہیں کجا کہ سید الانبیاء اور یہ مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1160

((الجوز دواء، والجبن داء، فاذا دخل فی الجوز صار شفاء))

”اخرٹ دوا ہے۔ اور پھٹا ہوا دودھ بیماری ہے۔ لیکن پیٹ میں داخل ہونے کے بعد شفاء بن جاتا ہے۔“

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے پر اور جس نے اسے نبی ﷺ کی جانب منسوب کیا ہے لعنت فرمائے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1161 ((لو يعلم الناس ما فی الحلبۃ لاشتروها بوزنھا ذہبا)) ②

”اگر لوگ یہ جان لیں کہ میتھی میں کیا خوبی ہے تو اسے سونے سے وزن کر کے خریدیں۔“

نوٹ: یہ تین طرق سے مروی ہے پہلی سند محمد بن الحارث ثاقبہ۔ ابن جوزی کہتے ہیں۔ محمد رحمہ اللہ چوری کرتا تھا اور بقیہ مدلس ہے۔ دوسری سند ہے سلیمان بن سلم البخاری ثاقبہ بن الحسن ثاقبہ۔۔۔ سیوطی کہتے ہیں بخاری متروک اور عقبہ اس سے بھی زیادہ۔ تیسری سند۔ محمد بن یزید المستملی ثاقبہ بن حسین بن علوان۔ ابن جوزی کہتے ہیں حسین بن علوان کذاب ہے۔ اسی طرح یہ مندرجہ ذیل روایت کہ:

① سبق الحدیث برقم ۷۵۱۔ ② رواہ ابن عدی ۱۸۸/۱۔ اللالی المصنوعہ ۲۲۱/۲۔ للسیوطی۔

موضوعات کبیر

۳۹۳

حدیث: 1162 ((احضروا موائدکم البقل، فانه مطردة للشيطان)) ❶

”اپنے دسترخوانوں پر ترکاری ضرور رکھا کرو کیونکہ وہ شیطان کو دور کرتی ہے۔“

ایسے ہی یہ مندرجہ ذیل روایت کہ:

حدیث: 1163 ((ما من ورقة هندباء الا عليها قطرة من ماء الجنة)) ❷

”ہندباء (ایک ترکاری) کے پتوں پر جنت کے پانی کا ایک قطرہ ہے۔“

نوٹ: اس کو ابن حبان نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں العلاء بن سلمہ وضاع راوی ہے۔

حدیث: 1164

((بئست البقلة الجرجير، من اكل منها ليلا بات ❸ ونفسه تنازعه، ويضرب

عرق الجذام في انفه، كلوها نهارا وكفوا عنها ليلا)) ❹

”جرجیر ترکاری بہت بری ہے جو اسے رات کو کھائے گا۔ اس کا سانس رکتا رہے گا۔ اور جذام کا عرق اس

کی ناک سے گرتا رہے گا۔ اسے دن میں کھاؤ اور رات میں اسے نہ کھاؤ۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ اس میں اکثر راوی مجہول ہے۔

حدیث: 1165

((فضل دهن البنفسج على الادهان كفضل اهل البيت على سائر الخلق)) ❺

”بنفشہ کا تیل تمام تیلوں پر ایسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ اہل بیت تمام مخلوق پر۔“

❶ الآلئ: ۱۲۰/۲۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۱۸۶۴۔ تنزیہ الشریعة ۲/۲۴۶۔ الفوائد المجموعة ص ۱۶۵۔ رقم

(۴۹۰)

❷ مجمع الزوائد ۵/۱۷۰۔ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفيه اربطة بن الاشعث وهو متهم بالوضع۔

❸ كشف الخفاء ۲/۵۷۶۔

❹ تنزیہ الشریعة ۲/۲۳۷۔ و ۲۴۶ و ۲۷۱۔ الفوائد المجموعة ص ۱۶۵ و ۱۹۶۔ رقم (۴۹۲) كشف الخفاء

۵۷۶/۲۔

❺ كشف الخفاء ۲/۵۷۶۔ الفوائد المجموعة ص ۱۶۷۔ ۴۹۱۔ رواه ابو نعیم فی الحلیة (۲۰۴/۳) الخطیب بغدادی

(۲۷۲/۷) الآلئ المصنوعة (۲۲۱/۲) تنزیہ الشریعة ۲/۲۴۶، ۲۷۱۔ الموضوعات لابن جوزی (۳/۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶)

حدیث: 1166

((فضل الکراث علی سائر البقول کفضل البر علی الحبوب)) ❶

”مکڑی (خربوزہ) تمام ترکاریوں سے اتنی ہی افضل ہے جیسا کہ گندم تمام دانوں سے افضل ہے۔“
نوٹ: ایک روایت میں ہے کفضل الخبز علی سائر الاشياء۔ جیسے روٹی تمام چیزوں سے افضل ہے۔
دیکھیں (اللائی المصنوعہ ۲/۲۳۳) الفوائد المجموعہ رقم (۲۹۳) موضوع روایت ہے۔

حدیث: 1167 ((الکماة والكرفس طعام الیاس والیسع)) ❷

”کماۃ اور کرفس ہر امیر و غریب کا کھانا ہے۔“

حدیث: 1168 ((ما من رمان الا ویلقح بحبة من رمان الجنة)) ❸

”کوئی انار ایسا نہیں کہ اس کے دانوں کے ساتھ جنت کے انار کے دانے نہ ہوں۔“
نوٹ: اس کو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا ہے اس میں وضاع راوی ہے۔ اور میزان میں ہے کہ یہ محمد بن ولید بن ابان کی باطلیل میں سے ہے۔

حدیث: 1169 ((ربیع امتی العنب والبطیخ)) ❹

”میری امت کا موسم بہار انگور اور بطیخ ہے۔ (ایک گھاس ہے جس کے پتے روٹی کی طرح ہوتے ہیں اور زمین پر پھیلتے ہیں۔ اور اس میں پھل آتا ہے)“

حدیث: 1170 ((علیکم بمداومة اکل العنب مع الخبز)) ❺

”روٹی کے ساتھ انگور کھانے پر مداومت کیا کرو۔“

نوٹ: اس معنی کی روایت دیکھیں اس میں یہ بھی ہے کہ بہترین کھانا روٹی اور بہترین پھل انگور ہے۔ رواہ ابن عدی ۱۷۷۸/۵۔ تنزیہ الشریعة ۲/۲۳۵۔ اللائی المصنوعہ ۲/۲۱۱۔ الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۴۷۹) المغنی عن حمل الاسفار للعراقی (۳۶۸/۲) اس کو ابن عدی نے عائشہ سے روایت کیا ہے اور کہا یہ موضوع ہے۔

❶ کشف الخفاء ۵۷/۲۔

❷ کشف الخفاء ۵۷۶/۲۔ الفوائد المجموعہ ص ۱۵۹۔ تنزیہ الشریعة ۲/۲۴۲۔

❸ کشف الخفاء ۵۷۶/۲۰۱۰۔ تنزیہ الشریعة ۲/۲۳۵۔ الفوائد رقم الحدیث (۴۷۵)۔

❹ کشف الخفاء ۵۷۶/۲۔ کشف الخفاء ۵۵۶/۱، ۵۷۶/۲۔

حدیث: 1171 ((علیکم بالملح فان فیہ شفاء من سبعین داء)) ❶

”نمک کو ضرور استعمال کرو، کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کی شفاء ہے۔“

حدیث: 1172

((من اکل فولة بقشرها اخرج الله تعالى منه الداء مثلها)) ❷

”جو لو بھیا کو پھلکوں سمیت کھائے اللہ تعالیٰ اس سے اتنی ہی بیماریاں دور فرما دیتا ہے۔“

تحقیق: اللہ تعالیٰ ان روایات کے وضع کرنے والے پر لعنت فرمائے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اس روایت کو ابن حبان نے ضعفاء میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ شوکانی کہتے ہیں اس کو طبرانی نے عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں عبد الصمد ابن مطیر راوی متروک ہے۔ اور مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1173

((لا تسبوا الديك، فانه صديق. ولو يعلم بنو آدم ما في صوته لاشتروا

ريشه ولحمه بالذهب))

”مرغ کو برا نہ کہو۔ کیونکہ وہ میرا دوست ہے اگر بنی آدم اس بات کو جان لیں کہ اس کی آواز میں کیا خوبی ہے تو اس کے پر اور گوشت کو سونے کے بدلے خریدیں۔“

نوٹ: الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۵۰۳) الموضوعات لابن جوزی ۳/۳۔ تذکرۃ الموضوعات (۹۶۶) اللآلی المصنوعہ (۲۷۲/۲) شوکانی کہتے ہیں اس کو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے۔ اس میں رشدین اور عبد اللہ بن صالح دونوں ضعیف ہیں۔

حدیث: 1174

ملا علی قاری کہتے ہیں اس روایت کا شروع حصہ صحیح ہے۔ کیونکہ ابوداؤد نے سند حسن کے ساتھ زید بن خالدؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((لا تسبوا الديك، فانه يوقظ للصلاة)) ❸

❶ بیچھے گزر چکی ہے۔

❷ الفوائد المجموعہ ص ۱۷۱۔ رقم (۴۸۵) تنزیہ الشریعہ ۲/۲۴۹۔ علل الحدیث رقم ۲۵۵۹۔ کشف الخفاء ۱۱/۴۹۷، ۲/۴۹۶۔ رواہ ابن عدی ۴/۱۵۷۳۔ تذکرۃ الموضوعات (۷۲۸۰) اللآلی المصنوعہ (۲۱۸/۲)

❸ ابوداؤد: کتاب الادب، باب ماجاء فی الذبک والبهائم حدیث (۵۱۰۱) البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ مشکاۃ (۳۱۳۲)

”مرغ کو برانہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔“

حدیث: 1175

ابن قانع نے ایوب بن عتبہ سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے:

((الديك الابيض صديقي زاد ابوبكر البرقي عن ابى زيد الانصاري: وصديق

صديقي، وعدو عدو الله)) ①

”کہ سفید مرغ میرا دوست ہے۔ ابوبکر البرقی نے ابوزید انصاری سے اس میں کچھ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔

اور میرے دوست کا دوست اور اللہ کے دشمن کا دشمن ہے۔“

تحقیق: اور حارث کی روایت میں عائشہؓ اور انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ میرے دشمن کا دشمن ہے۔ اور حارث نے ابوزید انصاریؓ سے یہ زیادتی بھی روایت کی ہے کہ گھروالوں کا پہرہ دیتا۔ اور اس کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے۔ بغوی نے خالد بن معدانؓ سے سات مکانوں کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1176

اور عقیلی اور ابوالشیخ کی روایت میں انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ:

((الديك الابيض الافرق حبيبي وحبيب حبيبي جبريل، يحرس بيته وستة

عشر بيتا من جبرانه: اربعة عن اليمين، واربعة عن الشمال واربعة من قدام،

واربعة من خلف)) ②

”سفید مرغ میرا دوست اور میرے دوست جبرائیل کا بھی دوست ہے۔ مالک کے گھر کا بھی پہرہ دیتا ہے

اور اس کے سولہ پڑوسیوں کے مکانوں کا بھی۔ چار دائیں۔ چار بائیں۔ چار آگے اور چار پیچھے۔“

تحقیق: یہ تمام روایات جامع الصغیر میں ہیں۔ اگرچہ یہ سب روایات ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں۔ ان پر وضع کا حکم جاری نہیں کیا جاسکتا۔ مگر آخری روایت جو ذکر کی گئی ہے۔ اور مندرجہ

ذیل حدیث

حدیث: 1177

((من اشترى ديكاً ابيض لم يقربه شيطان ولا سحر)) ③

① تنزيه الشريعة ۲/۲۴۹ و ۲۵۰۔ الفوائد المجموعة ص ۱۷۲۔

② كشف الحفاء ۱/۴۹۷۔

③ لم احده۔

موضوعات کبیر

۳۹۷

”جوسفید مرغ خریدے۔ تو شیطان اور جادو اس کے قریب نہیں آ سکتے۔“

نوٹ: اس کی سند میں یحییٰ بن عنبسہ کذاب ہے۔

حدیث: 1178 بیہقی نے اس روایت کو ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((الديك يؤذن بالصلاة، من اتخذ ديكاً ابيض حفظ من ثلاثة: من شر كل

شیطان، وساحر، وکاهن)) ❶

”مرغ نماز کے لئے اذان دیتا ہے جو سفید مرغ رکھے وہ تین باتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ شیطان، جادوگر

اور کاهن سے۔“ اور مندرجہ ذیل حدیث کہ

حدیث: 1179

((ان لله ديكاً عنقه مطوية تحت العرش، ورجلاه في التخوم)) ❷

”اللہ کے لئے ایک مرغ ہے۔ جس کی گردن عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہے۔ اور اس کے پیر تحت العرش

ہیں۔“

نوٹ: اس کو ابن عدی نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں علی بن ابی علیؓ لہضمی متروک ہے اور موضوع روایات بیان کرتا ہے اس سے احتجاج جائز نہیں۔ ابن جوزی نے اس روایت کو موضوع کہا ہے۔

حدیث: 1180

تو مرغ کے بارے میں جتنی روایات میں سب جھوٹ ہیں سوائے اس حدیث کے کہ:

((إذا سمعتم صياح الديكة فأسألوا الله من فضله، فإنها رأت ملكاً)) ❸

”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا

ہے۔“

❶ کنز العمال ۳۵۲۸۸ وعزاه للبيهقي في الشعب عن ابن عمر رضي الله عنهما۔

❷ تنزيه الشريعة ۱۸۹/۱۔ الفوائد المجموعة ص ۴۵۶۔ رقم الحديث ۱۳۰۳۔ رواه ابن حبان في المحروحين

۱۰۷/۲۔ الميزان (۵۸۹۷) ابن جوزی فی الموضوعات ۷۰۶/۳۔ التذكرة (۱۶۹) وابن طاهر (۱۵۳) وابن حجر فی

اللسان (۶۶۶/۴) اللالی (۳۲/۱)

❸ البخاری ۱۵۵/۴۔ مسلم الذکر والدعاء ۸۲۔ الترمذی ۳۴۵۹۔ ابوداود ادب حدیث (۵۱۰۲) باب [۱۱۰] شرح

السنة ۱۲۶/۵۔

فصل

ایک اصول یہ بھی ہے کہ اس قسم کی روایات سنت صریح کے مخالف ہوں۔ تو جو حدیث فساد، ظلم، فضول کام۔ باطل کی تعریف اور حق کی برائی پر مشتمل ہو یا اسی قسم کے دیگر مضامین سے تعلق رکھتی ہو۔ تو نبی کریم ﷺ اس سے بری ہیں۔ اس قسم کی روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو میرے نام پر محمد یا احمد نام رکھے گا۔ تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ کیونکہ دین کے ذریعہ یہ بات ثابت ہے کہ کوئی شخص نام و لقب کے ذریعہ دوزخ سے نجات نہیں پاسکتا۔ نجات صرف ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کی اور بہت سی روایات ہیں کہ جن میں یہ ذکر ہے کہ جو فلاں کام کرے گا وہ جہنم سے نجات پائے یا آگ اسے نہ چھوئے گی۔ یا چھوٹے چھوٹے اعمال پر اتنے بڑے اجر کے وعدے ہوں تو یہ سب نبی کریم ﷺ کے دین کے خلاف ہیں۔ اور اس کی ضمانت صرف اس کیلئے ہے جس نے توحید کو کا عقیدہ اپنایا۔

فصل

اور اسی قسم کی یہ روایات بھی ہیں جن میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عام صحابہ کے سامنے اس بات کا اظہار فرمایا۔ لیکن تمام صحابہ نے اسے چھپایا۔ اور اس پر عمل نہ کیا۔ جیسا کہ سب سے جھوٹے طبقے کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجتہ الوداع سے واپسی کے وقت تمام صحابہ کے سامنے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کھڑا کیا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے بیجاں لیا پھر آپ نے فرمایا:

حدیث: 1181

((هذا وصي واخي، والخليفة من بعدى، فاسمعوا له واطيعوا له)) ❶

”یہ میرا وصی، میرا بھائی اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔“

تحقیق: پھر یہ کذاب (جھوٹے) اس بات کے قائل ہیں کہ تمام صحابہ نے اس بات کو چھپایا اور اسے بدل دیا اور سب کے سب مخالفت پر متفق ہو گئے تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو ایسے ہی ان کی یہ روایات کہ حضرت علیؑ کے لئے عصر کے بعد سورج لوٹا دیا گیا اور تمام لوگ اس کا مشاہدہ کرتے تھے اور اتنی بڑی بات کے باوجود بھی لوگوں میں اس واقعہ کی شہرت نہ ہو سکی۔ اور اسماء بنت عمیس کے علاوہ کسی کو معلوم نہ ہوا۔

فصل

ایک اصول یہ بھی ہے کہ حدیث فی نفسہ باطل ہو۔ اور اپنے باطل ہونے پر خود دلالت کرتی ہو اور اسی سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ نبی کریم ﷺ کا کلام نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1182

((المجرة التي في السماء من عرق الافي التى تحت العرش)) ❶
”وہ مجرہ (ایک منطقہ کا نام ہے) جو آسمان میں واقع ہے ان شاخوں سے متعلق ہے جو عرش کے نیچے ہیں۔“

حدیث: 1183

((اذا غضب الرب انزل الوحي بالفارسية، واذا رضى انزل بالعبرية)) ❷
”جب خدا غضب ناک ہوتا ہے تو فارسی میں وحی نازل فرماتا ہے اور جب خوش ہوتا ہے تو عبرانی میں۔“

حدیث: 1184

((ست خصال تورث النسيان: اكل سور الفار، والقاء القمل في النار، والبول في الماء الراكد، ومضغ العلك، واكل التفاح الحامض، وقطع القطار)) ❸
”چھ عادات نسیان پیدا کرتی ہیں۔ چوبے کا جھوٹا، جوں کو آگ میں ڈالنا۔ کھڑے پانی میں پیشاب کرنا۔ مصطلگی کا چبانا۔ خراب سیب کا کھانا۔“ اور مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1185 ((الحجامة على القفا تورث النسيان)) ❹

❶ مجمع الزوائد ۱۳۵/۸ وقال الهيثمي رواه الطبرانی في الكبير والوسط وقال لا يروى عن النبي الا بهذا الاسناد وفيه عبد الأعلى بن ابي عمرة ولم اعرفه وبقية رجاله ثقات۔

❷ ليس هنا اي دليل على ان الله انزل وحيه بالفارسية سواء في الرضا او الغضب والله تعالى اعلم۔

❸ تنزيه الشريعة ۲/۲۴۰۔ كشف الخفاء ۱/۲۵۴۱/۲۔ ۴۳۳۔

❹ الفوائد المجموعة ص ۲۶۳۔ رقم ۸۱۴۔ كشف الخفاء ۱/۴۱۶۔ رواه الديلمی فی مسند الفردوس (۲۶۰۵)

موضوعات کبیر

”گدی پر بچھے لگوانا یہ چیزیں بھول پیدا کرتی ہیں۔“

نوٹ: اس میں عمر بن واصل متھم بالوضع ہے۔

حدیث: 1186

((یا حمیراء! لا تفتسلی بالماء المشمس، فانہ یورث البرص)) ❶

”اے حمیراء (عائشہ) دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کیا کر کیونکہ یہ برص پیدا کرتا ہے۔“

تحقیق: اور ہر وہ حدیث جس میں یا حمیراء کا ذکر ہو جھوٹ ہے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1187

((یا حمیراء! لا تاکل فی الطین، فانہ یورث کذا و کذا)) ❷

”اے حمیراء مٹی نہ کھاؤ فلاں فلاں چیز پیدا کرتی ہے۔“

حدیث: 1188

((خذوا شطر دینکم عن الحمیراء)) ❸

”کہ اپنا آدھا دین حمیراء سے حاصل کرو۔“

حدیث: 1189

ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اس بات پر جلال الدین سیوطی نے اعتراض کیا کہ ایک حدیث صحیح میں یا حمیراء کا لفظ موجود ہے جسے حاکم نے اس سند سے روایت کیا ہے۔ عبد الجبار بن الورد۔ عمار الدہنی سالم بن ابی الجعد ام سلمہ فرماتی ہیں حضور کے سامنے بعض ازواج کے خروج کا تذکرہ کیا گیا۔ حضرت عائشہ ہنسنے لگیں۔ آپ نے فرمایا اے حمیراء تم ایسی نہ ہو جانا۔ پھر حضرت علیؓ سے فرمایا:

((ان ولیت من امرھا شینا فارفق بھا)) ❹ ”اگر تجھے امارت سونپی جائے تو اس کے ساتھ نرمی کرنا۔“

تحقیق: حاکم مستدرک میں فرماتے ہیں یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں۔ عبد الجبار بن الورد سے بخاری اور مسلم نے کوئی روایت نہیں لی۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل روایت کہ

حدیث: 1190

((من لم یکن له مال یتصدق بہ فلیعلن الیہود والنصارى)) ❺

❶ انظر نصب الراية ۱۰۲/۱۔ ارواء الغلیل ۵۲/۱۔ تلخیص الحبیر ۲۱/۱۔

❷ اللائی ۱۳۴/۲۔ تنزیہ الشریعة ۲۵/۲۔

❸ كشف الخفاء ۴۴۹/۱۔ التکررة لابن طاهر (۱۰۰) الدر المنثور (۱۰) الفوائد المجموعه حدیث رقم (۱۱۸۱)

❹ مستدرک الحاکم ۱۱۹/۳۔ ❺ كشف الخفاء ۳۸۲/۲۔ تنزیہ الشریعة ۱۳۲/۲۔

موضوعات کبیر (۲۱۷)

ہے جس کو قاف کہا جاتا ہے۔ جو عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کی رگیں ایک پتھر پر ختم ہو جاتی ہیں جس پر زمین قائم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بستی میں زلزلہ پیدا فرمانا چاہتے ہیں۔ تو اس پہاڑ کو کھم دیتے ہیں تو وہ پہاڑ اس رگ کو حرکت دیتا ہے جو اس گاؤں کے قریب ہوتی ہے۔ اس باعث اسی گاؤں میں زلزلہ آتا ہے دوسری جگہ نہیں۔ علامہ ابن قیم جوزی کہتے ہیں کہ اس قسم کی روایات میں سے ایک روایت مندرجہ ذیل بھی ہے کہ

حدیث: 1230 ایک جنبہ حضور کی خدمت میں آیا کرتی تھی ایک بار اسے دیر ہو گئی:

آپ نے فرمایا:

((ما ابطاً بک؟ قال: مات لی میت بالہند، فذهبت فی تعزیتہ فرایت فی طریقہ ابلیس یصلی علی صخرة، فقلت له: ما حملک علی ان اضللت آدم؟ قال: دعی عنک هذا. قلت: تصلی وانت انت؟ قال: یا فارغة! انی لارجو من ربی اذا بر قسمہ ان یغفر لی فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم ضحک مثل ذلک الیوم))

”آپ نے دیر ہونے کی وجہ پوچھی، اس نے کہا ہندوستان میں ایک میت کا انتقال ہو گیا تھا۔ میں اس کی تعزیت کے لئے گئی تھی۔ میں نے راستے میں ابلیس کو ایک پتھر پر نماز پڑھتے دیکھا میں نے اس سے کہا تو کیوں آدم کو گمراہ کرتا پھر تا ہے۔ اس نے کہا اس بات کو چھوڑ۔ میں نے کہا آج تو نماز کیسے پڑھ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ اے فارغہ مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ اگر میں اپنی قسم پوری کر دوں گا۔ تو وہ میری مغفرت فرما دے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آج تک آج کی طرح ہنستے نہیں دیکھا۔“

تحقیق: ابن عدی نے کامل میں اس سند کے ساتھ عبدالمومن بن احمد۔ ابن لہیعہ۔ ابوالزیر جابر سے اسے روایت کیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ابن لہیعہ کی کتابوں میں کیا خط ملط ہوا۔ اور نہ ابن لہیعہ حدیث کو بہت زیادہ جاننے والے تھے کجا کہ ان پر اس قسم کی تہمت لگائی جائے۔

حدیث: 1231 اور حدیث میں ہے:

((ہامة بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس ... الحدیث الطویل ونحوہ. وحديث

زریب بن برثملا. قال ابن الجوزی: حدیث زریب باطل))

”اور اسی طرح ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس والی روایت طویل ہے۔ اسی طرح زریب بن برثملا کی روایت، ابن الجوزی کہتے ہیں۔ حدیث زریب باطل ہے۔“

فصل

ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ حدیث صریح قرآن کے مخالف ہو۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث جس میں مقدار دنیا کو بیان کیا گیا ہے کہ:

حدیث: 1232

((مقدار الدنيا وانها سبعة آلاف سنة ونحن في الالف السابعة))

”اس کی مقدار سات ہزار سال ہے اور ہم ساتویں ہزار میں ہیں۔“

یہ نہایت صاف طور پر جھوٹ ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو ہر ایک اس بات کو جان لیتا کہ قیامت میں دو سو اکیاون سال باقی ہیں (یہ علامہ ابن القیم الجوزی اپنا وقت ظاہر فرما رہے ہیں) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ((يسالونك عن الساعة ايان مرساها. قل انما عند ربی)) ❶ لوگ آپ سے آکر پوچھتے ہیں کہ قیامت کا وقوع کب ہوگا۔ آپ فرمادیجئے ”کہ اس کا علم تو میرے خدا ہی کے پاس ہے وہ اسے اپنے وقت پر ہی ظاہر فرمائے گا۔“ ملا علی قاری کہتے ہیں اس حدیث کی تحقیق سیوطیؒ نے ایک رسالہ میں جس کا نام ”الکشف عن مجاوزة هذه الامة الالف“ ہے اس میں خوب وضاحت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں قرب قیامت تو احادیث سے ثابت ہے لیکن آیات قرآنیہ تعیین وقت کی نفی کرتی ہیں اور ان میں باہم کوئی منافات نہیں اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پندرہ سو سال سے متجاوز نہ ہوگی۔

نوٹ: پندرہ سو سال سے متجاوز نہ ہوگی یہ باطل قول ہے۔

بت پرستی کا عام ہونا یہ دوسری علامات ہیں۔ بالکل آخری علامات ہیں۔ دلہۃ الارض کا ظہور۔ روئے زمین پر کسی مسلم کا وجود باقی نہ رہنا۔ اور پھر مغرب سے سورج کا نکلنا کہ اس کے بعد تو یہ قبول نہ ہوگی۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس کے سو سال بعد قیامت قائم ہوگی۔ بقول جلال الدین سیوطیؒ اب زائد سے زائد قیامت میں ۱۲۱ سال باقی رہ گئے ہیں۔ اور ابھی پہلی علامت بھی ظاہر نہیں ہوئی تو یہ تعلیل عقلاً و نقلاً ہر طرح باطل ہے۔

حدیث: 1233

ابن القیم الجوزی فرماتے ہیں ان لوگوں نے تو جھوٹ پر کمر باندھ لی۔ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے

زمانہ میں اس کا علم حاصل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ کیسے ممکن ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے حدیث جبرئیل میں تو یہ فرمایا ہے:

((ما المسؤول عنها باعلم من السائل))

”جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔“

تحقیق: انہوں نے اس کے مقصد میں تحریف کی اور بولے اس کے معنی یہ ہیں کہ میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے یہ بہت بڑی جہالت اور بہت بڑی تحریف ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے مسائل کو جسے اعرابی تصور کیا جاتا تھا۔ تو آپ کو یہ جواب دینا چاہیے تھا کہ میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے مگر یہ جاہل کہتا ہے کہ حضور یہ جانتے تھے کہ وہ مسائل جبرئیل ہے۔ تو آنحضورؐ اپنے اس سوال میں (فی الواقع) سچے ہیں قسم ہے اس ذات کی جبرئیل جب بھی میرے پاس کسی صورت میں آئے لیکن میں نے انہیں ضرور پہچان لیا بجز اس صورت کے اور دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ سوائے اس بار کے میں کبھی شبہ میں نہیں پڑا۔ اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میرے پاس اس اعرابی کو لوٹا کر لاؤ۔ صحابہ تلاش کرنے کے لئے گئے لیکن اسے نہ پاسکے اور ایک مدت کے بعد آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ جبرائیل تھے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضورؐ کچھ دیر رکے رہے اور نسانی کی روایت میں ہے کہ اس کا علم آپ کو تین روز بعد ہوا۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تم جانتے ہو سوال کرنے والا کون تھا؟ اور یہ کذاب یہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوال کے وقت ہی جان لیا تھا کہ یہ جبرئیل ہیں اور صحابہ کو آپ نے ایک مدت تک خبر نہ کی۔ پھر حدیث میں حضورؐ کا یہ قول ما المسؤول عنها باعلم من السائل یہ ہر مسائل و مسائل کو عام ہے تو قیامت کے بارے میں ہر مسائل و مسائل اسی صفت سے متصف ہوں گے یعنی لا علم ہوں گے۔ اور ابو ہریرہؓ کی روایت کا یہ کذاب کیا جواب دے گا۔ جس میں آپ نے آیت قرآنیہ بھی تلاوت کی ان اللہ عنده علم الساعة الآتية) لیکن یہ گمراہ کہتے ہیں۔ کہ حضور کا علم خداوندی پر منطبق ہے اور برابر برابر ہے تو جو بات اللہ جانتا تھا وہ بات اس کا رسول بھی جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کچھ اعرابی لوگ تمہارے ارد گرد منافق بھی ہیں۔ اور بعض اہل مدینہ کے منافق ہیں۔ اے نبی تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں اور یہ آیت سورت برات کی ہے اور یہ قرآن کے نزول کے لحاظ سے آخری سورت ہے۔ اور منافقین مدینہ میں آپ کے پڑوسی تھے تو جو شخص اس بات کا اعتقاد رکھے کہ اللہ اور اس کے رسول کا علم مساوی ہے۔ وہ تمام علماء کے نزدیک متفقہ طور پر کافر قرار دیا جائے گا۔ جیسا کہ یہ بات کسی سے مخفی نہیں۔ ابن القیم الجوزی کہتے ہیں اس کے ثبوت میں حدیث عقد عائشہ بھی ہے جب آپ نے اسے تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجا۔ اور اونٹ دوڑائے۔ جو کچھ پہلے تحریر ہو چکا ہے۔ اس کی

موضوعات کبیر (ازاد)

۳۲۰

تائید اور قائل کے قول کے بطلان میں حدیث عائشہ بھی موجود ہے جو حافظ عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں جو اکابر محدثین سے ہیں ذکر کی ہے۔ بخاری کہتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے یہ حدیث بیان کی انہوں نے مالک سے۔ انہوں نے عبد الرحمن سے اور عبد الرحمن نے قاسم سے اور قاسم نے عائشہ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور کے ساتھ گئے۔ جب ہم بیدار یا ذات جیش میں پہنچے تو میرا ہار گر گیا۔ آپ اُسے تلاش کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رک گئے اور وہاں پانی نہ تھا۔ اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا۔ ابو بکرؓ میرے پاس آئے اور حضور میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے۔ ابو بکرؓ نے فرمایا: اے عائشہ تو نے لوگوں کو روک لیا۔ یہاں پانی نہیں اور ان کے پاس پانی نہیں۔ اور جو کچھ بھی اللہ نے چاہا انہوں نے مجھے برا بھلا کہا۔ اور ابو بکرؓ نے اپنا ہاتھ میری کوکھ میں مارنا شروع کیا اور میں اس باعث حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی کہ آنحضور کا سر میری ران پر رکھا ہوا تھا۔ جب صبح کو حضور اٹھے تو پانی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اسید بن خضیر بولے: اے اولاد ابو بکر یہ تمہاری پہلی برکت ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا۔ جس پر میں سوار تھی۔ تو ہم نے ہمارا اس کے نیچے پایا۔ ابن القیم فرماتے ہیں۔ اسی قبیل سے کھجور کے پیوند والی حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا تھا میرا خیال ہے اگر تم یہ کام چھوڑ دو تو تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ صحابہ نے اسے ترک کر دیا۔ مگر آئندہ برس اس پر پھل نہ آیا۔

حدیث: 1234

آپ نے فرمایا:

((انتم اعلم بدنیاکم)) ❶ ”تم اپنے دینی کاموں کو یادہ جانتے ہو۔“

اس حدیث کو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ، ولا اعلم الغیب)) ❷

”آپ فرما دیجئے میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔“

اور فرمایا

((ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر)) ❸

”اگر میں غیب جانتا ہوتا۔ تو اپنے لئے (بکثرت) بھلائیاں جمع کر لیتا۔“

❶ مسلم ۱۸۳۶/۴۔

❷ سورة الانعام، الآية: ۵۰۔

❸ سورة الاعراف، الآية: ۱۸۸۔

حدیث: 1235

اور جب ام المومنین عائشہؓ کے ساتھ واقعہ اٹک پیش آیا۔ اور لوگوں نے آپؐ پر تہمت لگائی۔ تو نبی کریم ﷺ حقیقۃ الامر سے واقف نہ تھے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوئی۔ اور یہ گمراہ فرقہ یہ کہتا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ اصل حال سے واقف تھے۔ اور نعوذ باللہ حضور نے اس میں تغیر فرمایا۔ حالانکہ حضور نے لوگوں سے عائشہؓ کی علیحدگی کے بارے میں مشورہ کیا اور ریحانہ کو بلا کر اس سے دریافت کیا۔ اور عائشہؓ سے فرمایا:

((ان كنت الممت بذنب فاستغفري الله)) ❶

”اگر تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ تو اللہ سے استغفار کر۔“

تحقیق: اور بقول ان گمراہوں کے حضور یقینی طور پر جانتے تھے۔ کہ عائشہؓ نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ان گمراہوں کا اعتقاد تو یہ ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کے گناہوں کو مٹائیں گے۔ اور انہیں جنت میں داخل کریں گے۔ تو یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے فرمان اور سنت کے دنیا میں سب سے زیادہ مخالف ہیں اور اس عقیدے میں یہ نصاریٰ کے مشابہ ہیں۔ جیسے انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں غلو کیا۔ اور ان کی شریعت اور دین کی مخالفت کی۔ اسی طرح یہ لوگ جھوٹی حدیثوں کی تصدیق کرتے اور صحیح روایات میں تحریف کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کا والی ہے۔ وہ ان لوگوں کے ذریعے اسے قائم رکھے گا۔ جو حق پر گامزن ہیں۔

حدیث: 1236

اور اسی کے مشابہ ابو ہریرہؓ کی وہ روایت بھی ہے۔ جس میں غلطی واقع ہوئی ہے:

((خلق الله التربة يوم السبت...)) ❷ ”اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے روز پیدا فرمایا۔“

تحقیق: یہ روایت صحیح مسلم میں ہے۔ لیکن اس میں یہ غلطی ہوئی کہ اسے مرفوع قرار دے دیا گیا۔ حالانکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہ تھا۔ بلکہ کعب الاحبار کا قول تھا۔ جیسا کہ امام الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری نے تاریخ الکبیر میں فرمایا ہے اور اس بات کی دیگر علماء نے بھی وضاحت کی ہے۔ اور چونکہ روایت میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کی خبر دی کہ ہم نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان جتنی اشیاء ہیں۔ انہیں چھ روز میں پیدا کیا۔ اور یہ حدیث اس امر کو متضمن ہے کہ مدت تخلیق چھ روز ہے۔

❶ البخاری ۳/۵۲۳۰، ۱۰۵۲/۶، ۹۶/۱۳۰، مسلم ۴/۲۱۲۹۔

❷ مسلم صفات المنافقین ۲۷۔

موضوعات کبیر

۳۲۲

حدیث: 1237

اسی قسم کی روایت میں سے وہ روایت بھی ہے کہ جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ خدا کا عرش ایک چھوٹے سے پتھر پر تھا۔ یہ بھی ان تہمت بازوں کا ایک جھوٹ ہے۔ جب عروہ بن الزبیرؓ نے اس روایت کو سنا تو فرمایا:

((وسع كرسية السموات والارض)) ❶ ”پاک ہے وہ خدا جس کی کرسی زمین و آسمان کو وسیع ہے۔“

تحقیق: تو اس کا عرش ایک پتھر کیسے ہو سکتا ہے۔ تو جتنی حدیثیں پتھر کے بارے میں آئی ہیں سب جھوٹ ہیں۔ اور یہ سب زائرین کا کذب ہے اور صحرہ کے بارے میں سب سے بلند چیز یہ ہے کہ وہ یہود کا قبلہ تھا۔ اور اس کی مقام کے طور پر وہی حیثیت ہے جو دنوں میں ہفتے کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صحرہ کو امت محمدیہ کے لئے کعبہ سے بدل دیا ہے۔ جب امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا ارادہ فرمایا۔ تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ مسجد کو صحرہ سے آگے رکھا جائے یا پیچھے۔ کعب الاحبار نے عرض کیا اے امیر المومنین مسجد کو صحرہ کے پیچھے بنائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے یہودیہ کے بیٹے۔ تجھ میں اب تک یہودیت باقی ہے بلکہ میں مسجد صحرہ کے آگے بناؤں گا۔ تاکہ کوئی نمازی اس کی جانب منہ نہ کر سکے تو پھر اسے ویسے بنایا جیسے آج موجود ہے۔

حدیث: 1238

اور اکثر کذاہین نے اس صحرہ اور بیت المقدس کے فضائل میں احادیث وضع کر ڈالیں۔ اور نبی کریم ﷺ سے جو اس کی فضیلت ثابت ہے وہ صرف اتنی ہے کہ:

((لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد: المسجد الحرام، والمسجد

الاقصى، ومسجدی هذا)) ❷

”سوائے تین مسجدوں کے شدر حال (سفر) نہ کیا جائے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ۔ اور میری یہ مسجد۔“ یہ روایت صحیحین میں ہے۔

حدیث: 1239

((وقوله من حديث ابی ذر وقد سأله: ائی مسجد وضع فی الارض اول؟

فقال: ((المسجد الحرام)) قال: ثم ای؟ قال: ((المسجد الاقصى...))

❶ سورة البقرة، الآية، ۲۲۵۔

❷ البخاری ۷۶/۲، ۳۵/۳ و ۵۶۔ کتاب الصلاة حدیث (۱۱۹۷) و کتاب جزاء الصيد حدیث (۱۸۶۴) کتاب الصوم حدیث (۱۹۹۵) ابوداؤد المناسک باب [۹۷] مسلم الحج ۴۱۵ و ۵۱۱۔ کتاب الحج حدیث (۳۳۷۱) النسائی المساجد باب [۱۰] الترمذی ۳۳۶۔ کتاب الصلاة۔ ابن ماجہ ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰۔ کتاب الصلاة۔

موضوعات کبیر (۲۲۳)

(الحديث، وهو متفق عليه.))

”اور ابو ذرؓ کی روایت میں ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا۔ دنیا میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسجد حرام عرض کیا گیا اس کے بعد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ یہ بھی متفق علیہ ہے۔“ اور عبد اللہ بن عمرو کی مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1240

((لما بنى سليمان البيت سال ربه ثلاثا: ساله حكما يصادف حكمه.

فاعطاه اياه، وساله ملكا لا ينبغى لاحد من بعده. فاعطاه اياه. وساله ان لا

يوم احد هذا البيت لا يريد الا الصلاة فيه الا رجع من خطيئته كيوم ولدته

امه، وانا ارجو ان يكون قد اعطاه ذلك)) ❶

”جب سلیمان نے مسجد اقصیٰ بنائی تو تین باتوں کا خدا سے سوال کیا۔ ایک تو اس امر کا کہ ان کو ایسا حکم عطا کیا جائے جو دوسرے کو نہ ہو تو اللہ نے عطا کر دیا۔ دوسرے اس حکومت کا سوال کیا جو ان کے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کر دیا۔ تیسرا سوال یہ تھا۔ کہ جو اس گھر کی امامت صرف نماز کی غرض سے کر لے تو اسے گناہ سے ایسا پاک کر دیجئے۔ جیسا کہ وہ آج ہی جنما گیا ہو۔ حضور فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ خدا نے ان کا یہ سوال بھی پورا کر دیا ہوگا۔“

تحقیق: یہ حدیث مسند احمدؒ اور صحیح للحاکم میں ہے۔ (عبد اللہ بن عمر کی یہ حدیث ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ حدیث (۱۳۰۸) میں بھی ہے۔ بصری کہتے ہیں اس کی سند میں ابوب بن سوید کے ضعف پر اتفاق ہے۔ اور عبد اللہ بن جہم کے حالات معلوم نہیں۔ البتہ علامہ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ التعلیق الرغیب (۱۳۷/۲)

حدیث: 1241

اس مضمون میں ایک اور بھی حدیث ہے۔ جو ان سے کم درجہ کی ہے جسے ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث مضطرب ہے اس حدیث میں ہے کہ:

❶ تہذیب تاریخ دمشق ۶/۲۷۲۔ مسند احمد ۲/۱۷۶۔ مستدرک الحاکم ۱/۳۰، ۴۳۴/۲۔ رقم الحدیث ۸۳۔ الاحسان ۱۸/۱۲۔ کنز العمال ۱/۱۳۲، ۲۶۲۔ الدر المنثور ۴/۱۶۱۔ سنن سعید بن منصور ص (۱۵۸۸)

موضوعات کبیر (۴۲۳)

((ان الصلاة فيه بخمسين الف صلاة))

”مسجد اقصیٰ میں نماز پچاس ہزار نماز سے زائد کا درجہ رکھتی ہے۔“

نوٹ: (سنن ابن ماجہ کتاب القامۃ الصلاة حدیث (۱۴۱۳) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مشکوٰۃ (۷۵۲) اعلیٰ الرغیب (۱۳۶/۲) بصری نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے۔

تحقیق: اور یہ محال ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی مسجد اس سے افضل ہے اور اس میں نماز پڑھنا دیگر مساجد سے ایک ہزار درجہ زیادہ ہے۔ اور بیت المقدس کے بارے میں جو حدیث پانچ سو نمازوں کی ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: 1242

((وصح انه صلى الله عليه وسلم اسرى به اليه، وانه صلى فيه وام المرسلين

في تلك الصلاة، وربط البراق بحلقة الباب، وعرج به منه))

”اور یہ بات صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ کو معراج میں مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔ اور آپ نے اس میں نماز پڑھی۔ اور اس نماز میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی۔ اور براق کو دروازے کے ایک حلقہ سے باندھا۔ اور وہیں سے اوپر تشریف لے گئے۔“

حدیث: 1243

اور یہ بات بھی حضور سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ:

((ان المؤمنين يتحصنون به من ياجوج وماجوج))

”مسلمان یا جوج و ماجوج سے پناہ لیں گے۔“

تحقیق: یہ وہ احادیث ہیں جو اس بارے میں صحیح طور پر ثابت ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہے کہ مہدی مسلمانوں کے ساتھ اسی میں دجال سے پناہ حاصل کریں گے اور حضرت عیسیٰ مسجد شام کے منارہ پر نازل ہوں گے اور وہ آکر دجال کو قتل کریں گے۔ پھر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوں گے۔ اور اس وقت نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ مہدی ان سے آگے بڑھنے کے لئے عرض کریں گے۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یہ نماز تمہارے لئے قائم کی گئی ہے مہدی نماز پڑھائیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے۔ یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ مہدی بھی آئمہ میں داخل ہیں۔ پھر ہمیشہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھاتے رہیں گے۔

فصل

حدیث کی معرفت کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ

حدیث: 1244

((ومنها احادیث صلوات الايام والليالي، كصلاة يوم الاحد وليلة الاحد، ويوم الاثنين وليلة الاثنين، الى آخر الاسبوع، كل احاديثها كذب، وقد تقدم بعض ذلك))

”دن رات کی جتنی نمازیں ہیں۔ مثلاً اتوار۔ پیر۔ منگل وغیرہ۔ اور ان کی راتوں کی نمازیں۔ حتیٰ کہ پورے ہفتہ کی یہ سب موضوع ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔“

حدیث: 1245

((وكذلك احاديث صلاة الرغائب ليلة اول جمعة من رجب كلها كذب))
”اسی طرح صلوٰۃ الرغائب جو رجب کے پہلے جمعہ کو پڑھی جاتی ہے۔ یہ سب کی سب جھوٹ ہیں۔“
دیکھیں کتاب الموضوعات (۲/۲۸) اللآلی (۲/۲۷) تنزیہ الشریعہ ۲/۹۰، ۹۲ فوائد المجموعہ (۱۳۶) اور اسی طرح مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1246

جو عبد الرحمن بن مندہ نے اس سند کے ساتھ ابن جہضم علی بن محمد بن سعید البصری۔ محمد بن سعید، خلف بن عبد اللہ الصغانی۔ حمید بن انسؒ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

((رجب شهر الله، وشعبان شهري، ورمضان شهر امتی....))

”رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔“ (لمبی حدیث ہے)
(ابن جوزی فی الموضوعات ۲/۱۲۳، ۲۰۵) ابن عراق فی تنزیہ الشریعہ ۱/۱۶۳، ۲۵۱۔ ابن طاہر فی التذکرۃ (۱۱۶) کشف الخفاء (۵۱۰/۱) فوائد المجموعہ رقم الحدیث (۱۲۶۲)

((لا تغفلوا عن اول جمعة من رجب، فانها ليلة تسميها الملائكة

موضوعات کبیر (الذو)

۴۲۶

((الرجائب...))

”رجب کے پہلے جمعہ سے غفلت نہ برتو۔ کیونکہ یہ ایسی شب ہے کہ جس کا نام فرشتوں نے رجاغب رکھا ہے۔“ (پھر طویل جھوٹی روایت بیان کی)

تحقیق: اور ابن مندہ نے ایک لمبی جھوٹی حدیث بیان کی۔ اس میں ابن مندہ سچے اور ابن جہضم واضح الحدیث ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں لوگوں نے کہا ابن جہضم متحکم ہے۔ اور اسے جھوٹ کی جانب منسوب کیا۔ ابن الجوزی فرماتے ہیں۔ میں نے حافظ عبد الوہاب سے سنا وہ فرماتے ہیں۔ اس کے تمام راوی مجہول ہیں۔ میں نے تمام کتب تلاش کیں۔ لیکن مجھے ان کا حال کہیں نہ ملا۔

حدیث: 1247 ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کا ابتدائی حصہ کہ:

((رجب شہر اللہ، وشعبان شہری، ورمضان شہر امتی))

”رجب اللہ کا مہینہ شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔“

تحقیق: اسے ابوالفتح بن ابی الفارس نے اپنی امالی میں جس سے مرسل روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطی جامع الصغیر میں لکھتے ہیں۔ رہ گیا سیوطی کا یہ قول کہ رجب کے روزے اور راتوں میں نمازوں کی جتنی روایات ہیں سب جھوٹ ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ پر تہمت ہیں۔ تو اس میں بحث ہے اس لئے کہ رجب کے روزوں کے بارے میں متعدد احادیث موجود ہیں۔ اگرچہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ لیکن ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اور میں نے انہیں اپنے ایک رسالہ میں جس کا نام ”الادب فی رجب“ اور ”القوام للصوام“ میں ذکر کیا ہے۔ اگرچہ بعض روایات اس میں موضوع بھی ہیں۔

حدیث: 1248

((من صلی بعد المغرب اول ليلة من رجب عشرين ركعة جاز علی الصراط بلا

حساب)) (کتاب الموضوعات ۶/۲۔ اللالی ۷/۲۔ تنزیہ الشریعة ۸۹/۲۔

”جو رجب کی پہلی رات کو مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے گا۔ وہ پل صراط پر سے بغیر حساب کے گزر

جائے گا۔“ من گھڑت ہے سند میں اکثر راوی مجہول ہیں۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1249

((من صام یوما من رجب، وصلی رکعتین، یقرأ فی کل رکعة مائة مرة آية

الكرسى، وفي الثانية مائة مرة (قل هو الله احد) لم يمت حتى يرى مقعده من الجنة)) (رواه الخطيب في تاريخه ۳۳۱/۸) تنزيه الشريعة ۱۶۴، ۸۹/۲۔

اللاآلى المصنوعه ۶۵، ۲۹/۲) تذكرة الموضوعات للفتنى (۱۱۶)
 ”جس نے رجب کا روزہ رکھا۔ اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور ہر رکعت میں سو بار سورت اخلاص پڑھے۔ وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے گا۔“ (موضوع ہے۔ اکثر راوی مجہول ہیں۔ ایک روایت میں چار رکعتوں کا ذکر ہے)

حدیث: 1250 ابن القیم فرماتے ہیں:

((قال: واقرب ما جاء فيه ما رواه ابن ماجه فى (سننه) ان رسول الله صلى

الله عليه وسلم نهى عن صيام رجب)) ①

”اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے۔ جو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔“

تحقیق: ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ وجوب کے اعتقاد پر محمول ہے جیسا کہ جاہلیت میں تھا۔ ورنہ کوئی عالم رجب میں روزے کی کراہت کا قائل نہیں۔

نوٹ: ابن ماجہ کی اس روایت کے متعلق البانی کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔ الضعیفہ (۴۰۴) بوسیری کہتے ہیں اس میں داؤد بن عطاء الدینی کے ضعف پر اتفاق ہے۔ ابن جوزی نے اس کو العلل المتناہیۃ میں وارو کیا ہے۔

فصل

حافظ ابن قیم کہتے ہیں اسی قسم کی شعبان کی چند ہی رات کی نمازیں ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1251

((يا على! من صلى ليلة النصف من شعبان مائة ركعة بالف)) (قل هو الله

① ابن ماجہ ۱۷۴۳۔ کتاب الصیام باب صیام التھر الحرام انفر د بہ ابن ماجہ۔ تحفة الاشراف (۶۲۹۳)
 یراجع احادیث الصلوات المختلفة فی کتاب الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة للشیخ عبدالحی الکنوی من صفحة ۴۷ الى صفحة ۹۰ طبعه دار الکتب العلمیة۔

احد)) قضی اللہ لہ کل حاجة طلبہا تلک اللیلة) وساق جزافات کثیرة ((واعطی سبعین الف حوراء، لکل حوراء سبعون الف غلام، وسبعون الف ولدان)) الی ان قال: ((ویشفع والداه کل واحد منهما فی سبعین الفا)) (الموضوعات ۴۶/۲۔

اللالی (۵۷/۲) تنزیہ الشریعة ۹۲/۲، ۹۳) فوائد المجموعہ (۱۴۸)

”اے علی جو شعبان کی پندرہویں شب میں سورکعت میں ایک ہزار بار قل ہواللہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ حاجت جو اس رات میں طلب کرے گا۔ پوری فرمائے گا۔ اسی طرح اس روایت میں راوی نے کافی خرافات کہی ہیں۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اسے خدا ستر ہزار حوریں عطا کرے گا ہر حور کے ساتھ ستر ہزار غلام اور ہر غلام کے ساتھ ستر ہزار لڑکے ہوں گے۔ اور اس کے والدین کو ستر ستر ہزار کی شفاعت کا اختیار دیا جائے گا۔“

نوٹ: البانی کہتے ہیں موضوع ہے اس کے اکثر راوی مجھول ہیں۔

تحقیق: اور تعجب تو ان لوگوں سے ہے جنہیں علم حدیث کی ذرا سی بھی خوشبو پہنچی ہے۔ کہ وہ اس قسم کی خرافات پر فخر کرتے اور اس نماز کو پڑھتے ہیں اور یہ نماز اسلام میں چار سو سال بعد وضع کی گئی۔ اور اس کی ابتداء بیت المقدس سے ہوئی۔ اور اسی قسم کی کئی روایات شعبان کی پندرہویں تاریخ کے بارے میں وضع کی گئیں۔ ان میں سے ایک مندرجہ ذیل بھی ہے کہ

حدیث 1252

((من قرأ لیلة النصف من شعبان الف مرة ((قل هو اللہ احد))....))

الحديث بطوله، وفيه: ((بعث الله اليه مائة الف ملك يبشرونه)) بحتاب

الموضوعات ۵۱/۲، اللالی ۵۸/۲۔ تنزیہ الشریعة ۹۳/۲۔ الفوائد المجموعہ

”جو پندرہویں شعبان کو رات میں ایک ہزار بار قل ہواللہ پڑھے۔ بہت لمبی حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ اس کے پاس ایک لاکھ فرشتے بشارت لینے کے لئے بھیجتا ہے۔“

حدیث: 1253

اور یہ روایت کہ

((من صلى ليلة النصف من شعبان ثلاث عشرة ركعة، يقرأ في كل ركعة

موضوعات کبیر (۱۰۰)

ثلاثین مرة ((قل هو الله احد)) شفع في عشرة قد استوجبوا النار...

وغیر ذلک من الاحادیث التي لا یصح منها شیء.

”جو شعبان کی پندرہویں رات میں تیرہ رکعت نماز پڑھے۔ اور ہر رکعت میں تیس بار قل هو اللہ پڑھے تو اسے دس آدمیوں کی شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ اور اسی قسم کی دیگر روایات ہیں کہ ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔“

فصل

حدیث کی معرفت کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ حدیث کے الفاظ رکیک اور گرے درجے کے ہوں کہ جنہیں نہ کان قبول کریں نہ طبیعت جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1254

((اربع لا تشبع من اربع: انثی من ذکر، وارض من مطر، وعین من نظر،

واذن من خبر)) ❶

”چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا عورت کا مرد سے۔ زمین کا بارش سے۔ آنکھ کا دیکھنے سے اور کانوں کا خبر سے۔“

نوٹ: شوکانی کہتے ہیں موضوع ہے۔ اس میں عبدالسلام بن عبدالقدوس راوی ضعیف ہے قابل حجت نہیں۔
تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ابو نعیم نے حلیہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن عدی اور طبرانی نے عائشہؓ سے اسے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور اس میں اخیر الفاظ کی جگہ یہ الفاظ ہیں کہ عالم کا علم سے۔ تو یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں۔ اور مندرجہ ذیل حدیث کہ:

حدیث: 1255

((ارحموا عزیز قوم ذل، وغنی قوم افتقر، وعالما یتلاعب به الصبیان))

”قوم کے عزیز پر رحم کرو جب وہ بھنس جائے اور قوم کا غنی جو فقیر ہو جائے اور وہ عالم جس سے بچے کھیلتے ہوں۔“

نوٹ: موضوع ہے۔ اس میں جھوٹے اور مجھول راوی ہیں۔ تزییہ الشریعہ ۲۶۳/۱۔ الموضوعات لابن جوزی ۲۳۶، ۲۳۷۔ التذکرۃ لابن قیسرانی (۱۰۲) اللالی ۱۱۰/۱۔

❶ ابن عدی فی الکامل ۱۹۶۷/۵۔ الحلیۃ (۲۸۱/۲) ابن حبان المجروحین (۲۵۴/۱) الذہبی فی المیزان ۲۰۲۷، ۴۰۵۴۔ تاریخ دمشق ۳/۳۶۱۔ الضعفاء للعقیلی ۲/۲۹۷۔ ابن جوزی فی الموضوعات ۱/۲۳۵۔ الفوائد المجموعہ ۱/۱۳۵۔

حدیث: 1256

((ذم الحاکة والاساکفة والصواغین او صنعة من الصنائع المباحة))

”جن میں مباح صنعتوں کی برائی آئی ہے۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ بھی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اللہ اور رسول اللہ نے کسی مباح صنعت کی برائی بیان نہیں فرمائی۔ اور جن مکروہ اور محرمات کی برائی بیان کی گئی ہے اور ان سے احتراز کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے انہیں ”شرح عین العلم فی مراتب الکاسب“ میں بیان کیا ہے۔

حدیث: 1257

ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی طرح یہ روایت کہ:

((من فارق الدنيا وهو سکران دخل القبر سکران، وبعث سکران، وامر به

الى النار سکران، الى جبل او نهر يقال له سکران)) ❶

”جو شخص حالت میں مرے وہ قبر میں بھی حالت نشہ میں داخل ہوگا۔ اور قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھے گا اور حالت نشہ میں اسے جہنم میں ایک پہاڑ یا نہر کی جانب لے جانے کا حکم دیا جائے گا۔ جس کا نام سکران (نشہ) ہوگا۔“ اور مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1258

((ان لله ملکا اسمه عمارة، على فرس من ياقوت، طول له مد بصره، يدور في

البلدان، ويقف في الاسواق، ينادى: ليغل كذا وكذا وليرخص كذا وكذا))

”اللہ تعالیٰ کے لئے ایک فرشتہ ہے جس کا نام عمارہ ہے۔ وہ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار جس کی لبائی

اس کی نگاہ کے برابر ہے شہروں میں گھومتا رہتا ہے۔ اور بازاروں میں وقفہ وقفہ سے یہ آواز دیتا ہے۔ کہ

فلاں فلاں چیز مہنگی ہو اور فلاں فلاں چیز سستی۔“

اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1259

((ان لله ملکا من حجارة، يقال له: عمارة،

ينزل على حمار من حجارة، كل يوم، فيسعر الاسعار))

”اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے کا نام عمارہ ہے وہ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار جس کی لبائی اس کی نگاہ کے برابر ہے

شہروں میں گھومتا رہتا ہے اور بازاروں میں شہر شہر کر یہ آواز دیتا ہے کہ فلاں چیز مہنگی ہو اور فلاں سستی۔“

موضوعاتِ کبیر (اُردو)

فصل

اسی طرح حبشہ اور سوڈان کی مذمت میں چشتی روایات ہیں۔ سب جھوٹ ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث:

حدیث: 1260 ((دعونی من السودان، انما الاسود لبطنه و فرجه))

(اس کو خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیمان منکر الحدیث ہے)

”مجھے سوڈان کے ذکر سے چھوڑ دو۔ ان کا پیٹ بھی اور ان کی فرج بھی سیاہ ہوتی ہے۔“ ❶

حدیث: 1261 ((الزنجی اذا شبع زنا، و اذا جاع سرق))

”اور زنگی کی روایت کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ تو زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے تو چوری کرتا ہے۔“
ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اس کو ابن عدی نے عائشہؓ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: 1262 ((ایاکم والزنجی فانه خلق مشوة)) ❷

”زنگی سے بچو وہ ایک بگڑی ہوئی مخلوق ہے۔“

حدیث: 1263

اور یہ روایت کہ آپؐ نے کھانا دیکھا تو پوچھا یہ کس کے لئے ہے۔ عباسؓ نے عرض کیا۔ یہ حبشیوں کے لئے ہے
میں انہیں کھلاؤں گا آپؐ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ کیونکہ

((لا تفعل! ان جاعوا سرقوا، وان شبعوا زنوا))

”جب وہ بھوکے ہوتے ہیں تو چوری کرتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے تو زنا کرتے ہیں۔“ ❸

❶ رواہ طبرانی فی الکبیر ۱۹۲/۱۱۔ مجمع الزوائد ۲۳۵/۴۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۷۲۷) التذکرۃ للفتنی (۱۱۴) الفوائد المجموعہ (۱۲۱۵)

❷ القامل لابن عدی ۵/۱۹۰۔ الموضوعات ۲/۲۳۳۔ تنزیہ الشریعہ ۲/۳۱۲۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۱۴) اللالی (۲۳۱/۱) الضعیفۃ للالبانی (۷۲۹) کشف الخفاء (۲۶۲/۱) اس میں عنہ المہری متروک ہے۔

❸ لاموضوعات ۲/۲۳۳۔ اللالی ۱/۲۳۱۔ تنزیہ الشریعہ ۲/۳۲۲۔ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی (۴۷۲) کشف الخفاء ۱/۵۳۴۔ الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۱۲۱۷) اس کو ابن حبان نے عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں محمد بن مروان السدی کذاب راوی ہے۔

❹ الموضوعات لابن جوزی ۲/۲۳۴۔ اللالی ۲/۲۳۸۔ الفوائد رقم الحدیث (۱۲۱۶) اس کو دارقطنی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں عمر بن حفص راوی کچھ نہیں ہے۔

موضوعات کبیر

فصل

حدیث: 1264 اسی قسم کی وہ روایات ہیں:

((احادیث ذم التکر، واحادیث ذم النخصیان، واحادیث ذم الممالیک))
”جو ترکوں کی مذمت یا خصلوں کی مذمت یا غلاموں کی مذمت میں ہیں، سب جھوٹی ہیں۔“

حدیث: 1265

((لو علم الله في النخصيان خيرا لأخرج من اصلاهم ذرية يعبدون الله)) ❶
”اگر اللہ یہ بات جان لیتا کہ خصلوں میں کیا خوبی ہے تو ان کی اولاد سے ایک ذریت پیدا فرماتا جو اللہ کی عبادت کرتی۔“

حدیث: 1266

((شر المال في آخر الزمان الممالیک))
”آخر زمانہ میں بدترین مال غلام ہوں گے۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں اسے ابوالعلیٰ نے ابن عمرؓ سے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

حدیث: 1267

((اتركوا الحبشة ما تركوكم، فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين

من الحبشة)) ❷

”جشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں کیونکہ کعبہ کا خزانہ سوائے دو سویقتین کے جو حبشہ سے ہوگا۔ کوئی نہ نکالے گا۔“

تحقیق: اسے ابوداؤد اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

❶ الفوائد المجموعة ص ۵۰۹۔ رقم الحدیث (۱۴۱۸) تنزیہ الشریعة ۲/۲۹۔ کشف الخفاء ۲/۲۲۴۔ ابن جوزی ۲۳۵/۲۔ اللالی ۱/۲۳۱۔

❷ أبوداؤد الملاحم باب [۸ و ۱۱] مسند احمد ۵/۳۷۱۔ مستدرک الحاکم ۴/۴۵۳۔ مجمع الزوائد ۵/۳۰۳۔ السلسلة الصحيحة رقم ۷۷۲۔

موضوعات کبیر

حدیث: 1268

((اتركوا الترك ما تركوكم، فان اول من يسلب امتي ملكهم وما خولهم الله

بنو قنطورا))

”ترکوں کو اس وقت تک کے لئے چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔ کیونکہ یہ سب سے پہلے میری امت کا ملک چھینیں گے اور اللہ نے بنو قنطورا کو چھوڑ رکھا ہے۔“

تحقیق: اسے طبرانی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ اور قنطورا ابراہیم علیہ السلام کی ایک باندی تھی جس کی اولاد میں ترک اور اہل چین ہیں جیسا کہ نہایہ میں ہے۔

فصل

اور انہی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی کہ قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ حدیث باطل ہے۔

حدیث: 1269

((مثل حدیث وضع الجزية عن اهل خيبر، فهذا كذب من عدة وجوه: احدها:

ان فيه شهادة سعد بن معاذ، وسعد قد توفي قبل ذلك في غزوة الخندق))
”مثلاً اہل خیبر سے جزیہ کا معاف کرنا یہ کئی وجوہات سے جھوٹ ہے تحقیق اول تو اس بنا پر کہ اس میں سعد بن معاذ کی شہادت ہے اور سعد بن معاذ اس کی فتح سے قبل غزوہ خندق میں شہادت پا چکے تھے۔“

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جزیہ کی معافی کا حکم نامہ امیر معاویہ بن ابوسفیان نے لکھا۔ حالانکہ امیر معاویہؓ نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں معاف کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت تک جزیہ کا نزول نہ ہوا تھا۔ صحابہ اور عرب اسے جانتے بھی نہ تھے جزیہ کا نزول تب تک کے بعد ہوا۔ اور اسی وقت رسول اللہ ﷺ نے نصاریٰ نجران اور یہود یمن پر جزیہ متعین فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے نزول جزیہ سے قبل بغاوت کی تھی ان میں سے کچھ تو قتل کئے گئے۔ اور کچھ کو شام اور خیبر کی طرف جلا وطن کر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر سے نزول جزیہ سے قبل صلح فرمائی تھی۔ لہذا اس صلح کو اپنے مقام پر باقی رہنے دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے ابھی حضور ﷺ سے صلح نہ کی تھی۔ ان پر جزیہ لگا دیا گیا۔ اس طرح اہل خیبر کے بارے میں شبہ واقع ہو گیا۔ چوتھی بات یہ بھی ہے۔ کہ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ان سے تکلیف اور ماتحت

موضوعات کبیر (۱۲۰)

رہنا اٹھا دیا گیا۔ حالانکہ یہ اضافے حضور کے زمانہ میں نہ تھے۔ پانچویں بات یہ ہے۔ کہ ان کے لئے کوئی عہد معین نہ تھا۔ بلکہ آپ نے فرمایا تھا ہم جو چاہے تم سے اقرار کر لیں گے۔ تو آپ ان سے جزیہ کیسے ہٹا سکتے تھے جو تمام اہل ذمہ کے لئے تھا۔ اور جب جزیہ نہ ہوا۔ تو ان کے لئے لازمی امان بھی ثابت نہ ہوئی۔ چھٹی بات یہ ہے کہ اس کے نقل کرنے کے جو دواعی ہونے چاہئیں تھے۔ وہ نہیں پائے جاتے۔ کیونکہ اگر ایسا وقوع میں آیا تھا تو سنت کے ناقلین یعنی صحابہ، تابعین اور آئمہ حدیث کو اس کا علم ہونا چاہیے تھا حالانکہ اس بات سے صرف ایک ہی شخص واقف تھا اور اس واقعہ کو یہود نے نقل کیا۔ ساتویں بات یہ ہے کہ اہل خیبر نے کوئی بھلائی نہ کی تھی جو ان سے جزیہ معاف کیا جاتا۔ بلکہ انہوں نے اللہ اس کے رسول اور صحابہ سے قتال کیا اور تلوار میاں سے باہر کی۔ اللہ کے دشمنوں کو پناہ دی اور انہیں جنگ پر ابھارا تو ان سے یہ سلوک کیسے روا رکھا جاسکتا تھا اور یہ فرض کیسے ساقط ہو جاتا۔ اور جب کہ اللہ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان میں سے کوئی بھی اسلام نہ لایا۔ آٹھویں بات یہ ہے کہ حضور نے جب اتنے دور کے لوگوں پر جو کہ دشمن بھی نہ تھے جزیہ قائم کیا جیسے اہل یمن اور اہل نجران۔ تو قریب کے یہ لوگ جو سخت مخالف اور دشمن تھے ان پر سے جزیہ کیسے معاف کیا جاسکتا تھا اور جب کہ یہ معلوم ہے کہ وہ کفر میں بھی سخت تھے اور عداوت میں بھی سب سے آگے تھے۔ تو وہ سزا کے مستحق ہوئے یا کہ معافی جزیہ کے۔ نویں بات یہ ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ نے ان سے جزیہ ساقط فرما دیا تھا۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔ تو ان کا حال اور کفار سے بہتر ہونا چاہیے تھا۔ تو یہ اقرار نہ فرماتے کہ ہم جب چاہیں گے تمہارے شہروں اور زمین سے نکال دیں گے۔ کیونکہ اہل ذمہ جب جزیہ کا اقرار کر لیتے ہیں۔ تو انہیں شہروں سے نہیں نکالا جاتا۔ جب تک وہ اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہیں۔ تو صحابہ کے اطراف میں جزیہ کیسے معاف کیا جاسکتا ہے۔ اور انہیں شہر بدر کرنے سے زیادہ بڑی بات کیا ہوگی۔ تو یہ دونوں باتیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔ دسویں بات یہ ہے کہ اگر یہ بات حق تھی۔ تو تمام صحابہ کرام۔ تابعین اور فقہاء اس کے خلاف فتویٰ دینے پر کیسے متفق ہو گئے۔ انہیں تو یہ کہنا چاہیے تھا۔ کہ اہل خیبر پر جزیہ نہیں حالانکہ انہوں نے یہ تصریح کی ہے۔ کہ وہ کتاب جس میں جزیہ کی معافی کا حکم ہے۔ وہ جھوٹ ہے۔ جیسا کہ ابو حامد قاضی ابوالطیب رحمہ اللہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ خطیب نے اس کتاب کا ذکر کر کے اسے مختلف وجوہ سے جھوٹ ثابت کیا ہے۔

فصل

معرفت حدیث کے اصول کلیہ اس قسم کی روایات میں سے کبوتر کی روایات ہیں جن میں سے کوئی بھی صحیح

نہیں۔

حدیث: 1270 ((كان يعجبه النظر الى الحمام)) ❶

”کہ آپ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے۔“

حدیث: 1271

((كان يحب النظر الى الخضرة والاترج والحمام الاحمر))

”کہ آپ سبزہ۔ سنگترہ اور کبوتر کی جانب دیکھنا پسند فرماتے تھے۔“ (اس کو حاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے)

حدیث: 1272

((قلت: اخبره الطبرانی، وابن السنی، وابونعیم فی ((الطب)) عن ابی کبشہ۔

وابن السنی وابونعیم عن علیؑ. وابونعیم عن عائشہ انہ صلی اللہ علیہ

وسلم کان یعجبه النظر الى الاترج وکان یعجبه النظر الى الحمام الاحمر. ❷
”میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ اسے طبرانی۔ ابن السنی اور ابو نعیم نے طب میں ابوبکر سے ابن السنی اور ابو نعیم نے علیؑ سے اور ابو نعیم نے عائشہ سے بھی روایت کیا ہے کہ آپ سنگترہ اور سرخ کبوتر کی جانب دیکھنا پسند فرماتے تھے۔“

حدیث: 1273

((وروی ابن السنی وابونعیم عن ابن عباس: کان یعجبه النظر الى الخضرة

والماء الجازی ❸ کذا فی ((الجامع الصغير))

”ابن السنی اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ سبزہ اور جاری پانی کی طرف دیکھنا پسند فرماتے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں اور مندرجہ ذیل روایت کہ:

❶ رواہ العقيلي ۴/۱۱۳۔ اللالی المصنوعہ ۲/۲۲۸۔ الموضوعات لابن جوزی (۹/۳) تذکرۃ الموضوعات لابن قیسرانی (۵۵۸) مجمع الزوائد (۴/۶۷) حافظ عثمی نے اس کو طبرانی کبیر کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا اس میں ابوسفیان الانماری ضعیف ہے۔ اس کو ابن حبان نے علیؑ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابو حاتم کہتے ہیں یہ روایت موضوع ہے۔

❷ مجمع الزوائد ۴/۶۷ وقال الهیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ ابوسفیان الانماری وهو ضعیف۔ اللالی ۲/۱۲۴۔
❸ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۶۲۔ اللالی ۱/۶۰۔ اتحاف السادة ۹/۵۵۵۔

موضوعات کبیر (اردو)

۴۳۶

حدیث: 1274

((شکا رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الوحشة فقال له: ((لو اتخذت زوجا من حمام فانسك واصبت من فراخه)) (الفوائد المجموعه رقم الحديث (۵۰۰) ”کہ ایک شخص نے آپ سے تنہائی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا تو ایک جوڑا کبوتروں کا پال لے اور اس کے بچوں سے کھلا کر۔“

نوٹ: اس کو ابن عدی نے علی سے روایت کیا ہے۔ اس میں دو کذاب راوی ہیں۔

حدیث: 1275

((اتخذوا الحمام المقاصيص في بيوتكم فانها تلهى الجن عن صبيانكم))

”پر کئے کبوتروں کو پالا کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے بچوں سے جنات کو روکتے ہیں۔“

حدیث: 1276

علامہ قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو شیرازی نے القاب میں خطیب اور ویلی نے ابن عباسؓ سے اور ابن عدی نے انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ:

((اتخذوا هذه الحمام المقاصيص في بيوتكم فانها تلهى الجن عن

صبيانكم)) ❶

”ان مقاصيص (پر کئے) کبوتروں کو اپنے گھروں میں رکھا کرو۔ کیونکہ یہ بچوں سے جنات کو روکتے ہیں۔“

(البانی کہتے ہیں یہ حدیث بھی محمد بن زیاد یفکری کی احادیث سے ہے جو کذاب ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۸)

تحقیق: جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

حدیث: 1277

((وقال زكريا بن يحيى الساجي: بلغني ان ابا البختری دخل على الرشید

❶ الأثر ۱۲۴/۲۔ المحروحين ۲/۲۵۰۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۷۵۴۷، ۵۵۶۶۔ تاریخ بغداد ۲۷۹/۵۔ السلسلة الضعيفة رقم ۱۸۔

موضوعات کبیر (اردو)

۴۳۷

وهو يطير الحمام، فقال: هل تحفظ في هذا شيئا؟ فقال: حدثني هشام بن عروة عن ابيه عن عائشه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يطير الحمام. فقال الرشيد: اخرج عني. ثم قال: لولا انه من قريش لعزلته. يعني من القضاء. قلت: هذا عذر بارد، فانه اذا ثبت عنده كذبه لاسيما على رسول

الله صلى الله عليه وسلم سقط عدلا، واستحق عزلا))

”زکریا بن یحییٰ الساجی کہتے ہیں کہ ابوالنضرؒ ایک روز رشید کے پاس گیا۔ اور وہ کبوتر اڑا رہا تھا۔ ہارون نے دریافت کیا۔ کیا تمہیں کبوتروں کے بارے میں کوئی حدیث یاد ہے وہ کہنے لگا مجھ سے ہشام نے اپنے والد کے واسطے عائشہؓ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ حضور ﷺ کبوتر اڑایا کرتے تھے۔ رشید بولا میرے پاس سے دور ہو جا۔ پھر بولا اگر یہ قریش سے نہ ہوتا۔ تو میں اسے عہدہ قضاے معزول کر دیتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ ایک فضول عذر ہے۔ جب ہارون کے سامنے اس کا جھوٹ رسول اللہ ﷺ پر ثابت ہو چکا تھا۔ تو وہ عدالت سے ساقط ہو گیا۔ اور معزولی کے قائل تھا۔“

حدیث: 1278

زکریا بن یحییٰ الساجی کہتے ہیں یہ ابوالنضرؒ مہدی کے پاس گیا۔ اور اسے کبوتروں سے کھیلے دیکھا۔ تو بولا: ((لا سبق الا فی خوف او نصل او حافر او جناح)) (رواہ الخطیب البغدادی

۱۳/۴۸۴۔ اللآلی ۲/۲۳۲۔ الفوائد رقم الحدیث (۵۰۷)

”دوڑ صرف خوف، نصل اور حافر اور پرندے میں ہے (خوف سے مراد اونٹ ہے حافر سے مراد گھوڑا۔ اور نصل تیر کو کہتے ہیں)“

تحقیق: جب وہ باہر نکلا۔ تو مہدی بولا میں گواہی دیتا ہوں اس نے جھوٹ بولا۔ (پوری حدیث سوائے لفظ جناح کے صحیح تھی) پھر کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور بولا یہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کا سبب ہیں۔

حدیث: 1279

((قال: وارفع شی جاء فیها: حدیث: انه رای رجلا یتبع حمامة، فقال:

موضوعات کبیر (۲۳۸)

((شیطان یتبع شیطانہ)) ❶

”آپ نے ایک شخص کو کبوتر پر نگاہ لگائے دیکھا تو فرمایا ایک شیطان ہے جو شیطانہ پر نظر لگائے ہوئے ہے۔“
تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں یہ موضوع نہیں بلکہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ درجہ حسن تک پہنچتی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے مرغی پالنے کی روایات بھی ہیں۔ جن میں سے کوئی روایت بھی صحیح نہیں مثلاً مندرجہ ذیل روایت کہ

حدیث: 1280 ((الدجاج غنم فقراء امتی))

”مرغی میری امت کے فقراء کی بکری ہے۔“

حدیث: 1281

((امر الفقراء باتخاذ الدجاج، والاغنياء باتخاذ الغنم)) (ابن عدی فی الكامل)

۲۰۸/۵۔ اللآلی المصنوعہ ۲/۲۲۷۔ الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۵۰۱)

اس کو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اسی طرح عقیلی نے اور کہا یہ صحیح نہیں اس

میں علی بن عروہ وضاع ہے۔

”میں فقراء کو مرغی پالنے اور امراء کو بکری پالنے کا حکم دیتا ہوں۔“

حدیث: 1282

ملا علی قاری فرماتے ہیں ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے امراء کو بکری پالنے اور فقراء کو مرغی پالنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا

((عند اتخاذ الاغنياء الدجاج ياذن الله بهلاك القرى)) ❷

❶ سبق برقم ۷۳۰۔ ❷ ابن ماجہ ۲۳۰۷۔ کتاب التعمارات، باب ۶۹۔ اتخاذ المائتہ۔ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ الضعیفہ (۱۱۹) یومیری کہتے ہیں اس میں علی بن عروہ متروک ہے۔ ابن حبان الجرح وعتن (۱۰۷/۲) میں کہتے ہیں یہ وضاع ہے۔ اور عثمان بن عبد الرحمن موصول راوی ہے۔

(۴۳۹) موضوعات کبیر (۱۲۸۳)

”جب امیر لوگ مرغی پالتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان بستیوں کی تباہی کا حکم فرمادیتے ہیں۔“

(البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۱۹))

تحقیق: دمیری کہتے ہیں اس کی سند میں علی بن عروۃ الدمشقی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ حدیث وضع کیا کرتا تھا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ظاہر یہ ہے۔ کہ یہ موضوع نہیں۔ ضعیف ہے۔ میں نے اس کی تشریح ”بہجۃ الانسان فی صحیحہ الحیوان“ میں کی ہے۔

فصل

اسی طرح اولاد کی مذمت کی کل روایات از اول تا آخر چھوٹی ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1283

((لو یربی احدکم بعد الستین ومائة جرو کلب خیر له من ان یربی ولدا))
 ”اگر آدمی ساٹھ یا سو سال کے بعد کتے کا پلا پالے۔ تو وہ اولاد کی پرورش سے بہتر ہے۔“ یا مندرجہ ذیل

روایت

حدیث: 1284

((اذا کان الولد غیظا والمطر قیظا...))

”جب لڑکا غصہ ہو اور بارش بند ہو جائے۔“ یا مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1285

((لا یولد بعد الستمانۃ مولود ولله فیہ حاجۃ))

”چھ سو لڑکوں کے بعد اللہ کو کسی لڑکے کی حاجت نہیں رہتی۔“

ایک روایت میں صرف سو (۱۰۰) کا ذکر ہے۔ ❶

❶ رواہ طبرانی کبیر ۳۱/۸۔ ابن جوزی فی الموضوعات ۱۹۲/۳۔ تنزیہ الشریعة ۳۴۵/۲۔ وابن طاهر فی التذکرۃ

(۲۲۲) احمد کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

موضوعات کبیر (اردو)

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جن میں آئندہ کی تاریخ بیان کی گئی ہو ہم اس کی طرف پہلے بھی کچھ اشارہ کر چکے ہیں۔ ہر وہ حدیث جس میں یہ ہو کہ فلاں فلاں سن میں ایسا ہوگا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت کہ:

حدیث: 1286

((یکون فی رمضان ہدۃ توقظ النائم، وتقعّد القائم، وتخرج العواتق من

خدورها، وفي شوال مهممة، وفي ذی القعدة تميز القبائل بعضها من

بعض، وفي ذی الحجة تراق الدماء...))

”رمضان میں ہدایت کرنے والے ہوں گے۔ جو سوتوں کو چگائیں گے، بیٹھوں کو اٹھائیں گے۔ اور پردہ دار عورتوں کو پردہ سے باہر نکالیں گے۔ اور شوال میں کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور ذی القعدة میں ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے ممتاز کیا جائے گا۔ اور ذی الحجہ میں خون بہایا جائے گا۔“ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1287

((یکون صوت فی رمضان اذا كانت ليلة النصف من ليلة الجمعة يصعق له

سبعون الفأ، ویصم سبعون الفأ))

”رمضان میں ایک آواز ہوتی ہے جب اس کی آدھی رات ہوتی ہے اور جمعہ کی رات ہوتی ہے تو اس کے لئے ستر ہزار چیخے اور ستر ہزار شامل ہوتے ہیں۔“

حدیث: 1288

ملا علی قاری کہتے ہیں اسے ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((یکون فی رمضان صوت، وفي شوال مهممة، وفي ذی القعدة تتحارب

القبائل، وفي ذی الحجة ينتهب الحاج، وفي المحرم ینادی مناد من السماء:

الا ان صفوة الله من خلقه فلان۔ یعنی المہدی۔ فاسمعوا له واطيعوا))

”رمضان میں ایک آواز ہوتی ہے۔ شوال میں کوشش ذی القعدة میں قبائل کا محاربہ۔ ذوالحجہ میں حاجی

موضوعات کبیر (اُردو) ۴۴۱

دوڑتے ہیں۔ اور محرم میں آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اللہ کا برگزیدہ اس کی مخلوق سے فلاں ہے یعنی مہدی اس کی سنو اور اطاعت کرو۔“

حدیث: 1289

یعنی حاکم وغیرہ نے عن عمرو بن شعیب عن ابی عن جدہ کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((فی ذی القعدة تحارب القبائل، وعامئذ ینهب الحاج، فتكون ملحمة بمنی حتی یهرب صاحبهم، فیبايع بين الركن والمقام، وهو کاره، یبايعه مثل عدة اهل بدر، یرضی عنه ساکن السماء وساکن الارض)) ❶

”ذی القعدہ میں قبائل ایک دوسرے کی جانب کھینچتے ہیں۔ اور اسی وقت حاجی دوڑتے ہیں حتیٰ کہ منیٰ میں ایک جنگ کا سامیان ہوتا ہے حتیٰ کہ ایک دوسرے کا ساتھی دوڑتا ہے اور وہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کے لئے دوڑے گا اور وہ مجبوراً بیعت کر رہا ہوگا۔ ان کی تعداد اہل بدر کے برابر ہوگی۔ اس سے آسمان وزمین کا ٹھہرانے والا راضی ہوگا۔“

حدیث: 1290

((عند رأس مائة یبعث الله ریحاً باردة یقبض الله فیها روح کل مومن)) ❷

”ہر سو سال کے شروع پر اللہ تعالیٰ ٹھنڈی ہوا بھیجے گا۔ اور اس میں ہر مومن کی روح قبض کر لے گا۔“ (باطل ہے) اور مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1291

((اذا كانت سنة ثلاثین ومائة کان الغرباء: قرآن فی جوف ظالم، ومصحف فی بیت قوم لا یقرؤون فیہ، ورجل صالح بین قوم سوء))

”جب ۱۳۰ھ ہوگا۔ تو قرآن ظالم کے پیٹ میں ایک مسافر کی طرح ہوگا۔ اور مصحف لوگوں کے گھروں میں رکھا ہوگا۔ اور اسے وہ پڑھیں گے نہیں اور نیک آدمی لوگوں سے درمیان برا ہوگا۔ (۱۳۰ میں ایسا ہوا یا نہ ہوا لیکن اس وقت کا ماحول یہی ہے اگرچہ حدیث صحیح نہیں)“ اور مندرجہ ذیل روایت:

❶ الحاروی للفتاویٰ ۱۳۶/۲۔ مستدرک الحاکم ۵۱۳/۴۔

❷ الموضوعات لابن جوزی ۱۹۳/۳۔ تنزیہ الشریعة ۳۴۸/۲۔ ابن طاهر فی التذکرۃ (۲۲۲) اللآلی (۲۰۸/۲) الفوائد

رقم الحدیث (۱۴۲۳)

موضوعات کبیر (اُردو)

۳۳۲

حدیث 1292

((اذا كانت سنة خمس وثلاثين ومائة خرجت شياطين حبسهم سليمان بن داود في جزائر البحر، فذهب منهم تسعة اعشارهم الى العراق يجادلونهم بالقرآن، وعشر بالشام))

”جب ۱۳۵ھ ہوگا تو وہ شیاطین جنہیں سلیمان بن داؤد نے قید کیا تھا جزائر بحر میں نکل آئیں گے۔ ان میں سے نو حصے عراق کی جانب چلے جائیں گے۔ اور قرآن کے ذریعہ جنگ کریں گے اور دسواں حصہ شام چلا جائے گا۔“ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1293:

((اذا كانت سنة خمسين ومائة فخير اولادكم البنات))

”جب ۱۵۰ھ ہوگا تو تمہاری بہترین اولاد لڑکیاں ہوں گی۔“ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1294:

((اذا كانت سنة ستين ومائة كان كذا وكذا))

”۱۶۰ھ ہوگا تو ایسا ہوگا۔ ایسا ہوگا۔“ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1295:

((اصحابی اهل ایمان وعمل الی اربعین، واهل بر وتقوی الی الثمانین، واهل تواصل وتراحم الی العشرين ومائة، واهل تدابر وتقاطع الی المستین ومائة. ثم الهرج الهرج))

”میرے صحابہ چالیس تک اہل ایمان اور اہل عمل ہوں گے۔ ۸۰ تک نیکی اور تقویٰ والے ہوں گے۔ ایک سو بیس تک صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے۔ ایک سو ساٹھ تک سرکشی اور قطع رحمی کرنے والے ہوں گے پھر فتنہ ہی فتنہ ہوگا۔“ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1296:

((الآفات بعد المائتين)) ”دوسواں سال بعد آفتیں ہوں گی۔“

حدیث 1297:

((اذا اتت علی امتی ثلاثمائة وستون سنة فقد حلت لهم العزبة والترحب علی رؤوس الجبال))

”جب میری امت پر ۳۶۰ سال آئے گا۔ تو ان کے لئے سفر اور پہاڑوں پر بھاگ جانا حلال ہو جائے گا۔“

موضوعات کبیر (۲۴۳)

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے عاشوراء کے دن سرمہ لگانا۔ زینت کرنا۔ خوب خرچ کرنا۔ نماز پڑھنا۔ اور دیگر وہ فضائل جو اس کے بیان کئے جاتے ہیں۔ اس میں سے سوائے روزے والی حدیث کے کوئی بھی صحیح نہیں اور روزے والی کے علاوہ سب کی سب باطل ہیں۔ اور اس کے فضائل میں سب سے بہتر وہ روایت ہے کہ

حدیث: 1298

((من وسع علی عیالہ یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ سائر سنتہ)) ①

”جو عاشوراء (دس محرم) کے دن اپنے گھر والوں پر خوب خرچ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سارے سال کشادگی رکھے گا۔“

تحقیق: امام احمد کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں۔ مگر عدم صحت سے کسی روایت کا موضوع ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہوگی، اس لئے کہ طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے ابوسعید سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

حدیث: 1299

((من اکتحل بالانمد یوم عاشوراء لم یرمد ابدا)) ②

”جو عاشوراء کے روز سرمہ لگائے گا، اس کی آنکھیں کبھی دکھنے نہ آئیں گی۔“

تحقیق: ابن القیم فرماتے ہیں سرمہ تیل اور خوشبو لگانے کی جتنی روایات ہیں سب کذابین کی وضع کردہ ہیں۔ دوسرے کذابین نے ان کے مقابلہ پر اسے رنج و غم کے طور پر منایا۔ دونوں جماعتیں بدعتی اور اہل سنت سے خارج ہیں۔ اہل سنت تو وہ کام کرتے ہیں جس کا حضور نے حکم دیا یعنی روزہ رکھنے کا اور بدعات سے احتراز کرتے ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ عاشوراء کے دن اس غرض سے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اتباع حدیث کر رہا ہے۔ لیکن خوشی اور غم کے اظہار کے لئے لگانا۔ جیسا کہ خارجی جو رافضیوں کے مخالف ہیں ان کا طریقہ ہے یہ جائز نہیں۔ اسی طرح روافض سے بلا غم خراسان عراق اور ماوراء النہر کے علاقوں میں جو منکرات

① رواہ الطبرانی فی الکبیر (۹۴/۱۰) ابن عدی فی الکامل ۱۸۵۴/۵۔ تنزیہ الشریعة ۱۰۷/۱۔ تذکرۃ الموضوعات (۹۰۵) فوائد رقم (۲۸۶)

② رواہ البیہقی فی شعب الایمان (۳۷۹۷) تنزیہ الشریعة ۱۰۷/۱۔ کشف الغفاء ۳۲۴/۲۔ اللآلی المصنوعہ ۱۱۰/۲۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۱۸) الموضوعات لابن جوزی ۲۰۴/۲۔

موضوعات کبیر (۲۳۲)

مشہور ہیں۔ مثلاً سیاہ کپڑے پہننا شہروں میں پھرنا۔ اور اپنے سر اور جسم کو زخمی کرنا۔ اور پھر یہ دعوے کرنا کہ ہم محبت اہل بیت ہیں۔ تو وہ اہل جنت ان سے بری الذمہ ہیں۔

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے سورتوں کے فضائل اور ثواب کا بیان ہے۔ کہ جو شخص فلاں فلاں سورت پڑھے گا۔ اس کے لئے یہ اجر ہے۔ اسی طرح اول قرآن سے اخیر تک جیسا کہ تغلیبی اور واحدی نے اپنی تفسیروں میں ہر سورت کے شروع میں اور زمخشری نے بعد میں بیان کیا ہے اور انہی کی متابعت بیضاوی اور ابوسعود الحنفی نے کی ہے (اکثر تفاسیر کا یہی حال ہے عبد اللہ بن المبارک فرماتے ہیں زنا وقتہ نے اسے وضع کیا ہے اور بعض کی وضع کا تو واضح نے خود اعتراف کیا اور وہ یہ کہتے ہیں ہمارا مقصد لوگوں کو قرآن کی جانب متوجہ کرنا تھا۔ بعض جاہل وضاعین کا قول ہے۔ ہم رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے بلکہ رسول اللہ کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر یہ جاہل یہ جان لیتا کہ وہ بات کہنا جو حضور نے نہیں فرمائی۔ یہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے اور وہ سخت عذاب کا مستحق ہے۔

فصل

اور اسی قسم کی روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جو جہلاء نے ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت میں وضع کی ہیں۔ مثلاً یہ روایت کہ:

حدیث: 1300

((ان الله يتجلى للناس عامة يوم القيامة ولا بى بكر خاصة)) (فوائد المجموعه

رقم الحديث (۱۰۳۸) الموضوعات (۳۰۵/۱)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب کے لئے عام طور تجلی فرمائیں گے لیکن ابوبکر کے لئے خاص طور پر ہوگی۔“ (اس کو ابوقحیم نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں محمد بن خالد الخثعمی کذاب ہے) اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1301 ((ما صب الله في صدرى شيئا الا صبته في صدر ابى بكر))

(الحاوى للسيوطى ۱۰۱/۲۔ تذكرة الموضوعات للفتنى (۹۳) الفوائد المجموعه (۱۰۵۶)

موضوعات کبیر (ازادہ)

۴۴۵

”اللہ نے میرے سینہ میں بھی وہ بات نہیں ڈالی جو ابوبکرؓ کے سینے میں ڈالی ہے۔“
صاحب خلاصہ نے اس کا ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ موضوع ہے۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1302: ((كان اذا اشتاق الى الجنة قبل شئبة ابى بكر))

”جب آپ جنت کے مشتاق ہوتے تو ابوبکرؓ کے سپید بالوں کو چوم لیتے۔“ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1303: ((انا وابوبکر کفرسی رھان))

”میں اور ابوبکرؓ سبقت میں برابر ہیں۔“ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1304: ((ان الله لما اختار الارواح اختار روح ابى بكر)) ❶

”جب اللہ نے ارواح کو پسند کرنا شروع کیا تو ابوبکرؓ کی روح کو پسند فرمایا۔“

حدیث 1305: اور حضرت عمرؓ کی روایت:

((كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر يتحدثان، وكنت كالزنجي

بينهما))

”حضور اور ابوبکرؓ باہم باتیں فرماتے رہتے اور میری مثال ایک جشی کی ہوتی۔“ اور مندرجہ ذیل حدیث:

حدیث 1306:

((لو حدثتكم بفضائل عمر عمر نوح في قومه ما فئيت وان عمر حسنة من

حسنات ابى بكر))

”اگر میں تم سے عمر کے فضائل عمرؓ کے برابر بیان کروں تو وہ ختم نہ ہوں گے حالانکہ عمرؓ کی نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔“

حدیث 1307:

((ما سبقكم ابوبكر بكثرة صوم ولا صلاة، وانما سبقكم بشيء وقر في

صدره))

❶ فوائد المجموعہ رقم الحدیث (۱۰۴۰) خطیب نے اس کو عاکثر سے روایت کیا ہے اور کہا یہ ثابت نہیں اس میں ہارون بن احمد متعمم راوی ہے۔

موضوعات کبیر (۱۳۲)

”ابوبکرؓ کی تم لوگوں پر سبقت نماز اور روزے کی بنا پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس چیز کی بنا پر سبقت رکھتا ہے۔ جو اس کے سینے میں رکھی گئی ہے۔“

تحقیق: یہ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے اور اس پر کلام پہلے گزر چکا۔ ۱ ابن القیم فرماتے ہیں رافضیوں نے جو حضرت علیؓ کے فضائل میں احادیث وضع کی ہیں۔ تو وہ شمار سے باہر ہیں۔ حافظ ابویعلیٰ فرماتے ہیں خلیلی نے کتاب الارشاد میں تحریر کیا ہے روافض نے حضرت علیؓ اور اہل بیت کے فضائل میں تین لاکھ احادیث وضع کی ہیں۔ اور یہ بات کچھ بعید بھی نہیں۔ اگر تم ان موضوع روایات کی تلاش کرو گے۔ تو ایسا ہی پاؤ گے۔ اسی طرح اہل سنت میں سے بعض جاہلوں نے معاویہؓ کے فضائل میں احادیث وضع کیں۔ اسحق بن راہویہ کہتے ہیں معاویہ کی فضیلت میں حضور سے کوئی روایت ثابت نہیں۔

اور اسی قسم کی وہ روایات ہیں جو کنزائین نے ابوحنیفہ اور شافعی کا نام لے کر وضع کی ہیں۔ ایسے ہی ان کے مخالفین نے ان کی مذمت میں روایات وضع کی ہیں اس طرح وہ احادیث ہیں جو معاویہؓ عمرو بن العاصؓ اور بنو امیہ کی برائی میں اور منصور اور سفاح کی تعریف میں وضع کی گئیں۔ اسی طرح یزید اور ولید اور مردان بن الحکم کی برائی میں اسی طرح بغداد کی تعریف اور برائی میں اسی طرح بصرہ۔ کوفہ۔ مرو۔ قزوین۔ عسقلان۔ سکندریہ۔ نصیبین اور انطاکیہ کے بارے میں یہ سب جھوٹ ہیں۔ اسی طرح ہر وہ روایت جس میں یہ ہے کہ عباسؓ کی اولاد کے لئے آگ حرام ہے یا وہ روایت جس میں یہ ہے کہ خلافت عباسؓ کی اولاد میں ہوگی۔ اسی طرح وہ حدیث جو اہل خراسان کی مدح میں وضع کی گئی۔ جنہوں نے عبداللہ بن علی بن محمد بن عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عباسؓ کی اولاد کا ساتھ دیا تھا۔ اسی طرح عباسؓ کی اولاد میں خلفاء کی تعداد کا بیان۔ اور یہ روایت کہ فلاں شہر جنت کا شہر اور فلاں دوزخ کا شہر ہے۔ اسی طرح ابوموسیٰ اشعریؓ کی برائی میں جو حدیث وضع کی گئی اور یہ ایک بدترین جھوٹ ہے۔ اور مندرجہ ذیل روایت کہ:

حدیث: 1308

حضورؐ نے معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا (یعنی دعا کی):

((اللهم ارکسهما فی الفتنة رکساء، ودعهما الی النار دعا))

”انہیں فتنے میں لے منہ ڈال اور انہیں دوزخ کی طرف بھیج۔“ (موضوع ہے) ۲

حدیث: 1309

اور اسی طرح ہر وہ حدیث جس میں یہ ہے کہ

۱ انظر الحديث رقم ۸۲۱۔

۲ رواہ الطبرانی فی الکبیر ۳۸/۱۱۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۱۷۸) ابن حبان فی المحررین ۱۰۱/۳۔ والذہبی فی المیزان (۹۶۹۵) ابن حجر فی مطالب العالیہ (۴۲۶۶) ابن جوزی فی الموضوعات (۲۸/۲) ابن طاهر فی التذکرۃ (۱۹۷) تنزیہ الشریعة (۱۶/۲) الفوائد رقم الحديث (۱۲۰۱)

موضوعات کبیر (اردو)

۳۳۷

((ان الایمان لا یزید ولا ینقص)) ❶

”ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ۔“ یہ جھوٹ ہے۔ اور دوسری جماعت نے اس کے مقابلہ پر حدیث وضع کی کہ:

حدیث: 1310 ((الایمان یزید و ینقص)) ❷ ”ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی۔“

تحقیق: یہ کلام بلحاظ معنی صحیح ہے اور اس پر سلف کا اجماع ہے جیسا کہ امام شافعی نے روایت کیا ہے۔ حنفی علماء اس سے متفق نہیں، لیکن یہ روایت لفظاً یعنی حضور سے جھوٹ ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں پہلے لفظ کے معنی بھی محققین متاخرین کے نزدیک صحیح ہیں۔ کلام اس کی سند کے ثبوت میں ہے تو پہلی روایت کی تائید وہ روایت کرتی ہے۔ جو احمد، ابوداؤد، حاکم اور بیہقی نے معاذ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے۔ ابن القیم فرماتے ہیں۔ اسی طرح تمام صحابہ، تابعین اور تمام اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس کی جانب سے نازل ہوا۔ اور یہ مخلوق نہیں ہے۔ لیکن یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے نہیں ہیں۔

نوٹ: اگرچہ مذکورہ بالا دونوں روایات صحیح نہیں مگر جمہور علمائے اہل سنت و اہل حدیث سلف صالحین کا یہ موقف ہے کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ البتہ احناف کا مسلک یہ ہے کہ ایمان کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔

فصل

ہر وہ روایت جو وضو کے بعد پانی جھاڑنے کے بارے میں آتی ہے وہ بھی صحیح نہیں۔ اسی طرح وضو میں گردن کے مسح کی روایت بھی باطل ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اور وائل بن حجر کی روایت میں یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظاہر رقبہ کا مسح فرمایا اور اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اسی باعث ہمارے علماء اسے مستحب قرار دیتے ہیں۔ ابن القیم فرماتے ہیں اور اعضاء وضو پر ذکر کرنے کی سب احادیث باطل ہیں اور اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جو وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی کوئی روایت صحیح نہیں۔ لیکن بسم اللہ کی احادیث حسن ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں جب احادیث حسن ہوں تو اس کے بارے میں یہ نہیں کہ جاسکتا کہ یہ ثابت نہیں۔

❶ انظر الحديث رقم ۳۱۶۔

❷ دیکھیں تاریخ اصہبان (۳۵۰/۱) تہذیب تاریخ دمشق (۴۶۰/۳) المعیزان (۵۳۹) تنزیہ الشریعة (۱۵۱/۱) التذکرۃ

للفتنی (۱۱) اللآئی (۱۹/۱) لسان المعیزان (۸۰۵/۱) الفوائد المجموعہ کتاب الایمان رقم (۱۲۹۱)

حدیث: 1311 اور ابوداؤد کی روایت میں ہے:

((لا صلاة لمن لا وضوء له، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه)) ❶

”جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے وضوء کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔“

تحقیق: ابن ماجہ کی روایت میں صرف اخیر کے الفاظ ہیں۔ پھر یہ بات بھی جان لو کہ ارکان وضو پر بسم اللہ پڑھنا۔ اگرچہ حضور ﷺ سے ثابت نہیں۔ تو اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ مکروہ ہو یا بدعت ہو بلکہ علماء اور مشائخ کرام نے ہر عضو کے ساتھ جو دعا مناسب مقام پر ہو پڑھنا مستحب قرار دیا ہے۔
نوٹ: ہر عضو کے دھونے پر کوئی دعا پڑھنا قطعاً مستحب نہیں بلکہ بدعت ہے اور مکروہ ہے چونکہ یہ احادیث سے ثابت نہیں۔

حدیث: 1312 ابن القیم فرماتے ہیں وضو سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھنا:

((اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، واشهد ان محمدا عبده

ورسوله، ❷ اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين)) ❸

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے کر دے۔“

حدیث: 1313 یاد دوسری روایت میں جسے قہ بن مخلد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے:

((سبحانك اللهم ربنا وبحمدك، اشهد ان لا اله الا انت، استغفرک واتوب

اليك)) صحيح الترغيب والترهيب (۲۲۵) نسائی (۲۵۰/۶)

تحقیق: تو وضوء کے بعد یہ ذکر کرنا اور وضوء سے قبل بسم اللہ پڑھنا اسے اہل سنن اور اہل مسانید نے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ میں نے اس کی سندات شرح حصن الحصین میں بیان کی ہیں۔

❶ ابوداؤد الطہارۃ باب [۴۸] حدیث (۱۰۱) ابن ماجہ ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰۔ البانی نے اس کو سن قرار دیا ہے۔

❷ صحيح مسلم كتاب الطهارة حديث (۲۳۴) مسند احمد ۱۹/۱۔ ابوداؤد حدیث (۱۶۹) كتاب الطهارة، سنن

نسائی كتاب الطهارة حديث (۱۵۱) سنن دارمی۔ كتاب الوضوء باب ۴۴ حدیث (۷۳۰)

❸ سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب ۴۱ حدیث ۵۵۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحيح ابن ماجہ كتاب الطهارة باب ۶۰

حدیث (۴۷۰) الارواء (۹۶) صحيح ابی داؤد (۱۶۲) صحيح الترغيب (۲۱۹)

فصل

اسی طرح کم از کم حیض کی مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ حیض کی مدت دس دن ہے۔ یہ روایت بھی باطل ہے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں اس کی مختلف سندات ہیں۔ جنہیں دارقطنی، ابن عدی نے کامل میں عقلی اور ابن الجوزی نے مختلف طرق بیان کئے ہیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کے باعث حدیث درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہیں تو اس پر وضع کا حکم لگانا بہتر نہیں۔ حافظ ابن القیم کہتے ہیں اسی طرح یہ حدیث کہ:

حدیث: 1314 ((لا صلاة لمن عليه صلاة))

”جس پر نماز ہو (یعنی قضا) اس کی نماز نہیں۔“

تحقیق: ابراہیم حربی کہتے ہیں میں نے امام احمد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا میں اسے نہیں پہچانتا۔ حربی کہتے ہیں میں نے بھی یہ حدیث نہیں سنی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں قضا اور ادا میں ترتیب کے وجوب کے بارے میں اس کے علاوہ دیگر احادیث ثابت ہیں۔

فصل

حدیث: 1315 اور باطل روایات میں سے یہ بھی ہے کہ:

((من بشرني بخروج نسان ضمنت له على الله الجنة))

”جو مجھے نisan (ایک مہینہ کا نام ہے) نکل جانے کی خوشخبری سنائے گا میں اللہ کے ہاں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔“ اور اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1316 ((من آذى ذميا فقد آذاني))

”جس نے ذمی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔“

حدیث: 1317

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں: خطیب کی روایت میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ:

((من آذى ذميا فانا خصمه، ومن كنت خصمه فقد خصمته يوم القيامة))

(الموضوعات لابن جوزی ۲/۲۳۶) الفوائد المجموعه رقم الحديث (۶۴۵)

موضوعات کبیر (۲۵۰)

”جس نے ذی کوایز اپنچائی میں اس کا دشمن ہوں اور جس کا میں دشمن ہوں میں اس سے قیامت کے روز بھگڑوں گا۔“ (کہا جاتا ہے کہ موضوع ہے)

حدیث: 1318 ابن القیم کہتے ہیں اور مندرجہ ذیل روایت کہ:

((یوم صومکم یوم نحرکم)) ❶ ”تمہارے روزے کا دن تمہاری قربانی کا دن ہے۔“
امام احمد کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں دیکھیں التمیمز (۱۶۷۷) اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1319 ((للسائل حق وان جاء علی فرس)) ❷

”سائل کا حق ہے۔ اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔“ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1320 ((لولا کذب السائل ما افلح من رده)) ❸

”اگر سائل جھوٹ نہ بولے تو جو اسے رد کرے کبھی کامیاب نہ ہو۔“

تحقیق: عقلی کہتے ہیں اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی شے ثابت نہیں۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ اگر مساکین سچ بولیں تو کبھی اپنے مقصد ہی میں کامیاب نہ ہوں۔

حدیث: 1321

((ومن ذلک حدیث: طلب الخیر من الرحاء ومن حسان الوجوه)) ❹

”اسی طرح طلب خیر میں رحم کرنے والوں اور اچھے چہرے والوں سے ڈرانے کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔“

تحقیق: عقلی کہتے ہیں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز ثابت نہیں۔ اسی طرح لوگوں کی حاجات پوری کرنے سے ڈرانا۔ اس میں بھی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ عقلی کہتے ہیں اس مضمون پر کئی روایات ہیں۔ لیکن کوئی بھی ثابت نہیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث کہ

❶ انظر الحدیث رقم ۱۱۰۳ - كشف الخفاء رقم (۳۲۶۳)

❷ دیکھیں ۷۳۸ - ۹۵۰ ابوداؤد: کتاب الزکاة، باب حق السائل حدیث ۱۶۶۶، ۱۶۶۵

❸ دیکھیں حدیث ۷۴۱ - الضعفاء للعقلمی ۵۹/۳ - تنزیہ الشریعة ۱۳۲/۲ - موضوعات ۱۵۰/۲

❹ دیکھیں ابویعلیٰ ۱۱۹/۸ - والخطیب بغدادی فی تاریخہ ۱۱/۷، ۱۸۵/۴ - الکامل لابن عدی ۱۱۳۸/۳ - الضعفاء

للعقلمی ۱۳۹، ۱۲۱/۲، ۱۳۴۰/۳، ۱۰۲/۴ - بخاری فی تاریخہ الاہ، ۱۵۷ - الموضوعات لابن جوزی ۱۶۲/۲ -

تنزیہ الشریعة ۱۳۳/۲

حدیث: 1322

((السخی قریب من الله، قریب من الناس قریب من الجنة)) (ابن عدی فی

الکامل ۳/۲۳۹۔ الضعفاء العقیلی ۲/۱۱۷۔ اللالی المصنوعہ ۲/۴۹)

”سخی اللہ کے قریب، لوگوں کے قریب اور جنت کے قریب ہے۔ اور بخیل اس کے برعکس ہے۔“

تحقیق: زار قطنی کہتے ہیں یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اسے ترمذی نے ابو ہریرہؓ سے بیہقیؒ نے جابرؓ سے اور طبرانیؒ نے اوسط میں عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔ ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور دراصل اسے عائشہؓ سے یحییٰ بن سعیدؒ نے مرسل روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح یہ روایت کہ:

حدیث: 1323 ((اتخذوا السراى فانهن مبارکات الارحام))

”باندیاں رکھا کرو کیونکہ وہ مبارک رحموں والی ہوتی ہیں۔“

تحقیق: عقیل کہتے ہیں اس بارے میں حضورؐ سے کوئی چیز ثابت نہیں۔

فصل

اسی طرح کنوارہ پن کی تعریف میں تمام روایات باطل ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں:

حدیث: 1324

((خیرکم فی المائتین کل خفیف الحاذ، الذی لا اهل له ولا ولد))

”دوسو آدمیوں میں بہتر آدمی وہ ہے جو ہلکا ہو جس کا نہ کوئی اہل ہونہ لڑکا۔“

تحقیق: اسے ابویعلیٰ نے حذیفہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں اس معنی میں بہت سی احادیث وارد ہیں جن میں سے ایک وہ ہے جو حارث بن ابی امامہؓ نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

حدیث: 1325

((سیاتی علی الناس زمان تحل فیہ العزوبہ...))

”لوگوں پر غقریب ایسا زمانہ آئے گا۔ جس میں کنوار پن حلال ہو جائے گا۔“

موضوعات کبیر

۳۵۲

حدیث: 1326

اور ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو دہلیلی نے حذیفہ بن الیمان سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((خیر نساکم بعد ستین ومائة العواقر، وخیر اولادکم بعد اربع وخمسين

البنات))

”ساتھ اور سو سال کے بعد تمہاری بہترین عورتیں بانجھ ہیں اور چوں (۵۴) سال بعد بہترین اولاد لڑکیاں ہیں۔“

حدیث: 1327

اور ترمذی نے ابوامامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

① ((ان اغبط اولیائی عندی لمومن خفیف الحاذ...))

”میرے دوستوں میں زیادہ رشک کے قابل ہلکا مومن ہے۔“

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس میں علی بن زید ضعیف اور عبداللہ بن زحر مکر الحدیث ہے۔
تحقیق: اسے احمد اور بیہقی نے زہد میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے، حاکم کہتے ہیں۔ یہ شامیین کی سند بخاری و مسلم کے نزدیک صحیح تھی۔ لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔ ابن ماجہ نے بھی اسے ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نماز میں اس کو راحت ملتی ہو۔ لوگوں میں پوشیدہ ہو۔ اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں اس کا رزق بمشکل زندگی بسر کرنے کے مطابق ہو۔ اس کی موت جلد واقع ہو جائے۔ اس کا مال وراثت کم ہو اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں۔

حدیث: 1328

خطیب وغیرہ نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

② ((اذا احب الله العبد اقتناه لنفسه ولم يشغله بزوجة ولا ولد))

”جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو اسے اپنی ذات کے لئے خاص کر لیتا ہے۔ اور پھر نہ ذہ زوجہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور نہ اولاد کے ساتھ۔“

① الترمذی ۲۳۴۷۔ کتاب الزہد: باب ۳۵۔ ابن ماجہ ۴۱۱۷۔ کتاب الزہد باب ۴ من لایوبہ لہ۔ اخرجہ ابن مبارک فی الزہد (۱۹۶) مسند احمد: ۲۵۲/۵۔

② تذکرۃ الموضوعات ص ۱۹۴۔ کشف الحفاء ۱/۴۶۵۔

موضوعات کبیر (۱۵۳)

حدیث: 1329 دیلمی نے انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((باتی علی الناس زمان لان یربى احدکم جرو کلب خیر له من ان یربى ولدا من صلبه)) (الفوائد المجموعه رقم الحدیث (۳۷۷) اس میں سیف بن مسکین ضعیف اور مختصر بن عمارہ بن ابی ذر اور اس کا والد مجہول ہیں۔

”لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ وہ اپنی اولاد سے کتے کے پلے کی تربیت کو پسند کریں گے۔“
تحقیق: ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے بیہوشی کی بیری کاٹنے کی روایات بھی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں بیری کاٹنے کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔

حدیث: 1330

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں ابو داؤد نے سند صحیح کے ساتھ اور نیاء نے عبداللہ بن حبشی سے روایت کیا ”جو بیری کاٹے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو دوزخ میں ڈالے گا۔“ اور دیلمیؒ کی روایت میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((سید الشجر السدر)) ”درختوں کا سردار بیری ہے۔“

تحقیق: ابن القیمؒ کہتے ہیں اور ان میں سے وہ روایات بھی ہیں جن کی جانب ہم اشارہ کر چکے ہیں۔ یعنی مسور۔ چاول۔ لوبھیا۔ بیگن۔ انار۔ کشمش۔ ہندباء۔ کراٹ۔ تربوز۔ اخروٹ۔ پیڑ ہریرہ وغیرہ اور ان روایات کا ایک جزو ہے اور یہ سب اول تا آخر جھوٹ ہیں۔

حدیث: 1331 اور اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جس میں آتا ہے کہ:

((افضل طعام الدنيا والآخرة اللحم)) (الفوائد المجموعه رقم (۴۹۵)
 ”دنیا و آخرت کا سب سے افضل کھانا گوشت ہے۔“

تحقیق: عقلیؒ کہتے ہیں اس مضمون میں حضورؐ سے کوئی چیز ثابت نہیں اور یہ روایت غیر محفوظ ہے۔

حدیث: 1332 ((سید طعام اهل الدنيا و اهل الجنة اللحم)) ①

”اہل دنیا کے لئے اور اہل جنت کے لئے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔“

تحقیق: ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اور اس پر تفصیلی کلام پہلے گزر چکا ہے۔ ابن القیمؒ کہتے ہیں اسی

① انظر الحدیث رقم ۵۱۳ و ۵۱۴۔ البانی کہتے ہیں سعت ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجہ حدیث ۳۳۰۵۔ الضعیفہ

موضوعات کبیر

۴۵۴

قبیل سے یہ حدیث بھی ہے کہ گوشت کو چھری سے نہ کاٹو۔ کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے۔ امام احمد کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں اور رسول اللہ ﷺ بکری کا گوشت چھری سے کاٹتے اور کھاتے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ کہ ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گوشت چھری سے کاٹا اور میں نے اس کی تشریح شرح شامی میں کی ہے ابن القیم فرماتے ہیں اسی طرح بازار میں کھانے کی ممانعت کی تمام روایات باطل ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ اسی طرح تربوز اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو روایات ہیں اس کا ایک جزو ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں سوائے اس کے کہ نبی کریم ﷺ تربوز کھایا کرتے تھے۔

حدیث: 1333 ملا علی قاری کہتے ہیں جامع الصغیر میں ہے:

((البطيخ قبل الطعام يغسل البطن غسلا. ويذهب بالداء اصلا))

”کھانے سے پہلے تربوز (کھانا) پیٹ کو صاف کرتا ہے اور بیماری کو بالکل ختم کر دیتا ہے۔“

(شیخ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۶۷)

تحقیق: اسے ابن عساکر نے بعض عمات النبی سے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے۔ صحیح نہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ موضوع نہیں۔ جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے۔

فصل

اسی طرح پھولوں کے فضائل میں جو روایات مروی ہیں۔ مثلاً زنگس۔ گلاب۔ زعفران۔ بنفشہ اور بان وغیرہ سب جھوٹ ہیں۔ اسی طرح مرغ کے فضائل کی روایات سب جھوٹی ہیں۔ اور یہ روایات پیچھے گزر چکی ہیں۔

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے مہندی اور اس کی فضیلت کی روایات ہیں۔ اس کا بھی ایک اچھا خاصہ جزو ہے جس میں ایک روایت بھی صحیح نہیں۔ اور ان روایات میں سب سے بہتر وہ حدیث ہے جو جامع الترمذی میں ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنن میں داخل ہیں۔ مسواک، خوشبو۔ حنا اور نکاح۔ ابن القیم فرماتے ہیں میں نے اپنے شیخ سے سنا۔ حجاج المزنی کہا کرتے تھے اس میں بعض راویوں کی جانب سے غلطی واقع ہوئی۔ اور یہ لفظ بجائے حنا کے خنان تھا (نون کے ساتھ)۔ جیسا کہ محاملی نے شیخ ترمذی سے روایت کیا ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ کے آخر سے نون گر گیا (یعنی تحریر میں) تو بعضوں نے اسے حنا بعضوں نے حیاء اور بعضوں نے خنان روایت کیا

ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ عقلاً بعید ہے اس لئے کہ روایت کا دار و مدار روایت کی تحقیق پر ہے اور روایت کا دار و مدار مشائخ کے الفاظ پر ہے نہ کہ کتابت پر۔ ابن القیم فرماتے ہیں۔

حدیث: 1334 ((الخصاب بالحناء والکتم))

”حناء اور کتم کے خضاب کی.....“ حدیث صحیح ہے۔

حدیث: 1335

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ جیسا کہ شاکل ترمذی وغیرہ میں روایت ہے۔ طبرانی اور خطیب کی روایت میں ابن عمر سے مروی ہے:

((سید ریحان اهل الجنة الحناء)) (الفوائد المجموعه رقم الحديث (۵۶۰) یہ

قابل حجت نہیں ہے۔

”اہل جنت کی خوشبوؤں کی سردار حنا ہے۔“

تحقیق: ابن القیم کہتے ہیں۔ عقیق کی انگوٹھی پہنے کی روایت بھی اسی قبیل میں داخل ہے۔ عقلی کہتے ہیں اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں۔

حدیث: 1336 ملا علی قاری کہتے ہیں مندرجہ ذیل حدیث:

((تختمو بالعقیق)) ❶ ”عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو۔“

تحقیق: یہ روایت اور اس کی تحقیق پیچھے گزر چکی ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے عورت سے خواب بیان کرنے کی ممانعت بھی ہے۔ عقلی کہتے ہیں یہ کسی طریقہ سے بھی ثابت نہیں۔

حدیث: 1337 اس قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے کہ:

((لا يدخل الجنة ولد زنا)) ❷ ”ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

تحقیق: ابوالفرج ابن الجوزی کہتے ہیں اس مضمون میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی (اور ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا) ❸ بھی مخالف ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اگر صحت ثابت ہو جائے تو قرآن کی کوئی مخالفت واقع نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس پر

❶ انظر الحديث رقم ۱۰۸۷۔

❷ انظر الحديث رقم ۳۵۶۔

❸ سورة الانعام، الآية ۱۶۴۔

موضوعات کبیر (اولاد)

۴۵۶

جنت ماں باپ کے فعل کے باعث حرام نہ ہوگی بلکہ اس لئے کہ نطفہ خبیث پاک طور پر پیدا ہوتا نہیں اور جنت میں سوائے پاک کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ تو اگر اس جنس میں پاکیزگی ہوتی تو جنت میں داخل ہو جاتا۔ اور حدیث عام مخصوص ہوگی اور اس کی مذمت میں یہ تو موجود ہے کہ وہ تین شرارتوں میں ایک شرارت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کے معنی صحیح ہیں۔ اور اس پر کوئی غبار نہیں۔ کیونکہ ماں باپ کی شرارت ایک عارض ہے اور یہ خبیث نطفہ ہے تو اس کی اصل بھی شر ہوئی اور ماں باپ کی شرارت ان کا فعل ہے

حدیث: 1338 اور اس پر کلام پہلے اس حدیث کے تحت گزر چکا کہ:

((ولد الزنا لا یدخل الجنة)) ❶ "ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔" اور مندرجہ ذیل حدیث:

حدیث: 1339

((ولد الزنا شر الثلاثة)) ❷ "ولد الزنا تین شرارتوں میں سے ایک شرارت ہے۔"

تحقیق: تو اسے احمد، ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ، حاکم نے اپنی مستدرک میں بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ طبرانی اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ جب وہ اپنے ماں باپ جیسا عمل کرے نہایہ میں ہے یہ اس لئے ہے کہ اسے موسوم بالشر کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ عام ہے۔ کیونکہ ولد الزنا ماں باپ کی شرارت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ وہ اصلاً نسباً اور ولادۃً زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ خبیث ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حد کا قیام ان پر انہیں سزا کے طور پر ہے اور یہ نہیں معلوم ان کے گناہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اور جنت و جہنم کا سوال مکلف ہو جانے کے بعد واقع ہوتا ہے۔ نہ کہ وجود میں آنے سے قبل پر۔ اس صورت میں انسان کو کوئی اختیار باقی نہ رہے گا۔ تو پھر وہ سزا کا مستحق کیسے ہوگا۔ اگر خدا سے قیامت کے روز اس نے یہ سوال کیا۔ کہ جب دخول جنت صحیح النسب ہونے پر موقوف تھا تو تو نے مجھے حلال طریقے سے کیوں نہ پیدا کیا۔ تو ملا علی قاری اس کا کیا جواب دیں گے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ملا علی قاری کے نزدیک ہر ضعیف روایت قابل قبول ہے۔ اس حد تک تو خیر ہمیں زیادہ اختلاف نہ ہوتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ملا علی قاری کی یہ سہمی ہوتی ہے کہ موضوع کو درجہ ضعف تک پہنچا دیا جائے اور ضعیف کو درجہ حسن تک تاکہ اس کے انکار کی کوئی شکل باقی نہ رہے چاہے تمام محدثین اس کے موضوع ہونے پر متفق ہوں۔ میں نے اپنے والد مرحوم مفتی اشفاق الرحمن صاحب سے بارہا سنا کہ ملا علی قاری اور جلال الدین سیوطی ضعیف پرست ہیں۔ اور میں نے ان کے اس قول کو ہر دو محدثین کے بارے میں بالکل صحیح پایا۔

موضوعات کبیر (اردو)

۴۵۷

فصل

حدیث: 1340 اور اسی قسم کی روایات میں سے یہ روایت بھی ہے کہ:

((لیس لفاسق غیبة)) ❶ "فاسق کے لئے غیبت نہیں۔"

تحقیق: وارقطیؒ اور خطیبؒ کہتے ہیں یہ مختلف طریقوں سے مروی ہے۔ اور سب باطل ہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں اسے طبرانی نے معاویہ بن حیدہ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور اس کی تائید مندرجہ ذیل حدیث بھی کرتی ہے:

حدیث: 1341

((اتروون عن کر الفاجر ان تذکروه؟ اذکروه یعرفه الناس))

"کیا تم فاجر کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو۔ اس کا ذکر کیا کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔"

تحقیق: اسے خطیبؒ نے روایت کیا ہے۔ مالکؒ کی روایت میں ابو ہریرہؓ کے یہ الفاظ ہیں کہ:

حدیث: 1342

((اتروون عن ذکر الفاجر؟ متى یعرفه الناس؟ اذکروا الفاجر بما فیہ

یحذرہ الناس))

"تم فاجر کا اس لئے ذکر کرنے سے ڈرتے ہو کہ لوگ اسے پہچان نہ لیں۔ تم فاجر کا ذکر کیا کرو تا کہ لوگ اس سے احتراز کریں۔"

اسے ابن ابی الدنیائے ذم غیبت میں اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں۔ حاکمؒ نے کنی میں شیرازی نے القاب میں۔ ابن عدی طبرانیؒ نے بیہقیؒ اور خطیبؒ نے بہر بن حکیم عن ابی عن جدہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول سے بھی مستفاد ہے (اللہ تعالیٰ کسی کی برائی زبان سے بیان کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔ مگر مظلوم۔ ❷ یعنی مظلوم بیان کر سکتا ہے۔ ابن القیمؒ کہتے ہیں اس قسم کی روایات میں سے براغیث کے برا کہنے کی ممانعت کی روایات بھی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی چیز صحیح طور پر ثابت نہیں۔

❶ انظر الحديث رقم ۷۸۰۔

❷ سورة النساء، الآية: ۱۴۸۔

حدیث: 1343

ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ ان کا قول غریب ہے اس لئے کہ امام احمدؒ، یزائرؒ، بخاریؒ نے ادب المفرد میں۔ اور طبرانی نے دعوات میں انسؒ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو برغوث کو برا کہتے سنا۔ آپ نے فرمایا:

((لا تسبه فانه يقظ نبياً لصلاة الفجر))

”برغوث کو برا نہ کہو اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لئے جگایا تھا۔“

فصل

حدیث: 1344

ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے شطرنج کی حلت و حرمت کی جتنی روایات ہیں۔ سب رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہیں۔ اور صحابہ سے اس کی ممانعت ثابت ہے۔ مندرجہ ذیل حدیث اور اس پر کلام پہلے گزر چکا ((من لعب الشطرنج....)) ❶ ”شطرنج کھیلنا.....“

حدیث: 1345

ابن القیم فرماتے ہیں اسی طرح یہ روایت کہ: ((لا تقتل المرأة اذا ارتدت)) ”اگر عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہ کیا جائے۔“
تحقیق: عقلیؒ کہتے ہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

حدیث: 1346

ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی روایت ہے کہ: ((من اهديت له هدية وعنده جماعة فهم شر كاذه)) ❷
”جب کسی کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس جماعت بیٹھی ہو تو وہ جماعت بھی ہدیہ میں شریک ہے۔“

تحقیق: عقلیؒ کہتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث صحیح طور پر ثابت نہیں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے۔ کہ اگر کسی کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس دیگر لوگ بیٹھے ہوں۔ تو وہ خود اس ہدیہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں۔ ابن عباس سے یہ روایت کیا جاتا ہے کہ پاس بیٹھے والے اس ہدیہ میں شریک ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ (یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے)

حدیث: 1347

((ومن ذلك: حديث: ان عبد الرحمن بن عوف يدخل الجنة حيا. قال

شيخنا: لا يصح عن رسول الله عليه الصلاة والسلام.))

”ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے کہ عبد الرحمن بن عوف جنت میں گھنٹوں کے بل داخل ہوں گے۔“

تحقیق: ہمارے شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ حضور ﷺ سے صحیح طور پر ثابت نہیں۔ اسی قسم کی روایات میں سے۔ ابدال۔ قطب۔ نقباء۔ نجباء۔ غوث اور اودا دو غیرہ کی روایات ہیں۔ یہ سب کی سب باطل اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جس میں آتا ہے کہ

حدیث: 1348

((لا تسبوا اهل الشام فان فيهم البلاء، كلما مات رجل منهم ابدل الله

مكانه رجلا آخر))

”اہل شام کو برانہ کہو کیونکہ ان میں ابدال ہیں۔ جب ان میں سے ایک مر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا تبدیل فرما دیتے ہیں۔“

تحقیق: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ منقطع ہے۔ میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ اس بارے میں احادیث اور آثار صحابہ و تابعین مروی ہیں۔ جنہیں حافظ سیوطی نے ایک مستقل رسالہ میں جس کا نام الخیر الدال علی وجود القطب والاداء والنجباء والابدال ہے (یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے)

فصل

ابن القیم کہتے ہیں اسی طرح رفع یدین کی رکوع میں جاتے وقت اور اٹھتے وقت ممانعت کی روایات سب باطل ہیں ان میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن مسعود کی روایت:

حدیث: 1349

((الا اصلی بکم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: فصلی، فلم

يرفع يديه الا في اول مرة. قال ابن المبارك: قد ثبت حديث سالم عن ابيه

موضوعاتِ کبیر (۲۶۰)

۱۔ یعنی فی الرفع۔ ولم یثبت حدیث ابن مسعود))

”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں۔ آپ نے نماز پڑھائی اور رفع یدین نہ فرمایا، ابن المبارکؒ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کے بارے میں ابن عمرؓ کی روایت ثابت ہے۔ اور ابن مسعودؓ کی نہیں۔“ جیسا کہ دوسری مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1350

((صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر فلم یرفعوا الا

عند افتتاح الصلاة. وهو منقطع لا یصح.)) ۲

”میں نے رسول اللہ ﷺ ابو بکرؓ و عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی رفع یدین نہ کیا۔ یہ منقطع ہے۔ صحیح نہیں۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ابن مسعودؓ کی روایت ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اور نسائی نے خود ابن المبارکؒ سے اسے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن المبارکؒ اسی وقت روایت کر سکتے تھے۔ جب کہ وہ ان کے نزدیک ثابت ہو چکی ہو۔ اور اوزاعی کا امام ابو حنیفہ کے ساتھ مناظرہ مشہور ہے۔

حدیث: 1351

((رایت عمر بن الخطاب رفع یدیه فی اول تکبیرة، ثم لا یعود. وروی

الطحاوی ان علیا رفع یدیه فی اول التکبیر، ثم لم یعد.))

”میں نے عمرؓ کو پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ اور اس کے بعد وہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ طحاویؒ نے حضرت علیؓ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے امام محمدؒ نے بھی علیؓ کی روایت کو دو سندوں میں نقل کیا ہے“

① مسند احمد: ۱/۳۸۸-۱/۴۴۱ (سنن ابی داؤد (۷۴۸، ۷۵۱) سنن ترمذی، حدیث (۲۵۷) النسائی ۱/۸۲۲۔

② الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۹۹) تنزیہ الشریعة ۲/۱۲۳، ۱۲۴۔ سنن دارقطنی ۱/۲۹۵۔ شوکانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ اس میں محمد بن جابرؒ ملے۔ کتاب المحروحين (۲/۲۷۰) عقلی ۴/۴۲۔ کتاب الموضوعات ۲/۲۲۔

اللائی ۱۸/۲۔ نصب الرایة ۱/۳۹۶۔ احادیث ضعاف (۱۲۴) میزان (۳/۴۹۶)۔

موضوعات کبیر (۱۲۰)

۱۔ یعنی فی الرفع۔ ولم یثبت حدیث ابن مسعود))

”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں۔ آپ نے نماز پڑھائی اور رفع یدین نہ فرمایا، ابن المبارک کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کے بارے میں ابن عمر کی روایت ثابت ہے۔ اور ابن مسعود کی نہیں۔“ جیسا کہ دوسری مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1350

((صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا الا

عند افتتاح الصلاة. وهو منقطع لا یصح.)) ۲

”میں نے رسول اللہ ﷺ ابو بکر و عمر کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی رفع یدین نہ کیا۔ یہ منقطع ہے۔ صحیح نہیں۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ابن مسعود کی روایت ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اور نسائی نے خود ابن المبارک سے اسے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن المبارک اسی وقت روایت کر سکتے تھے۔ جب کہ وہ ان کے نزدیک ثابت ہو چکی ہو۔ اور اوزاعی کا امام ابو حنیفہ کے ساتھ مناظرہ مشہور ہے۔

حدیث: 1351

طحاوی اور بیہقی نے سند صحیح کے ساتھ اسود سے روایت کیا ہے کہ:

((رایت عمر بن الخطاب رفع یدیه فی اول تکبیرة، ثم لا یعود. وروی

الطحاوی ان علیا رفع یدیه فی اول التکبیر، ثم لم یعد.))

”میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ اور اس کے بعد وہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ طحاوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے امام محمد نے بھی علی کی روایت کو دو سندوں میں نقل کیا ہے۔“

۱۔ مسند احمد: ۱/۳۸۸- (۴۴۱/۱) سنن ابی داؤد (۷۴۸، ۷۵۱) سنن ترمذی، حدیث (۲۵۷) النسائی ۱۸۲/۲۔

۲۔ الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۹۹) تنزیہ الشریعة ۱۲۳/۲، ۱۲۳۔ سنن دارقطنی ۲۹۵/۱۔ شوکانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ اس میں محمد بن جابر الحنفی متعمم ہے۔ کتاب المحروحين (۲۷۰/۲) عقیلی ۴۲/۴۔ کتاب الموضوعات ۲۲/۲۔

اللائی ۱۸/۲۔ نصب الرایۃ ۳۹۶/۱۔ احادیث ضعیف (۱۲۴) میزان (۴۹۶/۳)

حدیث: 1352

صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنه ثم لا

(يعود.) (اس میں یزید بن ابی زیا وضعیف الحدیث ہے اس کی روایت قابل حجت نہیں)

”اور یزید بن ابی زیاد کی براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ تکبیر تحریرہ کے وقت رفع پیدیں فرماتے۔ پھر نہ فرماتے۔“

تحقیق: شافعی کہتے ہیں بعض لوگوں نے یزید کو غلط قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث واپسی ہے ملا علی قاری کہتے ہیں جب دوسرے طریقہ سے ثابت ہوگی۔ تو یہ ضعف اسے نقصان نہ پہنچائے گا۔ بلکہ یہ تو تقویت کا باعث ہوگا۔

حدیث: 1353

ابن قیم کہتے ہیں یہ روایت کعب، ابن ابی لیلیٰ، حکم، مقسم، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور نافع۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے:

((ترفع الايدي عن سبعة مواطن: عند افتتاح الصلاة، واستقبال القبلة،

والصفا، والمروة، والموقفين، والجمرتين) ①

”نبی کریم ﷺ سات مقام پر ہاتھ اٹھاتے تھے۔ نماز شروع کرتے وقت۔ صفاء۔ مروہ۔ موقنین اور جمر تین پر۔“

تحقیق: یہ روایت مرفوعاً صحیح نہیں۔ بلکہ یہ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

حدیث: 1354

ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اگر یہ مرفوعاً ثابت نہ ہو اور اسے موقوف ہی مانا جائے۔ تو یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ کیونکہ اس جیسی بات اپنی جانب سے نہیں کہی جاسکتی۔ اور اسے طبرائی نے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ابن ابی یعلیٰ۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

① مجمع الزوائد ۱۰۲/۲۔ ثانی کہتے ہیں اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں محمد بن ابی لعل ضعیف ہے اس کا حافظہ کمزور تھا۔

موضوعات کبیر (۱۷۰)

((لا ترفع الايدي الا في سبعة مواطن: حين يفتح الصلاة، وحين يدخل المسجد الحرام فينظر الى البيت، وحين يقوم على الصفا والمروة، وحين يقف مع الناس عشية عرفة ومجمع، والمقامين حين يرمى الجمرة)) ❶

”نبی کریم ﷺ صرف سات جگہوں میں ہاتھ اٹھاتے جب نماز شروع فرماتے جب مسجد حرام میں داخل ہوتے اور بیت اللہ کو دیکھتے۔ جب صفا اور مروہ پر ٹھہرتے۔ اور عرفہ کی شام کو اور مجمع میں اور رمی جمرہ کے وقت دونوں مقامات (اتفاق سے یہی سند طحاوی کی ہے)“

فائدہ: یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ اس میں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن خراش، عبد اللہ بن اسامہ کلبی، ابراہیم بن اسحاق صواف، داؤد بن یحییٰ اور حمزہ دقاق نے کذاب قرار دیا ہے۔ بعض نے اس پر حدیث وضع کرنے کا حکم لگایا ہے۔ دیکھیں المیزان ۳/۶۳۳۔ اور تیسرے راوی حکم نے اس روایت کو اپنے استاد مقسم سے نہیں سنا۔ غرض یہ روایت منقطع مرسل اور غیر محفوظ ہے۔ دیکھیں نصب الراية۔

حدیث: 1355

بخاری نے ادب المفرد میں معلقاً اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ وکیع۔ ابن ابی لیلیٰ۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباسؓ:

((لا ترفع الايدي الا في سبعة مواطن: في الفتح الصلاة واستقبال الكعبة، وعلى الصفا، والمروة وبعرفات وبجمع وفي المقامين عند الجمرتين))

(نصب الراية ۱/۳۹۱۔ درایہ ۱۴۸۔ مجمع الزوائد ۲/۱۰۳)

”رسول اللہ ﷺ نے صرف سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرنے وقت۔ کعبہ کے سامنے۔ صفا۔ مروہ۔ عرفات جمع۔ اور جمرتین پر۔“

نوٹ: اس میں ابن ابی لیلیٰ قوی نہیں۔ ناقابل حجت ہے۔ نمبر دو مقسم نے اپنے استاد حکم سے صرف چار روایات سنی ہیں اور یہ روایت ان چار میں شامل نہیں۔

حدیث: 1356

ابن القیم فرماتے ہیں۔ بیہقی نے خلافيات میں اس سند کے ساتھ عبد اللہ بن عوف الخزاز۔ مالک۔ زہری۔

❶ طبرانی کبیر ۱۱/۳۰۴۔ مجمع الزوائد ۲/۱۰۲۔ ابن ابی شیبہ ۱/۲۱۴۔ حدیث (۲۴۵۰) نصب الراية ۱/۳۹۰۔ درایہ ۱/۱۴۸۔

موضوعات کبیر (۱۰۰)

سالم عن ابیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

((ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیه ... ثم لا یعود.)) ①

”نبی کریم ﷺ صرف تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین کرتے پھر نہ کرتے۔“

تحقیق: ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ابن عمرؓ سے اس کے خلاف منقول ہو چکا۔ تو اب یہ اس بات پر محمول کیا جائے گا۔ کہ پہلی حدیث منسوخ ہے اور ابن قیم کا اس حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ جس نے ذرا سی بھی حدیث کی خوشبو سونگھی ہوگی وہ خدا کی قسم کھا کر اسے موضوع کہے گا۔ (النار المذیفة (۱۳۸) تو یہ قول صحیح نہیں۔

حدیث: 1357 ابن قیم کہتے ہیں اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کی روایت کہ:

((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیه فی اول الصلاة ثم لم یرفعہما، هو موضوع))

”رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین فرماتے پھر نہ فرماتے یہ بھی موضوع ہے۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں یہ بھی نہیں۔ بلکہ یہ تو ابن مسعود والی روایت کی تائید کرتی ہے تو مطلقاً سند میں بلا کسی علت کے وضع کا حکم کیسے لگایا جاسکتا ہے؟

حدیث: 1358

ابن قیم کہتے ہیں۔ محمد بن عکاشہ کرمانی نے انس رضی اللہ عنہ سے ایک موقوف روایت وضع کی ہے:

((من رفع یدیه فی الركوع فلا صلاة له)) ①

”جو رکوع میں ہاتھ اٹھائے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“ (اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے کی صورت بگاڑے)

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ مقصود یہ ہو کہ اس کی نماز کامل نہیں ہوتی۔

① نصب الراية ۱/ ۴۱۶۔ التلخیص ۱/ ۲۲۲۔ حاکم کہتے ہیں من گھڑت ہے۔ اس کی آج تک کوئی متصل سند نہیں مل سکی۔

② الفوائد المجموعہ رقم ۱۰۱۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۳۹) الموضوعات لابن جوزی ۱/ ۴۳۔ ۹۷/۲۔ شوکانی کہتے ہیں موضوع ہے۔ محمد بن عکاشہ کرمانی تھم ہے۔

فصل

حدیث: 1359 اور اسی قسم کی روایات میں سے یہ روایت بھی ہے کہ:

((ان الناس يوم القيامة يدعون بامهاتهم لا بأبائهم)) ①

”لوگ قیامت کے روز اپنی ماؤں کا نام لے کر پکارے جائیں گے۔“

تحقیق: اور یہ باطل ہے ملا علی قاری کہتے ہیں۔ محمد بن کعبؒ نے امہات کی بجائے امام کا لفظ روایت کیا ہے اور اس کی تین وجوہات ہیں اول تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ثانیاً حضرت حسن و حسین کے شرف کی بنا پر۔ تیسرے یہ کہ اولاد نارسوانہ ہو۔ جیسا کہ بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 1360

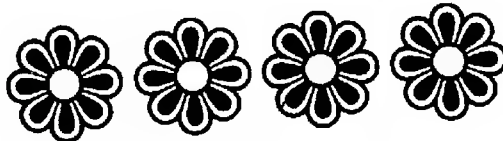
لیکن احادیث صحیحہ اس کے خلاف ہیں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے کہ لوگ قیامت کے روز اپنے باپوں کا نام لے کر پکارے جائیں گے پھر حدیث ذکر کی۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ

((ينصب لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته يقال: هذه غدره فلان بن

فلان)) (صحيح البخارى، باب يدعى الناس بامهاتهم)

”ہر غدار کے لئے قیامت کے روز اس کے غدر کے مطابق جھنڈا گاڑا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ یہ فلاں بن فلاں کے غدر کی بنا پر ہے“

تحقیق: اور اس مضمون میں دیگر احادیث بھی موجود ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ حالات مختلف ہوں۔



① اللآلی ۲۳۸/۲ و ۲۴۲۔ میزان الاعتدال ۷۱۹۔ المحروحين لابن حبان ۳۶۴/۱۔ الموضوعات لابن جوزی ۲۴۸/۳۔

موضوعات کبیر (ادبی)

فصل

سماع و رقص میں حاضری، پتھر سے نفع، فقراء سے دوستی۔

اسی قسم کی روایت یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ سماع و رقص میں حاضر ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنا کرتہ پھاڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے پر لعنت کرے کہ وہ جھوٹ بولنے پر کتنا بہادر ہے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1361 ((لو احسن احدکم ظنہ بحجر لنفعه)) ❶

”اگر تم میں سے کوئی اپنا خیال پتھر کے ساتھ بھی اچھا پیدا کر لے گا۔ تو وہ بھی اسے نفع پہنچائے گا۔“

تحقیق: یہ مشرکین اور بت پرستوں کا طریقہ ہے اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1362 ((اتخذوا مع الفقراء ایادی، فان لهم دولة يوم القيامة)) ❷

”فقراء کے ساتھ دوستی پیدا کرو۔ کیونکہ وہ قیامت کے روز مالدار ہوں گے۔“

تحقیق: یہ موضوع ہے ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ گزر چکا۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1363 ((من عشق فلف و کتم و مات فهو شهید)) ❸

”جس نے عشق کیا یا کداسن رہا۔ عشق کو چھپایا۔ اور اسی حالت میں مر گیا۔ تو وہ شہید ہے۔“

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ اس پر مفصل کلام پیچھے گزر چکا ہے۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1363 ((من اکل مع مغفور له غفر له)) ❹

”جو مغفور (بخش شدہ) کے ساتھ کھائے اس کی بھی مغفرت کر دی جائے گی۔“

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۳۱۵))

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ ابن قیم کہتے ہیں اور اس بارے میں انتہایہ ہے کہ لوگ خواب بیان کرتے ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ خواب میں دیکھنا حدیث ثابت کرنے کے لئے دلیل نہیں بن سکتا۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

❶ دیکھیں حدیث ۷۳۷-۸۸۴۔

❷ الاحیاء ۱۹۲/۴۔ اتحاف السادة ۲۷۹/۹۔ کشف الخفاء ۱/۳۷، ۲/۱۳۳۔ الحاوی ۱/۵۶۶۔ احادیث القصاص

❸ ۱۱۔ انظر الاحادیث ۱۱۱، ۹۳۹، ۹۶۰۔

❹ سبق رقم ۸۷۶۔ تذکرۃ الموضوعات (۱۴۴)۔ احادیث القصاص (۳۶)۔ لابن تیمیہ۔

موضوعات کبیر (۱۷۴)

حدیث: 1365 ((من قص اظفارہ مخالفاً لم یر فی عینہ رمدا)) ❶

”جس نے اپنے ناخن مخالف طور پر کاٹے تو اس کی آنکھیں کبھی درد نہ ہوں گی۔“

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے۔ (یہ بھی پہلے گزر چکی) اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1366

((اذا دعت احدکم امہ وھو فی الصلاۃ فلیجب، واذا دعاہ ابوہ فلا یجب)) ❷

”جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اس کی ماں بلائے تو اسے جواب دے اور جب باپ بلائے تو جواب نہ دے۔“

تحقیق: اسے عبدالعزیز بن ابان القرشی الاموی نے روایت کیا ہے۔ بخاری کہتے ہیں اسے چھوڑ دو۔ ابن معین وغیرہ کہتے ہیں کذاب ہے، موضوع احادیث روایت کرتا ہے۔

حدیث: 1367 اور جابر کی التحیات کے بارے میں وہ روایت جس کے شروع میں:

((بسم اللہ، التحیات للہ...))

تحقیق: جسے حمید بن ریح نے عن ابی عاصم عن ابن جریج عن ابی الزبیر کی سند سے روایت کیا ہے۔ تو اس حمید کے بارے میں ابن معین فرماتے ہیں یہ کذاب ہے۔ نسائی کہتے ہیں کچھ نہیں۔

نوٹ: تشہد کے بارے میں جابر بن عبد اللہ سے ایک حدیث ابن ماجہ میں مروی ہے۔ جو بسم اللہ وباللہ التحیات کے الفاظ سے مروی ہے۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے دیکھیں سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی التشہد حدیث (۹۰۲)

حدیث: 1368

ملا علی قاری فرماتے ہیں اس سے ضعف ثابت ہوا نہ کہ وضع کیونکہ طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ابن الزبیر سے مرفوعاً روایت کیا:

((بسم اللہ، وباللہ خیر الاسماء التحیات للہ...))

تحقیق: علامہ جزری نے اسے ”حسن“ میں نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ التزام کر رکھا ہے کہ اس میں صرف صحیح روایات نقل کریں گے۔

یادداشت

سلسلہ
ضعیف اور موضوع روایات 2

واقعات و روایات

تالیف حافظ محمد انور زابد خٹک

اس سیریز میں ایسی ضعیف احادیث و روایات جمع کی گئی ہیں جو کم علم خطباء اور قصہ گو حضرات کے بیان کرنے کی وجہ سے معاشرے میں مشہور تو ہو چکی ہیں مگر ضعیف اور من گھڑت ہیں۔

ان احادیث و روایات کو نقل کرتے ہوئے بالخصوص شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن حجر، ابن جوزی، امام شوکانی، امام سیوطی، امام نووی اور شیخ البانی رحمہ اللہ اور بالعموم دیگر متعدد محدثین کی تحقیقات کو بھی نقل کیا گیا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ احادیث کو ضعیف قرار دینا کوئی نیا کام ہے بلکہ درحقیقت یہ کام ائمہ سلف پہلے کر چکے ہیں ہم تو محض انہی کی تحقیقات کو لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ



M30



45042730228660

حق سٹریٹ
آرڈو بازار لاہور
042-7321865

نعمانی کتب خانہ

E-Mail: nomania2000@hotmail.com
www.nomanibooks.com

